الحمد للہ کہ اردو زبان میں حالات صحابہ کی سب سے پہلی اور بے نظیر کتاب یعنی

ترجمۂ اُسد الغابہ

جلد سوم

جسمیں حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے (۵۷۹) اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم کا تذکرہ

ہے یہ کتاب علامہ ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۳۰ھ کی تالیف ہے علامہ

ذہبی نے تجرید اسماء الصحابہ میں لکھا ہے کہ مصنف نے اس کتاب میں سات ہزار

پانچسو تذکرے لکھے ہیں اور انکی ون سے جو فروگذاشت ہو گئی

تھی اسکو بھی پورا کیا اور انکے اغلاط بھی بیان

کیے ہیں۔ اللہ تعالی اس کتاب سے

مسلمانوں کو نفع

فرمائے

مترجم یعنی بندۂ ناچیز معترف بعجز و قصور محمد عبد الشکور غفر لہ کے اہتمام سے مطبع انجم کیساتھ ۱۳۲۲ھ میں

عمدۃ المطابع لکھنؤ سے شائع ہوئی

اعلان — اس کتاب کی دو جلدیں اس سے پہلے شائع ہو چکی ہیں ہر جلد کی قیمت دو روپیہ ہے۔ پہلی جلد میں (۳۴۶) اصحاب کرام کا تذکرہ ہوا اور دوسری جلد میں (۱۲۲۴) صحابہ کا

ترجمۂ اُسد الغابہ جلد سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الحاء والزاء

(سیدنا) حزابہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم بن عمرو بن مالک بن شبیب۔ انکا شمار اہل فلسطین مین ہے۔ جنگ تبوک کے سال اسلام لائے انکی حدیث اسحاق بن سوید نے معروف بن طریف بن معروف بن عمرو بن حزابہ سے انھون نے اپنے والد (طریف) سے انھون نے اپنے دادا (عمرو) سے انھون نے اپنے والد حزابہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقام تبوک مین حاضر ہوا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حزام (رضی اللہ عنہ)

والد ہین حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی کے۔ قرشی ہین اسدی ہین۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ انکا تذکرہ عبدان ابن محمد نے اپنی سند سے علی بن زید صدائی سے انھون نے ابوموسی مولی عمرو بن حریث سے انھون نے حکیم بن حزام سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا مین ہمیشہ روزہ رکھون آپنے کچھ جواب نہین دیا پھر مینے کہا کہ یا رسول اللہ (آپ اجازت دیجیے) تو مین ہمیشہ روزہ رکھون پھر مینے (تیسری بار) عرض کیا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھون آپنے فرمایا آگاہ ہو تمھاری بی بی کا بھی تمپر حق ہے رمضان کے روزے رکھو اور رمضان کے بعد والے (یعنی شش عید کے) روزے رکھو اور چہارشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ رکھا کرو[1] تم اگر ایسا کروگے تو گویا تمنے تمام سال کے روزے رکھے اور تمام سال افطار کیا۔ ابوموسی اصفہانی نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے

---

[1] یعنی تمام سال کے روزون کا ثواب پاؤگے اور تمام سال کے افطار کرلینے کا مطلب یہ ہو کہ [illegible] قائم [illegible] لکھا ہے [illegible]

صحیح وہی ہے جو ابو نعیم نے ابو موسیٰ ابتہ ہارون بن بن سلیمان فرار مولی عمرو بن حریث سے انھون نے مسلم بن عبید اللہ سے روایت کی ہے کہ انکے والد نے انسے بیان کیا کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (روزے کے متعلق) پوچھا بعد اسکے پوری حدیث ویسی ہی بیان کی اسی طرح اس حدیث کو کئی لوگون نے ہارون بن سلیمان سے روایت کیا ہے مگر بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ حدیث عبید اللہ بن مسلم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) حزم (رضی اللہ عنہ)

ابن عُبَید۔ انکا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے انھون نے موسیٰ بن عبیدہ سے انھون نے نافع بن مالک سے انھون نے حزم بن عبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتین لوگون پر واجب ہین اللہ عز وجل اور اسکے رسول کی اولی الامر[1] کے احکام کا سننا اور انکی اطاعت کرنا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حزم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہے کہ (انکا نام) حزم بن عبد عمرو ہے) اور بعض لوگ کہتے ہین ابن عجو خثعمی ہین مدنی ہین۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہین۔ انسے ابو سہل نے روایت کی ہے ابو سہل کا نام نافع بن مالک ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ اس صورت مین یہ دونون تذکرہ یعنے یہ اور جو اس سے پہلے ہے ایک ہونگے اور یہ تابعی ہین (صحابی نہین ہین) اور ابن شاہین نے کہا ہے کہ صحابہ مین (ایک شخص) حزم بن عبد عمرو خثعمی ہین۔

(سیدنا) حزم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کعب۔ انصاری مدنی۔ انسے عبد الرحمن بن جابر نے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) انکا گذر معاذ بن جبل کی طرف ہوا وہ اپنی قوم کو نماز مغرب پڑھا رہے تھے اور سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے حزم لوٹ گئے پس صبح کو معاذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ شب کو حزم نے ایک نئی بات کی مین نہین جانتا کہ کیون اتنے مین حزم بھی آگئے اور انھون نے کہا کہ یا نبی اللہ (کل) میرا گذر معاذ کی طرف ہوا انھون نے سورۂ بقرہ شروع کی تھی (اور مجھے ایک ضرورت تھی) لہذا مینے اچھی طرح اپنی نماز (علیحدہ) پڑھ لی بعد اسکے مین لوٹ گیا (جماعت مین شریک نہوا) حضرت نے فرمایا اے معاذ فتنے مین ڈالنے والے نہو تمھارے پیچھے کمزور اور بوڑھے اور صاحب حاجت (بھی) نماز پڑھتے ہین (تمکو اتنی بڑی بڑی سورتین نماز مین نہ پڑھنی چاہیین) اس حدیث کو عمرو بن دینار نے اور محارب بن دثار نے

[1] اولی الامر کے معنی صاحب اختیار اسمین اختلاف ہے کہ صاحب اختیار سے مراد کیا ہے بعض کہتے ہین خلفائے نبی صلعم مراد ہین بعض کہتے ہین علماء مجتہدین مراد ہین مگر صحیح یہ ہے کہ اس سے مراد حاکم اسلام ہے اسی مراد کی تائید اور بہت سی احادیث سے ہوتی ہے جنمین خلیفہ وقت کے اطاعت کی تاکید ہے ۱۲

اور ابوصالح وغیرہم نے جابر سے روایت کیا ہو کہ معاذ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور نماز میں طول دیا تو ایک انصاری جوان آیا اور بعد اسکے پوری حدیث ذکر کی ہو مگر انکا نام نہیں بیان کیا یہ حدیث حازم کے نام میں گذر چکی ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) حزن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم - قرشی مخزومی - سعید بن مسیب بن حزن کے دادا ہیں مہاجرین میں سے تھے - زمانہ جاہلیت میں بھی اشراف قریش میں سے تھے یہی ہیں جنہوں نے حجر اسود کو کعبہ سے اٹھایا تھا جب قریش نے چاہا کہ کعبہ (از سرنو) بنایا جائے تو حجر اسود انکے ہاتھ سے اُچک کر پھر اپنے مقام پر چلا گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حجر اسود جسنے اٹھایا تھا وہ ابو وہب والد حزن کے ہیں اور یہی صحیح ہو انکے بھائی ہبیرہ اور یزید ہیں جو ابو وہب کے بیٹے ہیں اور ہبار بن اسود کے اخیافی بھائی ہیں ان سب کی والدہ فاختہ بنت عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر ہیں - ہمیں عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی محمد بن محمد ابن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن یحیی مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے ہشام بن سعد سے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے دادا کا نام حزن تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انسے پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہو انھون نے کہا حزن تو آپنے فرمایا کہ نہیں بلکہ تمھارا نام سہل ہو انھون نے عرض کیا کہ میں اپنا نام نہ بدلونگا سعید کہتے تھے کہ وہ حزن کی کیفیت ہم اب بھی اپنے میں دیکھتے ہیں پس انکی اولاد میں بھی ایک کج خلقی تھی - یہ حدیث سعید بن مسیب سے مشہور ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - زبیر بن بکار مصعب سے انکی ہجرت کا انکار کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ اور انکے بیٹے مسیب فتح مکہ کے مسلمانون میں ہیں - حزن جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں بزاخہ کے دن شروع خلافت ابوبکر صدیق میں قتال مرتدین میں شہید ہوئے -

باب الحاء والسین

(سیدنا) حسّان (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار - انکا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج ہو - انصاری ہیں خزرجی ہیں - پھر بنی مالک بن نجار میں محسوب ہوئے - کنیت انکی ابو الولید ہو

اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عبد الرحمن اور بعض لوگ کہتے ہین ابو الحسام (حسام تلوار کو کہتے ہین یہ کنیت) بوجہ اسکے
(رکھی گئی) کہ یہ رسول خدا کیطرف سے زبانی لڑائی لڑتے تھے اور مشرکون کی آبرو ریزی کرتے تھے انکی مان فریعہ بنت خالد بن خنیس
ابن لوذان بن عبد ود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن کعب بن ساعدہ انصاریہ ہین - انکا لقب شاعر رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم ہو حضرت (ام المومنین) عائشہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر رہی تھین تو انھون نے
کہا خدا کی قسم آپ ویسے ہی تھے جیسا کہ حسان نے آپکی شان مین کہا ہو - اشعار

متی یبد فی الداجی البہیم جبینہ | یلح مثل مصباح الدجی المتوقد
فمن کان او من قد یکون کاحمد | نظام لحق او نکال لملحد

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے لیے مسجد اقدس مین منبر رکھدیتے تھے کہ یہ اسپر کھڑے ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
خوبیان بیان کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ روح القدس سے حسان کی تائید
کرتا ہو جب تک کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گفتگو کرتے ہین - روایت ہو کہ مشرکین قریش مین جو
لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتے تھے وہ یہ لوگ تھے - ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب اور عبد اللہ
ابن زبعری اور عمرو بن عاص اور ضرار بن خطاب - ایک شخص نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم
ان لوگون کی ہجو کرو وہ ہماری ہجو کیا کرتے ہین حضرت علی نے کہا کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دین تو مین
ایسا کرون مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مین وہ بات نہین ہو جسکی (اس کام مین) ضرورت ہو پھر (کسی نے)
کہا انصار نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تلوارون سے مدد کی انھین اس بات سے کیا چیز مانع ہو کہ وہ اپنی
زبان سے آپکی مدد کرین حسان نے کہا مین اس (خدمت) کے لیے (حاضر) ہون چنانچہ یہ اپنی زبان کی تیزی دکھانے
لگے اور کہا [illegible] کلام مجھے خوش نہین آتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مشرکین قریش کی
ہجو کس طرح کروگے [illegible] سے ہون تم ابو سفیان کی ہجو کس طرح کروگے وہ تو میرے چچا کے بیٹے ہین تو انھون نے
کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو انسے اس طرح نکال لونگا جس طرح خمیر سے بال نکال لیا جاتا ہو تو حضرت نے فرمایا اچھا تم ابوبکر
کے پاس جاؤ وہ قریش کے نسب کو تم سے زیادہ جانتے ہین چنانچہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے تھے کہ وہ
انکو انکے نسب سے واقف [illegible] کرین تو حضرت ابوبکر انسے فرماتے تھے کہ فلانی فلانی کا ذکر نکرنا اور فلانی فلانی کا ذکر کرنا

[illegible] جب اندھیری رات مین انکی پیشانی ظاہر ہوتی ہو تو وہ اسطرح چمکتی ہو جیسے روشن چراغ - پس مثل احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حق کا منتظم اور کجرو کو
سزا دینے والا کون ہوا ہو یا اب ہوگا ۱۲ [illegible] مطلب یہ کہ مین اس خدمت کو کوئی بات نہین سمجھتا ۱۲

پس یہ کفار قریش کی ہجو کرنے لگے جب کفار قریش نے حسان کے اشعار سنے تو کہنے لگے کہ یہ اشعار ایسے ہین کہ بغیر ابن ابی قحافہ (یعنی ابوبکر صدیق کے مشورہ) کے نہین کہے گئے ابو سفیان بن حارث کی نسبت جو اشعار انھون نے کہے تھے انہین سے چند شعر یہ ہین

اشعار

وان سنام المجد من آل ہاشم بنو بنت مخزوم ووالدک العبد
ومن ولدت ابناء زہرة منہم کرام ولم یقرب عجائزک المجد
ولست کعباس ولا کابن امہ ولکن لئیم لا تقام له زند
وان امرأ کانت سمیة امه وسمراء مغمور اذا بلغ الجهد

جب ان اشعار کی خبر ابو سفیان کو پہونچی تو انھون نے کہا کہ یہ شعر بغیر (مشورہ) ابن ابی قحافہ کے نہین کہے گئے ابن سیرین کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کے لیے مشرکون مین سے وہ لوگ مستعد تھے جنکا ہمنے ذکر کیا اور انکے علاوہ اور لوگ بھی تھے اور مشرکون کی ہجو کے لیے انصار مین سے تین آدمی مستعد ہوے تھے حسان اور کعب بن مالک اور عبد اللہ بن رواحہ - پس حسان اور کعب تو انھین (مشرکین) کے اقوال کی مشاکلت کرتے تھے واقعات اور حوادث اور (نسب) کے بیان مین اور مشرکین کے معائب (ذاتی) بیان کرتے تھے اور عبد اللہ بن رواحہ انھین کفر اور ان چیزون کی پرستش کا عار دلاتے تھے جو نہ سن سکتے ہین اور نہ نفع پہونچا سکتے ہین لہذا عبد اللہ بن رواحہ کا کلام انھین نرم معلوم ہوتا تھا اور حسان اور کعب کا کلام انھین بہت گران گذرتا تھا مگر جب (کفار قریش) مسلمان ہوے اور سمجھ انکی درست ہوئی تو عبد اللہ کا قول انھین سخت معلوم ہوا - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (اپنے زمانہ خلافت مین) انصار اور مشرکین قریش کے باہم رد و قدح کے مضامین بیان کرنے سے ممانعت فرمادی تھی اور فرمایا تھا کہ اس مین زندہ اور مردہ لوگون کی برائی ہے اور (پرانے) کینون کا از سر نو تازہ کرنا ہے اور اب اللہ نے اسلام سے جاہلیت کے عادات کو منہدم کر دیا ہے (لہذا اب اسکی ضرورت بھی نہین رہی) ابن درید نے ابو حاتم سے انھون نے ابو عبیدہ سے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا حسان مین بہ نسبت اور شعرا کے تین باتین فضیلت کی تھین زمانہ جاہلیت مین انصار کے شاعر تھے زمانہ نبوت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر رہے - زمانہ (اشاعت) اسلام مین تمام یمن کے شاعر تھے ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ تمام عرب کا اس مقام پر اتفاق ہے کہ تمام صحرا (عرب) کے باشندون مین اہل مدینہ کے شعر

۱؎ ان اشعار کے بعض الفاظ کی شرح خود مصنف نے بھی کی ہے جسکو ہمنے اصل کتاب مین نہین لکھا اور اب ترجمہ کے ساتھ اس شرح کو بھی لے لیتے ہین ترجمہ [illegible] کی والدہ ہے جو مخزوم کی بیٹی کی اولاد ہین (مخزوم کی بیٹی سے فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم مراد ہین جو ابو طالب اور حضرت عبد اللہ اور زبیر صاحبزادگان عبد المطلب کی والدہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دادی تھین) او تیرا باپ غلام ہے اور انھین جو زہرہ کی اولاد ہین یعنی بزرگ ہین [illegible] دونون کی والدہ آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ ہین) اور بزرگی تیری [illegible]

اچھے ہوتے ہین پھر قبیلۂ عبد القیس کے لوگون کے پھر قبیلۂ ثقیف والون کے اور اس بات پر (بھی سب کا اتفاق ہی) کہ اہل مدینہ مین سب سے بہتر حسان کے اشعار ہین۔ (علامہ) اصمعی نے کہا ہی کہ شعر ایک بُری چیز ہی (ہمیشہ) وہ بُرے مضامین (یعنے جھوٹ اور مبالغہ مین) عمدہ ہوگا اور آسان ہوگا اور جب عمدہ مضامین مین شعر کہا جائیگا تو کمزور ہو جائیگا یہی حسّان ہین جو زمانۂ جاہلیت مین بڑے نامور شعرا مین تھے مگر جب (انکے) اسلام (کا زمانہ) آیا تو انکا شعر (اپنے مرتبہ سے) گر گیا کسی نے حسّان سے پوچھا کہ اے ابو الحسام آپکا شعر نرم اور کمزور ہو گیا (اسکا کیا سبب) انھون نے پوچھنے والے کو جواب دیا کہ اے بھتیجے اسلام جھوٹ بولنے سے منع کرتا ہی یعنے عمدگی شعر کی یہی ہی کہ جو مضمون اُسمین بیان کیا جاے وہ مبالغہ کے ساتھ بیان کیا جاے حالانکہ وہ مبالغہ جھوٹ ہوتا ہی اسلام اُس سے منع کرتا ہی لہذا یہ وجہ ہی کہ میرا شعر عمدہ نہین ہوتا۔ ہمین ابو الفضل منصور بن الحسن بن ابی عبد اللہ طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے جوثرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگون کو جنھون نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی اسّی اسّی دُرّے لگوائے تھے اُن لوگون کے نام یہ ہین حسّان بن ثابت مسطح بن اثاثہ حمنہ بنت جحش۔ حسّان بھی انھین لوگون مین تھے جنھون نے اس بہتان پر زور دیا تھا لہذا بقول بعض انکے بھی دُرّے لگائے گئے تھے اور بعض لوگون نے اسکا انکار کیا ہی کہ انکے دُرّے نہ لگے تھے) ان لوگون نے بیان کیا ہی کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ طواف مین تھین اور انکے ہمراہ حکیم بن خالد بن عاص کی والدہ تھین اور ام حکیم بنت عبد اللہ بن ابی ربیعہ تھین ہم لوگون نے حسان بن ثابت کا ذکر کیا اور انھین بُرا کہا حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مین انکے لیے اس بات کی امید رکھتی ہون کہ اللہ انھین جنت مین داخل فرمائے اسلیے کہ وہ اپنی زبان سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کیا کرتے تھے کیا یہ شعر انکا (تمکو یاد) نہین ہی شعر

فان ابی و والدہ و عرضی لعرض محمد منکم وقاء

حضرت عائشہؓ نے انکو اس بات سے بھی بری کر دیا کہ انھون نے انپر افترا کیا ہو اُن دونون عورتون نے کہا کہ کیا انھون نے آپکی نسبت (کچھ) نہین کہا حضرت عائشہؓ نے کہا کچھ نہین کہا بلکہ انھون نے (میری نسبت) یہ شعر البتہ کہے ہین۔

حصان رزان ماتزن بریبۃ وتصبح غرثیٰ من لحوم الغوافل

سلہ کسی پر جھوٹ تہمت لگانیکی شرعاً یہی سزا ہی ۱۲ سلہ ترجمہ پس بتحقیق میری والد اور دادا اور میری آبرو + محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کیلیے تم لوگون کے سامنے سپر ہی + ۱۲ سلہ ترجمہ پاکدامن اور خوبیون والی ہین انپر کسی قسم کی تہمت نہین لگائی جا سکتی + وہ غافل عورتون کے گوشت سے بھوکی رہتی ہین (یعنے کسی کی غیبت نہین کرتین غیبت کرنا گویا اسکا گوشت کھانا ہی) ۱۲

فان کان ما قد قیل عنی قلتہ فلا رفعت سوطی الی اناملی

حضرت حسان بزدل لوگون مین تھے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق مین انکو عورتون کے ہمراہ ٹیلون پر بٹھادیا تھا - ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبردی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے یحیی بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (غزوہ خندق مین) صفیہ بنت عبد المطلب ایک بلند مقام پر تھین جسکو حسان بن ثابت نے مثل قلعہ کے بنالیا تھا وہ کہتی تھین کہ حسان بن ثابت بھی عورتون اور بچون کے ساتھ ہمارے ہمراہ اُسی قلعہ مین تھے جہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھدوائی تھی صفیہ کہتی تھین ایک یہودی کا گذر ہماری طرف ہوا وہ قلعہ کے گرد پھرنے لگا تو صفیہ نے حسان سے کہا کہ دیکھو یہ یہودی قلعہ کے گرد پھر رہا ہو مجھے اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ ہماری حالت سے اُن یہودیون کو جو ہمارے پیچھے ہین آگاہ کر دیگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ہمارے حال سے بیخبر اپنے کام مین مشغول ہین لہذا تم اترو اور اسے قتل کرو حسان نے کہا کہ اے عبد المطلب کی بیٹی خدا تمھاری مغفرت کرے تم جانتی ہو کہ مین اس کام کا نہین ہون صفیہ کہتی تھین جب انھون نے یہ کہا تو مینے قلعہ مین سے ایک ستون اُٹھالیا اور مین قلعہ سے اُترکے اُسکے پاس گئی اور مینے ستون سے اُسے مارا یہانتک کہ اُسے قتل کردیا پھر مین قلعہ کی طرف لوٹ آئی اور مینے کہا کہ اے حسان جاؤ اور اسکا لباس وغیرہ اُتار لو حسان (سے یہ بھی نہو سکا اور انھون) نے کہا اے عبد المطلب کی بیٹی مجھے اسکے سامان کی کچھ حاجت نہین ہو - یہ اپنی بزدلی کے سبب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپکے کسی غزوے مین شریک نہین ہوے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی سیرین جو ماریہ (قبطیہ) کی بہن تھین ہبہ فرمائی تھی انھین سے عبد الرحمن ابن حسان پیدا ہوے پس یہ عبد الرحمن اور ابراہیم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دونون خالہ زاد بھائی تھے - ہمین ابو یاسر یعنے عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبردی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین معاویہ ابن ہشام نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے عبداللہ بن عثمان سے نقل کر کے خبردی نیز عبداللہ بن احمد کہتے تھے میرے والد بیان کرتے تھے کہ مجھے قبیصہ نے بھی سفیان سے انھون نے ابن خثیم سے انھون نے عبد الرحمن بن مہران سے انھون نے عبداللہ بن حسان سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے خبردی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتون پر لعنت فرمائی ہو جو قبور کی زیارت کرین حضرت حسان کی وفات سنہ ۴۰ھ سے پہلے حضرت علی کی خلافت مین ہوئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سنہ ۵۰ھ مین

[۱] ترجمہ پس جو کچھ میری نسبت مشہور کیا جاتا ہو کہ مینے کہا ہو اگر مینے کہا ہو تو (خدا کرے) میری انگلیان میرا کوڑا نہ اٹھائین - یعنی میرے ہاتھ بیکار ہو جائین

اور بعض لوگ کہتے ہیں ۵۴ھ میں جس وقت انکی عمر ایکسو بیس برس کی تھی انکی عمر میں کسی کا اختلاف نہیں ہو اور انکی عمر کے ساٹھ برس جاہلیت میں گذرے اور ساٹھ برس اسلام میں - اسی طرح انکے والد ثابت اور انکے دادا منذر اور انکے دادا کے والد حرام ان سب لوگوں کی عمر ایکسو بیس برس ہوئی سوا انکے عرب میں چار پشتیں ایک نسل کی ایسی نہیں ہیں جنکی عمر ایکسو بیس برس ہو - (حضرت حسان کے پوتے) سعید بن عبدالرحمن کہتے تھے کہ میرے والد عبدالرحمن کے سامنے انکے باپ دادا کی عمر کا ذکر کیا گیا تو وہ اپنے بستر پر لیٹ رہے اور ہنسے بعد اسکے مر گئے اسوقت انکی عمر اڑتالیس برس کی تھی - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو -

(سیدنا) حسان (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن ابی جابر - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ طائف میں شریک تھے - بقیہ بن الولید نے سعید بن ابراہیم قرشی سے انھوں نے ابو یوسف سے جو ایک شامی بزرگ تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میں نے حسان ابن ابی جابر سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف میں تھے آپنے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انھوں نے سرخ اور زرد خضاب لگایا ہو تو آپنے فرمایا کہ مرحبا بالمحمرین والمصفرین ہمیں یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی سند سے ابو بکر ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ نے سعید بن ابراہیم بن ابی الفضل حرانی سے انھوں نے ابو یوسف سے انھوں نے حسان بن ابی جابر سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طواف میں تھے آپنے اپنے بعض صحابہ کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی داڑھیوں کو زرد کر لیا تھا اور بعض نے سرخ کر لیا تھا تو آپنے فرمایا کہ مرحبا بالمحمرین والمصفرین - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو -

(سیدنا) حسان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حسان عبدی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد عبدالقیس کے ہمراہ آئے تھے انسے انکے بیٹے یحیی نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف (کے استعمال) سے منع فرمایا ہو - ابن مندہ نے کہا ہو اور انھیں نے انکا تذکرہ لکھا ہو کہ یہ وہم ہو صحیح وہی ہو جو بہت سے لوگوں نے یحیی بن عبداللہ بن حارث سے انھوں نے یحیی بن حسان سے انھوں نے ابن عیینہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے میں وفد کے ہمراہ تھا پھر انھوں نے ایسی ہی حدیث ذکر کی -

---

[۱] یعنے خوشی ہو سرخ اور زرد خضاب لگانے والوں کو [illegible] کی طرف ان ظروف میں پہلے شراب استعمال ہوتی تھی سدباب کے لیے حضرت نے ان ظروف [illegible] فرمادی تھی

(سیدنا) حسانؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن خوط۔ ذہلی ثم البکری۔ اپنی قوم مین شریف تھے اور بکر بن وائل کی طرف سے وفد بنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے انکے بہت سے بیٹے تھے۔ یہ حضرت علی کے ہمراہ جنگ جمل مین شریک تھے۔ انھین کے بیٹے بشر کا یہ شعر ہے ؎

انا ابن حسان بن خوط وابی [1]
رسول بکر کلہا الی النبی

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ بشر نے یہ شعر جنگ جمل کے دن کہا تھا قبیلۂ بکر کا جھنڈا انکے بھائی حارث بن حسان ذہلی کے پاس تھا جب حارث مقتول ہوے تو انکے حق مین کسی نے یہ اشعار کہے۔ انعی الرئیس الحارث بن حسان [2]۔ الی آخر الابیات اور انکے بھائی بشر نے یہ اشعار کہے انا ابن حسان بن خوط۔ الی آخر الابیات۔

(سیدنا) حسانؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سنان۔ علی بن سعید عسکری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اور انھون نے حسن بن عرفہ سے انھون نے عمرو بن حفص عبدی سے انھون نے ہشیم بن حکیم سے انھون نے ابو عاصم جبطی سے انھون نے حسان بن ابی سنان سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طالب جاہلون کے درمیان مین ایسا ہی ہے جیسا زندہ مردون کے درمیان میت ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ حسان بن ابی سنان نے حسن سے روایت کی ہے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) حسانؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن شداد بن شہاب بن زہیر بن ربیعہ بن ابی الاسود تمیمی طہوری۔ انسے انکے بیٹے نہشل نے روایت کی ہے یہ اور انکی والدہ دونون شرف صحبت سے مشرف ہین انکا شمار اعراب بصرہ مین ہے۔ انکے بیٹے نہشل نے انسے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا میری والدہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپکے پاس اسلیے حاضر ہوئی ہون کہ آپ میرے اس بیٹے کے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ اسمین برکت دے اور اللہ اسکو بزرگ پاکیزہ صاحب برکت کرے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے بیٹے (یعنے میرے) سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ ان دونون کو اسمین برکت دے اور اس لڑکے کو بزرگ پاکیزہ کر۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے انکا نسب ایسا ہی لکھا ہے جیسا ہمنے بیان کیا۔ مگر مین سمجھتا ہون کہ انکا نام شداد بن زہیر بن شہاب ہے واللہ اعلم۔

---

[1] ترجمہ مین حسان بن خوط کا بیٹا ہون اور میرے والد تمام قبیلۂ بکر کی طرف سے قاصد بنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے ۱۲

[2] ترجمہ مین رئیس حارث بن حسان کی موت کی خبر دیتا ہون ۱۲

(سیدنا) حسان[۱۴] (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن ضبعی۔ عسکری نے افراد میں انکا ذکر کیا ہے۔ علی بن سعید عسکری نے اسحاق بن وہب سے انھوں نے ابو داؤد طیالسی سے انھوں نے ہمام سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے حسان بن عبد الرحمن ضبعی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تم (پر یہ فرض کر دیا جاتا کہ خروج) مذی سے غسل کیا کرو تو بہ نسبت غسل حیض کے بھی (جو عورتوں پر فرض ہے) دشوار ہو جاتا۔ انکا تذکرہ ابن ابی حاتم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً (یعنی بواسطہ اور کسی صحابہ کے) روایت کی ہے اور ابن عمر سے بھی روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حسان[۱۵] (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابی اسود بن خلف بن عدی بن عبد اللہ بن یربوع بن حنظلہ تمیمی یربوعی۔ کنیت انکی ابو اسود ہے۔ ابو عمر نے کنیت کے باب میں انکا ذکر کیا ہے اور انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب میں اس سے زیادہ ذکر ہوگا۔

(سیدنا) حسحاس[۱۵] (رضی اللہ عنہ)

ابن بکر بن عوف بن عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن۔ قبیلہ ازد سے ہیں۔ ابن ماکولا نے انکا نسب بیان کیا ہے اور ابن ابی حاتم نے بھی اسکو نقل کیا ہے۔ ابو الفیض بن حسحاس بن بکر انھیں کی اولاد سے ہیں اسکو ابن ماکولا نے بھی بیان کیا ہے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر کوئی حدیث انکی نہیں نقل کی۔ ہاں ابن ماکولا نے پہلے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہے اسکے بعد انکی روایت بھی نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو شخص اللہ سے ان پانچ کلمات کے ساتھ ملیگا وہ دوزخ سے بچا لیا جائیگا (وہ پانچ چیزیں یہ ہیں) سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ (پانچویں چیز اس روایت میں چھوٹ گئی ہے آیندہ تذکرہ میں معلوم ہوگی)۔

(سیدنا) حسحاس[۱۶] (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک اور دوسرے شخص ہیں۔ ہمیں ابو موسی مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حداد نے خبر دی سے وہ کہتے تھے ہمیں فضل بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن جارود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حاتم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زافر بن سلیمان نے ابو محمد سے انھوں نے یونس بن زہران سے انھوں نے حسحاس سے روایت کر کے خبر دی حسحاس صحابی تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا جو شخص اللہ سے ان پانچ چیزوں کے ساتھ ملے وہ دوزخ سے بچا لیا جائیگا اور جنت میں داخل کیا جائیگا (وہ چیزیں یہ ہیں) سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

(اور پانچوین چیز) فرزند صالح ابو یحمد کا نام بقیہ بن ولید ہو۔ یہ عبارت ابو موسی کی تھی اور ابو عمر نے کہا ہو کہ حسحاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سبحان اللہ الی آخر الحدیث کے متعلق ایک حدیث روایت کی ابن ابی حاتم نے انکا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہو اور ابن ابی حاتم کے علاوہ اور لوگون نے خاے نقطہ دار مین ذکر کیا ہو پس اگر یہ صحیح ہو تو انکا نام خشخاش ہوگا خشخاش عنبری کے علاوہ۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ میرے نزدیک وہم ہو کیونکہ خشخاش کی حدیث حسحاس کی حدیث کے مغایر ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے حسحاس کے دو تذکرے لکھے ہین پہلا تو وہی جو اس سے پیشتر گذر چکا اور انکا نسب بھی ابن ماکولا سے نقل کیا ہو اور دوسرا تذکرہ یہی ہو اور کہا ہو کہ یہ دوسرے حسحاس ہین اس دوسرے تذکرہ مین سبحان اللہ کی حدیث بھی انھون نے روایت کی ہو اور پہلا تذکرہ انھون نے ابن ماکولا سے نقل کیا ہو اور اُنکے متعلق کوئی حدیث نہین روایت کی ابن ماکولا نے تو اس حدیث کو پہلے ہی تذکرہ مین لکھا تھا جسکو ابو موسی نے انسے روایت کیا ہو مگر ابو موسی نے اس حدیث کو دوسرے تذکرہ مین لگا دیا اور پہلے تذکرہ کو حدیث سے خالی کر دیا اور اُسکو ابن ماکولا پر حوالہ کر دیا حالانکہ ابن ماکولا نے پہلے تذکرہ مین اس حدیث کو لکھا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ اشجعی اور بعض لوگ انکو حسیل کہتے ہین اور بعض لوگ حنبل کہتے ہین۔ خیبر کے دن اسلام لائے اور فتح خیبر مین شریک ہوے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے اُسدن (مال غنیمت سے) سوار کو تین حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

عامری۔ قبیلۂ بنی عامر بن لوی سے ہین۔ انکی حدیث یہ ہو کہ زمانۂ حج مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک ایسے شخص پر ہوا جو اپنے حج سے فارغ ہو چکا تھا حضرت نے اُس سے پوچھا کہ تمھارا حج ختم ہو چکا اُسنے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا کہ (اچھا اب) جلد جلد کام کرو (تاکہ جلد لوٹ چلین) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا و ابن سیدنا) حسن (رضی اللہ عنہ)

فرزند جگر گوشۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہاشمی کنیت ابو محمد۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

نواسے ہین۔ والدہ انکی فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو تمام دنیا کی عورتون کی سردار ہین اور یہ جوانان اہل جنت کے سردار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے زندگی) کی بہار ہین (صورت مین بھی) آپکے مشابہ تھے۔ انکا نام حسن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا اور انکی کنیت ابو محمد آپ ہی نے قائم کی تھی اور ولادت سے ساتوین دن آپنے انکا عقیقہ کیا تھا اور انکے بال منڈوائے تھے اور حکم دیا تھا کہ انکے بالون کے ہموزن چاندی خیرات کی جاے۔ اہل کسا[۱] کے پانچوین شخص ہین۔

ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ یہ نام جاہلیت مین (کسی کا) معلوم نہین ہوتا اور انھون نے ابن اعرابی سے انھون نے مفضل سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا اللہ تعالی نے (یہ دو نام) حسن اور حسین چھپا رکھے تھے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون صاحبزادون کا نام حسن اور حسین رکھا ابن اعرابی کہتے ہین مینے مفضل سے کہا کہ وہ دو شخص جو یمن مین تھے (انکا نام بھی تو حسن اور حسین تھا) مفضل نے کہا انکا نام حَسْن ساکن السین اور حُسین بفتح حاء و کسر سین تھا ان دونون صاحبزادون سے پہلے حسن اور حسین کسی کا نام نہ تھا صرف حسن کے نام سے ایک گاؤن بلاد ضبہ مین ہے (جسکی نسبت) ابن عنمہ (شاعر) نے (یہ شعر) کہا ہے۔ غداۃ اضر بالحسن السبیل[۲] اسی مقام مین بسطام بن قیس شیبانی قتل کیے گئے تھے ہمین ابو احمد یعنے عبد الوہاب بن علی بن علی امین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفضل محمد بن ناصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر بن ابی الصقر انباری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات یعنی احمد بن علی بن عبد الواحد بن نظیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن رشیق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو بشر دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے ابو بکر بن عبد الرحیم زہری سے سنا وہ کہتے تھے کہ حسن بن علی بن ابی طالب جنکی والدہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھین نصف رمضان ۳ھ ہجری مین پیدا ہوے تھے اور مدینہ (منورہ) مین ۴۹ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین انکی ولادت نصف شعبان ۳ھ مین ہوئی اور بعض کہتے ہین غزوۂ احد کے ایک سال بعد اور بعض کہتے ہین دو سال بعد پیدا ہوے ہجرت کے اور غزوۂ احد کے درمیان مین دو برس چھ مہینے پندرہ دن کا فصل تھا۔ دولابی نے کہا ہے کہ ہمسے حسن بن علی بن عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین معاویہ بن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن صالح نے سماک بن حرب سے انھون نے قابوس بن مخارق سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ام فضل نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے (خواب مین) دیکھا ہے کہ گویا ایک عضو آپکا میرے گھر مین ہے حضرت نے فرمایا کہ تمنے اچھا (خواب) دیکھا فاطمہ سے ایک بچہ پیدا ہوگا جسکو تم قثم[۳] کا دودھ پلاؤگی چنانچہ حضرت حسن پیدا ہوے اور ام فضل نے انکو قثم کا دودھ

[۱] اہل کسا سے مراد وہ لوگ ہین جنکو آیۂ تطہیر کے نازل ہونیکے بعد ایک چادر اڑھائی تھی اور انکے لیے دعا فرمائی تھی کہ یا اللہ انکو بھی میرے اہلبیت مین داخل فرمادے ۱۲ [۲] ترجمہ جبکہ حسن مقام سے راستہ تاریک ہوگئی ۱۲ [۳] ام فضل حضرت عباس عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھین قثم انکے بیٹے کا نام ہے مطلب یہ تھا کہ جو دودھ تم قثم کو پلا رہی ہو وہی دودھ اسکو پلاؤگی یعنے وہ بچہ اب عنقریب پیدا ہوا چاہتا ہے ۱۲

پلایا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب حسن پیدا ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اسکا نام کیا رکھا ہے میں نے عرض کیا کہ میں نے اسکا نام حرب رکھا ہے حضرت نے فرمایا وہ (حرب نہین ہے) بلکہ (اسکا نام) حسن ہے پھر جب حسین پیدا ہوئے تو ہمنے انکا نام بھی حرب رکھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپنے (بدستور سابق) فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اسکا کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا کہ اسکا نام میں نے حرب رکھا ہے حضرت نے فرمایا وہ (حرب نہین ہے) بلکہ (اسکا نام) حسین ہے پھر جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اسکا کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا کہ میں نے اسکا نام حرب رکھا آپنے فرمایا وہ (حرب نہین ہے) بلکہ (اسکا نام) محسن ہے بعد اسکے آپنے فرمایا کہ مین ان تینون کے وہ نام رکھتا ہون جو ہارون (پیغمبر علیہ السلام) کے بیٹون کے نام تھے (یعنی) شبّر اور شبیر اور مُشبّر -

حضرت حسن سے (ام المومنین) عائشہ نے اور شعبی اور سوید بن غفلہ اور شقیق بن سلمہ اور ہبیرہ بن یریم اور مسیّب بن نجبہ اور اصبغ بن نباتہ اور ابو الحوراء اور معاویہ بن خدیج اور ابو اسحاق بن بشار اور محمد بن سیرین وغیرہم نے روایت کی ہے -

ہمین ابو جعفر احمد بن علی نے اور کئی ایک آدمیون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفتح کروخی نے اپنی سند سے ابو عیسی یعنی محمد بن عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الاحوص نے ابو اسحاق سے انہون نے یزید بن ابی مریم سے انھون نے ابو الحوراء سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت حسن بن علی فرماتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات تعلیم فرمائے ہین جنکو مین وتر کی دعاء قنوت) مین پڑھ لیا کرتا ہون (وہ کلمات یہ ہین) اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت - ہمین ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن علی سلامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی الصقر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات بن نظیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے خبر دی نیز ابو بشر کہتے تھے ہمسے یوسف بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یزید بن ابی مریم نے ابو الحوراء سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین نے حضرت حسن بن علی سے عرض کیا کہ آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتین یاد ہون تو بیان کیجیے انھون نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات یہ یاد ہے کہ مین نے (ایک مرتبہ) صدقہ کے چھوہارون مین سے ایک

سلہ ترجمہ اے اللہ مجھے ہدایت کر ان لوگون کے ساتھ جنکو تو نے ہدایت کی اور مجھے عافیت دے ان لوگون کے ساتھ جنکو تو نے عافیت دی اور مجھے محبت [illegible] کے ساتھ جنسے تو نے محبت کی اور مجھے برکت دے ان چیزون مین جو تو نے مجھے دی ہین اور اپنے مقدرات کی برائی سے مجھے بچا بیشک تو [illegible] تیرے اوپر کسی کا حکم نہین چلتا اور جس سے تو محبت کرے وہ ذلیل نہین ہو سکتا اے ہمارے پروردگار تو بہت بابرکت اور بزرگ ہے ۱۲

چھوہارا لیکر اپنے منھ میں رکھ لیا تھا حضرت نے اسکو (میرے منھ سے) نکال لیا اس حال میں کہ اسمیں میرا لعاب (دہن) مل چکا تھا اور اسکو صدقہ کے چھوہاروں میں ملا دیا کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ ایک چھوہارے کی کیا بات تھی (آپ نے کھا لینے دیا ہوتا) آپنے فرمایا کہ ہمارے لیے یعنے آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس بات میں تمکو شک ہو اسکو ترک کردو کیونکہ سچائی نام اطمینان کا ہے اور شک جھوٹی چیز ہے اور حضرت ہمیں اس دعا کی تعلیم دیا کرتے تھے اُسکے بعد انھوں نے قنوت کی حدیث ذکر کی۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن محمد ابن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد یعنی جعفر بن حسین قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسی بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد عمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان ثوری نے سعد بن طریف سے انھوں نے عمیر بن مامون سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میںنے حضرت حسن بن علی سے سنا وہ کہتے تھے میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ جو شخص نماز فجر پڑھکر اپنے مُصلّا پر بیٹھا رہے یہانتک کہ آفتاب نکل آئے تو یہ کام اُسکے لیے دوزخ سے حجاب ہوجائیگا یا فرمایا کہ دوزخ سے ایک پردہ ہوجائیگا ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے یہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العباس یعنے احمد ابن ابی غالب بن طلایہ وراق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنے عبد العزیز بن علی بن احمد انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنے محمد بن عبد الرحمن مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں داؤد بن رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مروان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حکم بن عبد الرحمن ابن ابی نعم بجلی نے اپنے والد سے انھوں نے ابو سعید خدری سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین[۱] جوانان جنت کے سردار ہیں سوا دو خالہ زاد بھائیوں یعنے عیسیٰ[۲] اور یحییٰ بن زکریا علیہم السلام کے۔ ہمیں اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی بن سورۃ (امام ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان بن وکیع اور عبد بن حمید نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے ہمیں خالد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں موسی بن یعقوب ربعی نے عبداللہ بن ابی بکر بن زید مہاجر سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے مسلم بن ابی زید نبال نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسن بن اُسامہ بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اُسامہ بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں ایک رات کو کسی کام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ میرے پاس باہر تشریف لائے

---

[۱] جوانان جنت کے سردار ہونیکا مطلب یہ ہے کہ جو نیک اور صالح آدمی بحالت جوانی دنیا سے گئے اُن سب کے یہ سردار ہونگے ورنہ جنت میں تو جتنے لوگ ہونگے سب جوان ہونگے بوڑھا کوئی نہو گا ۱۲ [۲] یعنی حضرت حسنین کو ان دونوں پر فضیلت نہیں ہے یہ عقیدہ اہلسنت کا ہے کہ نبی پر غیر نبی کو فضیلت نہیں ہوسکتی ۱۲

اور آپ کسی چیز کو اٹھائے ہوئے (چادر میں چھپائے ہوئے) تھے مجھے معلوم نہیں ہوا کہ آپ کس چیز کو اٹھائے ہوئے ہیں پھر جب میں اپنے کام سے فارغ ہو گیا تو میں نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا چیز ہے جسکو آپ اٹھائے ہوئے ہیں آپ نے چادر کھولی تو (معلوم ہوا کہ) وہ حسن اور حسین تھے جنکو آپ اپنی گود میں لیے ہوئے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت رکھ اور جو شخص انسے محبت[ف۱] رکھے اس سے بھی تو محبت رکھ۔ اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ بیان کرتے تھے کہ ہمسے محمد بن عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبد اللہ انصاری نے خبر دی اور ہمیں اشعث ابن عبد الملک نے حسن (بصری) سے انہوں نے ابو بکرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ میرا بیٹا (یعنے حسن) سردار ہے اللہ اسکے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دیگا۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن حریث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی ابن حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد اللہ بن بریدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) خطبہ پڑھ رہے تھے اسی حالت میں حسن اور حسین (گھر سے باہر) آئے سرخ کرتے پہنے ہوئے چلے آرہے تھے اور انکے پیر لڑکھڑاتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اتر پڑے اور انکو وہیں اٹھا کر اپنے سامنے بٹھا لیا بعد اسکے فرمایا اللہ سچ فرماتا ہے انما اموالکم واولادکم فتنة[ف۲] میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ چلے آرہے ہیں اور انکے پیر لغزش کرتے ہیں تو مجھسے نہ رہا گیا یہانتک کہ میں نے اپنی بات قطع کر دی اور انکو اٹھا لیا۔ نیز وہ کہتے تھے ہمسے محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحیی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کر کے خبر دی کہتے تھے حسن بن علی سے زیادہ (صورت میں) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہ تھا۔ نیز وہ کہتے تھے ہمسے محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر عقدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زمعہ بن صالح نے سلمہ بن وہرام سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) حضرت حسن کو اپنے شانے پر سوار کیے ہوئے تھے کسی نے کہا کہ اے صاحبزادے تم کیسی اچھی سواری پر سوار ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سوار بھی تو اچھا ہے

ف۱ انسے محبت رکھنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فقط زبان سے محبت کا دعوی کرے جیسے مشرکین قریش ابراہیم علیہ السلام سے محبت کا دعوی کرتے تھے بلکہ محبت قابل اعتبار وہی ہے کہ اپنے محبوب کی پیروی بھی کرے ۱۲

ف۲ ترجمہ واقعی تمہارے مال اور اولاد تمہارے فتنہ ہیں اس سے یہ شبہ نہ ہو کہ آنحضرت صلعم پر محبت اولاد غالب تھی ہرگز نہیں حضور کو جن سے بھی محبت تھی وہ محض اللہ کے لیے ۱۲

ہمین ابو الفرج بن ابی الرجا ثقفی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن بشار نے اور ابوبکر ابن نافع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین غندر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے عدی بن ثابت سے انھون نے براء سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حسن بن علی کو اپنے شانے پر سوار کیے ہوے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اے اللہ مین اسکو دوست رکھتا ہون تو بھی اِسے دوست رکھ - نیز وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سلیمان اصفہانی نے یحیی بن عبید سے انھون نے عطاء سے انھون نے عمر بن ابی سلمہ ربیب[۵۱] نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت ام سلمہ کے گھر مین جب یہ آیت نازل ہوئی انما[۵۲] یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا تو ام سلمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین بھی اِن لوگون مین ہون تو آپنے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر ہو اور تم بہتری پر ہو - محمد کہتے تھے ہمسے علی بن منذر کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین اعمش نے عطیہ سے انھون نے ابو سعید سے اور اعمش سے انھون نے حبیب بن ابی ثابت سے انھون نے زید بن ارقم سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین دو گرانقدر چیزین تم مین چھوڑے جاتا ہون جب تک انکے ساتھ تمسک[۵۳] کرتے رہوگے ہرگز گمراہ نہوگے ایک چیز انمین سے بہ نسبت دوسرے کے بڑی ہے (وہ دونون یہ ہین) کتاب اللہ جو (مثل) ایک رسی (کے) ہے آسمان سے زمین کی طرف لٹکی ہوئی اور میری عترت یعنے میرے اہل بیت اور یہ دونون چیزین ایک دوسرے سے جدا نہونگی یہانتک کہ میرے پاس حوض (کوثر) پر (ساتھ ہی ساتھ) پہونچ جائینگی پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تم اِن دونون[۵۴] سے کیا معاملہ کرتے ہو - نیز وہ کہتے تھے کہ ہمین محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو داؤد یعنے سلیمان بن اشعث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہشام بن یوسف نے عبد اللہ بن سلیمان نوفلی سے انھون نے محمد بن علی ابن عبد اللہ بن عباس سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

۵۱ ربیب اس لڑکے کو کہتے ہین جسکی ماں سے اسکی صغر سنی کی حالتمین نکاح کرلیا جاے انکی والدہ یعنی حضرت ام سلمہ آنحضرت صلعم کے نکاح مین آئی تھین اسوجہ سے یہ حضرت کے ربیب ہوے ۱۲ ۵۲ یہ آیت آیۂ تطہیر کے نام سے مشہور ہے ترجمہ اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے اہلبیت (محمد) تمسے ناپاکی کو دور کردے اور تمھین خوب پاک کردے - اس آیت کی تفسیر مین اہلسنت کا اتفاق ہے کہ اہلبیت سے مراد ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین لغت عرب بلکہ تمام دنیا کے لغت مین اہلبیت اور اہلخانہ اور گھر کے لوگ بی بی ہی کو کہتے ہین اور سیاق آیت بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس سے پہلے کی آیتون مین تمام تر خطاب ازواج سے ہے مگر احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج کے علاوہ حضرات حسنین و حضرت مرتضی و حضرت فاطمہ زہرا کو بھی اہل بیت مین داخل فرمایا یا داخل فرمانیکی دعا کی ازواج کا اس آیت مین اصالۃً وحقیقۃً داخل ہونا اُنج ہے یہی سمجھا جاتا ہے حضرت ام سلمہ کی درخواست پر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسا ہی جواب دیا تھا جیسا کہ اس حدیث مین مذکور ہے ۱۲ ۵۳ قرآن کے ساتھ تمسک کرنیکا مطلب یہ ہے کہ اُسپر عمل کیا جاے اور اہلبیت کے ساتھ تمسک کا مطلب یہ ہے کہ اُنسے محبت رکھے ۱۲ ۵۴ الحمد للہ کہ تمام فرق اسلام مین جس اعتدال اور خوش اسلوبی کا معاملہ قرآن و اہلبیت کے ساتھ اہل سنت نے کیا کسی کو نصیب نہین ہوا ۱۲

فرمایا اللہ سے محبت رکھو بوجہ ان نعمتون کے جو روزانہ تمپر فائض ہوتی ہین اور بوجہ اللہ کی محبت کے مجھسے محبت رکھو اور بوجہ
میری محبت کے میرے اہلبیت سے محبت رکھو[1] بعض لوگون کا بیان ہو کہ حضرت حسن بن علی نے کئی حج پیادہ پا کیے اور
فرماتے تھے کہ مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہو کہ مین اس حال مین اس سے ملون کہ مین اسکے گھر تک پیادہ پا نہ آؤن
اور تین مرتبہ انھون نے اپنا نصف مال اللہ کی راہ مین دیا (نصف بھی اس طرح کہ) ایک جوتی رکھ لیتے تھے اور ایک جوتی
دیدیتے تھے اور دو مرتبہ اپنا پورا مال دیدیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حسن بھی اسباط[2] مین سے ایک سبط ہین
حضرت حسن بہت ہی بردبار اور کریم اور پرہیزگار تھے انکی پرہیزگاری ہی نے انھین اس بات پر آمادہ کیا کہ انھون نے
اللہ کے یہان کی ناز و نعیم پر قناعت کرکے دنیا اور اسکی سلطنت چھوڑدی اور فرمایا کرتے تھے کہ مین نہین چاہتا کہ مین امت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حاکم بنون اور میری حکومت مین کسی کا خون پچھنے سے بھی گرایا جائے حضرت عثمان بن عفان کی
مدد مین مدافعت کرنے والون مین سے تھے۔ اپنے والد علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ بنائے گئے حضرت علی
سترہ رمضان سنہ ۴۰ھ مین شہید ہوئے تھے حضرت حسن کے ہاتھ پر چالیس ہزار سے زیادہ آدمیون نے جان دینے
کے اقرار پر بیعت کی تھی یہ وہی لوگ تھے جنھون نے انکے والد حضرت علی سے بھی بیعت کی تھی مگر وہ حضرت حسن کے زیادہ
اطاعت کرنے والے اور انسے زیادہ محبت رکھنے والے تھے۔ حضرت حسن قریب سات مہینے کے عراق اور اسکے ماسوا
یعنے خراسان اور حجاز اور یمن وغیرہ کے خلیفہ رہے پھر حضرت معاویہ شام سے انکی طرف چلے اور یہ حضرت معاویہ کی طرف
چلے جب دونون لشکر مقابل مین آگئے تو حضرت حسن نے خیال فرمایا کہ ایک کو دوسرے پر فتح نہین ہوسکتی جب تک کہ دونون
لشکر کا اکثر حصہ مقتول نہو جائے لہذا انھون نے حضرت معاویہ کو پیغام دیا کہ مین تمھین خلافت دیدیتا ہون اس شرط پر
کہ تمھارے بعد پھر مین خلیفہ کیا جاؤن اور اس شرط پر کہ اہل مدینہ اور اہل حجاز و عراق سے ان چیزون کا مطالبہ نکیا جائیگا جو میرے
والد کے وقت مین انھین مل چکی ہین اسکے علاوہ اور قواعد بھی تھے۔ حضرت معاویہ نے انکی درخواست منظور کرلی اور
وہ معجزہ نبویہ ظاہر ہوا جو حضرت نے فرمایا تھا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہو اللہ اسکے ذریعہ سے مسلمانون کے دو گروہون مین صلح
کرادیگا۔ اس سے بڑھکر اور کیا بزرگی ہوگی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سردار فرمایا۔ ہمین ابو محمد یعنے قاسم
ابن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے
والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو السعود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن محمد بن مجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے

[1] یہ کایہ قاعدہ ہو کہ جب کوئی کسی سے محبت کریگا تو اس محبوب کے متعلقین جو ہونگے کہ اس سے کسی قسم کا تعلق رکھتے ہونگے سبکی انکی نظر مین محبوب ہونگے مگر صرف زبانی محبت کبھی کام نہین دیتی ۱۲
[2] سبط کے معنی اولاد اسباط اسکی جمع ہو مراد یہان پیغمبرون کی اولاد ہو ۱۲

ہمین محمد بن محمد بن احمد عکبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن خاقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر
ابن درید نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت حسن اپنے والد امیر المومنین (علی مرتضی) کی وفات کے بعد (خطبہ پڑھنے)
کھڑے ہوے اور اللہ عزوجل کی حمد کے بعد فرمایا ہمین اہل شام (کی لڑائی) سے کسی شک یا ندامت نے نہین روکا ہم اہل شام
سے سلامتی اور صبر کے ساتھ لڑتے تھے مگر اب عداوت کی وجہ سے سلامتی جاتی رہی اور جزع کی سبب سے صبر چلا گیا جب
جنگ صفین کی طرف تم بلائے جاتے تھے تو اسوقت تمھارا دین دنیا سے مقدم تھا مگر اب تمھاری دنیا تمھارے دین سے مقدم
ہوگئی ہو آگاہ رہو ہم تو اب بھی تمھارے لیے ویسے ہی ہین جیسے تھے مگر تم ہمارے لیے اب ویسے نہین رہے جیسے تھے
اسوقت دو قسم کے لوگ تمھارے مقتول ہوچکے ہین کچھ تو صفین مین مقتول ہوچکے ہین جنکے لیے تم رو رہے ہو اور کچھ لوگ
نہروان مین مقتول ہوے ہین جنکا انتقام تم طلب کر رہے ہو جو لوگ باقی رہگئے ہین وہ ناکام ہین اور رو رہے ہین وہ پریشان
ہین سنو معاویہ نے ہمین ایک ایسی بات کی طرف بلایا ہو جسمین نہ عزت ہو نہ انصاف پس اگر تم موت کے خواہشمند ہو تو ہم
معاویہ کی بات نامنظور کردین اور اللہ عزوجل کے سامنے تلوار کی باڑھ سے فیصلہ کرین اور اگر تم زندگی کے خواہشمند ہو
تو ہم معاویہ کی بات مان لین اور جس بات پر تم راضی ہو اُسی کو اختیار کرین تو سب لوگون نے ہر طرف سے اُنھین آواز دی
کہ ہم باقی رہنے کے خواہشمند ہین جب سب نے متفق ہوکر یہی بات کہی تو حضرت حسن نے صلح منظور کرلی - ہمین ابراہیم بن محمد
ابن مہران فقیہ اور کئی لوگون نے خبر دی وہ اپنی سند سے ابوعیسی ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمسے محمود
ابن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوداؤد طیالسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاسم بن فضل حرانی نے یوسف
ابن سعد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ایک شخص حضرت حسن بن علی کے سامنے کھڑا ہوا جبکہ انھون نے
حضرت معاویہ سے بیعت کرلی اُس شخص نے کہا کہ تمنے مومنون کے منھ مین کالک لگادی یا یہ کہا کہ اے مومنون کے
روسیاہ کرنیوالے حضرت حسن نے فرمایا کہ اللہ تجھپر رحم کرے مجھے طعنہ نہ دے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب مین) دکھایا
گیا تھا کہ بنی امیہ آپکے منبر پر کھڑے ہین یہ بات آپکو بہت ناگوار ہوئی اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی - انا انزلناہ فی لیلۃ القدر[۱]
وما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر (حضرت نے فرمایا کہ ہزار مہینون سے مراد وہ ہزار مہینے ہین) جنمین میرے
بعد بنی امیہ بادشاہت کرینگے -

اُسوقت کی تعیین مین اختلاف ہو جسمین حضرت حسن نے خلافت حضرت معاویہ کے حوالے کی بعض لوگ کہتے ہین
جمادی الاولی ۴۱ھ مین اور بعض لوگ کہتے ہین ربیع الاخرہ مین پہلے قول کے موافق حضرت حسن کی خلافت چھ مہینے

[۱] ترجمہ ہمنے قرآن کو نازل کیا ہو شب قدر مین اور تمکو کسنے بتایا کہ شب قدر کیا چیز ہو شب قدر بہتر ہو ہزار مہینون سے ۱۲

بارہ دن رہی اور جو لوگ کہتے ہین ربیع الاخرہ مین یہ واقعہ ہوا انکے قول کے موافق چھ مہینے اور کچھ دن رہی اور جو لوگ کہتے ہین جمادی الاولیٰ مین یہ واقعہ ہوا انکے نزدیک آٹھ مہینے رہی واللہ اعلم۔ ان تمام اقوال مین انھین لوگون کا قول صحیح ہو جو کہتے ہین سنہ ۴۱ھ مین صلح ہوئی انسے وہم ہو گیا ہو۔

جب حضرت حسن نے معاویہ سے بیعت کی تو قبل اسکے کہ حضرت معاویہ کوفہ مین آئین حضرت حسن نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگون ہم تمھارے سردار اور تمھارے مہمان ہین اور ہم تمھارے نبی کے اہل بیعت سے ہین جنسے اللہ نے ناپاکی کو دور کر دیا ہو اور انھین خوب پاک کر دیا ہو اس کلمہ کو کئی مرتبہ کہا یہانتک کہ سب لوگ رونے لگے اور انکے رونے کی آواز کانون مین آئی جب حضرت معاویہ کوفہ پہونچے تو لوگون نے انسے بیعت کی عمرو بن عاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ آپ حضرت حسن سے کہیے کہ خطبہ پڑھین حضرت معاویہ نے کہا ہمین اسکی ضرورت نہین ہو عمرو بن عاص نے کہا مین اسکو مناسب سمجھتا ہون تاکہ انکی ناقابلیت ظاہر ہو جائے کیونکہ وہ ان باتون کو نہین جانتے حضرت معاویہ نے کہا اے حسن اٹھو اور لوگون سے بیان کرو جو ہمارے اور تمھارے درمیان مین واقعات گذرے ہین انکو ظاہر کر دین حضرت حسن اس بات کے بیان کرنیکو کھڑے ہو گئے جسکے متعلق انھون نے پہلے سے کچھ غور نہ کیا تھا انھون نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اسکے فی البدیہ فرمایا کہ اے لوگو اللہ نے تمھین ہمارے اگلے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ سے ہدایت کی اور ہمارے پچھلے کے (یعنی میرے) ذریعہ سے تمھارے جانون کی حفاظت کی آگاہ رہو سب سے زیادہ عقلمندی پرہیزگاری ہو اور سب سے زیادہ بیوقوفی بدکاری ہو اور یہ معاملہ جسکے متعلق ہمارے اور معاویہ کے درمیان مین اختلاف ہوا (دو حال سے خالی نہین) یا تو وہ مجھسے زیادہ اسکے حقدار ہین اور یا یہ میرا حق ہو جو مینے اللہ عزوجل کے لیے اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے لیے اور تمھاری جانون کی حفاظت کے لیے ترک کر دیا پھر جب حضرت معاویہ کی طرف متوجہ ہوکے فرمایا وان ادری[۱] لعلہ فتنۃ لکم ومتاع الی حین تو حضرت معاویہ نے انسے کہا کہ (اب منبر سے) اتر پڑیے اور عمرو بن عاص سے کہا کہ تمھارا یہی مقصود تھا۔

حضرت حسن کی وفات کے وقت مین بھی اختلاف ہو بعض لوگ کہتے ہین ۴۹ھ مین انکی وفات ہوئی بعض لوگ کہتے ہین ۵۰ھ مین اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۱ھ مین۔ خضاب لگایا کرتے تھے۔ انکی وفات کا سبب یہ ہوا کہ انکی بی بی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے انھین زہر پلا دیا تھا (اور دست آنا شروع ہوے اور یہ حالت ہوئی کہ) انکے نیچے ایک طشت رکھ دیا جاتا تھا اور دوسرا اٹھایا جاتا تھا قریب چالیس دن کے یہی حالت رہی اور اسی سے وفات ہو گئی۔ جب انکا مرض بڑھ گیا تو اپنے بھائی حسین رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اے بھائی مجھے تین مرتبہ زہر پلایا گیا مگر ایکی مرتبہ کا ایسا کبھی نہین پلایا گیا

[۱] ترجمہ مین نہین جانتا شاید یہ تمھارے لیے فتنہ ہو اور ایک وقت خاص تک تمھارے لیے فائدہ ۱۲

میرے جگر کے ٹکڑے کٹ کٹ کے گر رہے ہیں حضرت حسین نے پوچھا کہ آپکو زہر کسنے پلایا ہو حضرت حسن نے کہا کہ
یہ تم کیوں پوچھتے ہو کیا تم اُن لوگوں سے لڑنا چاہتے ہو میں انھیں اللہ عزوجل کے حوالہ کرتا ہوں جب انکی وفات کا وقت
قریب آیا تو حضرت عائشہ کے پاس ایک آدمی بھیجکر اس امر کی اجازت طلب کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدفون کیا جاؤں
حضرت عائشہ نے اسکو منظور کر لیا پھر اپنے بھائی سے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو تم پھر حضرت عائشہ سے اجازت طلب کرنا
کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دفن کیا جاؤں میں نے اُنسے اجازت طلب کی تھی اور انھوں نے منظور کر لیا تھا مگر شاید
انھوں نے میری مروت کی وجہ سے ایسا کیا ہو لہذا (میرے بعد) اگر وہ اجازت دیں تو تم مجھے انکے گھر میں دفن کر دینا
مگر مجھے خیال ہوتا ہو کہ بنی امیہ تمھیں روکیں گے لہذا اگر وہ ایسا کریں تو تم اُنسے اسکے متعلق مزاحمت نکرنا اور مجھے جنۃ البقیع
میں دفن کر دینا چنانچہ جب انکی وفات ہوگئی تو حضرت حسین حضرت عائشہ کے پاس اسکی اجازت طلب کرنے کے لیے گئے
حضرت عائشہ نے کہا مجھے بہت خوشی سے منظور ہے جب یہ خبر مروان کو اور باقی بنی امیہ کو پہونچی تو انھوں نے کہا خدا کی قسم
وہ وہاں ہرگز دفن نہیں کیے جا سکتے حضرت حسین کو جب یہ معلوم ہوا تو انھوں نے اور انکے ساتھ والوں نے ہتھیار اُٹھائے
مروان نے بھی ہتھیار اُٹھائے حضرت ابو ہریرہ نے اسکو سنا تو انھوں نے کہا خدا کی قسم یہ بڑا ظلم ہو کہ حسن کو انکے باپ کے پاس
دفن ہونے سے روکا جاتا ہو واللہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ہیں پھر وہ حضرت حسین کے پاس گئے اور انکو
سمجھایا اور خدا کا واسطہ دلایا اور کہا کہ کیا آپکے بھائی نے نہ کہا تھا کہ اگر تمھیں (بنی امیہ کی مخالفت کا) خوف ہو تو مجھے مسلمانوں کے
مقبرہ میں لیجانا حضرت حسین نے مان لیا اور انھیں جنۃ البقیع میں اُٹھا لے گئے - بنی امیہ میں سے کوئی شخص سوا سعید بن
عاص کے انکے جنازے کے ساتھ نہ تھا سعید بن عاص مدینہ کے حاکم تھے حضرت حسین خود انکے پاس گئے تھے تاکہ وہ نماز جنازہ
پڑھا دیں اور انسے فرمایا تھا کہ اگر یہ سنت نہوتی تو میں ہرگز تمھارے پاس نہ آتا - بعض لوگوں کا بیان ہو کہ انکے جنازے میں خالد
بن ولید بن عقبہ بن ابی معیط بھی شریک تھے انھوں نے بنی امیہ سے اجازت مانگی تھی اور انھوں نے انکو اجازت دیدی تھی
حضرت حسن نے اپنے بھائی حضرت حسین کو وصیت کی تھی اور انسے کہا تھا کہ میں سمجھتا ہوں کہ نبوت اور خلافت دونوں کو
خدا ہمارے گھر میں جمع نکریگا لہذا اہل کوفہ تمھیں دھوکہ دے کے لڑائی پر آمادہ نکریں - فضیل بن دکین کہتے تھے جب
حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا مرض بڑھ گیا تو انھیں جزع کی حالت طاری تھی ایک شخص انکے پاس آیا اور اُسنے
کہا کہ اے ابو محمد یہ جزع کیسی ہے اُسوقت آپکی روح آپکے جسم سے جدا ہوگی اُسوقت آپ اپنے والدین علی اور فاطمہ اور نانا نانی
یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خدیجہ اور اپنے چچا یعنی حمزہ اور جعفر اور اپنے ماموں یعنی قاسم اور طیب اور طاہر اور ابراہیم اور
اپنی خالہ یعنی رقیہ اور ام کلثوم اور زینب کے پاس پہونچینگے یہ سنکر انکی وہ حالت دور ہوگئی جب حضرت حسن کی وفات

ہوئی تو بنی ہاشم کی عورتون نے ایک مہینے تک انکے لیے نوحہ کیا اور ایک سال تک سوگ کا لباس پہنا۔

(سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن ربیعہ عبسی۔ حذیفہ بن یمان کے والد ہین۔ انکے نسب کے متعلق انکے بیٹے حذیفہ کے بیان مین بحث ہو چکی ہے۔ یہ انصار کے قبیلہ بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے۔ یہ اور انکے دونون بیٹے حذیفہ اور صفوان احد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے حسیل کو مسلمانون ہی نے غلطی سے قتل کر دیا تھا۔ ہمین عبد اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے وہ عاصم بن عمر بن قتادہ سے وہ محمود بن لبید سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی طرف تشریف لے چلے تو آپنے حسیل بن جابر کو جنکا نام یمان ہے اور حذیفہ بن یمان کے والد ہین اور ثابت بن وقش بن زعورا کو عورتون اور بچون کے ہمراہ بلندی پر بٹھا دیا تھا یہ دونون بہت بوڑھے تھے انمین سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم کس بات کے منتظر ہو اب ہماری تمھاری عمر اتنی (کم) رہگئی ہے جیسے گدھے کی پیاس[1] ہم تم آج یا کل مر جائینگے پس کیون نہ ہم اپنی تلوارین لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جائین شاید اللہ ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہادت نصیب کرے چنانچہ ان دونون نے اپنی تلوارین اُٹھالین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے اور مسلمانون کی جماعت مین شامل ہو گئے انکو کوئی شخص جانتا نہ تھا ثابت بن وقش کو تو مشرکون نے قتل کیا اور حسیل بن جابر پر نادانستگی کے سبب سے خود مسلمانون کی تلوارین پڑ گئین حضرت حذیفہ چلائے کہ یہ تو میرے باپ ہین میرے باپ ہین مگر جب وہ قتل ہو چکے تو مسلمانون نے کہا کہ ہم انکو پہچانتے نہ تھے اُن لوگون کی تصدیق کی گئی تو حذیفہ نے کہا کہ اللہ تمھین معاف کرے وہ ارحم الراحمین ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ انکی دیت ادا کر دین مگر حذیفہ نے انکی دیت مسلمانون پر خیرات کر دی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین اور زیادہ مال دیدیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ اشجعی۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام حسل ہے بغیر یا کے یہ اوپر گذر چکا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ انکا نام حسین ہے ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ ہم بیان کرینگے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ خیبر مین شریک تھے اور انھون نے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت) دو حصے گھوڑے کو دیے تھے اور ایک حصہ سوار کو۔ انسے معن بن عوبہ نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین مدینہ مین کچھ مویشی بیچنے کے لیے لے گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ اے حسیل کیا تم اس بات کو پسند

[1] تمام جانورون کی بہ نسبت گدھے کو پیاس کم لگتی ہے لہذا اہل عرب کم چیز کو گدھے کی پیاس سے تشبیہ دیتے ہین ۱۲

کرتے ہو کہ مین تمھین بیس صاع چھوہارے دون اس بات کے عوض مین کہ تم میرے اصحاب کو خیبر کا راستہ بتادو حسیل کہتے تھے مینے منظور کرلیا چنانچہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (خیبر سے) واپس آئے تو مجھے بیس صاع چھوہارے دیے اور مین (اسیوقت) مسلمان ہوگیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ یہین کیا ہو اور ابو عمر نے انکا تذکرہ حسل کے نام مین کیا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگ انکو حسیل کہتے ہین بس اسی پر انھون نے اکتفا کی ہو۔ حو یہ بفتح حاے مہملہ وکسر واو ہو اور بعد واو کے یاے تحتانیہ ہو اور آخر مین ہے ہو۔ یہ امیر (ابو نصر) کا قول ہو اور انھون نے گھوڑے کے حصہ والی حدیث روایت کی ہو مگر انھون نے کہا ہو کہ یہ حنین مین شریک تھے انھون نے حنینا الف کے ساتھ لکھا ہو الف نہو تا تو مین سمجھتا کہ کاتب نے غلطی سے خیبر کو حنین لکھا ہو ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہو۔

(سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن نویرہ اشجعی۔ خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہو۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ حسل بغیر یا کے نام مین لکھا ہو اور انکو حسل ابن خارجہ اشجعی لکھا ہو اور کہا ہو کہ غزوۂ خیبر کے دن اسلام لائے اور فتح خیبر مین شریک ہوے اور انھون نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کیلیے دو حصہ دیے۔ مین ان دونون کو ایک سمجھتا ہون۔ انکے نسب مین علما کا اختلاف ہو جیسا کہ اور لوگون کے نسب مین اختلاف ہو اس تذکرہ کو نہ ابن مندہ نے لکھا ہو اور نہ ابو نعیم نے کیونکہ ان دونون نے گھوڑے کے حصہ والی حدیث کا راوی اور فتح خیبر مین شریک ہونیوالا حسیل ابن خارجہ اشجعی کو قرار دیا ہو۔ اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابن شاہین نے بیان کیا ہو کہ یہ خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہبر تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ انکا تذکرہ عبدان نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ احمد بن سیار نے بیان کیا ہو کہ یہ ایک بزرگ شخص تھے مگر ہمسے کسی نے یہ نہین بیان کیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کرچکے تھے مگر انکی حدیث حسن ہو انمین سننے والے کے لیے عبرت ہو۔ ابو موسی نے لکھا ہو کہ ابو عبد اللہ نے حسیل بن خارجہ اشجعی کا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگون نے انکو حسین لکھا ہو اور ایسی باتین بھی لکھی ہین جنسے انکا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہو پس گویا یہ کوئی اور ہین۔ ابو موسی نے حسین بن خارجہ سے نقل کیا ہو کہ انھون نے حضرت عثمان کی شہادت کے وقت ایک خواب دیکھا تھا جس سے ان دونون گروہون مین سے کسی کے ساتھ ہوکے لڑنیکی برائی ظاہر ہوتی ہو جنھون نے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد جنگ کی تھی اُس خواب کے ذکر کرنیکی حاجت نہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ احمسی - یہ مروان بن معاویہ کا قول ہے - (امام) مسلم نے اپنی (کتاب) صحیح مین انکا ذکر کیا ہے اور بعض لوگ انکا نام حصین کہتے ہین یہ محمد بن عبید کا قول ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے ہم انکا تذکرہ حصین کے اور ابو ارطاۃ کے بیان مین انشاء اللہ تعالی اس سے زیادہ لکھینگے

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب - انصاری - رفاعہ بن حجاج انصاری نے حسین بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب بیعت عقبہ کی یا غزوہ بدر کی رات آئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والون سے فرمایا کہ تم لوگ کس طرح لڑوگے تو عاصم بن ثابت ابن ابی اقلح کھڑے ہوگئے اور انھون نے تیر کمان اپنے ہاتھ مین لیا اور کہا کہ یا رسول اللہ جب لوگ دو سو گز یا اسکے قریب فصل پر ہونگے تو تیرون سے مارینگے پھر جب اور قریب آجائینگے کہ انکا پتھر ہم تک اور ہمارا اُن تک پہونچ سکے تو پھر پتھرون سے مار ہوگی پھر جب اور قریب آجائینگے کہ انکا نیزہ ہم تک اور ہمارا نیزہ اُن تک پہونچ سکے تو پھر نیزہ بازی ہوگی یہانتک کہ جب نیزے ٹوٹ جائینگے تو ہم انکو پھینک کر تلوارون کو کھینچ لینگے پھر تلوارون سے لڑائی ہوگی حسین کہتے تھے کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو لڑنا منظور ہو وہ عاصم کی طرح لڑے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ بن نضلہ بن اشتر بن حجوان بن فقعس بن طریف بن عمرو بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ انکا نام حسیل لام کے ساتھ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام حسین نون کے ساتھ رکھا - دارقطنی نے احمد بن سعید سے انھون نے داؤد بن محمد بن عبد الملک بن حبیب بن تمام بن حسین بن عرفطہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے انھون نے اپنے دادا کے دادا سے انھون نے حسین بن عرفطہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین یہانتک کہ آپنے پوری سورت ختم کردی (پھر اسکے بعد پڑھا) قل ہو اللہ احد - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا ابن سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

فرزند جگر گوشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم.

ابن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی کنیت ابو عبد اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی (زندگی کی) بہار اور سینے سے لیکر نیچے تک آپکے مشابہ تھے جب یہ پیدا ہوے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے کان مین اذان پڑھی

جوانان اہل جنت کے سردار ہین اور اہل کسا کے پانچوین شخص ہین۔ انکی والدہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو سوا مریم علیہا السلام کے تمام دنیا کی عورتون کی سردار تھین۔ ہمین ابو احمد یعنے عبد الوہاب بن ابی منصور امین بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفضل ابن ناصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر بن صقر انباری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات بن نظیف فرا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن رشیق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بشر دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عوف طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم یعنے فضل بن دکین اور عبد اللہ ابن موسی نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمسے اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھون نے ہانی بن ہانی سے انھون نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب حسن پیدا ہوے تو مینے انکا نام حرب رکھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تمنے اسکا نام کیا رکھا ہمنے عرض کیا کہ حرب آپنے فرمایا نہین بلکہ وہ حسن ہو پھر جب حسین پیدا ہوے تو مینے انکا نام حرب رکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تمنے اسکا کیا نام رکھا ہمنے عرض کیا کہ حرب آپنے فرمایا نہین بلکہ وہ حسین ہو پھر جب تیسرا بچہ پیدا ہوا تو مینے انکا نام بھی حرب رکھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تمنے اسکا کیا نام رکھا ہمنے کہا کہ حرب آپنے فرمایا نہین وہ محسن ہو پھر آپنے فرمایا مین ان بچون کے وہ نام رکھتا ہون جو ہارون (پیغمبر) کے بیٹون کے نام تھے یعنے شبر اور شبیر اور مشبر۔ ابو احمد کہتے تھے ہمین دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو شیبہ یعنی ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غسان یعنے مالک بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن حریث نے عمران بن سلیمان سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حسن اور حسین اہل جنت کے نامون مین سے ہین زمانہ جاہلیت مین یہ نام نہ تھے۔ ابو احمد کہتے تھے ہمین دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد اللہ ابن عبد الرحیم زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو صالح یعنے عبد اللہ بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ لیث ابن سعد بیان کرتے تھے کہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حسین بن علی شعبان ۴ھ مین پیدا ہوے اور زبیر ابن بکار نے کہا ہو کہ حسن ۵ شعبان ۴ھ ہجری مین پیدا ہوے جعفر بن محمد نے بیان کیا ہو کہ حضرت حسن کی ولادت اور حضرت حسین کے حمل کے درمیان مین صرف ایک طہر کا فصل تھا اور قتادہ نے کہا ہو کہ حضرت حسن کی ولادت کے ایک سال دس مہینے بعد حضرت حسین پیدا ہوے حضرت حسین کی ولادت ہجرت کے چھ برس پانچ مہینے پندرہ دن بعد ہوئی۔ ہمین ابو الفضل ابن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ دینی مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرحمن بن سلام جمحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہشام بن زیاد نے اپنی والدہ سے انھون نے فاطمہ بنت حسین سے نقل کر کے خبر دی

انھون نے حضرت حسین بن علی کو یہ کہتے ہوے سنا وہ کہتے تھے یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ
جس مسلمان مرد یا عورت کو کوئی مصیبت پہونچی ہو گو اسکو بہت زمانہ گذر چکا ہو اور وہ ازسر نو اسکے لیے انا للہ وانا الیہ راجعون
پڑھے تو اللہ تعالی اسے ازسر نو اسیقدر ثواب عنایت فرماتا ہے جسقدر اس مصیبت کے دن وعدہ فرمایا تھا۔ ہمین ابو محمد یعنے قاسم
ابن علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ام یحیی علویہ نے خبر دی وہ کہتی تھین ہمین ابراہیم بن منصور نے مجھے پڑھکے سنایا وہ
کہتے تھے ہمین ابوبکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابویعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جبارہ بن مغلس نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن علا نے مروان بن سالم سے انھون نے طلحہ بن عبید اللہ سے انھون نے حسین بن علی سے روایت
کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت کو ڈوبنے سے امان ہے جب وہ دریا کا سفر کرین
تو (یہ آیت) پڑھ لیا کرین [1] بسم اللہ الرحمن الرحیم مجریہا ومرسیہا ان ربی لغفور رحیم ہمین ابومنصور یعنے مسلم بن علی بن محمد شحی عدل نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالبرکات یعنے محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونصر یعنے احمد بن عبد الباقی بن
طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنے نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابویعلی موصلی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن خلیفہ عبدی نے محمد بن زیاد سے انھون نے
ابوہریرہ سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ ایک مرتبہ حسن اور حسین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ وہ حسن ہے حضرت فاطمہ نے کہا کہ آپ یہ کیون
فرماتے ہین کہ وہ حسن ہے حضرت نے فرمایا کہ جبریل نے (مجھسے) پوچھا کہ وہ حسین ہے (یعنے) اسنے کہا کہ نہین وہ حسن ہے ہمین اسمعیل
ابن عبید اللہ اور ابراہیم بن محمد بن مہران نے اور ابوجعفر بن احمد نے اپنی سند سے ابوعیسی یعنی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین عقبہ بن مکرم عمی بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین وہب بن جریر بن حازم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے
محمد بن ابی یعقوب سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی نعم سے روایت کرکے خبر دی کہ ایک شخص نے اہل عراق مین سے حضرت
ابن عمر سے کہ مچھر کا خون اگر کپڑے پر لگ جائے (تو کیا کیا جائے) حضرت ابن عمر نے کہا اس شخص کو دیکھو مچھر کے خون کا مسئلہ
پوچھتا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کو ان لوگون نے قتل کر دیا (اسوقت کوئی مسئلہ نہ پوچھا) یعنے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ حسن اور حسین میری دنیا کے بہار ہین اور اسی قسم کی حدیث ابوہریرہ سے بھی مروی ہے جو انکے
بھائی حضرت حسن کے بیان مین گذر چکی یہ حدیثین دونون بھائیون کے درمیان مین مشترک ہین لہذا دوبارہ انکے لکھنے کی
حاجت نہین۔ اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ کہتے تھے ہمین محمد بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن عرفہ نے خبر دی

[1] ترجمہ۔ اللہ رحمن رحیم کے نام سے اسکی روانگی اور اسکا قیام ہے بیشک میرا پروردگار غفور ورحیم ہے ۱۲

وہ کہتے تھے ہمین اسمٰعیل بن عیاش نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے انھون نے سعید بن راشد سے انھون نے یعلی بن مرہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حسین میرے ہین اور مین حسین کا ہون خدا اُس شخص کو دوست رکھے جو حسین کو دوست رکھے حسین ایک سبط ہین اسباط سے۔ نیز وہ کہتے تھے ہمین ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے ہانی بن ہانی سے انھون نے علی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت حسن سینے سے لیکر سر تک اور حضرت حسین سینے سے لیکر نیچے تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ ہمین یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی یعنے حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر یعنے محمد بن جعفر بن محمد بن ہیثم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن محمد صائغ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جریر بن حازم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سیرین نے انس بن مالک سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے عبیداللہ بن زیاد کے سامنے حضرت حسین بن علی علیہ السلام کا سر لایا گیا اور طشت مین رکھا گیا ابن زیاد اُسکو چوبنے لگا اور اُنکے حسن مین کچھ کلام کیا حضرت انس نے (اُسی ظالم کے سامنے نہایت دلیری سے) کہدیا کہ یہ سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ اُسوقت حضرت حسین کے بالون مین خضاب لگا ہوا تھا یہ حدیث صحیح ہے متفق علیہ ہے۔ اور اوزاعی نے شداد بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین نے واثلہ بن اسقع سے سنا کہ جب حضرت حسین کا سر لایا گیا تو اہل شام مین سے ایک شخص نے اُنپر اور اُنکے والد (حضرت علی مرتضیٰ) پر لعنت کی تو واثلہ بن اسقع کھڑے ہوگئے اور انھون نے (نہایت دلیری سے باعلان) کہا کہ خدا کی قسم مین علی اور حسن اور حسین کو اور فاطمہ سے برابر محبت رکھتا ہون جبسے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنکے متعلق حدیثین سنین مین ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ام سلمہ کے مکان پر گیا تھا اتنے مین حضرت حسن آئے انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا پھر حضرت حسین آئے تو انھین آپنے اپنے بائین زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا پھر حضرت فاطمہ آئین تو انھین آپنے اپنے آگے بٹھالیا پھر حضرت علی کو بلایا بعد اُسکے فرمایا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا[1] (راوی کہتا ہے) مین نے واثلہ سے پوچھا کہ رجس کیا چیز ہے انھون نے اللہ عزوجل کے متعلق شک کرنا۔ ابو احمد عسکری کہتے تھے کہ اوزاعی نے سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث فضائل مین روایت نہین کی واللہ اعلم وہ کہتے تھے کہ زہری نے بھی فضائل مین صرف ایک حدیث روایت کی ہے اِن دونون کو بنی امیہ کا خوف تھا۔ زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ مجھسے مصعب نے بیان کیا کہ

[1] ترجمہ اللہ یہی چاہتا ہے کہ اسے اہل بیت تمسے ناپاکی کو دور کر دے اور تمھین خوب پاک کر دے ۱۲

حضرت حسین نے پچیس حج پاپیادہ کیے اور جس قدر حج انھون نے کیے وہ سب عراق جانے سے پہلے کئے عراق سے انھون نے کوئی حج نہین کیا عراق سے آنے کے بعد صرف بیس سال اور چند مہینے زندہ رہے وہ مدینہ سے عراق ۴۱ھ مین آ گئے تھے اور شروع ۶۱ھ مین شہید ہوے - حضرت حسین اس بات کو برا سمجھتے تھے جو انکے بھائی حسن نے کی یعنی حضرت حسن نے جو حضرت معاویہ کو خلافت دیدی تھی - حضرت حسین نے انسے کہا کہ مین آپکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ معاویہ کے دعوے کو مان کر اپنے باپ کے دعوے کی تکذیب نہ کیجیے حضرت حسن نے کہا کہ چپ رہو مین اس بات کو تمسے زیادہ جانتا ہون - حضرت حسین رضی اللہ عنہ بہت ہی بزرگ اور زیادہ روزے رکھنے والے اور نماز پڑھنے والے اور حج اور صدقہ اور تمام افعال خیر کے زیادہ کرنے والے تھے - جمعہ کے دن اور بعض لوگ کہتے ہین ہفتہ کے دن دسوین محرم ۶۱ھ ہجری مین بمقام کربلا جو مضافات عراق سے ہے شہید ہوے - انکی قبر مشہور ہے اسکی زیارت کی جاتی ہے -

انکی شہادت کا سبب یہ ہوا کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان کی وفات ہوئی تو بہت سے کوفہ والون نے حضرت حسین بن علی کو خط لکھ کے انسے بیعت کرنے کے لیے انھین بلایا اور وہ یزید بن معاویہ کی بیعت سے انکار کر چکے تھے جبکہ حضرت معاویہ نے اسکی ولیعہدی کی بیعت لوگون سے لی تھی - حضرت حسین کے ساتھ ابن عمر اور عبد اللہ بن زبیر اور عبد الرحمن ابن ابی بکر بھی بیعت سے رکے ہوے تھے جب حضرت معاویہ کی وفات ہوئی تب بھی حضرت حسین نے بیعت نہ کی اور مدینہ سے مکہ چلے گئے مکہ ہی مین اہل کوفہ کے خطوط انکے پاس پہونچے لہذا انھون نے سفر کا سامان تیار کر لیا بہت لوگون نے انھین منع کیا ان منع کرنے والون مین انکے بھائی محمد بن حنفیہ اور ابن عمر اور ابن عباس وغیرہ تھے مگر حضرت حسین نے فرمایا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہے آپنے مجھے جس بات کا حکم دیا ہے اسکو مین ضرور کرونگا چنانچہ وہ عراق چلے گئے یزید نے عبید اللہ بن زیاد کو کوفہ کا حاکم بنایا تھا اسنے حضرت حسین کی طرف لشکر بھیجے اور عمر بن سعد بن ابی وقاص کو سردار لشکر بنایا اور (درصورت فتحیابی) اسسے رے کی حکومت کا امیدوار کیا چنانچہ وہ لشکر لے کے گیا اور حضرت حسین سے جنگ کی ابتدا اسکے کرانے اس بات کی درخواست کی کہ عبید اللہ بن زیاد کے حکم سے اتر آئین اور انھون نے اسکو منظور نہ کیا اور جنگ کو اختیار فرمایا یہانتک کہ خود شہید ہوے اور انیس آدمی انکے گھر کے شہید ہوے حضرت حسین کو سنان بن انس نخعی نے شہید کیا اور بعض لوگ کہتے ہین انکو شمر بن ذی الجوشن نے شہید کیا اور خولی بن یزید اصبحی نے انپر حملہ کیا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ عمر بن سعد نے انھین شہید کیا مگر یہ کوئی بات صحیح نہین ہے صحیح یہی ہے کہ سنان بن انس نخعی نے انھین شہید کیا اور جن لوگون نے کہا کہ شمر نے یا عمر بن سعد نے انھین شہید کیا انکی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ شمر نے لوگون کو انکے شہادت کی ترغیب دی تھی اور اسنے حملہ کرایا تھا اور عمر سردار لشکر تھا لہذا یہ قتل انکی طرف منسوب کیا گیا جب خولی نے انپر حملہ کیا تو انکا سر (کاٹ کر) ابن زیاد کے پاس بھیجا اور یہ شعر کہے ؎

اوقر رکابی[۵۱] فضۃ وذہبا فقد قتلت السید المحجبا قتلت خیر الناس اما وابا وخیرہم اذ ینسبون نسبا

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سنان بن انس نے جب حضرت حسین کو شہید کیا تو لوگوں نے اُس سے کہا کہ تونے حضرت حسین بن علی کو شہید کیا وہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا کے فرزند تھے تمام عرب سے زیادہ عظمت والے تھے انھوں نے چاہا تھا کہ ان لوگوں کی سلطنت زائل کردیں پس اگر یہ لوگ تجھے اپنے سارے گھر کا مال دیدیں تب بھی وہ (بمقابلہ اس گناہ کے) کم ہوگا پس سنان بن انس اپنے گھوڑے پر سوار ہوا وہ بڑا بہادر تھا اُسے کچھ جنون بھی تھا پھر وہ جاکر عمر بن سعد کے خیمہ کے دروازے پر کھڑا ہوگیا اور اشعار مذکورہ اُسنے پڑھے عمر بن سعد نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو مجنون ہے اور اُسے لکڑی ماری اور کہا ہے کہ تو اس قسم کی (بیہودہ بیدینی کی) باتیں کرتا ہے خدا کی قسم اگر ابن زیاد ان باتوں کو سنے گا تو تجھے قتل کردیگا۔ جب حضرت حسین شہید ہوئے تو عمر بن سعد نے چند لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے گھوڑوں پر سوار ہوکر حضرت حسین کے جسم مبارک کو پامال کریں حضرت حسین کے ہمراہ بہتر آدمی شہید ہوئے تھے جب وہ شہید ہوئے تو عمر (ابن سعد) نے انکا اور انکے ساتھیوں کا سر ابن زیاد کے پاس بھیجدیا ابن زیاد نے لوگوں کو جمع کیا اور وہ سر منگوائے اور حضرت حسین کے دونوں ہونٹوں کے درمیان میں ایک لکڑی سے کونچنے لگا جب حضرت زید بن ارقم نے دیکھا کہ وہ لکڑی کو اُٹھاتا ہی نہیں تو انھوں نے کہا کہ (او کمبخت) اس لکڑی کو اُٹھا قسم ہے اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہونٹ ان ہونٹوں پر دیکھے ہیں آپ ان ہونٹوں پر بوسہ دیتے تھے یہ کہکے وہ رونے لگے تو ابن زیاد نے کہا کہ خدا تمھاری آنکھوں کو روتا ہوا رکھے خدا کی قسم اگر تم بوڑھے اور سٹھیائے ہوئے نہ ہوتے تو میں تمھاری گردن ماردیتا پس زید بن ارقم وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ اے گروہ عرب آج کے بعد سے تم غلام ہو تم نے حسین بن فاطمہ کو قتل کیا اور تم نے ابن مرجانہ (یعنے ابن زیاد) کو سردار بنایا ہے جو تمھارے نیک لوگوں کو قتل کرتا ہے اور برے لوگوں کو غلام بناتا ہے لوگوں نے حضرت حسین کے مرثیے بہت کہے ہیں منجملہ انکے سلیمان بن قتبہ خزاعی کا ایک مرثیہ یہ ہے ؎

مررت[۵۲] علی ابیات آل محمد فلم ارہا امثالہا حین حلت فلا یبعد اللہ البیوت واہلہا وان اصبحت منہم برغمی تخلت

وکانوا رجاء ثم عادوا رزیۃ لقد عظمت تلک الرزایا وجلت اولئک قوم لم یشیموا سیوفہم ولم تنکا فی اعدائہم حین سلت

---

۵۱ میں اپنی رکاب کو سونے سے لدا ہوا لگا دیجئے ایک بڑے سردار کو قتل کیا ہے ایسے شخص کو قتل کیا جسکے ماں باپ تمام آدمیوں سے افضل تھے اور جسکا نسب سب سے بہتر تھا ۱۲ ۵۲ ترجمہ میں آل محمد کے گھروں پر گذرا تو میں نے انکو ویسا نہ پایا جیسے وہ پہلے آباد تھے اللہ گھروں کو اور انکے لوگوں کو ہیچ جدا نکرے اگرچہ آل محمد کے گھر میرے گمان میں خالی ہو گئے پہلے وہ امن میں تھے پھر مصیبت میں پڑ گئے اور وہ مصیبتیں بہت سخت اور ظاہر ہوئیں یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے اپنی تلوار انکو میان سے باہر نکالا اور جب وہ نکالی گئی تو انکے دشمنوں کو قتل نہ کیا ۱۲

کہ عبید اللہ بن زیاد کے نتھنون مین گھس گیا اور وہان تھوڑی دیر ٹھیرا بعد اُسکے نکل کے چلا گیا اور غائب ہو گیا پھر لوگون نے کہا کہ آیا آیا (چنانچہ وہ سانپ پھر آیا) اسی طرح اسنے دو مرتبہ یا تین مرتبہ کہا (امام) ترمذی نے کہا ہی کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

باب الحاء مع الشین المعجمة و مع الصاد

(سیدنا) حشرج (رضی اللہ عنہ)

یہ صحابی ہین - انکی حدیث یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اٹھا کر اپنی گود مین بٹھا لیا پھر انکے اوپر ہاتھ پھیرا اور اُنکے لیے برکت کی دعا فرمائی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) حُصَیب (رضی اللہ عنہ)

آخر مین بائے موحدہ ہی - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ (سب سے پہلے) اللہ تھا اور اُسکے سوا کچھ نہ تھا اُسکا عرش پانی پر تھا اور اُسنے لوح محفوظ مین ہر چیز لکھ دی تھی بعد اسکے اُسنے سات آسمان پیدا کیے (حصیب کہتے تھے) اتنے مین ایک شخص میرے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ تمھاری اونٹنی کھل گئی ہی مین (اُسکی تلاش مین) چلا گیا - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث انکی مجھے معلوم نہین -

مین کہتا ہون کہ یہ ابو عمر کا وہم ہی اس حدیث کو بخاری نے اپنی صحیح مین عمران بن حصین سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹنی پر سوار ہو کر گیا مینے اونٹنی دروازہ پر باندھ دی اور اندر چلا گیا قبیلۂ بنی اسد کے کچھ لوگ آئے اور انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ابتدائے خلقت کی حالت ہمین بتائیے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تھا اور اُسکے ساتھ کچھ نہ تھا پھر اس حدیث کو آخر تک بیان کیا ہی شاید بعض راویون نے غلطی سے حصین کو حصیب لکھدیا واللہ اعلم

(سیدنا) حضین (رضی اللہ عنہ)

ابن قطن - بعض لوگ انکو حصین کہتے ہین - انکا نسب انکے بھائی حارثہ بن قطن کے بیان مین گذر چکا ہی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) حُصَین (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس اور بعض لوگ انکو ابن قیس کہتے ہین - ابو احمد عسکری نے کہا ہی کہ (انکا نام) حصین بن اوس بن حجیر بن صخر بن بکر بن صخر بن نہشل بن دارم تمیمی نہشلی (ہی) انکا شمار اہل بصرہ مین ہی کنیت انکی ابو زیاد انسے انکے بیٹے زیاد نے روایت کی ہی - ہمین ابو القاسم یعنی یعیش بن صدقہ فقیہ شامی نے اپنی سند سے ابو عبد الرحمن یعنی احمد بن شعیب تک

روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن مستمر عروقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین صلت بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین غسان بن اغر بن حصین نہشلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے چچا زیاد بن حصین نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین مدینہ گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے قریب آجاؤ چنانچہ وہ حضرت کے قریب گئے حضرت نے اپنا ہاتھ انکے بالون پر رکھدیا اور انھین دعا دی۔ اور انسے مروی ہے کہ انھون نے کہا مین مدینہ مین کچھ اونٹ لیکر گیا تھا اور انسے یہ بھی مروی ہو کہ انھون نے کہا مین مدینہ گیا اور میرے ساتھ کچھ گیہون تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن امرء القیس بن خلف بن بہدلہ بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی معروف بہ زبرقان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوے تھے۔ زبرقان کے نام مین انکے حالات اس سے زیادہ آئینگے کیونکہ یہ اسی نام سے زیادہ مشہور ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔ اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہو مگر انھون نے انکے نسب سے امرء القیس کو نکالڈالا حالانکہ صحیح اسکا باقی رکھنا ہو۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن جندب۔ کنیت انکی ابو جندب۔ انسے انکے بیٹے جندب نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپسے کچھ لوگون نے شکایت کی کہ ہم سوگئے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا حضرت نے انھین حکم دیا کہ اذان دین اور نماز پڑھین کیونکہ یہ بات شیطان کی طرف سے ہوئی ہو اور (یہ بھی حکم دیا کہ) شیطان سے اللہ کی پناہ مانگین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی۔ عبیدہ اور طفیل کے بھائی ہین یہ اور انکے دونون بھائی بدر مین شریک تھے عبیدہ جنگ بدر مین شہید ہوے یہ ابن اسحاق کا قول ہو۔ اور عبیدہ بن ابی رافع نے کہا ہو کہ حصین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ انکی تمام مشاہد مین شریک تھے۔ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ (انکا نام) حصین بن حارث (ہو) ابو الوفا بغدادی نے ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول فمن کان یرجو لقاء ربہ[۱۵۱] کے متعلق روایت کیا ہو کہ یہ آیت علی اور حمزہ اور جعفر اور عبیدہ اور طفیل اور حصین فرزندان حارث کے حق مین نازل ہوئی ہو انکا تذکرہ تینون نے اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

[۱۵۱] پوری آیت کا ترجمہ یہ ہو۔ جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے ۱۲

مین کہتا ہون کہ ابو موسی کے ابن مندہ پر استدراک کرنیکی کوئی وجہ نہین ہے کیونکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے جیسا کہ ہمنے بیان کیا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن ام حصین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ زہیر نے ابو اسحاق سے انھون نے یحیی بن حصین سے انھون نے اپنی دادی ام حصین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھین مینے حجۃ الوداع مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سواری پر سوار تھے اور حصین میری گود مین تھے حضرت نے بغل کے نیچے سے نکالکر چادر اوڑھی تھی۔ اس حدیث کو اسرائیل اور ابو الاحوص وغیرہما نے ابو اسحاق سے روایت کیا ہے اور انھون نے یہ نہین کہا کہ حصین میری گود مین تھے اسکو صرف زہیر نے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن حمام انصاری۔ لوگون نے صحابہ مین انکو ذکر کیا ہے یہ شاعر تھے کنیت انکی ابو معیہ ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور امیر ابو نصر نے لکھا ہے کہ حصین بن حمام صحابی ہین وہ قبیلۂ مرہ سے ہین انصاری نہین ہین یہ حصین بیٹے ہین حمام بن ربیعہ بن مشنا ابن حرام بن واثلہ بن سہم بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان کے شاعر تھے اور مشہور تھے۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو حصن کہتے ہین مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ بیٹے ہین ربیعہ بن عامر بن ازور کے۔ ازور کا نام مالک ہے یہ بجلی ہین احمسی ہین کنیت انکی ابو ارطاۃ ہے انکو جریر بن عبد اللہ بجلی نے ذی الخلاصہ کے جلا دینے کی بشارت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بھیجا تھا۔ قیس بن ابی حازم نے جریر بن عبد اللہ بجلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھے ذی الخلاصہ کی طرف سے کیون نہین چین دلا دیتے پس مین قبیلۂ احمس کے ایک سو پچاس سوارون کو لیکر گیا ان سب لوگون کے پاس گھوڑے تھے چنانچہ ہمنے اُسے جلا دیا پھر جریر کے قاصد ابو ارطاۃ یعنے حصین بن ربیعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور انھون نے کہا کہ قسم ہے اُسکی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ مین اس حالت مین ذی الخلصہ کو چھوڑ کے آیا ہون کہ وہ خارشتی اونٹ کے مثل (جلکر واغدار) ہوگیا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ احمس کے گھوڑون اور سوارون کے لیے دعاے برکت فرمائی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ ام حصین قبیلۂ احمس کی ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خلع کرنے والی عورت کی حدیث روایت کی ہے۔

مین کہتا ہون ابو عمر کے اس قول سے معلوم ہوا کہ حصین یعنے ابو ارطاۃ وہی شخص ہین جنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم علیحدہ مستقل طور پر

لکھا ہو کہ حصین بن ام حصین - ام حصین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا تھا یہ بیان اوپر ہو چکا ہو ابو نعیم نے اسمین یہ بات اور زیادہ بیان کی ہو کہ ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ کی کنیت ہو کیونکہ حصین یعنی ابوارطاۃ کی والدہ یحیی بن حصین کی دادی ہیں جنکی نسبت ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو کہ انھون نے اپنی دادی سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا میںنے حجۃ الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حصین میری گود میں تھے پس یہ جملہ کہ حصین میری گود میں تھے جسکے راوی صرف زہیر ہین قابل اعتبار نہیں ہو اور یہ دونون ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ خطمی ہین - دادا ہین ملیح بن عبد اللہ کے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہو بعض لوگ کہتے ہین انکا نام حصین ہو - انکے نام مین اختلاف ہو انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہو ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہو اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہو اور انھون نے اپنی سند سے ملیح بن عبد اللہ خطمی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ پانچ چیزین تمام پیغمبرون کی سنت ہین - حیا - حلم - خوشبو لگانا - پچھنے لگانا - (پانچوین بات کا ذکر نہین کیا) اور ابو موسی نے عبدان بن محمد سے انھون نے اپنی سند سے ملیح بن عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا حصین سے اس طرح روایت کی ہو انھون نے کہا ہو کہ مین انکا نام حصین صرف اسی روایت مین جانتا ہون بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکا نام بدر ہو - ابن مندہ نے انکا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہو جیسا کہ ہمنے بیان کیا پس انپر استدراک کرنے کی کوئی وجہ نہین ہو اگرچہ ابو موسی نے کچھ حالات زیادہ لکھے ہین مگر استدراک تو صرف چھوٹے ہوے نام پر کیا جاتا ہو اور حالات کے متعلق استدراک نہ ابن مندہ نے کیا ہو نہ کسی اور نے - اور اگر وہ اور تذکرون مین بھی ایسا کرتے تو بہت طول ہو جاتا - واللہ اعلم۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن خلف بن عبد نہم بن حریبہ بن جہمہ بن غاضرہ بن حبشیہ بن کعب بن ربیعہ خزاعی - والد ہین عمران بن حصین کے - انسے انکے بیٹے عمران بن حصین نے روایت کی ہو - انکے صحابی ہونے مین اور مسلمان ہونے مین اختلاف ہو - ہمین اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو معاویہ نے شبیب ابن شیبہ سے انھون نے حسن سے انھون نے عمران بن حصین سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا کہ تم آجکل کے خداؤن کی پرستش کرتے ہو انھون نے کہا سات کی چھ زمین میں ہین اور ایک آسمان مین ہو حضرت نے فرمایا خوف اور امید کے ساتھ ان سب مین کسکی پرستش کرتے ہو انھون نے کہا اسکی جو آسمان مین ہو

حضرت نے فرمایا اے حصین اگر تم مسلمان ہو جاتے تو مین تمھین دو باتین ایسی بتاتا جو تمھارے لیے مفید ہوتین عمران بن حصین کہتے تھے جب حصین اسلام لائے تو انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے وہ دونون باتین بتائیے جنکا آپنے مجھسے وعدہ فرمایا تھا آپنے فرمایا تم یہ کہہ لیا کرو اللھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی اور ربعی بن حراش نے عمران بن حصین سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یا (یہ کہا کہ) اے محمد عبد المطلب آپ سے زیادہ اپنی قوم کے لیے بہتر تھے وہ اپنی قوم کو کوہان کا گوشت اور کلیجی کھلایا کرتے تھے اور آپ تو انھین ذبح کیے ڈالتے ہین پھر جب وہ لوٹنے لگے تو پوچھا کہ مین کیا کہا کرون حضرت نے فرمایا یہ کہا کرو اللھم قنی شر نفسی واعزم لی علی ارشد امری پس وہ چلے گئے اور مسلمان نہوے جب اسلام لائے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب مین (پہلے) آپکے پاس آیا تھا تو آپنے مجھے یہ کلمات تعلیم فرمائے تھے اب مین مسلمان ہو گیا ہون اب کیا کہا کرون آپنے فرمایا یہ کہا کرو اللھم قنی شر نفسی واعزم لی علی ارشد امری اللھم اغفر لی ما اسررت وما اعلنت وما اخطاءت وما عمدت وما جہلت - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف - کنیت ابو حازم بجلی - والد ہین قیس بن ابی حازم کے انکے نام مین اختلاف ہے - انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالے کنیت کے باب مین آئیگا -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

عذری - والد ہین ابو الغوث کے جب انکی وفات ہوئی تو انپر حج فرض تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے بیٹے ابو الغوث کو حکم دیا کہ انکی طرف سے حج کرلین - ابو عمر نے انکا تذکرہ ابو الغوث کے نام مین کیا ہے یہان کسی نے انکا تذکرہ نہین لکھا -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف خثعمی - یہ اور انکے بیٹے دونون صحابی ہین - موسی بن عبیدہ نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عبیدہ سے انھون نے حصین ابن عوف خثعمی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور وہ اسلام کے شرائع جانتا ہے مگر اونٹ پر بیٹھ نہین سکتا کیا مین اسکی طرف سے حج کرون حضرت نے فرمایا بتاؤ اگر تمھارے باپ پر قرض ہوتا تو تم اسکو ادا کرتے انھون نے کہا کہ ہان آپنے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کرنیکا زیادہ سزاوار ہے پس تم انکی طرف سے حج کرلو چنانچہ انھون نے اپنے باپ کی طرف سے حج کیا - اس حدیث کو محمد بن کریب نے اپنے والد سے انھون نے ابن عباس سے انھون نے حصین بن عوف سے روایت

---

۱ ترجمہ اے اللہ مجھے میری ہدایت کا الہام کر اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا دے ۱۲ ۲ ترجمہ اے اللہ مجھے میرے نفس کے شر سے بچا دے اور میرے معاملات مین عمدہ بات پر مجھے قائم کر ۱۲ ۳ ترجمہ اے اللہ مجھے میرے نفس کے شر سے بچاوے اور عمدہ معاملہ پر مجھے قائم رکھ اے اللہ بخشدے جو گناہ مینے پوشیدہ یا علانیہ بغیر قصد یا بقصد یا نادانستگی مین کیے ہون ۱۲

کیا ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہوا اور اُسپر حج فرض ہو مگر وہ سفر نہین کرسکتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تھوڑی دیر سکوت فرمایا بعد اسکے کہا کہ تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرلو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن قطن۔ ہم انکا تذکرہ انکے بھائی حارثہ اور حصن کے نام مین کرچکے ہین انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن محصن انصاری۔ عبدان نے کہا ہی مینے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ حصین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے ابن شاہین نے بھی انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ بیٹے ہین محصن بن نعمان بن سنان بن عبید ابن کعب بن عبد الاشہل کے۔ ہمین عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ ابن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن سعید نے بشیر بن یسار سے انھون نے حصین بن محصن سے روایت کرکے خبر دی کہ انکی پھوپھی کسی کام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمھارے شوہر ہین انھون نے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا تم انکے ساتھ کیسا برتاؤ کرتی ہو انھون نے عرض کیا کہ مین انکی خدمت مین تقصیر نہین کرتی سوا اسکے جو مین نکرسکون آپنے فرمایا تو تم اس بات کا خیال رکھو کہ وہ تمسے راضی ہین یا نہین کیونکہ یہی تمھاری جنت اور دوزخ ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور انھون نے کہا ہی کہ عبدان اور ابن شاہین کے سوا اور کسی نے صحابہ مین انکا تذکرہ نہین لکھا اور ہم نہین جانتے کہ یہ صحابی ہین یا نہین ابواحمد عسکری نے صحابہ مین انکا ذکر لکھا ہو۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن مروان۔ ہشام بن محمد نے کہا ہو کہ حصین بن مروان بن عبد الاحد بن اعجس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اعجس کا نام اسود بن معدیکرب بن خلیفہ بن ہمام بن معاویہ بن سوار بن عامر بن ذہل بن جشم بن اسود ادب انھون نے ہجرت کی تھی اور مدینہ مین اقامت اختیار کی تھی بعد اسکے لوٹ گئے تھے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن مشمت بن شداد بن زہیر بن عمر بن مرہ بن حمان بن عبد الہذی بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم تمیمی حمانی صحابی ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی تھی اور اپنا مال بطور صدقہ آپ کی

خدمت میں پیش کیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چشمے پانی کے انھین معافی مین دیے تھے - انکی حدیث انکے بیٹے عاصم نے انسے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی تھی اور اپنا مال بطور صدقہ[۵۱] کے آپکے حضور مین پیش کیا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھین چند چشمے بطور معافی کے دیے تھے منجملہ اُنکے جراد اور اصیھب اور ثماد اور مروت (نامی چشمے) تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے ان معافیون کے متعلق یہ شرط کر لی تھی کہ انکی گھاس نہ کاٹی جائے اور انکا پانی نہ بیچا جائے اور انکے پانی کے پینے سے کسی کو روکا نہ جائے اور وہان کے درخت نہ کاٹے جائین - ابو عمر نے لکھا ہے کہ طلحہ بن براء کا قصہ بھی انھین سے مروی ہے اور طلحہ بن براء کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ طلحہ کے قصہ کے راوی حصین بن وحوح ہین اور اس مضمون کو حصین بن وحوح کے بیان مین بھی لکھا ہے - اور زہیر ابن عاصم نے کہا ہے ؎

ان[۵۱] بلادی لم تکن املاسا ۔ بھن خط القلم الانقاسا
من النبی حیث اعطی الناسا ۔ فلم یدع لبسا و لا التباسا

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن مُعلّی - ابو معشر نے یزید بن رومان سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حصین بن معلی ابن ربیعہ بن عقیل وفد بنکے حاضر ہوے تھے اور اسلام لائے تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ اسدی - انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط لکھا تھا - اُس خط کو ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصین بن نضلہ انصاری کو ایک خط لکھا تھا (جسکی عبارت یہ تھی) بسم اللہ الرحمن الرحیم[۵۲] ہذا کتاب من محمد رسول اللہ لحصین بن نضلۃ الاسدی ان لہ سحر یما وکثیفا لا یحاقہ فیہا احد یہ خط مغیرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

---

[۵۱] ترجمہ میرے شہر ویران نہ تھے ۞ انکی متعلق نبی نے قلم سے لکھا ۞ جبکہ آپنے لوگون کو انعام دیا ۞ پس آپنے کسی قسم کا شبہہ باقی نرکھا ۞

[۵۲] ترجمہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے حصین بن نضلہ انصاری کو کہ سحر یا اور کثیفت (نامی مواضع) انکو دیے گئے کہ کوئی شخص انمین انکا شریک نہین ہے ۱۲ ۵۱ یعنی اس مال پیش کیا تھا کہ حضور اسکو محتاجون پر تقسیم فرما دین نہ خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خرچ کو کیونکہ آپ صدقہ کا مال استعمال نہ فرماتے تھے ۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن وحوح انصاری اوسی - انکا نسب انکے والد وحوح کے نام مین بیان کیا گیا ہے - انکی حدیث عروہ بن سعید نے اپنے والد حصین بن وحوح سے روایت کی ہے کہ طلحہ بن براء جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو وہ آپ سے چمٹے جاتے تھے اور آپکے پیرون کو چومتے تھے پھر انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ جو چاہین مجھے حکم دین مین کسی بات مین آپکی نافرمانی نکرونگا اس بات سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہ اسوقت نوجوان کمسن تھے حضرت نے انسے فرمایا کہ اچھا جاؤ اپنے باپ کو قتل کر دو پس وحوح بھی چلے تاکہ وہ اسکی تعمیل کرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین بلایا اور فرمایا (کہ مینے اسقدر ایسا کہا تھا) مین قطع قرابت کے لیے نہین بھیجا گیا - اسکے بعد طلحہ بیمار ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سخت سردی اور ابر کے دن انکی عیادت کو تشریف لے گئے جب آپ لوٹے تو آپنے فرمایا کہ مین سمجھتا ہون کہ طلحہ پر (حالت) موت طاری ہے لہذا تم لوگ اسکی اطلاع مجھے دینا تاکہ مین انکی نماز پڑھاؤن اور انکے دفن کرنے مین جلدی کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی سلیم تک بھی پہونچنے نپائے تھے کہ انکی وفات ہوگئی رات کا وقت تھا انھون نے مرتے وقت جو باتین کہی تھین انمین ایک بات یہ بھی تھی کہ مجھے دفن کر دو اور مجھے میرے پروردگار سے ملادو اور (اسوقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بلانا کیونکہ مین آپ پر یہود کی طرف سے خوف رکھتا ہون اور نہین چاہتا کہ میری وجہ سے آپکو تکلیف پہونچے لہذا (دفن کرنے کے بعد) صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر دی گئی آپ تشریف لائے اور انکی قبر کے پاس کھڑے ہوگئے لوگون نے آپکے پیچھے صف قائم کی (نماز پڑھی گئی) بعد اسکے آپنے دونون ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ اے اللہ طلحہ سے اس حال مین ملاقات کر کہ تو انھین دیکھکے ہنسے اور وہ تجھے دیکھکر ہنسین - حصین اور انکے بھائی محصن جنگ قادسیہ مین شہید ہوئے ان دونون کے کوئی اولاد نہ تھی - یہ ابن کلبی کا قول ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے اس تذکرہ کو مختصر کر دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہین جنھون نے طلحہ بن براء کی حدیث روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن شداد بن قنان بن سلمہ حارثی (حضرمی) - بعض لوگ انکو قنان لکھتے ہیں ...

ابن یزید بن حزمی بن قطن بن زنکل کلبی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین کنیت انکی ابو رجا ہے - انسے انکے غلام جبیر یعنے ابو العلاء حبشی نے روایت کی ہے اسوقت انکی عمر ایکسو چوبیس سال کی تھی وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ہنستے ہوئے نہین دیکھا ہان آپ مسکرا دیا کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اکثر بھوک کی شدت سے بیتاب ہوکر) اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن شداد بن قنان بن سلمہ بن وہب بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب حارثی - لوگ انکو ذو الغصہ کہتے ہین - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے حاضر ہوے تھے ذو والے نامون مین انشاء اللہ تعالی انکا ذکر کیا جائیگا ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہو - یہ بہت دنون تک زندہ رہے سو برس تک بنی حارث بن کعب کے سردار رہے انکے حلق مین سنگدانہ مرغ کی ایسی ایک چیز تھی اسی وجہ سے انکو ذو الغصہ کہتے تھے اور انھین کے سبب سے یحیی بن سعید بن عاص کی اولاد مین بھی یہ چیز پیدا ہو گئی تھی کیونکہ سعید نے عالیہ بنت سلمہ بن یزید جعفی سے نکاح کیا تھا اور عالیہ کی ماں ام یزید بنت یزید بن ذی الغصہ تھین انھین سے یحیی بن سعید پیدا ہوے تھے - انھین حصین کی اولاد مین سے قیس بن حصین ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے انکا ذکر انشاء اللہ تعالی انکے باب مین کیا جائیگا - اور ابن اسحاق نے کہا ہو کہ وہ شخص جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے قیس بن حصین تھے (نہ خود حصین) ہمین ابو جعفر یعنے عبید اللہ ابن احمد بن بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے وفد بنی حارث بن کعب کے قصہ مین روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے خالد بن ولید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور انکے ہمراہ بنی حارث بن کعب کے کچھ لوگ تھے اور قیس بن حصین بن یزید بن قنان یعنے ذو الغصہ بھی تھے قیس کے نام مین انشاء اللہ تعالی انکا ذکر کیا جائیگا - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن نمیر - بنی ربیعہ بن عبس سے ہین - یہ قبیلۂ عبس کے ان نو آدمیون مین سے ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور اسلام لائے تھے - مینے یہ مضمون اشیری کی کتاب سے نقل کیا ہو جسمین انھون نے ابو عمر پر استدراک کیا ہو - واللہ اعلم

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا جو شخص دس[1] آدمیون پر بھی حکومت کریگا وہ قیامت کے دن اس حال مین آئیگا کہ زنجیرون مین کسا ہوا ہوگا اب یا اسپر عذاب ہو رہا ہوگا یا معاف کر دیا جائیگا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

---

[1] مطلب یہ ہو کہ پہلے وہ زنجیرون مین جکڑ کر لایا جائیگا پھر اگر اُسنے انصاف کیا ہو تو معاف کر دیا جائیگا ورنہ اُسپر عذاب ہوگا - مقصود حضرت کا یہ تھا کہ لوگ حکومت و امارت کی خواہش نکرین اور اس سے خائف رہین ۱۲

باب الحاء و الضاد المعجمۃ و الطاء المہملۃ

(سیدنا) حضرمی (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مجمع بن مولہ بن ہمام بن ضب بن کعب بن قیس بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ ابوحفص ابن شاہین نے اور ہشام بن کلبی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے - ابوہریرہ اور شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ بنی اسد ابن خزیمہ نے متفق ہوکر یہ ارادہ کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بھیجین چنانچہ انھون نے حضرمی بن عامر اور ضرار بن ازور اور ابو مکعب اور سلمہ بن حبیش کو بھیجا اور انکے ہمراہ کچھ لوگ بنی زبینہ کے تھے زبینہ لقب ہے سلمی بنت مالک ابن غنم بن دودان بن اسد کا وہ ابن مالک کی ام ولد[1] تھین اسی وجہ سے انکی اولاد کو بنی زبینہ کہتے ہین حضرمی بھی انھین مین سے تھے (جب یہ لوگ حضور رسالت مین پہونچے تو) حضرمی نے کہا کہ اے محمد ہم آپکی خدمت مین آئے ہین شب تاریک کو قطع کرتے ہوے سردی کے زمانہ مین آپنے ہمین بلوایا نہ تھا (ہم خود سے آگئے ہین) اور ہم آپ ہی کی قوم سے ہین خزیمہ جاکے ہمارا اور آپکا نسب ملجاتا ہے - ہمارے چراگاہ بڑے بڑے ہین اور ہماری عورتین مالدار ہین اور ہماری اولاد بڑی شریف ہے - حضرت نے انھین اسلام کی ترغیب دی ان لوگون نے کہا ہم اس شرط پر اسلام لاتے ہین کہ ہمارے مال کا صدقہ ہمارے ہی یہان کے فقیرون کو دیا جائے اور اگر ہمارے ملک مین قحط پڑ جائیگا تو ہم کہین اور چلے جائینگے - یہ سب لوگ مسلمان ہوگئے اور انھون نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی زبینہ سے فرمایا کہ تم کون لوگ ہو ان لوگون نے کہا کہ ہم بنی زبینہ ہین آپنے فرمایا نہین تم بنی رشدہ ہو - ان لوگون نے کہا ہم اپنے باپ کا نام نہ چھوڑینگے ہم ویسے نہین ہین جیسے بنی محولہ یعنے بنی عبداللہ بن غطفان انکا نام بنی عبدالعزیٰ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین کوئی ایسا بھی ہے جو شعر کہتا ہو حضرمی نے کہا ہان یہ اشعار میرے ہین ؎

حی ذوی الاضغان تسب عقولہم[1]	تحیتک الحسنی فقدیرقع النعل
وان دحسوا بالکرہ فاعف تکرما	وان خنسوا عنک الحدیث فلا تسل
فان الذی یوذیک منہ سماعہ	وان الذی قالوا وراءک لم یقل

پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قرآن سیکھو اور حضرت نے انھین ایک تحریر لکھدی تھی وہ لوگ چندروز

[1] ترجمہ کینہ ور قبیلے کے لوگ ہین انکی عقلین گالی سمجھتی ہین + تمھاری عمدہ دعا کو کیونکہ کینہ قابل رفو ہے + اگر انھون نے شہر مین دنا ڈالا تو تم از راہ کرم معاف کردو + اور اگر تمھاری بدگوئی کی تو تم رنجیدہ نہو + کیونکہ برائی کا سننا موجب تکلیف ہے + اور جو بات انھون نے تمھارے پیچھے کہی وہ گویا نہین کہی گئی ۱۲ منہ

[1] ام ولد اُس لونڈی کو کہتے ہین جس سے اُسکے مالک کی اولاد پیدا ہوجائے ۱۲

قرآن پڑھنے کے لیے ٹھیرے رہے۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ حضرمی کے کچھ بھائی تھے وہ سب مر گئے اور حضرمی اُنکے مال کے وارث ہوے۔ ایک دن اپنے کسی بھائی کا لباس پہن کے باہر نکلے تو انکی قوم کی ایک شخص نے جسکا جزر تھا کہا کہ حضرمی کو اپنے بھائیون کا زندہ رہنا پسند نہ تھا اب وہ اُنکے مال کا وارث ہو گیا ہو (انھین کا لباس پہنتا ہی) حضرمی اُس شخص کی طرف متوجہ ہوے اور کہا

ان کنت ازننتنی بہا کذبا جزء فلاقیت مثلہا عجلا
افرح ان ارزا الکرام وان اورث زودا شصائصا بنلا
کم کان فی اخوتی اذا اشتلج الا بطال تحت الغمامۃ الاسلا
من ماجد ذاجد اخی ثقۃ یعطی جزیلا ویقتل البطلا

راوی کہتا تھا کہ جزر ایک دن اپنے بھائیون کے ہمراہ باہر نکلے کنوان کھود رہے تھے دیوار اُنپر گر پڑی اور وہی کنوان انکی قبر بن گیا یہ خبر حضرمی بن عامر کو ملی تو انھون نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون میری بد دعا انکی موت سے مطابق ہوگئی اور مجھے انکی طرف سے کینہ پیدا ہوا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حطاب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ انکی اور انکے بھائی حاطب کی ماں سخیلہ بنت عباس ابن وہبان بن حذافہ بن جمح ہین۔ انھون نے اپنے بھائی حاطب بن حارث کے ہمراہ سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور اُنکے ساتھ انکی بی بی فکیہہ بنت یسار نے بھی ہجرت کی تھی خطاب کا انتقال راستے ہی مین ہو گیا حبش تک پہونچنے نہین پائے اور بعض لوگ کہتے ہین حبش سے لوٹتے ہوے راستے مین انتقال ہوا مصعب نے ایسا ہی بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے خطاب کے نام مین کیا ہی اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہی۔ ابن ماکولا وغیرہ نے انکا ذکر حاے مہملہ مین کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حطیئہ (رضی اللہ عنہ)

شاعر۔ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہی اور کہا ہی ہمسے احمد بن سیّار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یوسف بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبید اللہ بن عمرو نے اسحاق بن ابی فروہ سے نقل کر کے خبر دی کہ انھون نے کہا حطیئہ نے زبرقان بن بدر کی ہجو کی زبرقان حضرت عمر کے پاس گئے اور حطیئہ کی شکایت اُنسے کی حضرت عمر نے فرمایا

سلہ ترجمہ۔ اے جزر اگر تو مجھے ناحق اسکا طعنہ دیتا ہی + تو (خدا کرے) تجھے بھی یہ بات پیش آئے + کیا مین خوش ہوتا کہ اچھے لوگ مر جائین + اور مین حرص اور چالاکی سے انکے مال کا وارث بنون + میرے بھائیون مین بہت سے ایسے تھے کہ جب وہ لڑتے تھے + تو بڑے بڑے بہادر (انکے) نیزہ کے سایہ مین آتے تھے + بڑے بزرگ اور مالدار اور معتبر تھے + بہت بخشش کرتے تھے اور بڑے بڑے بہادرونکو قتل کرتے تھے ۱۲

کیا تمھین معلوم نہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جو شخص اسلام مین ہجو کرے اسکی زبان کاٹ لو لہذا تم جاؤ اور انکی زبان کاٹ لو حطیئہ بھاگ گئے جب زمین اپنر تنگ آگئی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انکے سامنے کھڑے ہوگئے اور دو شعر انکی مدح مین پڑھے حضرت عمر نے کہا جاؤ تمھین امن دیا گیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ اس روایت مین کوئی بات ایسی نہین ہو جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرے۔ ہان ممکن ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسلام لائے ہون پھر آپکے بعد مرتد ہو گئے ہون پھر اسلام لے آئے ہون۔ اور انکے صحابی نہونیکی تائید اس سے بھی ہوتی ہو کہ یہ عبسی ہین اور قبیلۂ عبس سے جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے وہ نو آدمی تھے انکے نام مشہور ہین یہ انمین سے نہین ہین کیونکہ ہر قبیلہ سے وفد مین وہی لوگ آتے تھے جو اُس قبیلہ کے سردار ہوتے تھے اور حطیئہ ہمیشہ اپنی قوم مین کم درجے کے رہے انکو یہ مرتبہ کبھی نہین ملا جو یہ وفد کے ہمراہ جاسکین واللہ اعلم۔

(سیدنا) حطیم (رضی اللہ عنہ)

ہدانی۔ انکو ابن ابی علی نے حاء مہملہ مین ذکر کیا ہو اور اور لوگون نے انکو خاء معجمہ کے نام مین ذکر کیا ہو۔ ان سے شعیب ہدانی نے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا اندھیری راتون مین مسجدون کی طرف پیادہ پا جانے والون کو بشارت دو قیامت کے دن پوری روشنی کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

باب الحاء والفاء

(سیدنا) حفشیش (رضی اللہ عنہ)

کندی۔ اسکا نام حے کے ساتھ بھی کہا جاتا ہو اور جیم کے ساتھ بھی اور خے کے ساتھ بھی۔ ہم جیم کی ردیف مین انکا ذکر اس سے زیادہ کر چکے ہین پس اب یہان زیادہ بیان کرنیکی حاجت نہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) حفص (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبلہ فزاری۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو اور کہا ہو کہ مین نہین جانتا کہ یہ صحابی ہین یا نہین ہمارے بعض اصحاب نے مسند مین انکا نام لکھا ہو۔ یہ بنی تمیم کے مولی ہین۔ بشار بن مزاحم بن ابی عیسی تمیمی نے حفص بن ابی جبلہ سے جو بنی تمیم کے مولی تھے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ عزوجل کے قول یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا[1] کی تفسیر مین روایت کیا ہو کہ آپنے فرمایا یہ عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام کے حق مین ہو وہ اپنے ماں کے

[1] ترجمہ اے پیغمبرو پاکیزہ چیزین کھاؤ اور نیک کام کرو ۱۲

کاتنے کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حفص** (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب۔ ابوحفص بن شاہین نے علی بن فضل بن طاہر بلخی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ہیاج نے محمد بن حفص بلخی سے انھون نے ہارون بن حفص بن سائب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام حفص رکھا تھا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حفص** (رضی اللہ عنہ)

ابن مغیرہ۔ بعض لوگ انکو ابوحفص کہتے ہین اور بعض لوگ انکو ابواحمد کہتے ہین۔ محمد بن راشد نے سلمہ بن ابی سلمہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حفص بن مغیرہ نے اپنی بی بی فاطمہ بنت قیس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایکساہی لفظ مین تین طلاقین دی تھین۔ اس حدیث کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے حفص بن مغیرہ نے اپنی بی بی کو طلاق دی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ انکا تذکرہ احمد بن حفص کے نام مین گذر چکا ہے

باب الحاء والکاف

(سیدنا) **حکم** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث سلمی۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہے۔ بصرہ مین رہتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوہ کیے آخری غزوہ انکا حنین تھا اور بعض لوگ کہتے ہین تین غزوہ کیے۔ انسے عطیہ بن سعد دعا نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر میری طرف سے ہوا میری اونٹنی (اسوقت) بیٹھ گئی تھی (اُٹھتی نہ تھی) اور مین اُسے مار رہا تھا حضرت نے فرمایا اسکو نہ مارو (پھر آپنے فرمایا) حَل[1] وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور لوگون کے ساتھ چلنے لگی انسے حبیب نے جو اُنکے بھائی ہرم بن حارث کے بیٹے تھے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میرے چچا کی زکوۃ دو ہزار نکلا کرتی تھی جب انکی زکوۃ نکلتی تو وہ اپنے غلام سے کہتے کہ چلو جو حقوق ہمارے اوپر ہین انکو ادا کر دو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ایک دینار چھوڑ جائیے اُسے ایک داغ دیا جائیگا اور جو شخص دو دینار چھوڑ جائے اُسکو دو داغ دیے جائینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **حکم** (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن کلفی کلفہ بنی تمیم کی ایک شاخ ہے۔ یہ کلفہ بیٹے ہین حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ

[1] یہ ایک کلمہ ہے جو اونٹ کے ہانکنے کے لیے اہل عرب بولا کرتے تھے ۱۲

ان کلفہ کے خاندان سے ہیں جو عوف بن نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کے بیٹے ہیں۔ ہمین منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حکم بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شہاب بن خراش نے شعیب بن زریق طائفی سے روایت کر کے خبر دی کہ انہون نے کہا مین ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا جنکا نام حکم بن حزن کلفی تھا وہ صحابی تھے وہ حدیث بیان کرنے لگے وہ کہتے تھے کہ ہم سات آدمی یا نو آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے حضرت نے ہمین (اندر آنیکی) اجازت دی چنانچہ ہم اندر گئے اور ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپکے پاس آئے ہین تاکہ آپ ہمارے لیے دعاے خیر کرین حضرت نے ہمارے لیے دعاے خیر کی اور ہمارے ٹھیرائے جانے کا حکم دیا اور ہمین کچھ چھوہارے دیے جانیکا حکم دیا اسوقت مال و دولت بہت کم تھی پھر ہم کچھ دنون وہان رہے اور جمعہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے حضرت ایک کمان سے یا عصا سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوے اور آپنے اللہ کی حمد و ثنا بہت مختصر اور پاکیزہ اور پیارے الفاظ مین بیان فرمائی بعد اسکے فرمایا کہ اے لوگو تم اس بات کی طاقت نہین رکھتے کہ جو کچھ تمھین احکام ملے ہین اُن سب کی تعمیل کرو لہذا تم راہ راست اختیار کرو[1] اور خوشخبری سناؤ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحکم۔ انکا ذکر کعب بن خزرج کی حدیث مین ہے کہ حکم بن ابی الحکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک مین تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحکم۔ یہ ایک مجہول شخص ہین۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ مین انکو اس سے زیادہ نہین جانتا کہ مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے شعبی سے انھون نے قیس بن جبتر سے انھون نے حکم بن ابی الحکم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمنے ایک مرتبہ باہم اس امر کا عہد کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر (سے قتل کر) دین چنانچہ (ہم اس ارادہ سے گئے) جب ہمنے آپکو دیکھا تو ایک آواز (ایسی ہولناک) ہمنے اپنے پیچھے سے سنی کہ ہمین یہ معلوم ہوا کہ تہامہ مین جسقدر پہاڑ ہین وہ سب ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اس آواز کو سنکر ہم بیہوش ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ایسا ہی لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ابو عمر کا یہ کہنا کہ یہ مجہول شخص ہین نہایت عجیب ہے کیونکہ یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بواسطہ قیس بن جبتر کے حکم بن ابی العاص کی بیٹی سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہین انکے نام مین ان شاء اللہ تعالی یہ حدیث آئیگی۔

---

[1] یعنی حتی الامکان بجا آوری فرمان کی کوشش کرو اور خوشخبری سناؤ یعنی ترغیبی احکام لوگون سے بیان کرو ۱۲

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن سنان انصاری اوسی - اہل مدینہ سے ہین یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین - جعفر بن عبد اللہ بن حکم بن رافع ابن سنان نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھے حکم نے دیکھا مین اسوقت بچہ تھا مین کبھی اس طرف سے کھاتا کبھی اسطرف سے تو انھون نے مجھسے کہا کہ اے لڑکے اس طرح نہ کھا جس طرح شیطان کھاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تھے تو اپنے سامنے سے آگے ہاتھ نہ بڑھاتے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ہجرت کرکے آئے تھے حضرت نے انسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہے انھون نے عرض کیا کہ حکم حضرت نے فرمایا نہین تمھارا نام عبد اللہ ہے انھون نے عرض کیا کہ مین عبد اللہ تو ہون ہی انکا تذکرہ عبد اللہ کے نام مین کیا گیا ہے - انکی وفات مین اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہین کہ جنگ بدر مین شہید ہوے اور بعض لوگ کہتے ہین غزوہ موتہ مین شہید ہوے اور بعض لوگون کا قول ہے کہ جنگ یمامہ مین شہید ہوے - انکی کوئی اولاد نہ تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عثمان بن عامر بن معتب بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی - بعض لوگ کہتے ہین یہ سفیان بن حکم کے بیٹے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین انکی کنیت ابو الحکم ثقفی ہے بعض لوگ کہتے ہین ابن ابی سفیان ہے - ہمین ابو احمد یعنی عبد الوہاب ابن علی بن علی امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن کثیر نے سفیان سے انھون نے منصور سے انھون نے مجاہد سے انھون نے حکم بن سفیان ثقفی سے یا سفیان بن حکم سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تھے تو وضو فرماتے تھے بعد اسکے اپنے تہبند پر پانی چھڑک لیتے تھے اس حدیث کو زائدہ نے منصور سے شک کے ساتھ روایت کیا ہے - اور روح بن قاسم اور شعبہ اور شیبان اور معمر اور ابو عوانہ اور زائدہ اور جریر بن عبد الحمید اور اسرائیل اور ہریم بن سفیان نے بھی سفیان کی طرح شک کے ساتھ روایت کیا ہے اور شعبہ اور ابو عوانہ اور جریر نے حکم سے یا ابو الحکم سے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو ثوری کے اکثر شاگردون نے شک کے ساتھ روایت کیا ہے سوا عفیف بن سالم اور فریابی کے کہ ان دونون کی روایت مین صرف حکم بن سفیان کا نام ہے بغیر شک کے اور اس حدیث کو وہیب ابن خالد نے منصور سے انھون نے حکم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور معمر نے اسکو منصور سے روایت کیا ہے اور منصور نے کہا ہے کہ قبیلۂ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہے انھون نے نام انکا نہین بتایا - اور

سلام بن ابی مطیع اور قیس بن ربیع نے اور شریک نے بھی روایت مین شک نہین کیا اور انھون نے کہا ہو کہ حکم بن سفیان سے مروی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو شبث بن حکم ہو۔ انکی حدیث عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے شبث بن حکم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ قبیلۂ اسلم کا ایک شخص بیمار ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر پڑھ کے دم فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ مینے انکی کنیت اسی طرح لکھی ہوئی دیکھی شبث شین اور بارموحدہ اور ثا سے مثلثہ کے ساتھ ہو اور ابن ماکولا نے کہا ہو کہ یہ لفظ شُبَیث ہو بضم شین و فتح بار معجمہ اور بعد اسکے یا معجمہ پھر ثا سے معجمہ ہو پس انکا نام شبیث ہو بیٹے ہین حکم بن بینار کے اپنے والد سے روایت کرتے ہین انسے عبد اللہ بن ابی بکر نے اور عبد الرحمن بن ابی الزناد نے روایت کی ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن صلت بن مخرمہ بن مطلب اور بعض لوگ انکو صلت بن حکیم کہتے ہین اور عبدان نے کہا ہو کہ انکا نام حکیم بن صلت ہو قریشی ہین مطلبی ہین۔ غزوۂ خیبر مین شریک تھے انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس وسق دیے تھے یہ قریش کے لوگون مین تھے انھین محمد بن حذیفہ نے مصر مین اپنا قائم مقام کیا تھا جبکہ وہ عمرو بن عاص کے پاس عریش مین گئے تھے۔ محمد بن حسن بن قتیبہ نے حرملہ بن یحیی سے انھون نے ابن وہب سے انھون نے حرملہ بن عمران سے انھون نے عبد العزیز بن حبان قریشی سے انھون نے حکم بن صلت قریشی سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم (پنجوقتی) نماز مین یا جنازہ (کی نماز) مین بے عقل لوگون کو اپنا امام نہ بناؤ۔ اس حدیث کو مقری نے حرملہ سے روایت کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ انکا نام صلت ابن حکیم ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی۔ کنیت انکی ابو مروان۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چچا ہین۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے شعبی سے انھون نے قیس بن حبتر سے انھون نے حکم بن ابی العاص کی بیٹی سے روایت کی ہو کہ انھون نے ایک مرتبہ حکم سے کہا کہ اے بنی امیہ مینے کسی قوم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے مین تم لوگون سے زیادہ بد اندیش اور ناکام نہین دیکھا حکم نے کہا کہ اے میری بیٹی مجھے ملامت نکرو مین تمسے وہی بات بیان کرتا ہون جو مینے خود اپنی ان دونون آنکھون سے دیکھی ہو

(ایک روز) ہمنے (باہم) گفتگو کی کہ ہم برابر قریش کو یہ کہتے ہوے سنتے ہین کہ یہ صابی (یعنے آنحضرت روحی فداہ) ہماری مسجد مین نماز پڑھتا ہی اسکے لیے کچھ بند و بست کرو چنانچہ ہم لوگون نے باہم اسکے لیے عہد کیا جب ہمنے حضرت کو دیکھا (اور چاہا کہ حملہ کرین) تو ہمنے ایک (ایسی مہیب) آواز سنی کہ ہم سمجھے تہامہ مین کوئی پہاڑ نہین بچا جو ریزہ ریزہ نہو گیا ہو پس ہم لوگ بیہوش ہو گئے یہانتک کہ حضرت نے نماز ختم کی اور اپنے گھر واپس تشریف لے گئے پھر ہمنے ایک دوسری شب مین ایسا ہی ارادہ کیا چنانچہ جب آپ تشریف لائے اور ہملوگ آپکی طرف اُٹھ کے چلے تو دیکھا کہ صفا اور مروہ (دونون پہاڑیان) ایک دوسرے سے مل گئین اور ہمارے اور آپکے درمیان مین حائل ہو گئین پس قسم اللہ کی ہمین ان باتون نے کچھ فائدہ نہ دیا۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہی کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ حکم بیٹے ہین ابو العاص کے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ اور شخص ہین انکو لوگ حکم بن ابی الحکم اموی کہتے ہین۔ ہمین عمر بن محمد بن معمر بغدادی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنے ہبۃ اللہ بن محمد بن احمد حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنے محمد بن عبد اللہ بن خلف بن بخیت دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث نے یعنے ابو بکر بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن خلف عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معاذ بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زہیر بن محمد نے صالح بن ابی صالح سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے نافع بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ادہر سے حکم بن ابی العاص کا گذر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے میری امت کی خرابی (بلا) ہوگی۔ یہ حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نکالے ہوے تھے انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے طائف کی طرف نکالدیا تھا اور انکے ساتھ انکا بیٹا مروان بھی نکل گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مروان طائف ہی مین پیدا ہوا تھا۔ اِس امر مین اختلاف ہی کہ کیا وجہ ہوئی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نکلوایا بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے راز چھپ کے سنتے تھے اور دروازہ کی دراز سے جھانکتے تھے اور انھین کی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا تھا کہ انکی آنکھ اُس چاقو سے جو آپکے دست مبارک مین تھا پھوڑ دین جبکہ انھون نے دروازہ سے جھانکا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رفتار کی اور آپکے بعض حرکات کی نقل کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کے چلتے تھے ایک روز آپنے پیچھے پھر کے دیکھا تو یہ بھی اپنی رفتار مین اُسی طرح جھک جھک کے چل رہے تھے حضرت نے فرمایا کہ تم ایسے ہی ہو جاؤ چنانچہ اُنکی رفتار مین اُسوقت سے رعشہ پیدا ہو گیا عبد الرحمن بن ثابت نے عبد الرحمن ابن حکم کی ہجو مین اسکا ذکر کیا ہی ؎

ملہ چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا انکے بیٹے مروان سے جو جو فسادات پھیلے اور جیسی کچھ تباہی مسلمانون پر آئی ظاہر ہی ۱۲

ان[۵۱] اللعین ابوک فارم عظامہ ان ترم ترم مخلجا مجنونا

یمسی خمیص البطن من عمل التقی ویظل من عمل الخبیث بطینا

عبد الرحمن نے جو حکم کو لعین کہا تو اسکی وجہ یہ ہو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندون کے ساتھ مروی ہو جنکو ابن ابی خیثمہ نے ذکر کیا ہو کہ حضرت عائشہ نے مروان بن حکم سے کہا جبکہ اُسنے انکے بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر سے نا ملائم گفتگو کی یزید کی ولیعہدی کی بیعت نکرنے پر کہ اے مروان میں اس بات کی شہادت دیتی ہون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے باپ پر لعنت کی اور اُس وقت تو اپنے باپ کی پشت میں تھا۔ (المختصر) حکم کے لعنت اور اخراج کے بارے میں بہت سی حدیثیں مروی ہین جنکے ذکر کرنیکی حاجت نہین مگر یہ بات قطعی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجودیکہ آپ اپنی خلاف طبیعت باتون پر بہت بردباری اور چشم پوشی فرمایا کرتے تھے یہ معاملہ جو حکم کے ساتھ کیا تو کسی بڑے قصور پر کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھر حکم مدینہ سے نکلے ہوئے رہے پھر جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو اُنسے حکم کی سفارش کی گئی تاکہ انکو مدینہ مین واپس بلالین مگر انھون نے کہا کہ مین اُس گرہ کو نہین کھول سکتا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہو اور ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کیا پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انھون نے حکم کو واپس بلالیا اور فرمایا کہ مینے حکم کی سفارش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی اور آپنے مجھسے انکے واپس بلانے کا وعدہ کیا تھا۔ حکم کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن بشیر بن دہمان ثقفی۔ کنیت انکی ابوعثمان اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عبد الملک بھائی ہین عثمان بن ابی العاص ثقفی کے صحابی ہین۔ بحرین کے امیر تھے اسکا سبب یہ ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکے بھائی عثمان بن ابی العاص کو عمان اور بحرین کا حاکم بنایا پھر اُسنے اپنے بھائی حکم کو بحرین کا حاکم بنادیا حکم نے عراق مین ۱۹ھ یا ۲۰ھ مین بہت فتوحات کین۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہو اور بعض لوگ انکی احادیث کو مرسل قرار دیتے ہین (یعنے انکو صحابی نہین کہتے) مگر اُسکے بھائی عثمان کے صحابی ہونے مین کسی کا اختلاف نہین ہو۔ اُنسے معاویہ بن قرہ نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے مجھسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس یتیمون کا کچھ مال ہو عنقریب صدقہ[۵۲] اسکو فنا کر دیگا پس کیا تمھارے پاس کوئی تجارت ہو

---

۵۱ ترجمہ بیشک لعین تیرا باپ ہو اسکی ہڈیون کو پھینکدے + اگر تو پھینکدیگا تو ایک لنگڑے مجنون (کی ہڈیان) [illegible] کامون سے ہمیشہ خالی پیٹ رہتا ہو + اور برے کامون سے ہمیشہ اسکا پیٹ بھرا رہتا ہو ۱۲ ۵۲ اس [illegible] صدقہ فطر نابالغ بچون کے مال پر بھی واجب ہو ۱۲

یہ کہتے تھے کہ مینے عرض کیا ہان چنانچہ حضرت عمر نے مجھے دس ہزار دیے مین انکو لیکر چلا گیا پھر مین لوٹ کر حضرت عمر کے پاس گیا تو انھون نے پوچھا کہ ہمارے مال کا کیا حال ہوا مینے کہا وہ یہ ہو ایک لاکھ تک پہونچ گیا ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہو کہ بشیر یے کے ساتھ ہو حالانکہ صحیح بشر ہو - اور انھون نے بشیر کو دہمان کا بیٹا کہا ہو حالانکہ وہ عبد دہمان بن عبد اللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف کے بیٹے ہین اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ وہ شخص جسنے (یتیمون کا) مال دیا تھا عمران بن حصین تھے حالانکہ یہ وہم ہو صحیح یہی کہ وہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ تھے -

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ثقفی - انکی حدیث کی سند مین کلام ہو اسکو حکم بن عمرو نے یعلی بن مرہ سے انھون نے حکم سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر مین نکلے ایک عورت ایک بچے کو لیے ہوے آپکے سامنے آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا یہ بچہ سامنے آیا ہو اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی - اس حدیث کو اعمش نے منہال بن مرہ سے انھون نے ابن یعلی بن مرہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو اور نیز یہ حدیث کئی سندون سے یعلی بن مرہ سے مروی ہو اور حکم کا ذکر اسمین بالکل بے اصل ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ - انصاری ہین دادا ہین مطیع یعنے ابو یحیی کے - انکی حدیث مطیع بن فلاک بن مطیع بن حکم نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا حکم سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب منبر پر کھڑے ہوتے تھے تو ہم لوگ آپکی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے تھے - یہ مطیع یعنے ابو یحیی مسعود بن حکم زرقی کے چچازاد بھائی ہین - انکے دادا حکم احد مین شریک تھے - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہو -

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ثمالی - ثمالہ قبیلہ ازد کی ایک شاخ ہو - بدر مین شریک تھے انسے بواسطہ اہل شام کے بہت سی منکر حدیثین مروی ہین جو صحیح نہین ہین واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو - اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ حکم بیٹے ہین عمیر ثمالی کے - انکا تذکرہ انکے نام مین انشاء اللہ تعالی آئیگا -

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن شریح - انکے نام مین اختلاف ہو - محمد بن مثنی نے عبد اللہ بن حمران سے انھون نے عبد الحمید بن جعفر سے انھون نے

اپنے والد سے انھون نے ابن شرید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہمین (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا ایک شخص کو چھینک آئی مینے کہا یرحمک اللہ تو بعض لوگ ہنسے الی آخر الحدیث۔ ابن المثنی نے انکا نام حکم بتایا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو غفاری۔ یہ بھائی ہین رافع بن عمرو کے۔ یہ دونون بھائی قبیلۂ غفار کی نسبت سے مشہور ہین مگر علماء نسب اسکو منع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ دونون ثعلبہ بن ملیک کے خاندان سے ہین جو غفار بن ملیک کے بھائی تھے اور وہ لوگ کہتے ہین کہ یہ حکم بیٹے ہین عمرو بن مجدع بن حذیم بن حارث بن ثعلبہ بن ملیک بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت مین رہے یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی۔ بعد اسکے انھون نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ انکو معاویہ کے بھائی زیاد نے انھین خراسان کا حاکم بنایا تھا انکو حکومت کا شوق نہ تھا زیاد نے حکم (یعنے کسی فیصلہ کرنے والے) کی تلاش مین آدمی بھیجا تھا وہ آدمی غلطی سے اُنکے پاس چلا گیا اور انکو لے آیا جب زیاد نے انکو دیکھا تو کہا کہ یہ ایک مرد ہین اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر انکو خراسان کا حاکم بنا دیا انھون نے کفار سے جہاد کیا اور بہت کچھ مال غنیمت حاصل کیا زیاد نے انکو ایک خط لکھا کہ امیر المومنین یعنے معاویہ نے لکھا ہے کہ سونا اور چاندی انکے لیے رہنے دیا جائے لہذا (غنیمت مین) سونا چاندی (ملے تو) تم تقسیم نکرنا حکم نے زیاد کو جواب لکھا کہ تمنے جو امیر المومنین کی تحریر کا ذکر لکھا ہے مجھے معلوم ہوا مگر امیر المومنین کی تحریر سے پہلے خدا کی کتاب مجھے پہنچ چکی ہے (اسمین اسکے خلاف ہے لہذا مین امیر المومنین کے اس حکم کو نہین مان سکتا اور مجھے بالکل خوف نہین کیونکہ) بیشک خدا کی قسم اگر آسمان اور زمین دونون کسی بندے پر جھک پڑین اور وہ خدا سے ڈرتا ہو تو ضرور اللہ تعالی اسکی مخلصی کی کوئی صورت نکالدیگا والسلام۔ اور انھون نے غنیمت کو لوگون مین تقسیم کر دیا بعد اسکے حکم نے کہا کہ اے اللہ اگر تیرے پاس میرے لیے بھلائی ہو تو مجھے اپنی طرف اُٹھالے پس انکی وفات خراسان کے مضافات مقام مرو مین ۵۰ھ ہجری مین ہوئی جب انکی وفات ہونے لگی تو انھون نے انس بن اناس کو اپنا قائم مقام بنایا۔ انسے حسن (بصری) اور ابن سیرین اور عبد اللہ بن صامت اور ابوالشعثاء اور دلجہ بن قیس اور ابو حاجب وغیرہم نے روایت کی ہے ہمین اسمعیل بن عبید اللہ علی اور ابوجعفر بن سمین وغیرہما اپنی سند سے ابوعیسی یعنے محمد عیسی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے سفیان سے انھون نے سلیمان تیمی سے انھون نے ابو حاجب سے انھون نے بنی غفار ایک شخص سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے وضو سے بچے ہوے پانی سے وضو کرنیکو منع فرمایا ہے[۱۵]

---

۱۵ یہ ممانعت صرف کراہت کے لیے نہ حرمت کے لیے ۱۲

اس حدیث کو محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے ابوداؤد طیالسی سے انھون نے شعبہ سے انھون نے عاصم سے انھون نے ابو حاجب سے انھون نے حکم بن عمرو غفاری سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ اور ابن مندہ نے حسن (بصری) سے روایت کیا ہے کہ زیاد نے حکم بن عمرو غفاری کو بصرہ کا حاکم بنایا تھا عمران بن حصین انکی ملاقات کو گئے اور دار الامارۃ مین لوگون کے مجمع مین انسے ملے اور کہا کہ تم جانتے ہو مین تمھارے پاس کیون آیا ہون (سنو اس لیے آیا ہون) کیا تمھین یاد ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ملی کہ ایک آپکے (مقرر کیے ہوے) حاکم نے ایک شخص سے کہا تھا کہ اٹھ اور آگ مین گر پڑ اور وہ شخص آگ مین گرنے کے لیے چلا مگر پکڑ لیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ آگ مین گر پڑتا تو دوزخ مین جاتا بعد اسکے آپنے فرمایا کہ خالق کی نافرمانی مین کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہین حکم نے کہا ہان (مجھے یہ حدیث یاد ہے) عمران بن حصین نے کہا کہ میرا یہی مقصود تھا کہ مین تمکو یہ حدیث یاد دلا دون (تاکہ تم اپنی حکومت کے زمانے مین اس کا لحاظ رکھو) یہ بھی مروی ہے کہ عمران نے یہ حدیث حکم سے اسوقت کہی تھی جب وہ خراسان کے حاکم تھے اور یہی صحیح ہے کیونکہ حکم زیاد کی طرف سے بصرہ کے حاکم کبھی نہین رہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ حکم نے یہ حدیث عمران سے بیان کی تھی مگر پہلا ہی قول صحیح اور زیادہ مشہور ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن معتب ثقفی۔ یہ اُس وفد مین تھے جو عبد یالیل کے ہمراہ قبیلہ ثقیف کے اسلام کی خبر لیکر (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین) آیا تھا۔ یہ حکم اخلاف سے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ثقیف مین دو قبیلہ ہین اخلاف اور مالک۔ اخلاف عوف بن ثقیف کے بیٹے ہین یہ انھین مین سے ہین کیونکہ معتب بیٹے ہین مالک ابن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف کے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر ثمالی۔ انکا شمار اہل شام مین ہے۔ حمص مین رہتے تھے۔ انسے صرف موسی بن حبیب نے روایت کی ہے اور انھون نے کہا ہے کہ یہ بدر مین شریک تھے۔ انھون نے انسے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ رات کو نماز شب مین اور نماز صبح مین اور نماز جمعہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ موسی بن عقبہ نے انسے اس حدیث کے سوا اور حدیثین بھی روایت کی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے مختصر کر دیا ہے اور ابو عمر نے انکا ذکر ایک دوسرے نام مین کیا ہے انھون نے کہا ہے کہ حکم بن عمرو جنکا ذکر اوپر ہوا۔ اور ابن ابی عاصم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھون نے کہا ہے حکم بن عمیر۔ ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے

ابوبکر بن عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے خوطی نے اور ابن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عیسی بن ابراہیم نے موسی بن ابی حبیب سے انھون نے حکم بن عمیر ثمالی سے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت ڈرانے والی چیز اور بہت تھکا دینے والا بوجھا اور ایسا شر جو منقطع نہو اظہار بدعت ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن کیسان۔ غلام ہین ہشام بن مغیرہ کے ہشام والد تھے ابوجہل کے۔ ہجرت کے پہلے سال اسلام لائے انکے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ یہ مکہ سے کفار کے ایک جماعت کے ساتھ سفر کو نکلے راستہ مین انکو ایک سریۂ ملا جسکے سردار عبداللہ بن جحش تھے (انمین باہم لڑائی ہوئی) پس واقد تمیمی کو جو مسلمان تھے عمرو بن حضرمی نے قتل کیا جو مشرک تھا اور مقداد بن عمرو نے حکم بن کیسان کو گرفتار کرلیا عبداللہ بن جحش نے انکے قتل کا ارادہ کیا مگر مقداد نے کہا کہ اسکو چھوڑ دو ہم اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لیجائینگے چنانچہ وہ لوگ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے اور یہ مسلمان ہوگئے۔ انکا اسلام اچھا ہوا۔ عروہ بن زبیر اور موسی بن عقبہ نے کہا ہو کہ حکم بن کیسان بیر معونہ کے دن عامر بن فہیرہ کے ہمراہ شہید ہوے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین۔ شیبہ بن مساور نے حکم بن مرہ صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ انھون نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا کہ اُسنے اچھی طرح سے نماز نہین پڑھی اور چلے جانیکا ارادہ کیا انھون نے اس سے کہا کہ پھر نماز پڑھ اسنے کہا مین پڑھ چکا اسی طرح کئی مرتبہ انھون نے کہا (اور اسنے یہی جواب دیا) پھر انھون نے کہا خدا کی قسم تجھے نماز پڑھنی ہوگی خدا کی قسم کھلم کھلا اللہ کی نافرمانی نہین کی جاسکتی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو مسعود زرقی۔ انسے انکے بیٹے مسعود نے روایت کی ہو۔ انکی حدیث مین اختلاف ہوا اسکو میمون بن [illegible] محمد بن بکیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے ہمنے سلیمان بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے ہمنے ابن حکم زرقی سے جنکا نام مسعود تھا یہ کہتے ہوے سنا کہ میرے والد مجھسے بیان کرتے تھے کہ سب لوگ منی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ایک سوار کی آواز سنائی دی وہ پکار کر یہ کہہ رہا تھا کہ خبردار (آجکل) کوئی شخص روزہ نہ رکھے یہ دن کھانے پینے کے ہین۔ ابوالقیم نے کہا ہو کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہو اور انھون نے حکم کا

ذکر کیا ہو حالانکہ یہ بہت بڑا وہم ہو صحیح وہی ہو جو ابن وہب نے مخرمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سلیمان بن یسار سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے بینے حکم زرقی سے سنا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا اسکے بعد انھون نے ایسی ہی حدیث بیان کی اور نیز اسکو ابن وہب نے عمرو بن حارث سے انھون نے بکیر سے انھون نے سلیمان سے انھون نے مسعود سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو۔ اور محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو عبد اللہ بن سلمہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو۔ اور عمرو بن حارث نے اور سلیمان بن بلال نے اور کئی لوگون نے یحیی بن سعید انصاری سے انھون نے یوسف بن مسعود بن حکم سے انھون نے اپنی دادی جبلیہ بنت شریق سے روایت کی ہو کہ وہ اپنی والدہ عجماء کے ہمراہ موسم حج مین منی مین تھین بدیل بن ورقاء ان لوگون کے پاس آئے اور انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہو (یعنے کوئی شخص آجکل روزہ نہ رکھے) اور اس حدیث کو زہری نے مسعود بن حکم سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی اور سالم یعنے ابو النضر نے سلیمان بن یسار سے انھون نے عبد اللہ بن حذافہ سے ایسا ہی روایت کیا ہو۔ اور قتادہ کے اصحاب نے قتادہ سے انھون نے سلیمان بن یسار سے انھون نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت کیا ہو کہ انھون نے منی مین ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایسا اعلان کر رہا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہان موجود تھے انھون نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ وہ اعلان کرنے والے بلال تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن سلم عقیلی۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہو۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہو اور انھون نے کہا ہو کہ انھون نے حضرت عثمان سے روایت کی ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن مینا۔ ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم ابن ابو بکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد قباب یعنے ابو بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر ابن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مقدمی یعنے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر حنفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الحمید بن جعفر نے سعید بن مقبری سے انھون نے ابو ہریرہ سے روایت کرکے خبر دی کہ انھون نے حکم بن مینا سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ قریش کے جسقدر لوگ یہان ہون انکو جمع کر دو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ انکے پاس جائینگے یا وہ آپکے پاس آئینگے حضرت نے

فرمایا مین انکے پاس جاؤنگا (چنانچہ حضرت عمر نے جمع کیا) حضرت باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اے گروہ قریش کیا تم تم مین کچھ لوگ تمھارے خاندان کے علاوہ بھی ہین انھون نے کہا نہین صرف ہماری بہنون کے بیٹے ہین حضرت نے فرمایا کہ بہن کا بیٹا بھی انھین مین سے ہے بعد اسکے آپنے فرمایا کہ اے گروہ قریش سمجھلو کہ سب سے زیادہ میرے مقرب پرہیزگار لوگ ہین پس خیال رکھو ایسا نہو کہ اور لوگ قیامت مین اپنے اپنے اعمال لائین اور تم لوگ دنیا کو لادکر لیجاؤ اور مین تمسے اپنا منھ پھیرلون پھر آپنے یہ آیت پڑھی انّ اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین آمنوا واللہ ولی المؤمنین[۱] انکا تذکرہ ابوموسی نے ایسا ہی لکھا ہے اور ہمین ابومنصور یعنے مسلم بن علی بن محمد سیحی شاہد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالبرکات یعنے محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونصر یعنے احمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنے نصر بن خلیل بہ جی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابویعلی یعنے احمد بن علی مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر حنفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الحمید بن جعفر نے ابوالجواب سے نقل کرکے خبر دی کہ انھون نے حکم بن منہال سے سنا اور انھون نے اسی حدیث کو ذکر کیا اور انھون نے اسی حدیث کو ذکر کیا اور انھون نے ابوالحویرث کے بدلے ابوالجواب کہا ہے اور منہال کے بدلے مینا کہدیا ہے اور مشہور ابوالحویرث اور حکم بن مینا ہے بخاری نے بھی حکم بن مینا کا ذکر کیا ہے حکم یعنے ابوشبیث کے نام مین ابن ماکولا کا قول نقل ہوچکا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی کنیت ابوشبیث ہے وہان دیکھنا چاہیے ۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

بزیادت یا ۔ یہ حکیم اشعری ہین ۔ انکا ذکر ابوموسی اشعری کی حدیث مین ہے ابوعلی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے اور انھون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جو ہمسے ابوالفرج یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی نے اپنی سند مسلم بن حجاج تک بیان کی وہ کہتے تھے ہمسے ابوکریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابواسامہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین بزید نے ابوبردہ سے انھون نے ابوموسی سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اشعری لوگون کی آواز قرآن پڑھنے کی پہچانتا ہون جب وہ شب کو اٹھتے ہین انھین مین سے حکیم بھی ہین جب یہ دشمن سے ملتے ہین تو انسے کہتے ہین کہ میرے اصحاب تمھین حکم دیتے ہین کہ تم انکو (ذرا) مہلت دو ۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن حارثہ بن اوقص سُلمی ۔ بنی امیہ کے حلیف ہین مکہ مین پہلے ہی اسلام لے آئے تھے اور انھون نے کچھ

[۱] ترجمہ بیشک سب سے زیادہ ابراہیم کے دوست وہ لوگ ہین جنھون نے انکی پیروی کی اور یہ نبی اور مسلمان اور اللہ مسلمانون کا دوست ہے ۱۲

اشعار کہے تھے جنمین اپنی قوم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر متفق ہو جانے سے منع کیا تھا انھین مین سے چند اشعار
یہ ہین

اشعار

تبرأت الا وجہ من یلک الصبا واھجرکم مادام مدل و نازح واسلم وجہی للانام و منطقی ولو راعنی من ذا الصدیق روائع

انکا تذکرہ ابن شاہین نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور مینے اسکو اشیری اندلسی کے خط سے نقل کیا ہے وہ ایک بزرگ امام تھے

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن جبلہ بن حصین بن اسود بن کعب بن عامر بن حارث بن دیل بن عمرو بن غنم بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار عبدی۔ بعض لوگ انکو حکیم بضم حا کہتے ہین اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ انکو ابن جبل کہتے ہین ابو عمر نے کہا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے مگر مجھے کوئی روایت انکی معلوم نہین اور نہ کوئی ایسی حدیث معلوم ہوتی ہے جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرے یہ ایک مرد صالح دیندار اور اپنی قوم مین ذی وجاہت تھے۔ یہی ہین جنکو حضرت عثمان نے سندھ بھیجا تھا چنانچہ یہ وہان گئے بعد اسکے حضرت عثمان کے پاس لوٹ کے آئے حضرت عثمان نے انسے سندھ کی حالت پوچھی تو انھون نے بیان کیا کہ پانی وہان کمیاب ہے اور چور وہان کے بہت دلیر ہین اور وہان کی ہموار زمین بھی پہاڑ ہے اگر وہان زیادہ لشکر بھیجا جائے تو کھانے کو نہین ملسکتا اور اگر کم بھیجا جائے تو ضائع ہو جائیگا لہذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کبھی کو نہ بھیجا یہانتک کہ وہ شہید ہو گئے بعد اسکے حکیم نے بصرہ کا قیام اختیار کیا پھر جب بصرہ مین حضرت زبیر اور طلحہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ گئے اور بصرہ مین عثمان بن حنیف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم تھے عثمان بن حنیف نے حکیم بن جبلہ کو قبیلہ عبد القیس اور بکر بن وائل کے سات سو سوارون کے ہمراہ بھیجا انھون نے بصرہ کے قریب مقام زابوقہ مین حضرت طلحہ اور زبیر سے مقابلہ کیا اور انسے سخت جنگ کی اور شہید ہوے بعض لوگون کا بیان ہے کہ طلحہ اور زبیر جب بصرہ پہونچے تو انکے اور عثمان بن حنیف کے درمیان مین یہ بات قرار پائی کہ حضرت علی کے آنے تک جنگ ملتوی رہے ... عبد اللہ بن زبیر نے عثمان (بن حنیف) رضی اللہ عنہ پر شبخون مارا یہانتک کہ انھین محل سے باہر نکال لیا حکیم نے جو اس معاملہ کو سنا تو وہ قبیلہ ربیعہ کے سات سو سوارون کے ہمراہ نکلے اور انسے جنگ کی یہانتک کہ انکو بھی محل سے باہر نکال لیا اور برابر انسے لڑتے رہے یہانتک کہ انکا پیر کاٹ ڈالا گیا پس انھون نے اس پیر کو اٹھا کے اس شخص پر مارا جسنے اسکو کاٹا تھا اور پیر کٹ جانے کے بعد بھی

---

[1] ترجمہ۔ مین ہر بیہودہ سے بیزار ہون سوا اسکی ذات کے جو صبا کا مالک ہے اور مین تم لوگون کو چھوڑتا ہون جب تک کہ دنیا قائم ہے + اور مین اپنا چہرہ اور اپنی گفتگو لوگون کی صلح مین رکھتا ہون + گو مجھے اس دوست سے برائی پہنچے ۱۲

لڑتے رہے اور یہ کہتے جاتے تھے۔

یا ساق لن تراعی[سلہ] + ان معی ذراعی + احمی بھا کراعی + یہانتک کہ خون بہت جاری ہوا تو انھون نے اسی شخص سے تکیہ لگا لیا جسنے انکا پیر کاٹا تھا وہ شخص مقتول پڑا ہوا تھا کسی نے انسے پوچھا کہ تمھارا پیر کسنے کاٹا ہے تو انھون نے کہا کہ میرے اس تکیہ نے۔ انسے بڑھ کے کوئی بہادر دیکھا نہیں گیا پھر انکو جہیم حدانی نے قتل کیا۔ ابو عبیدہ بیٹے معمر بن مثنی نے کہا ہے کہ کوئی شخص جسنے ایسا کام کیا ہو نہ زمانۂ جاہلیت مین معلوم ہوتا ہے اور نہ زمانہ اسلام مین۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ معاذ بن عمرو بن جموح نے بھی ایسا ہی کام جنگ بدر مین کیا تھا جبکہ انکا ہاتھ پہونچے سے کٹا تھا اس واقعہ کا ذکر انکے نام مین کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا حکیم رضی اللہ عنہ)

ابن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی قرشی اسدی۔ انکی اور انکی دونون بھائیون خالد اور ہشام کی والدہ صفیہ ہین اور بعض لوگ کہتے ہین فاختہ بنت زہیر بن حارث بن اسد بن عبد العزی۔ یہ حکیم (حضرت ام المومنین) خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہین اور حضرت زبیر بن عوام کے چچا زاد بھائی ہین۔ کعبہ کے اندر پیدا ہوے تھے یہ اس طرح پر ہوا کہ انکی والدہ قریش کی اور عورتون کے ہمراہ کعبہ مین گئی تھین انکی والدہ حاملہ تھین وہین انکو درد زہ ہونے لگا اور وہین حکیم پیدا ہوے۔ یہ حکیم فتح مکہ کے نومسلمون مین ہین۔ زمانۂ جاہلیت اور پھر زمانہ اسلام مین قریش کے اشراف اور ذی وجاہت لوگون مین تھے (پہلے) مولفۃ القلوب[سلہ] مین سے تھے انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین مین سو اونٹ دیے تھے پھر بعد اسکے انکا اسلام اچھا ہو گیا۔ واقعہ فیل سے تیرہ برس پہلے علی اختلاف الروایات پیدا ہوے اور ایکسو بیس برس زندہ رہے ساٹھ برس زمانہ جاہلیت مین اور ساٹھ برس زمانہ اسلام مین اور ۵۴ھ ہجری مین بعہد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۸ھ مین۔ جنگ بدر مین کفار کی طرف سے آئے تھے اور بھاگ کر بچ گئے تھے جب یہ کبھی بہت بڑی قسم کھاتے تھے تو کہتے تھے کہ قسم اسکی جسنے مجھے بدر کے دن بچا دیا۔ انھون نے زمانہ جاہلیت مین بھی نیک کام کیے تھے اسی قدر زمانہ اسلام مین بھی کیے دار الندوہ[سلہ] انھین کے قبضہ مین تھا انھون نے اسکو حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم مین بیچا تھا انسے ابن زبیر نے کہا کہ تم نے قریش کی عزت کی چیز بیچ ڈالی اسکا جواب حکیم نے یہ دیا کہ اب

سلہ ترجمہ اے (میرے) پیر خوف نہ کر + (ابھی) میرے پاس میرا ہاتھ ہے اسی سے مین اپنے پیر کو بچا لونگا ۱۲ + سلہ ابتدائے اسلام مین جو نومسلم ضعیف الاعتقاد ہوتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تالیف قلب کے لیے انکو کچھ دیا کرتے تھے انھین لوگون کو مولفۃ القلوب کہتے ہین ۱۲

سلہ دار الندوہ ایک مکان تھا جسمین اہل عرب باہم بیٹھکر مشورہ کرتے تھے ۱۲

پرہیزگاری کے سوا اور کسی چیز کی عزت نہین رہی اور انھون نے اُسکی قیمت خیرات کردی ۔ (ایک مرتبہ) یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بتائیے جو نیک کام مین زمانہ جاہلیت مین کرتا تھا کیا مجھے اُنکا ثواب ملیگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان مسلمان ہوجانے پر تمھارے تمام نیکیان قائم رہین ۔ انھون نے (ایکمرتبہ) زمانۂ اسلام مین حج کیا اور اُنکے ہمراہ سو اونٹ تھے انکو حبرہ[۱] کی جھولین انھون نے اُڑھائی تھین اِن سب اونٹون کو انھون نے ہدی بنایا تھا (یعنے قربانی کی تھی) جب عرفہ مین انھون نے وقوف کیا تو اُنکے ساتھ سو غلام تھے جنکی گردنون مین چاندی کے طوق پڑے ہوے تھے اور انپر یہ عبارت منقوش تھی عتقا[۲] ﷲ عن حکیم بن حزام اور انھون نے ہزار بکریان بھی قربانی کی تھین ۔ بڑے سخی تھے ۔ اِنسے اُنکے بیٹے حزام نے اور سعید بن مسیب اور عروہ اور موسی بن طلحہ اور صفوان بن محرز اور مطلب ابن حنطب اور عراک بن مالک اور یوسف بن ماہک اور محمد بن سیرین نے روایت کی ہے ۔ ہمین ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشیم نے ابو بشر سے انھون نے یوسف بن ماہک سے انھون نے حکیم بن حزام سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لوگ میرے پاس آتے ہین اور مجھسے ایسی چیز خریدنا چاہتے ہین جو میرے پاس نہین ہے کیا مین بازار سے خرید کرکے اُنکے ہاتھ بیچ ڈالون حضرت نے فرمایا ایسی چیز کی بیع نکرو جو تمھارے پاس نہو ۔ اور زہری نے ابن مسیب اور عروہ سے انھون نے حکیم بن حزام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپنے مجھے دیدیا پھر مینے آپ سے مانگا آپنے پھر مجھے دیا بعد اسکے فرمایا کہ اے حکیم یہ مال ایک سبز شیرینی ہے جو شخص اسکو سخاوت نفس کے ساتھ لیتا ہے اُسکے لیے اسمین برکت دی جاتی ہے اور جو شخص اسکو حرص کے ساتھ لیتا ہے اُسکے لیے اسمین برکت نہین دی جاتی اور وہ مثل اُس شخص کے ہوجاتا ہے جو کھائے اور سیر نہو اور اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے (یعنے لینے والے) سے بہتر ہے حکیم (کہتے تھے مین) نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قسم اُسکی جسنے آپکو حق کیساتھ بھیجا ہے کہ اب مین نہ آپ سے کبھی لونگا اور نہ آپکے بعد اور کسی سے کچھ لونگا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوے تو وہ اُنکو وظیفہ دینے کے لیے بلاتے رہے مگر انھون نے لینے سے انکار کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے گروہ مسلمین مین تمھین گواہ کرتا ہون کہ مین حکیم کو اُنکا وظیفہ دینے کے لیے بلاتا ہون مگر وہ نہین لیتے الغرض انھون نے پھر کسی سے کچھ نہین مانگا یہانتک کہ دنیا سے چلے گئے ۔ وفات سے پہلے یہ نابینا ہوگئے تھے ۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر کو انھون نے وصیت کی تھی ۔ اُنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ۔

[۱] حبرہ یمن کی ایک قیمتی چادر کو کہتے ہین ۱۲ [۲] ترجمہ یہ خدا کے لیے آزاد کیے گئے ہین حکیم بن حزام کی طرف سے ۱۲

مین کہتا ہون کہ یہ جو اُن لوگون نے کہا ہو کہ واقعۂ فیل سے پہلے پیدا ہوے اور ۵۴ھ مین وفات پائی اور ساٹھ برس زمانہ جاہلیت مین زندہ رہے اور ساٹھ برس زمانہ اسلام مین زندہ رہے اسمین اعتراض ہو کیونکہ یہ فتح مکہ کے سال اسلام لائے تھے لہذا انکی عمر حالت شرک مین چوہتر (۷۴) برس گذری تیرہ برس قبل واقعۂ فیل کے اور چالیس برس بعثت تک بقیاس عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تیرہ برس مکہ مین ہجرت تک بربنائے قول صحیح یہ کل چھیاسٹھ (۶۶) برس ہوئے اور آٹھ برس فتح مکہ تک یہ مجموعہ چوہتر برس ہوا اور زمانۂ اسلام مین انکی عمر چھیالیس سال ہوئی اور اگر ہم انکی عمر اسلام مین اسوقت سے رکھین جب سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے تو بالکل صحیح نہین کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین بعد بعثت کے تیرہ برس رہے اور ہجرت سے حکیم کی وفات تک چون برس ہوتے ہین اسکا بھی مجموعہ سرسٹھ (۶۷) برس ہوتا ہو اور انکی عمر زمانہ جاہلیت مین بعثت تک ترپن برس رہتی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے تیرہ برس اور بعثت تک چالیس برس۔ شاید یہ صحیح ہو کہ انکی پوری عمر ایکسو بیس برس ہو مگر یہ تفصیل درست نہین (کہ ساٹھ برس انکے زمانہ جاہلیت مین گذرے اور ساٹھ برس اسلام مین) بہر حال مین انکی عمر مین اس قول کو صحیح نہین سمجھتا۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی۔ انکی والدہ فاطمہ بنت سائب بن عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہین۔ یہ چچا ہین سعید بن مسیب بن حزن کے۔ فتح مکہ کے سال اپنے والد حزن کے ہمراہ اسلام لائے اور جنگ یمامہ مین یہ اور انکے والد حزن بن ابی وہب شہید ہوے۔ یہ قول ابن اسحاق اور زبیر کا ہو۔ اور ابو معشر نے کہا ہو کہ جنگ یمامہ مین حزن بن ابی وہب اور انکے بھائی حکیم بن ابی وہب شہید ہوے تھے انھون نے حکیم کو حزن کا بھائی قرار دیا ہو مگر پہلا ہی قول صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن طلیق بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس۔ (پہلے) مؤلفۃ القلوب مین سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک مرتبہ سو اونٹ دیے تھے۔ انکا ایک بیٹا تھا جسکا نام مہاجر تھا اُسکا انتقال ہوا تو اُسکی ایک بیٹی تھی جس سے زیاد بن ابیہ نے نکاح کیا تھا انکا ذکر ابو عبیدہ نے کلبی سے نقل کیا ہو اور کلبی نے کہا ہو کہ جب انکی وفات ہوئی تو انکی کوئی اولاد نہ تھی۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ نمیری۔ نمیر بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہین۔ بخاری نے کہا ہو کہ انکے صحابی ہونے مین کلام ہے۔ انکی حدیث اہل حمص کے پاس ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ صحابہ کے جتنے تذکرہ نویس ہین سب نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہو

انسے بہت حدیثیں مروی ہین منجملہ انکے یہ ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ نحوست کسی چیز مین نہین ہوتی ہان کبھی گھر مین اور عورت مین اور گھوڑے مین برکت ہو جاتی ہو - ہمسے یہ حدیث ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے بیان کی وہ اپنی سند سے ابو عیسیٰ سلمی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمسے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن عیاش نے سلیمان بن سلیم سے انھون نے یحییٰ بن جابر طائی سے انھون نے معاویہ بن حکیم سے انھون نے اپنے چچا حکیم بن معاویہ سے روایت کر کے خبر دی اور ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ معاویہ بن حکیم نے اپنے والد حکیم ابن معاویہ نمیری سے روایت کی ہو جو صحابی تھے - انسے انکے بھتیجے معاویہ بن حکیم نے روایت کی ہو اور قتادہ نے بواسطہ سعید بن بشیر کے روایت کی ہو - یہ قول ابو عمر کا تھا - اور انھون نے جو یہ کہا ہو کہ انسے انکے بھتیجے معاویہ بن حکیم نے روایت کی ہو اسمین اعتراض ہو مگر روایت اسی طرح وارد ہوئی ہو - اور معاویہ بن حکیم کے ذریعہ سے انکے والد سے بھی روایت کی گئی ہو - ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس تذکرہ مین وہی حدیث روایت کی ہو جو سفر بن بشیر نے حکیم بن معاویہ سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور پوچھا کہ یا رسول اللہ اللہ نے آپکو کس لیے بھیجا ہو آپنے فرمایا اسلیے کہ تم خدا کی عبادت کرو اس طرح کہ گویا تم اسکو دیکھ رہے ہو اور اسکے ساتھ شرک نکرو اور فرض نماز مین پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو - اور مسلمان کی ہر چیز (یعنے جان مال عزت) مسلمان کے لیے حرام ہو - اے حکیم بن معاویہ یہی تمھارا دین ہو جہان تم رہو تمھارے لیے یہ کافی ہو - اس حدیث کو بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کیا ہو - پس اس بنا پر یہ حکیم قشیری ہونگے اور یہ کھلا ہوا اختلاف ہو - ابو عمر نے اس حدیث کو اسکے بعد والے تذکرہ مین لکھا ہو جیسا کہ ہم بیان کرینگے - اس تذکرہ کو تینون نے لکھا ہو ابو عمر نے اس حدیث کو بہز بن معاویہ کے نام مین لکھا ہو - اسکا ذکر وہین کیا جائیگا -

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو معاویہ - انکا ذکر ابن ابی خیثمہ نے صحابہ مین کیا ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ میرے نزدیک صریح غلطی ہو یہ شخص صحابہ مین نہین معلوم ہوتے نہ میرے علم مین سوا ابن ابی خیثمہ کے اور کسی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو اور جو حدیث انکے متعلق ذکر کی ہو وہ حدیث بہز بن حکیم نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو اور انکے دادا معاویہ بن حیدہ ہین - اور انھون نے اپنے سند سے سعید بن سنان سے اور یحییٰ بن جابر طائی سے انھون نے معاویہ بن حکیم سے انھون نے اپنے والد حکیم سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا یا رسول اللہ اللہ نے آپکو کیون بھیجا ہو الی آخر الحدیث - ابو عمر نے کہا ہو کہ ابن ابی خیثمہ نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہو اور اسی حدیث پر انھون نے

اعتماد کیا ہے حالانکہ یہ سند ضعیف ہے اور اسی سے ابن ابی خیثمہ کو دہوکا ہوا صحیح وہ ہے جو عبد الوارث بن سعید نے بہز بن حکیم
ابن معاویہ بن حیدہ قشیری سے انہون نے اپنے والد سے انہون نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے
مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ مین آپسے اللہ کے واسطے پوچھتا ہون
کہ اللہ نے آپکو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے آپنے فرمایا اسلام کے ساتھ اور (اسلیے کہ) تم نماز پڑھوا ور زکوۃ دوا ور ایک
مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث بسند صحیح ثابت مشہور مروی ہے اور یہ حدیث
معاویہ بن حیدہ کی ہے نہ حکیم یعنے ابو معاویہ کی۔ یحیی بن معین سے پوچھا گیا کہ بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ انکے دادا سے
روایت کرتے ہین یہ سند کیسی ہے انہون نے کہا یہ سند صحیح ہے اور انکے دادا معاویہ بن حیدہ ہین۔
مین کہتا ہون کہ یہ اعتراض جو ابو عمر نے ابن ابی خیثمہ پر کیا اسمین خود کلام ہے کیونکہ ہم حکیم بن معاویہ نمیری کے تذکرہ
مین اس حدیث کی سندون کا اختلاف بیان کر چکے ہین۔ بعض راویون نے تو اسکو معاویہ بن حکیم سے انہون نے
اپنے والد سے روایت کیا ہے پس اس بنا پر یہ حکیم نمیری ہونگے مگر ابن ابی خیثمہ نے جو نمیری کا تذکرہ لکھا ہے اسپر اعتراض
وارد ہوتا ہے۔ اور ابن ابی عاصم نے بھی انکا ذکر لکھا ہے اور انہون نے کہا ہے کہ ہمین یحیی بن محمود ثقفی نے کتابۃً اپنی سند سے
ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الوہاب بن نجدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ بن ولید نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سعید بن سنان نے یحیی بن جابر طائی سے انہون نے معاویہ بن حکیم سے انہون نے
اپنے والد حکیم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور انہون نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ اللہ نے آپکو کس لیے بھیجا ہے الی آخر الحدیث۔ اس روایت سے اس شخص کے قول کی تائید ہوئی
جو ان حکیم کو ابن حیدہ کے علاوہ لکھتا ہے اگرچہ سند ایک ہی ہے مگر ائمہ کا اس حدیث کی روایت پر اتفاق کرنا اسکی
قوت کو بڑھاتا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حُکَیم (رضی اللہ عنہ)

بضم حاء۔ یہ بیٹے ہین جبلہ کے اور بعض لوگ انکا نام حکیم بفتح حا کہتے ہین وہ حکیم بن جبلہ کے تذکرہ مین گذر چکا ہے۔

باب الحاء واللام والمیم

(سیدنا) حلیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن صفوان بن صباح بن ظریف بن زید بن عامر بن ربیعہ بن کعب بن [illegible] بن ثعلبہ بن سعد بن ضبہ ضبی

ابو موسی نے کہا ہے کہ سیف بن عمر نے موافق بیان شاہین کے لکھا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنے بھائی حارث ابن زید بن صفوان کی وفات کے بعد گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اُنکے لیے برکت کی دعا فرمائی انھون نے عرض کیا کہ میرے اوپر ظلم کیا جاتا ہے پھر مجھے قابو ملتا ہے (ایسی حالت مین مین کیا کرون) حضرت نے فرمایا معاف کر دینا تمام کامون سے افضل ہے پھر انھون نے عرض کیا کہ مین حسد کرتا ہون اور احسان کی برابری کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ دولتمندون کی کون برابری کر سکتا ہے اور جو شخص لوگون پر حسد کرتا ہے اُسکی سوزش کبھی کم نہین ہوتی ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) حلیس (رضی اللہ عنہ)

انکا شمار اہل حمص مین ہے انسے ابو زاہریہ نے روایت کی ہے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ قریش کو وہ چیزین دی گئی ہین جو اور کسی کو نہین ملین قریش کو وہ چیز دی گئی جو آسمان سے برستی ہے اور جو نہرون مین بہتی ہے اور جو نالون مین روان ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حماد (رضی اللہ عنہ)

ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الخیر یعنے محمد بن ابی الفتح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرحمن بن محمد بن حامد بلخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین داؤد بن حماد بن فرافصہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین الیقظان بن عمار بن عمار بن یاسر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زہری نے ابو سلمہ سے انھون نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے پاس بیٹھے ہوے تھے یکایک ایک بوڑھے آدمی اپنی لاٹھی کے سہارے سے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم کو سلام کیا انھون نے اسکا جواب دیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حماد بیٹھو تم بہتری پر ہو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہو جائین آپنے انسے فرمایا کہ بیٹھو تم بہتری پر ہو آپنے فرمایا ہان اے ابو الحسن جب بندہ کی عمر چالیس برس کی ہو جاتی ہے اور اُسی کو عمر کہتے ہین تو اللہ اُسکو تین باتون سے محفوظ کر دیتا ہے جذام سے اور جنون سے اور سفید داغ سے اور جب اسکی عمر پچاس برس کی ہو جاتی ہے اور اُسکو دہر کہتے ہین تو اللہ اس سے حساب مین تخفیف کر دیتا ہے اور جب اسکی عمر ساٹھ برس کی ہو جاتی ہے اور اسکو وقف کہتے ہین ساٹھ برس تک تو قوت کا قیام رہتا ہے اور بعد ساٹھ برس کے قوت کا زوال ہوتا جاتا ہے تو اللہ تعالی اسکو تمام مرغوب چیزون سے پھیر کر اپنی طرف رجوع کرنیکی توفیق دیتا ہے اور جب اُسکی عمر ستر برس کی ہو جاتی ہے اور اُسکی عقل صحیح نہین رہتی تو اُسکی نیکیان قائم رکھی جاتی ہین اور اُسکی برائیان مٹادی جاتی ہین اور جب اُسکی عمر

نوے برس کی ہو جاتی ہو اور اسکو فنا کہتے ہین اور اس عمر مین عقل بالکل زائل ہو جاتی ہو تو اللہ تعالی تمام اگلے پچھلے گناہ بخشدیتا ہو اور اسکے گھر والون کے حق مین اسکی شفاعت قبول کرتا ہو اور آسمان والے اسکو اسیر اللہ فی الارض کہتے ہین اور جب سو برس کی عمر ہو جاتی ہو تو اسکو حبیس اللہ فی الارض کہتے ہین اور اللہ عز و جل کو حق ہو کہ اپنے حبیس کو عذاب نکرے اس حدیث کو ابوبکر یعنے عبد اللہ بن علی بن طرخان نے محمد بن صالح سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حمار (رضی اللہ عنہ)

انکے نام کے آخر مین رے ہو۔ ابن ماکولا نے کہا ہو کہ حمار ایک شخص ہین صحابہ مین سے انکا نام عبد اللہ ہو۔ اسکو زید بن اسلم نے اپنے والد سے انھون نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہو۔ ہمین ابو الفضل یعنے منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے خبر دی کہ ایک شخص تھے جنکا لقب حمار تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی گھی کی کپی اور کبھی شہد کی کپی ہدیہ مین بھیجا کرتے تھے اور جب گھی یا شہد کا مالک اُنکے پاس قیمت مانگنے کو آتا تو اُسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتے اور کہتے کہ یا رسول اللہ اسکو اسکے مال کی قیمت دیدیجیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تھے اور اسکو قیمت دئیے جانیکا حکم دیدیتے تھے ایک دن وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے گئے انھون نے شراب پی تھی کسی نے کہا کہ اے اللہ اس شخص پر لعنت کر اکثر یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو لعنت نکرو یہ اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہو۔

(سیدنا) حماس (رضی اللہ عنہ)

لیثی۔ واقدی نے انکا ذکر اُن لوگون مین کیا ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو سے تھے انھون نے حضرت عمر سے روایت کی ہو۔ یہ والد ہین ابو عمرو بن حماس کے۔ انکا ایک گھر بھی مدینہ مین تھا ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی

(سیدنا) حمام (رضی اللہ عنہ)

انکے نام کے آخر مین میم ہو۔ اسلمی ہین۔ انکی حدیث عبد اللہ بن مبارک نے معمر سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے یزید بن نعیم سے روایت کی ہو کہ قبیلۂ اسلم کے ایک شخص جنکا نام عبید بن عویمر تھا بیان کرتے تھے کہ میرے چچا نے ایک لونڈی سے خلوت کی اُس لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا جسکا نام حمام تھا یہ واقعہ زمانۂ جاہلیت کا ہو پھر میرے چچا رسول خدا

ل غالباً اسکی صورت یہ ہوتی ہو گی کہ یہ ہدیہ دینے کے لیے قرض چیز لاتے ہو نگے پھر قرض کے ادا کرنیکی صورت نہوتی ہو گی ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے اور انھوں نے اپنے بیٹے کے معاملہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا کہ جہان تک تمھارا قابو چلے تم اپنے بیٹے کو آزاد کرا لو چنانچہ یہ گئے اور اپنے بیٹے کو پکڑکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے آئے اُس لڑکے کا مالک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا تو آپنے دو غلام اسکے سامنے پیش کیے اور فرمایا کہ انمین سے ایک غلام لے لے اور اس شخص کے لیے اسکے بیٹے کو چھوڑدے چنانچہ اُسنے ایک غلام لے لیا جسکا نام رافع تھا اور انکے بیٹے کو انکے لیے چھوڑ دیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بیٹے کو پہچان لے تو اسکے بدلے مین ایک غلام دیدے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حُمَام (رضی اللہ عنہ)

ابن جموح بن زید انصاری سلمی۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہو۔

(سیدنا) حمامہ (رضی اللہ عنہ)

اسلمی۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ ابو زکریا یعنے ابن مندہ نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہو حالانکہ یہ حمامہ کے بیٹے ہین اور بعض لوگ انکو ابن ابی حمامہ کہتے ہین اور بعض لوگ ابن حاطہ۔ ہمنے انکا تذکرہ حبیب کے نام مین کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حُمران (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر حنفی یمامی۔ کنیت انکی ابو سالم۔ یہ دادا ہین عبد اللہ بن بدر کے۔ انکی حدیث عبد اللہ بن بدر نے ام سالم سے جو نانی تھین عبد اللہ بن بدر کی اور انھوں نے ابو سالم یعنے حمران بن جابر سے جو منجملہ اُن سات آدمیون کے تھے جو قبیلۂ بنی حنیفہ سے وفد بنکے آئے تھے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے تین مرتبہ فرمایا کہ بنی امیہ کے لیے خرابی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حُمران (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ فزاری۔ بھائی ہین اسماء بن حارثہ کے۔ بغوی نے بعض اہل علم سے روایت کی ہو کہ یہ آٹھ بھائی تھے مسلمان ہوگئے تھے اور سب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی تھی انھین مین سے حمران بھی ہین اور وہ بیعۃ الرضوان مین بھی شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ہند کے نام مین لکھا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حُمَرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر۔ بنی عبید بن عدی انصاری کے حلیف ہین یہ واقدی نے انکا نام حمزہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ مینے بعض لوگون سے سنا کہ وہ کہتے تھے انکا نام خارجہ بن حمیر ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ ابن اسحاق نے بیان کیا ہو کہ انکا نام خارجہ بن حمیر ہی ہم بھی

انکا ذکر انشاء اللہ تعالی خارجہ کے نام مین کرینگے بعض لوگ انکا نام حارثہ بن خمیر بھی کہتے ہین۔ یہ نام اوپر گذر چکا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

سید الشہداء عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔ کنیت انکی ابو یعلی اور بعض لوگ ابو عمارہ کہتے ہین یعلی اور عمارہ دونون انکے صاحبزادے تھے انکی والدہ ہالہ بنت وہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھین یعنے حضرت آمنہ بنت وہب والدہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہن صفیہ بنت عبد المطلب والدہ حضرت زبیر کے سگے بھائی تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہین اور آپکے رضاعی بھائی بھی ہین انکو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا جو ابو لہب کی لونڈی تھی اور ابو سلمہ بن عبد الاسد کو بھی اُسی نے دودھ پلایا تھا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عمر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس بڑے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین چار برس مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہی انکا لقب سید الشہداء ہی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور زید بن حارثہ کے درمیان مین مواخات کرادی تھی۔ بعثت کے دوسرے سال یہ اسلام لے آئے تھے۔ انکے اسلام کا سبب وہ ہی جو ہمسے ابو جعفر یعنے عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ابو جہل ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور اُسنے آپکو تکلیف دی اور آپکو گالیان دین اور اُس قسم کے معائب آپ مین بیان کیے جو دیانت کے خلاف ہون مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے بات نہین کی عبد اللہ بن جدعان تیمی کی ایک لونڈی اپنے مکان مین کوہ صفا پر اسکو سن رہی تھی بعد اسکے ابو جہل لوٹ گیا اور قریش کی مجلس مین کعبہ کے پاس جاکر بیٹھ گیا تھوڑی دیر مین حمزہ رضی اللہ عنہ بھی اپنی کمان لیے ہوے شکار سے لوٹتے ہوے آرہے تھے وہ بڑے شکاری تھے تیر اندازی کیا کرتے اور شکار کھیلنے باہر نکل جایا کرتے تھے (انکی عادت تھی کہ) جب شکار کھیل کے لوٹتے تو گھر جانے سے پہلے کعبہ کا طواف کرتے اور اس حال مین اگر مجلس قریش پر اُنکا گذر ہوتا تو ٹھیر جاتے اور اُن لوگون کو سلام کرتے اور اُنکے ساتھ بیٹھکر باتین کرتے قریش مین یہ بڑے باعزت تھے اور بہت سخت غیرتدار تھے اُس وقت وہ مشرک تھے اپنے قوم کے دین پر چنانچہ (اسی دستور کے موافق شکار کھیل کے) جب لوٹے اور اُس لونڈی پر انکا گذر ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر لوٹ آچکے تھے اُس لونڈی نے انسے کہا کہ اے ابو عمارہ کاش تم اپنے بھتیجے محمد کی مصیبت کو دیکھتے جو انکو ابھی ابو الحکم سے پہونچی ابو الحکم (یعنے ابو جہل) نے انکو اسی مقام پر پایا اور انھین ستایا اور انھین

گالی دی اور بہت نامناسب باتین کہین اور بعد اسکے لوٹ گیا محمد نے انسے کچھ بات نہین کی یہ سنکے حضرت حمزہ کو غصہ آگیا اللہ تعالی کو منظور تھا کہ انکو بزرگی عنایت فرمائے چنانچہ وہ فوراً گئے اور کہین نہین ٹھیرے نہ حسب دستور کعبہ کا طواف کیا بس یہی ارادہ کرکے گئے کہ جاکے ابو جہل سے لپٹ پڑین چنانچہ جب مسجد مین پہونچے تو ابو جہل کو دیکھا کہ لوگون کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے پس وہ اسکی طرف چلے اور اسے کمان ماری اور بہت زخمی کردیا قریش کے خاندان بنی مخزوم سے کچھ لوگ ابو جہل کی حمایت کے لیے کھڑے ہوگئے اور انھون نے کہا کہ اے حمزہ ہم سمجھتے ہین کہ تم بیدین ہو گئے ہو حضرت حمزہ نے کہا کہ مجھے کون چیز مانع ہے مجھے انکی سچائی معلوم ہوگئی ہین گواہی دیتا ہون کہ یہ خدا کے رسول ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور جو کچھ وہ کہتے ہین حق ہے خدا کی قسم مین اُسے نہ چھوڑونگا تم لوگ مجھے روک لو اگر تم سچے ہو ابو جہل نے کہا ابو عمارہ کو چھوڑ دو کیونکہ خدا کی قسم مین نے انکے بھتیجے کو بہت سخت گالیان دی ہین حضرت حمزہ اپنے اسلام پر قائم رہے۔ جب حضرت حمزہ اسلام لائے تو قریش نے سمجھ لیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت اب بڑھ گئی اور وہ محفوظ ہوگئے اور اب حمزہ انکی طرفداری کرینگے پس وہ اپنی بعض حرکات سے باز آگئے اسکے بعد حضرت حمزہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور غزوۂ بدر مین شریک ہوئے اور اس غزوہ مین انکی بڑی سخت آزمایش کی گئی جو مشہور ہے۔ انھون نے شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کو لڑکے قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کے قتل مین یہ اور علی رضی اللہ عنہما شریک تھے نیز انھون نے طعیمہ بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کو قتل کیا جو مطعم بن عدی کا بھائی تھا۔ ابو الحسن مدائنی نے کہا ہے کہ سب سے پہلا جھنڈا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منعقد کیا وہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے لیے تھا آپنے انکو ایک لشکر کے ہمراہ دریائی علاقہ مین قبیلہ جہینہ کی سرزمین مین بھیجا تھا۔ ابن اسحاق نے اسکی مخالفت کی ہے اور انھون نے کہا ہے کہ سب سے پہلا جھنڈا جو آپنے منعقد کیا تھا وہ عبیدہ بن حارث بن مطلب کے لیے تھا۔ حضرت حمزہ اپنے جھنڈے مین شتر مرغ کے پر لگایا کرتے تھے۔ انھون نے غزوۂ بدر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دونون ہاتھ مین تلوارین لیکر جنگ کی کفار کے بعض قیدیون نے پوچھا کہ وہ کون شخص تھے جو اپنے جھنڈے مین شتر مرغ کے پر لگائے ہوئے تھے لوگون نے کہا وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے کفار نے کہا کہ انھون نے ہمارے اوپر بہت سختیان کین حضرت حمزہ احد مین بھی شریک تھے اور اسی غزوہ احد مین ہفتہ کے دن ۱۵۔ شوال کو شہید ہوئے۔ اپنے شہید ہونے سے پہلے انھون نے اکتیس کافرون کو قتل کیا تھا سباع خزاعی بھی انھین لوگون مین تھا اُس سے حضرت حمزہ نے فرمایا کہ اے ستہ ۱ لقہ البظور کے بیٹے ادھر آ اسکی مان ختنہ کیا کرتی تھی چنانچہ حضرت حمزہ نے اُسے قتل کیا۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ حمزہ اُس دن دو تلوارون سے لڑ رہے تھے کسی نے یہ کہا یہ کون شیر ہے

ف ۱۵ اسکے معنی بظر کی کاٹنے والی۔ بظر شرمگاہ کو کہتے ہین مطلب یہ تھا کہ تو ایسی ذلیل پیشہ کرنے والی کا بیٹا ہے ۱۲

یہ حمزہ ہین ناگاہ اسی حالت مین انکا پیر پھسلا اور وہ پیٹھ کے بل گر پڑے زرہ انکے پیٹ سے ہٹ گئی پس وحشی (نامی ایک) حبشی نے جو جبیر بن مطعم کا غلام تھا انکو نیزہ مارا اور انکو شہید کیا مشرکون نے انکے ساتھ اور نیز تمام شہدائے مسلمین کیساتھ مُثلہ کیا تھا سوا حنظلہ بن ابی عامر راہب کے کیونکہ انکے باپ مشرکون کی طرف تھے انکی خاطر سے مشرکون نے انکو چھوڑ دیا تھا مشرکون کی عورتون یعنے ہند اور اسکی ساتھ والیون نے مسلمانون کے ناک اور کان کاٹے اور اُنکے پیٹ چاک کیے ہندنے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کیا اور انکا جگر نکالا اور اُسکو چبانے لگی مگر نگل نہ سکی تو اُسنے تھوک دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حمزہ کا جگر اسکے پیٹ مین پہونچ جاتا تو وہ دوزخ مین نہ جاتی - جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی حالت ملاحظہ فرمائی تو آپکو سخت صدمہ ہوا اور فرمایا کہ اگر مجھے قابو ملا تو مین کافرون کے ستر آدمیون کے ساتھ مثلہ کرونگا اُسپر اللہ سبحانہ نے یہ آیت نازل فرمائی وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين واصبر وما صبرك الا بالله حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ کے پاس جاکے کھڑے ہوے اُنکے ساتھ مثلہ کیا گیا تھا آپنے کوئی منظر ایسا نہین دیکھا جو اُس سے زیادہ آپکے دل کو صدمہ پہونچانے پھر آپنے فرمایا کہ اے چچا اللہ تمپر رحم کرے بیشک تم بڑے صلہ رحم کرنیوالے اور بہت نیکی کرنے والے تھے - اور حضرت جابر نے روایت کی ہو کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو مقتول دیکھا تو آپ رو دئے پھر جب آپنے یہ دیکھا کہ اُنکے ساتھ مثلہ کیا گیا ہو تو آپ چلا اُٹھے اور فرمایا کہ اگر صفیہ رنجیدہ نہوتین تو مین انھین ایسی حالت مین چھوڑ دیتا تاکہ (پرند اور درند انکا گوشت کھائین اور) یہ پرندون اور درندون کے پیٹ سے حشر کے دن اُٹھین صفیہ حضرت زبیر کی والدہ ہین اور حضرت حمزہ کی بہن ہین - اور محمد بن عقیل نے حضرت جابر سے روایت کی ہو کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کیفیت سنی جو حضرت حمزہ کے ساتھ کی گئی تھی تو آپ چلا اُٹھے اور جب آپنے خود انکی حالت ملاحظہ فرمائی تو چیخ اُٹھے - جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ لوٹکر آئے تو آپنے سنا کہ شہدائے انصار کے لیے عورتین رو رہی ہین آپنے فرمایا مگر حمزہ کے لیے کوئی رونے والا نہین ہو انصار نے جو اسکو سنا تو انھون نے اپنی عورتون کو حکم دیا کہ اپنے شہیدون سے پہلے حضرت حمزہ کے لیے روئین چنانچہ انھون نے ایسا ہی کیا - واقدی نے لکھا ہو کہ آجتک برابر زنان انصار مرثیون مین حضرت حمزہ سے ابتدا کرتی ہو اور کعب بن مالک نے حضرت حمزہ کے مرثیہ مین یہ اشعار کہے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ اشعار عبد اللہ بن رواحہ کے ہین اشعار

بکت عینی وحق لها بکاها ﴿۵۱﴾ وما یغنی البکاء ولا العویل
علی اسد الاله غداة قالوا ﴿﴾ لحمزة ذاکم الرجل القتیل

۵۱ ترجمہ اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہین دی گئی اور اگر تم صبر کرو تو بیشک وہ صبر کرنیوالون کے لیے بہتر ہو اور تمہارا صبر تو اللہ کی مدد سے ہی ہو اشعار ۵۱ میری آنکھ رو رہی ہو اور آنکھ کو رونا سزاوار ہو اگرچہ رونا اور چلانا کچھ فائدہ نہین دیتا + (آنکھ روئی) حمزہ شیر خدا پر جبکہ لوگون نے کہا کہ حمزہ تمہارے شہید ہوگئے ۱۲

اصیب المسلمون بہ جمیعا	ہناک وقد اصیب بہ الرسول	ابا یعلی لک الارکان ہدت	وانت الماجد البر الوصول
علیک سلام ربک فی جنان	یخالطہا نعیم لا یزول	الا یا ہاشم الاخیار صبرا	فکل فعالکم حسن جمیل
رسول اللہ مصطبر کریم	بامر اللہ ینطق اذ یقول	الا من مبلغ عنی لویا	فبعد الیوم دائلۃ تدول
وقبل الیوم ماعرفوا وذاقوا	وقائعنا بہا یشفی الغلیل	نسیتم ضربنا بقلیب بدر	غداۃ اتاکم الموت العجیل
غداۃ ثوی ابوجہل صریعا	علیہ الطیر حائمۃ تجول	وعتبۃ وابنہ خرا جمیعا	وشیبۃ عضہ السیف الصقیل
الا یا ہند لا تبدی شماتا	لحمزۃ ان عزکم ذلیل	الا یا ہند فابکی لا تملی	فانت الوالہ العبری الثکول

حضرت حمزہ کی شہادت ۱۵۔ شوال سنہ ۳ ہجری کو ہوئی اُسوقت عمر انکی ستاون برس کی تھی موافق اُن لوگون کے جو کہتے ہین کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر مین دو برس بڑے تھے اور بعض لوگون کا قول ہے کہ انکی عمر انسٹھ برس کی تھی موافق قول اُن لوگون کے جو کہتے ہین کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چار برس بڑے تھے اور بعض لوگون کا قول ہے کہ انکی عمر چون برس کی تھی یہ اُن لوگون کا قول ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام بعد نبوت کے مکہ مین دس برس کہتے ہین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اُسوقت باون برس کی ہوگی اور حضرت حمزہ کی چون برس اس باب مین کسی کا اختلاف نہین ہے کہ حضرت حمزہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر مین بڑے تھے۔ ہمین ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے اصحاب مین سے ایک شخص نے جو مقسم روایت کرکے بیان کیا انھون نے ابن عباس سے اسکی روایت پائی تھی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ پر نماز پڑھی اور اس نماز مین سات تکبیرین آپنے کہین پھر آپکے پاس جو شہید لایا گیا آپنے اُسپر حضرت حمزہ کے ساتھ نماز پڑھی الغرض آپنے انپر بہتر نمازین پڑھین۔ ہمین فتیان بن محمود بن سودا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنی احمد بن محمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی عیسی ابن علی بن عیسی بن جراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن جعفر ورکانی نے

سلہ ترجمہ۔ انکی شہادت سے تمام مسلمانون کو صدمہ ہوا + اور اسوقت رسول کو بھی صدمہ ہوا + اے ابو یعلی تمہاری شہادت سے ارکان ہل گئے + تم بڑے بزرگ نیکو کار صلہ رحم کرنیوالے تھے + تمپر خدا کا سلام ہو ایسی جنتون مین + جنمین ایسی نعمت ہو جو کبھی زائل نہو + اے ہاشمی نیکو کارو صبر کرو + کیونکہ تمھارے سب کام اچھے ہوتے ہین + رسول اللہ صبر کرنے والے بزرگ ہین + خدا کے حکم سے بولتے ہین جب وہ کچھ کہتے ہین + میری طرف سے کوئی لوی کو خبر دے کہ آجکے بعد اسکا انتقام لیا جائیگا + اور اس سے پہلے بھی کیا وہ نہین جانتے + ہمارے اُن واقعات کو جو بیمار کے لیے باعث شفا ہین + کیا تم لوگ جنگ بدر مین ہماری مار بہول گئے + جب تمہاری ... آئی تھی + جب ابو جہل گرا تھا + اور اسپر (گوشت خوار) پرند اُڑ رہے تھے + اور عتبہ اور انکا بیٹا گرا تھا + اور شیبہ کو چمکتی ہوئی تلوار نے کاٹا تھا + اے ہند حمزہ کی شہادت سے خوش نہو + تمھاری عزت ذلت سے بدل جائیگی + اے ہند چپ رہو کیونکہ تو (عنقریب) پریشان ہوکر چلا چلا کر روئیگی ۱۱

بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سعید بن میسرہ بکری نے انس بن مالک سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازے کی نماز پڑھتے تو چار تکبیرین کہتے تھے مگر حضرت حمزہ کی نماز مین آپنے ستر تکبیرین کہین اور ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ حمزہ پہلے شہید ہین جنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ہمین محمد بن محمد بن سرایا بن علی شاہ نے اور مسمار بن ابی بکر بن عویس وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے امام محمد بن اسمعیل جعفی (بخاری) سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین لیث نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابن شہاب نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے انھون نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے دو دو شہیدون کو ایک ساتھ قبر مین دفن کر دیتے تھے آپ پوچھتے تھے کہ ان دونون مین قرآن کسکو زیادہ یاد ہے جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تھا تو آپ قبر مین پہلے اُسی کو رکھتے تھے اور (جب آپ سب کو دفن کر چکے تو) آپنے فرمایا کہ مین قیامت کے دن ان لوگون کا گواہ ہون اور آپنے حکم دیا کہ یہ لوگ اپنے خون کے ساتھ دفن کر دیے جائین انکو غسل نہ دیا جائے۔ حضرت حمزہ اور اُنکے بھانجے عبد اللہ بن جحش ایک قبر مین دفن کیے گئے حضرت حمزہ کو کفن مین صرف ایک چادر دی گئی تھی (وہ بھی ایسی چھوٹی کہ) اگر اُنکے سر پر ڈالی جاتی تھی تو اُنکے پیر کھل جاتے تھے اور اگر اُس سے اُنکے پیر بند کیے جاتے تھے تو انکا سر کھل جاتا تھا لہذا (اُس چادر سے) انکا سر بند کر دیا گیا تھا اور) پیرون پر کچھ اذخر رکھ دیا گیا تھا اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ کچھ مسلمانون نے ارادہ کیا کہ اپنے مقتولون کو مدینہ لیجا کر وہان دفن کرین مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جہان وہ شہید ہوے وہین انکو دفن کرو۔ بواسطہ حضرت حمزہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث شافی مروی ہے۔ ہمین عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی ہبۃ اللہ بن [illegible] بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طالب یعنی محمد بن محمد غیلان بزار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے میری کتاب مین عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ سے ایک روایت ہے کہ انھون نے کہا مجھسے عمر بن شبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سری بن عیاض بن منقذ بن سلمی بن مالک نے [یہ مالک بیٹے ہین فاطمہ بنت ابی مرثد کناز بن حصین کے] بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے منقذ بن سلمی نے اپنے دادا ابو مرثد سے انھون نے اپنے حلیف حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپنے فرمایا ہر دعا مین یہ کلمہ ضرور کہا کرو اللھم انی اسألک باسمک الاعظم و رضوانک الاکبر ہمین ابو محمد ابن ابو القاسم دمشقی اپنی کتاب مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم نے اور ابو محمد بن عبد الرحمن بن ابی الحسن نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین سہل بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن منیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین

ابو طاہر فہلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن علی بن شعیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خالد بن خداش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حماد بن زید نے ابو الزبیر سے انھوں نے حضرت جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب حضرت معاویہ نے نہر کھدوائی تو ہم لوگ اپنے احد کے شہیدوں کے لیے چلائے (کیونکہ اس نہر میں انکی قبریں کھدتی تھیں ہمنے انکو دیکھا کہ بہت بیبیاکی سے کھود رہے تھے عبد الرحمن نے اس روایت میں اتنی بات اور زیادہ بیان کی ہو کہ یہ واقعہ شروع سنہ کا ہو وہ دونوں کہتے تھے کہ حماد بن زید نے کہا کہ جریر بن حازم نے ایوب سے نقل کر کے اتنی بات اور زیادہ مجھسے بیان کی کہ بیلچہ حضرت حمزہ کے پیر میں لگ گیا اور اس سے خون کی چھینٹیں اڑیں - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو -

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عویمر بن حارث اعرج بن سعد بن زراح بن عدی بن سہل بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصی ابن حارثہ - اسلمی - کنیت انکی ابو صالح اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو محمد ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے (امام) ابو عیسی ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہمیں ہارون بن اسحاق ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بحالت سفر روزہ رکھنے کی بابت پوچھا وہ برابر روزے رکھا کرتے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہو روزہ رکھو چاہو نہ رکھو - اس حدیث کو ایک جماعت ائمہ نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ حمزہ نے یہ سوال کیا تھا - ان ائمہ میں سے یحیی بن سعید انصاری اور ابن جریج اور ایوب سختیانی اور ابن عجلان اور شعبہ اور ثوری اور دونوں حماد وغیرہم ہیں اور دراوردی نے اور عبد الرحیم بن سلیمان نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انھوں نے حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہو - اور یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب نے اور محمد بن ابراہیم بن حارث وغیرہما نے ہشام سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حمزہ سے روایت کیا ہو - مگر پہلی ہی روایت صحیح ہو - اور اس حدیث کو سلیمان بن یسار نے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور حنظلہ بن علی وغیرہ ان سب لوگوں نے حمزہ بن عمرو سے روایت کیا ہو کہ انھوں نے کہا میں برابر روزے رکھا کرتا تھا - الی آخر الحدیث - اور نیز بواسطہ سلیمان اور عروہ کے ابو مراوح سے مروی وہ حمزہ سے روایت کرتے ہیں - انکی وفات ۶۱ھ میں ہوئی اسوقت انکی عمر اکہتر برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں اسی برس کی تھی - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو -

---

ملہ شہدا چونکہ زندہ رہتے ہیں لہذا زندوں کی طرح انکے جسم میں خون بھی رہتا ہو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہو ۱۲

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو- ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ صحیح نہیں ہو یہ وہم ہو اور انھون نے طبرانی سے انھون نے مطین سے انھون نے منجاب سے انھون نے شریک سے انھون نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حمزہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا حضرت نے فرمایا کہ اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور بسم اللہ کہہ لیا کرو مطین کہتے تھے مینے منجاب کو یہ کہتے ہوے سنا کہ اسمین شریک سے غلطی ہو گئی ہو- ہمین علی بن مسہر نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمر بن ابی سلمہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کر کے خبر دی- انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو اور ابو نعیم کا وہ کلام بھی نقل کیا ہو جو اوپر گذر چکا ہو اور کہا ہو کہ باوجودیکہ یہ وہم ہو جیسا کہ ہم بیان کر چکے ابو نعیم سے بھی اسمین وہم پر وہم ہو گیا ہو کیونکہ طبرانی نے انکا ذکر حمزہ بن عمرو اسلمی کے نام کے اخیر مین کیا ہو کوئی تذکرہ مستقل انکا نہین لکھا- ابو نعیم سے اسمین یہ وہم ہو گیا کہ انھون نے عمرو سے واو نکال ڈالا اور عمر لکھ دیا اور انکا تذکرہ مستقل قائم کیا پس انھون نے دو غلطیاں کین انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار بن مالک بن خنساء بن مبذول- انصاری- احد مین اپنے بھائی سعد کے ہمراہ شریک تھے یہ عدوی کا قول ہو ابن دباغ اندلسی نے انکا ذکر لکھا ہو-

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور انکے ہمراہ انکے بیٹے یزید بھی تھے دونون نے آپ سے بیعت کی- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یزید کے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکے لیے دعا فرمائی- ابو عمر نے انکا ذکر انکے بیٹے یزید کے نام مین کیا ہو یہان کوئی مستقل تذکرہ انکا نہین قائم کیا-

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ذی مشعار- ہمین ابو موسی یعنی محمد بن عمر بن ابی عیسی مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن ہارون نے ابو بکر بن ابی الحسن کی کتاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم زہری نے اور ابو محمد جوہری نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین محمد بن عباس خزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن معروف خشاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حارث بن محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن محمد بن عبد اللہ بن ابی سیف قریشی نے اپنے راویون سے جو اہل علم تھے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ قبیلۂ ہمدان کا وفد رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آیا اس وفد میں حمزہ بن مالک بن ذی مشعار بھی تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمدان کیا اچھا قبیلہ ہے کسقدر جلد وہ (دین کی) مدد پر آمادہ ہو گئے اور انکا لیف پر انھین کیسا صبر آگیا انمین ابدال ہین اور اسلام کے اوتاد ہین پس یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہمدان کے مخلاف خارف[1] اور یام اور شاکر اور اہل ہضب اور حقاف الرمل کے مسلمانون کے لیے ایک تحریر لکھدی تھی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن ہوذہ بن مالک بن سنان بن بیاع بن دلیم بن عدی بن جراز بن کاہل بن عذرہ - اہل حجاز مین سب سے پہلے یہی قبیلہ عذرہ کا صدقہ لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے - انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی قری مین اتنی زمین معافی مین دی تھی جسمین یہ تیر اندازی کر سکین اور انکا گھوڑا دوڑ سکے - (بالآخر) یہ وادی قری مین جا کے رسے یہانتک کہ (وہین) وفات پائی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ انکا نام جیم اور رائے مہملہ کے ساتھ ہے ہم اسکو وہان ذکر کر چکے ہین -

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قسریق بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی - قریشی عدوی - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور فتوحات مین بھی شریک تھے - طاعون عمواس مین وفات پائی - انکا تذکرہ ابو القاسم دمشقی نے لکھا ہے -

(سیدنا) حمل (رضی اللہ عنہ)

ابن سعدانہ بن حارثہ بن معقل بن کعب بن علیم بن جناب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید اللات ابن رفیدہ بن ثور بن کلب کلبی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے حضرت نے انکے لیے ایک جھنڈا منعقد کر دیا تھا اس جھنڈے کو لے کے یہ حضرت معاویہ کی طرف سے جنگ صفین مین شریک ہوئے تھے یہ کلام انھین کا ہے ع

البث قلیلا یلحق الہیجا حمل ۔ اور حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ انکے تمام غزوات مین شریک رہے اور سعد بن معاذ کا کلام جو انھون نے جنگ خندق مین کہا تھا اپنے حسب حال پڑھتے تھے ؎

البث قلیلا یلحق الہیجا حمل ۔۔۔ ما احسن الموت اذا حان الاجل

انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے مگر ابو موسی نے انکو ابن سعد کہا ہے حالانکہ صحیح ابن سعدانہ ہے کئی علما نے انکو ذکر کیا ہے -

[1] یہ سب نام ہین قبائل ہمدان کے ۱۲ منہ
[2] ترجمہ تھوڑی دیر ٹھیر جاؤ حمل بھی جنگ مین شریک ہوئے چاہتے ہین ۔ موت کیا اچھی معلوم ہوتی ہے جب وقت آجائے ۱۲

(سیدنا) حمل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن نابغہ بن جابر بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کثیر بن ہند بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل بن مدرکہ ہذلی بصرہ میں رہتے تھے۔ وہاں انکا ایک گھر بھی ہے کنیت انکی ابو نضلہ ہے مسلم بن حجاج نے انکا ذکر ان اہل مدینہ وغیرہ میں کیا ہے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہے ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب یعنے محمد بن حسن ماوردی نے سنا و لہٰذا اپنی سند سے ابو داؤد تک یعنے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مسعود مصیصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو عاصم نے ابن جریج سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے عمرو ابن دینار نے خبر دی انھون نے طاؤس سے سنا وہ حضرت ابن عباس سے وہ حضرت عمر سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے (ایک مرتبہ) جنین کے بارے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ (لوگون سے) پوچھا تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہوگئے اور انھون نے کہا مین دو عورتون کے درمیان مین تھا انمین سے ایک نے دوسرے کو ستون سے مارا اور اسکو قتل کردیا اسکے پیٹ مین بچہ تھا وہ بھی مرگیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بچے کے بارے مین ایک غلام آزاد کرنیکا حکم دیا اور یہ کہ وہ قاتلہ عورت قتل کردیجائے مسطح خیمہ کے ستون کو کہتے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حممہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حممہ دوسی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین ہمین ابو الفضل یعنے عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عوانہ نے داؤد اودی سے انھون نے حمید بن عبد الرحمن حمیری سے روایت کی کہ ایک شخص نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکا نام حممہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین اصفہان پر جہاد کیا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ حممہ کہتا ہے کہ وہ تیری ملاقات کو دوست رکھتا ہے اے اللہ اگر وہ سچا ہے تو اسکی سچائی کو پورا کردے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اسکے جھوٹ کو ظاہر کردے اگرچہ وہ ناپسند کرے اے اللہ حممہ کو اسکے اس سفر سے واپس نکر چنانچہ اصفہان مین انکی وفات ہوگئی۔ اشعری نے کہا ہے کہ اے لوگو ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا مگر ہم یہ جانتے ہین کہ حممہ شہید ہین۔ یہ اصفہان ہی مین دفن ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ اور احمد بن حنبل نے کتاب الزہد مین ہرم بن حیان عبدی سے انھون نے حممہ صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ہرم ایک شب کو انکے یہان رہے تو دیکھا کہ وہ رات بھر روتے رہے صبح ہرم نے انسے پوچھا کہ آپ کیون روتے ہین حممہ نے کہا مینے اس رات کو یاد کیا جسکی صبح کو لوگ قبرون سے اٹھائے جاینگے پھر وہ دوسری شب کو انکے پاس رہے تو اس شب بھی وہ روتے رہے ہرم نے انسے پوچھا تو انھون نے کہا کہ مجھے وہ رات یاد آگئی جسکی صبح کو ستارے پراگندہ ہو جاینگے الی آخر الحدیث

مین انکو یہی حمد سمجھتا ہون واللہ اعلم۔

(سیدنا) حمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ بن کلاب۔ قریشی زہری عبد الرحمن بن عوف زہری کے بھائی ہین زبیر نے کہا ہو کہ انھون نے ہجرت نہین کی نہ مدینہ مین آئے۔ زمانۂ جاہلیت مین ساٹھ برس زندہ رہے اور ساٹھ برس زمانۂ اسلام مین اور عبد اللہ بن زبیر کو وصیت کی تھی۔ انھین کے حق مین شاعر نے یہ شعر کہا ہو ؎

فیا عجبا اذ الم تفتق عیونہا　　تسار بنی عوف و قدرات حمن

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔ قاسم بن محمد بن معتمر بن عیاض بن حمن انکی اولاد مین سے تھے وہ ہدایت یافتہ لوگون مین تھے۔

(سیدنا) حمید (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ ہمین ابو موسی بن ابی بکر اصفہانی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن فضل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر بن عبد الرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یزید بن خالد رملی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین لیث نے زہری سے انھون نے عروہ ابن زبیر سے نقل کر کے خبر دی کہ حمید نے جو انصار مین سے ایک شخص تھے حضرت زبیر سے حرہ کی بابت جھگڑا کیا تھا۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ یہ حدیث صحیح ہو اسکی بہت سی سندین ہین مگر حمید کا ذکر سوا اس سند کے اور کسی سند مین مینے نہین دیکھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حمید (رضی اللہ عنہ)

ابن ثور بن حزن بن عمرو بن عامر بن ابی ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بعض لوگ انکو حمید بن ثور بن عبد اللہ ابن عامر بن ابی ربیعہ کہتے ہین۔ یہ ابو عمر کا قول ہو اور پہلا قول کلبی کا ہو۔ اور اور لوگون نے بھی کلبی کے موافق لکھا ہو۔ کنیت انکی ابو المثنی ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو الاخضر اور بعض لوگ کہتے ہین ابو خالد۔ یعلی بن اشدق سے روایت کی ہو کہ یہ غزوۂ حنین مین کفار کے ساتھ تھے بعد اسکے مسلمان ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہو کے اسلام لائے اور آپکے سامنے یہ اشعار پڑھے۔ اشعار

اضحی فؤادی من سلیمی مقصدا　　ان خطا منہا وان تعمدا　　حتی ارانا ربنا محمدا　　تیلوا من اللہ کتابا مرشدا

[1] ترجمہ۔ تعجب ہو کہ بنی عوف کی عورتون نے اپنی آنکھین کیون نہ پھاڑ ڈالین جب حمن مرے + [2] میرا دل سلیمی کی وجہ سے مقتول ہو گیا خواہ اسنے خطا سے یا عمداً + یہانتک کہ ہمارے پروردگار نے ہمین محمد کو دکھایا وہ اللہ کی ہدایت کرنے والی کتاب کو پڑھتے ہین ۱۲

فلم نکذب[۱] وخرر ناسجدا لنعطی الزکوۃ ونقیم المسجدا

محمد بن فضال مجاشعی نحوی نے کہا ہو کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شعرا کو یہ حکم دیدیا تھا کہ کوئی شخص عورت کیساتھ عشق بازی کو موزون نکرے ورنہ اُسے مین سزا دونگا تو حمید بن ثور نے یہ اشعار کہے **اشعار**

ابی[۲] اللہ الا ان سرحۃ مالک علی کل افنان العضاہ تروق فقد ذہبت عرضا وما فوق طولہا من السرح الا عشۃ وسحوق

فلا الظل من برد الضحی تستطیعہ ولا الفی من بعد العشی تذوق فہل انا ان عللت نفسی بسرحۃ من السرح موجود علی طریق

حمید بن ثور کا ذکر ان شعرامین کیا گیا ہو جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو۔ اور زبیر بن بکار نے روایت کی ہو کہ یہ مسلمان ہوکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے اور آپکے سامنے یہ اشعار پڑھے تھے **اشعار**

فلا[۳] یبعد اللہ الشباب وقولنا اذا ما صبونا صبوۃ سنتوب لیالی ابصار الغوانی وسمعہا الی واذ ریحی لہن جنوب

واذ ما یقول الناس شی تہون علینا واذ غصن الشباب رطیب

(سیدنا) حمید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن بن عوف بن خالد بن عفیف بن بجید بن رواس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری رواسی۔ یہ اور انکے بھائی جنید اور عمرو بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے آئے تھے یہ ہشام کلبی کا قول ہو۔

(سیدنا) حمید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یغوث بکری۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ ابوبکر میرے بھائی ہین اور مین انکا بھائی ہون مجھے کسی کے مال نے اسقدر نفع نہین دیا جسقدر انکے مال نے نفع دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) حمید (رضی اللہ عنہ)

ابن منہب بن حارثہ طائی۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہین۔ انکی روایتین حضرت علی اور حضرت عثمان سے ہین مین اسکے سوا اور کچھ نہین جانتا انھون نے یہ بھی کہا ہو کہ کچھ لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو مگر وہ صحیح نہین ہے۔

---

[۱] ترجمہ۔ ہمنے انکی تکذیب نہین کی اور سجدہ مین گر پڑے + ہم زکوۃ دیتے ہین اور نماز پڑھتے ہین ۱۲

[۲] ترجمہ۔ اللہ ہی چاہتا ہو کہ مالک کے درخت + تمام درختون کی شاخون سے بلند ہو جائین + عرض مین بھی بڑھ گئے ہین اور طول مین + انسے زیادہ کوئی درخت نہین مگر درخت بے شاخ اور درخت خرما + پس نہ دوپہر کا سایہ اُن تک پہونچتا ہو اور نہ بعد زوال کا سایہ انکو ملتا ہو + پس کیا اگر مین اپنے دل کو کسی درخت سے بہلاؤن + اِن درختون مین سے تو اسکی کوئی سبیل ہو ۱۲

[۳] ترجمہ۔ اللہ شباب کو اور ہمارے اس کہنے کو قائم رکھے + کہ جب ہم کوئی گناہ کرینگے تو توبہ کرلینگے + گانے والی عورتون کے دیکھنے اور انکے سننے کی راتین + جبکہ انکے لیے پہلو حرکت کرتے تھے + اور جبکہ لوگون کی باتین ہماری نسبت کمزور تھین + اور جبکہ جوانی کی شاخ تروتازہ تھی ۱۲

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) حُمَیَّر (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی ۔ قاری ۔ بھائی ہیں بنی خطمہ کے ۔ انھوں نے معاذہ سے نکاح کیا تھا جو عبد اللہ بن ابی بن سلول کی بی بی تھیں انسے دو لڑکے توام پیدا ہوے تھے حارث اور عدی اور انکی بیٹی ام سعد پیدا ہوئی تھیں ۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے ۔

(سیدنا) حَمَیَّر (رضی اللہ عنہ)

بنی سلمہ کے حلیف ہیں مسجد ضرار[۱] کے لوگوں میں سے تھے آخر میں انھوں نے توبہ کی اور انکی توبہ اچھی ہوئی ۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے انھوں نے غلابی سے نقل کیا ہے ۔ اور ابو علی غسانی نے کہا ہے کہ انکا نام حمیر ہے اور بعض لوگ الحمیر کہتے ہیں الف لام کیساتھ یہ انصاری ہیں خطمی ہیں اور بعض لوگ اشجعی کہتے ہیں ۔ بنی سلمہ کے حلیف ہیں مسجد ضرار والوں میں سے تھے پھر توبہ کی اور انکی توبہ عمدہ ہوئی ابن ماکولا نے انکو دو شخص قرار دیا ہے اور موافق قول غسانی کے یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم ۔

(سیدنا) حُمَیْضَر (رضی اللہ عنہ)

ابن رقیم ۔ احد میں اور اسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے یہ ان چار آدمیوں میں سے ہیں جنکے سوا قبیلۂ اوس اللہ کا اور کوئی شخص اسلام نہیں لایا ۔ یہ عدوی اور ابن قداح کا قول ہے ۔

(سیدنا) حُمَیْل (رضی اللہ عنہ)

ابن بُصرہ ۔ کنیت ابو بصرہ اور بعض لوگ انکو جمیل جیم کے ساتھ کہتے ہیں یہ اوپر بیان ہو چکا ہے اور بعض لوگ انکو بصرہ بن ابی بصرہ کہتے ہیں انکا ذکر بھی باب بے کی ردیف میں ہو چکا ہے ۔ یہ حمیل بضم حاء و فتح میم ہے یہی صحیح ہے ۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ مینے ایک شیخ سے پوچھا کہ جمیل بفتح جیم کو آپ جانتے ہیں انھوں نے کہا اے شیخ واللہ کسی نے غلطی کی یہ نام حمیل بن بصرہ ہے وہ اس لڑکے کے دادا تھے ایک لڑکا انکے ہمراہ تھا اسکی طرف انھوں نے اشارہ کیا مصعب زبیری نے انکا ذکر اس طرح لکھا ہے حمیل بن بصرہ بن ابی بصرہ حمیل اور بصرہ اور ابو بصرہ یہ سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور ان سب نے آپ سے حدیثیں روایت کی ہیں حضرت ابو ہریرہ نے بصرہ بن ابی بصرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا تین مسجدوں کے (اور کسی مسجد کی زیارت کے) لیے کجاوے نہ باندھے جائیں (یعنے سفر نہ کیا جائے) مسجد حرام اور میری یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس ۔ سعید بن ابی سعید مقبری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے (انکا نام) حمیل بن ابی بصرہ بتایا ۔ واللہ اعلم ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ۔

---

[۱] منافقوں نے بمقابلہ مسجد نبوی کے مقابلہ میں ایک مسجد بنائی تھی اُسی کا نام مسجد ضرار تھا ۱۲

باب الحاء والنون

(سیدنا) حنبل (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ۔ انسے معن بن حوبہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین غزوۂ حنین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپنے دو حصہ گھوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا مقرر کیا تھا۔ انکا ذکر ابن ماکولا نے کیا ہو۔

(سیدنا) حنش (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیل۔ بنی نعیلہ بن ملیل مین سے ایک شخص ہین۔ غفار بن ملیل کے بھائی ہین۔ دلائل نبوت کے متعلق ایک حدیث انھون نے روایت کی ہو حدیث بڑی ہو۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے آپنے انکو اسلام کی طرف بلایا چنانچہ یہ مسلمان ہوگئے اور آپنے انکو کچھ بچے ہوے ستّو بھی کھلائے تھے۔

(سیدنا) حنش (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو المعتمر۔ صحابہ مین انکا ذکر کیا گیا ہو مگر کوئی روایت انکی صحیح نہین ہو۔ جابر جعفی نے ابو الطفیل سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے حنش یعنے ابو المعتمر سے سنا ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جنازے کی نماز پڑھائی پھر آپنے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ انگیٹھی لیے ہوے ہو پس آپنے اسکو بہت ڈانٹا یہانتک کہ وہ مدینہ کے ٹیلون مین پوشیدہ ہوگئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حنطب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ کنیت ابو عبد اللہ۔ دادا ہین مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ انکی صرف ایک حدیث ہو جسکی سند ضعیف ہو اسکو جعفر بن مسافر اور عبد السلام بن محمد حرانی نے ابن ابی فدیک سے انھون نے مغیرہ بن عبد الرحمن سے انھون نے عبد المطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ ابوبکر و عمر (میرے نزدیک) ایسے ہین جیسے سر مین کان اور آنکھ اس حدیث کو علی بن مسلم وغیرہ نے ابن ابی فدیک سے انھون نے عبد العزیز بن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عبد اللہ بن حنطب سے روایت کیا ہو۔ ہمین احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو رشید یعنے عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسعود یعنے سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن سعد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن محمد انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا حنطب سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اُسی حال مین حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما آئے تو حضرت نے فرمایا کہ یہ دونون کان اور آنکھ ہین ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ مغیرہ بن عبدالرحمن خزامی ہین ضعیف ہین فقیہ مخزومی صاحب الرائے نہین ہے وہ حدیث مین معتبر ہین اور انکی رائے عمدہ ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حنظل (رضی اللہ عنہ)

ابن ضرار بن حصین۔ انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے۔ حمید بن عبدالرحمن حمیری نے حنظل بن ضرار سے روایت کی ہے کہ وہ زمانۂ جاہلیت کے آدمی تھے پھر وہ اسلام لائے وہ کہتے تھے کہ مین ایک دن عرب کے کسی بادشاہ کے ہمراہ تھا اُسنے مجھسے کہا کہ اے حنظل میرے قریب آجاؤ مین تمکو ان نالائق آدمیون سے علیحدہ کرلونگا مین تمسے باتین کرون اور تم مجھسے باتین کرو دیکھو آدمی جب کوئی عمارت بناتا ہے یا کسی شہر مین رہتا ہے تو چاہتا ہے کہ وہی اُسکی جگہ ہو جائے مگر مین خدا کی قسم چاہتا ہون کہ کسی حبشی غلام کا غلام ہو جاؤن مگر قیامت کی آفت سے بچ جاؤن انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

بن یادت یا۔ یہ حنظلہ بن ابو حنظلہ انصاری کے مسجد قبا کے امام تھے۔ بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے۔ انسے جبلہ ابن سحیم نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مین حنظلہ انصاری امام مسجد قبا کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا وہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے انھون نے پہلی رکعت مین سورۂ مریم پڑھی جب آیت سجدہ پر پہونچے تو انھون نے سجدہ کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ثقفی۔ یہ ایک مجہول شخص ہین۔ انکا شمار اہل حمص مین ہے۔ عنبسہ بن حارث نے قدامہ ثقفی اور حنظلہ ثقفی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب دن چڑھ جاتا اور ہر شخص (مسجد سے اپنے گھر) چلا جاتا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد تشریف لیجاتے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے بعد اُسکے لوٹ آتے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حذیم بن حنیفہ مالکی کنیت انکی ابو عبید۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بنی حنیفہ مین سے ہین۔ اور بعض لوگون نے

کہا ہے کہ حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم تمیمی سعدی ہیں۔ عقیل نے ایسا ہی کہا ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ یہ حنظلہ بیٹے ہیں حذیم کے
اور انھوں نے انکا نسب نہیں بیان کیا اور کہا ہے کہ یعقوب بن اسحاق نے حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم سے روایت
کی ہے کہ انھوں نے کہا حذیم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حنظلہ میرے لڑکوں میں سب سے چھوٹا ہے الی آخر الحدیث۔
بخاری نے انکا ذکر لکھا ہے مگر پورا ذکر نہیں لکھا۔ ان حنظلہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا بعد بلوغ
یتیمی[1] نہیں رہتی۔ انسے ذیال بن عبید بن حنظلہ نے روایت کی ہے یہ قول ابو عمر کا ہے۔ اور ابن مندہ نے (انکا ذکر اسطرح)
لکھا ہے حنظلہ بن حذیم بن حنیفہ مالکی۔ بعض لوگ انکو حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم کہتے ہیں وہ دادا ہیں ذیال بن عبید کے اور
انھوں نے کہا ہے کہ یہ بنی اسد بن مدرکہ سے ہیں میں اس نسب کو نہیں جانتا شاید یہ اسد خزیمہ بن مدرکہ کے بیٹے ہوں
اور انکا مالکی کہنا بھی ہمارے قول کی تائید کرتا ہے کہ وہ اسد بن خزیمہ سے ہیں کیونکہ مالک ایک شاخ ہے بنی اسد بن خزیمہ
کی اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جنکو انکے والد حنیفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے تھے اور عرض کیا تھا
کہ یا رسول اللہ میں اب بوڑھا ہوا اور یہ میرے تمام لڑکوں میں چھوٹا ہے پس حضرت نے انہیں دعا دی اور فرمایا کہ لڑکے
یہاں آؤ پھر آپ نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تمھیں برکت دے۔ اس حدیث کو عمر بن سہل مازنی نے ذیال بن عبید
ابن حنظلہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے اپنے دادا حنظلہ سے سنا کہ میرے باپ اور میرے چچا بیان کرتے تھے
کہ حنظلہ نے اپنے سب بیٹوں سے کہا تھا کہ تم یکجا ہو جاؤ۔ ہمیں ابو یاسر یعنے عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ
ابن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو سعید مولی بنی ہاشم نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زیاد بن عبید بن حنظلہ بن حذیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حنظلہ بن حذیم سے سنا وہ
کہتے تھے کہ انکے دادا حنیفہ نے حذیم سے کہا کہ میرے بیٹوں کو میرے پاس جمع کر دو میں کچھ وصیت کرنا چاہتا ہوں
چنانچہ حذیم نے سب کو جمع کر دیا حنیفہ نے کہا سب سے پہلی وصیت میری یہ ہے کہ یہ یتیم جو میری تربیت میں ہے اسکے
سو اونٹ ہیں جنکو ہم زمانۂ جاہلیت میں مطیبہ کہتے تھے حذیم نے کہا اے باپ میں نے تمہارے بیٹوں کو کہتے سنا ہے کہ ہم
باپ کے سامنے تو اسکا اقرار کر لینگے مگر انکے بعد پھر پلٹ جائینگے حنیفہ نے کہا تو میرے اور تمھارے درمیان رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم حکم ہیں حکیم نے کہا ہاں ہم اس بات پر راضی ہیں پس حذیم اور حنیفہ اور حنظلہ سب چلے اور ایک لڑکا حنظلہ
کے ساتھ تھا پس جب یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پہونچے تو آپکو سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے
حنیفہ تم کیوں آئے ہو انھوں نے اپنے ہاتھ کو حذیم کے اوپر رکھکر کہا کہ مجھے اس بات کا خیال آیا کہ شاید ایکا یک مجھے

---

[1] یتیمی نہ رہنے کا یہ مطلب ہے کہ جو نرمی اور مدارات یتیم کے ساتھ ضروری ہے وہ اسکے ساتھ ضروری نہیں ۱۲

موت آجائے پس مینے چاہا کہ مین وصیت کردن اور مینے کہا کہ سب سے پہلی وصیت میری یہ ہی کہ یہ یتیم جو میری تربیت مین ہو اسکے سو اونٹ ہین جنکو ہم زمانہ جاہلیت مین مطیبہ کہتے تھے (یہ سنکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوئے یہانتک کہ ہم لوگون نے غصہ کے آثار آپکے چہرہ مین دیکھے آپ بیٹھے ہوئے تھے اور (اسکو سنکر) آپ اپنے گھٹنون کے بل بیٹھ گئے اور فرمایا کہ نہین نہین نہین صدقہ پانچ ورنہ دس ورنہ پندرہ ورنہ بیس ورنہ پچیس ورنہ تیس اور اگر بہت زیادہ ہو تو چالیس راوی کہتا ہی کہ پھر لوگون نے حنیفہ کو رخصت کر دیا یتیم کے ساتھ ایک لاٹھی تھی جسکے سہارے سے وہ چل رہا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یتیم کی یہ لاٹھی بہت بڑھ گئی ابو حنظلہ کہتے تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب تشریف لائے تو حنیفہ نے کہا کہ میرے کئی بیٹے ہین انمین سے بعض کے داڑھی نکل آئی اور بعض کم عمر ہین اور یہ سب سے چھوٹا ہی لہذا آپ اُسکے لیے دعا فرمائیے پس آپنے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تمھین برکت دے۔ یا یہ فرمایا کہ اسمین برکت دی جائے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور اسمین اختلاف ہی جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ابن ربیعہ مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہی ربیعہ بیٹے ہین صیفی بن رباح بن حارث بن مخاشن ابن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم کے تمیمی ہین۔ کنیت انکی ابو ربعی اور انکو لوگ حنظلہ اسیدی اور کاتب کہتے ہین کیونکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خط کتابت کیا کرتے تھے یہ اکثم بن صیفی کے بھتیجے ہین یہی ہین جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ جمل واقع بصرہ مین پیچھے رہگئے تھے۔ انسے ابو عثمان ہندی نے اور یزید بن شخیر نے اور مرقع بن صیفی نے روایت کی ہی۔ ہمین ابو جعفر یعنے عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے بشر بن ہلال بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جعفر بن سلیمان نے بیان کیا ترمذی کہتے تھے اور ہمسے ہارون بن عبد اللہ بزار نے بہی بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سیار نے بیان کیا یہ دونون کہتے تھے ہمسے سعید جریری نے ابو عثمان سے انھون نے حنظلہ اسیدی سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبون مین سے تھے نقل کر کے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گذر انکی طرف ہوا یہ رو رہے تھے حضرت ابوبکر نے پوچھا کہ اے حنظلہ کیون رو رہے ہو انھون نے کہا کہ اے ابوبکر حنظلہ منافق ہو گیا جب ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہین تو آپ ہمسے دوزخ اور جنت کے حالات بیان کرتے ہین گویا ہم اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے ہین پھر جب ہم آپکے پاس سے لوٹ کے آتے ہین تو عورتون مین اور مال اسباب مین مشغول ہو جاتے ہین اور بہت سی باتین بھول جاتے ہین حضرت ابوبکر نے کہا خدا کی قسم ہمارا بھی

سیلے وہ سو اونٹ اس یتیم کو بطور صدقہ کے دینا چاہتے تھے حضرت نے منع فرمایا کہ اسقدر نہ دو ۱۲

یہی حال ہو چلو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں (حنظلہ کہتے تھے) پھر ہم دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپنے پوچھا کہ اے حنظلہ تمھارا کیا حال ہو انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہو گیا ہو ہم جب آپکے پاس ہوتے ہین آپ دوزخ اور جنت کے حالات ہمسے بیان کرتے ہین تو گویا ہم اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے ہین پھر جب ہم لوٹ کے جاتے ہین تو عورتون مین اور مال مین مشغول ہو جاتے ہین اور بہت سی باتین بھول جاتے ہین لپس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اپنے اُسی حال پر قائم رہو جس حال مین میرے پاس سے اُٹھکے جاتے ہو تو بیشک تمھاری مجلسون مین اور تمھارے راستون مین اور تمھارے بسترون پر فرشتے تمسے مصافحہ کرین ولیکن اے حنظلہ کوئی وقت کیسا ہوتا ہو کوئی وقت کیسا۔ اس حدیث کو سفیان نے جریری سے اسی طرح روایت کیا ہو۔ اور ابو داؤد طیالسی نے عمران سے انھون نے قتادہ سے انھون نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے انھون حنظلہ سے اسی طرح روایت کیا ہو ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حنظلہ کے جیسے لوگون کی اقتدا کرو۔ آخر مین یہ قرقیسیا مین جا کے رہے تھے اور وہین وفات پائی جب انکی وفات ہوئی تو انکی بی بی نے بہت جزع فزع کی انکے پروس والی عورتون نے انکو منع کیا کہ تمھارا ثواب جاتا رہیگا اُسکے جواب مین انھون نے کہا اشعار

تعجبت[۱] دعد لمحزونة — تبکی علی ذی شیبۃ شاحبا — ان تسالینی الیوم ماشفنی — اخبرک قولا لیس بالکاذب
ان سواد العین اودی بہ — حزن علی حنظلۃ الکاتب

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عامر۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہو کہ ابو عامر کا نام عمرو بن صیفی بن زید بن امیہ بن ضبیعہ ہو اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ یہ حنظلہ بیٹے ہین ابو عامر راہب بن صیفی بن نعمان بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن حارثہ کے۔ انصاری ہین اوسی ہین پھر بنی عمرو بن عوف سے ہوے۔ انکے والد ابو عامر زمانۂ جاہلیت مین راہب کے لقب سے مشہور تھے۔ ابو عامر اور عبد اللہ بن ابی بن سلول دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بوجہ اُن احسانات کے جو اللہ نے آپ پر کیے تھے حسد تھا پس عبد اللہ بن ابی تو دل مین نفاق رکھتا تھا اور ابو عامر مکہ

---

[۱] وعد ایک عورت کا نام ہو ایک رنجیدہ عورت کے حال پر تعجب کرتی ہو کہ وہ ایک بوڑھے لاغر کے لیے کیون روتی ہو + اگر تو مجھسے پوچھتی ہو کہ کس غم نے مجھے لاغر کر دیا ہو + تو مین تجھسے ایک ایسی بات بیان کرتی ہون جو جھوٹی نہین ہو + آنکھ کی پتلی کو ہلاک کر دیا + حنظلہ کاتب کے غم نے ۱۲+

چلے گئے تھے پھر غزوۂ احد مین کفار قریش کے ہمراہ لڑنے کے لیے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام فاسق رکھا تھا یہ مکہ ہی مین مقیم رہے یہانتک کہ جب مکہ فتح ہوا تو ہرقل کے پاس روم بھاگ گئے اور وہین بحالت کفر ۹ھ ہجری مین مر گئے اور بعض لوگ کہتے ہین ۱۰ھ مین انکے ساتھ کنانہ بن عبد یالیل اور علقمہ بن علاثہ بھی تھے ان دونون نے انکی میراث مین جھگڑا کیا ہرقل نے کنانہ کو انکی میراث دلائی اور علقمہ سے کہا کہ ابو عامر اور کنانہ دونون مدر کے رہنے والون مین سے ہین اور تم وبر کے رہنے والون مین سے ہو۔ مگر انکے بیٹے حنظلہ مسلمانون کے سردار اور بزرگون مین سے ہین غسیل الملائکہ کے لقب سے مشہور ہین۔ یہ لقب انکا اس وجہ سے ہوا (جو ہم ذیل کی روایت مین ذکر کرتے ہین) ہمین ابو جعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب حنظلہ شہید ہوگئے) کہ حنظلہ کو ملائکہ غسل دے رہے ہین تم انکے گھر والون سے پوچھنا کہ وہ کیا کام کرتے تھے (جس سے ایسا مرتبہ انکو ملا) چنانچہ انکی بی بی سے پوچھا گیا انھون نے کہا کہ جسوقت انھون نے اعلان جنگ سنا اُسی وقت بحالت جنابت وہ چلے گئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی وجہ سے ملائکہ نے انکو غسل دیا۔ عند اللہ انکی یہ بزرگی اور شرف کافی ہے جب حنظلہ احد کے دن لڑ رہے تھے تو انسے اور ابو سفیان ابن حرب سے مقابلہ ہوا ابو سفیان پر غالب آگئے اور قریب تھا کہ اسکو قتل کر دیتے یکایک شداد بن اسود معروف بابن شعوب لیثی آگیا اور اُسنے ابو سفیان کی مدد کی پس ابو سفیان چھوٹ گیا اور حنظلہ شہید ہوگئے ابو سفیان نے یہ شعر کہا ؎

ولو شئت نجتنی کمیت طمرۃ ولم احمل النعماء لابن شعوب

بعض لوگون کا قول ہے کہ انھین ابو سفیان بن حرب نے قتل کیا تھا اور کہا تھا کہ حنظلہ کے عوض مین حنظلہ کو مارا حنظلہ ایک ابو سفیان کا لڑکا بھی تھا جو بدر کے دن بحالت کفر قتل کیا گیا تھا۔ قتادہ نے انس سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا اوس وخزرج نے باہم فخر کیا اوس نے کہا حنظلہ ہمین مین سے تھے جو غسیل الملائکہ تھے اور عاصم بن ثابت بھی ہمین مین تھے جنکو بھڑ نے بچایا تھا اور سعد بن معاذ بھی ہمین مین سے تھے جنکی موت سے رحمن کا عرش ہل گیا تھا اور خزیمہ بن ثابت بھی ہمین مین سے تھے جنکی ایک شہادت دو آدمیون کی شہادت کے برابر رکھی گئی تھی۔ خزرج والون نے کہا کہ ہم مین چار آدمی تھے جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قرآن یاد کر لیا تھا انکے سوا اور کسی نے پورا قرآن یاد نہ کیا تھا (وہ چار آدمی یہ ہین) زید بن ثابت ابو زید۔ ابی بن کعب۔ معاذ بن جبل۔ مطلب انکا یہ تھا کہ قبیلۂ اوس مین سے کسی نے پورا قرآن یاد نہ کیا تھا ورنہ حضرت علی ابن ابی طالب اور عبد اللہ بن مسعود اور موافق ایک قول کے سالم مولی ابی حذیفہ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص وغیرہم نے بھی

---

۵ ترجمہ۔ اگر مین چاہتا تو میرا گھوڑا مجھے جست کر کے بچا لیتا + اور مین ابن شعوب کا احسان نہ لیتا ۱۲

پورا قرآن یاد کر لیا تھا۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

عبشمی۔ انکا ذکر عسکری نے کیا ہی اور انھون نے ابان قطان سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابو العالیہ سے انھون نے ابان قطان سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابو العالیہ ریاحی سے انھون نے حنظلہ عبشمی سے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا جب کچھ لوگ بیٹھکر اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہین تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہی کہ اے لوگو اٹھو تمھاری مغفرت کر دی گئی تمھارے گناہ نیکیون سے بدل دیے گئے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن علی۔ انکا تذکرہ محفوظ نہین ہی۔ انکی حدیث حسین معلم نے عبداللہ بن بریدہ سے انھون نے حنظلہ بن علی سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میرے خوف کو دور کر دے اور میری برہنگی کو پوشیدہ رکھ اور میری امانت کو محفوظ رکھ اور میرے قرض کو ادا کرا دے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اسلمی۔ حسن بن سفیان نے وحدان مین انکا ذکر کیا ہی مگر صحیح نہین ہی۔ ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے زیاد بن سعد نے خبر دی کہ انسے ابو الزناد نے بیان کیا کہ حنظلہ بن عمرو اسلمی نے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انسے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کی طرف بھیجا اور اس لشکر کو یہ حکم دیا کہ قبیلۂ عذرہ کے فلان شخص کو اگر تم پانا تو آگ مین جلا دینا وہ کہتے تھے جب یہ لشکر چلا گیا اور نظر سے غائب ہو گیا تو آپنے پھر بلند آواز سے فرمایا آدمی بھیجا کہ اگر تم اس شخص کو پانا تو قتل کر دینا آگ مین نہ جلانا آگ مین جلانا خدا کا کام ہی ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ وہم ہی صحیح نام انکا حمزہ بن عمرو ہی۔ اس حدیث کو عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرزاق سے اپنی سند سے روایت کیا ہی اور انکا نام حمزہ بن عمرو بتایا ہی۔ اور اسی حدیث کو محمد بن بکر نے ابن جریج سے اسی طرح روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قسامہ بن قیس بن عبید بن طریف طائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین یہ اور انکی بیٹی زینب حاضر ہوئی تھین

جو اسامہ بن زید کی بی بی تھین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے انکی بیٹی زینب کے نام مین لکھا ہی۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس انصاری زرقی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پیدا ہوے تھے۔ واقدی نے انکا ذکر کیا ہی انھون نے حضرت عمر اور عثمان اور رافع بن خدیج سے روایت کی ہی اور انسے ابن شہاب نے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس انصاری ظفری۔ بنی حارثہ بن ظفر سے ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی جھگڑا (فیصل کرنے کے لیے) پیش کیا تھا ابن دباغ نے دارقطنی سے انکا ذکر نقل کیا ہی۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ عبدان مروزی نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین انکی حدیث سفیان نے زہری سے انھون نے حنظلہ بن قیس سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا کہ ابن مریم بھی احرام باندھینگے صرف حج کا یا صرف عمرہ کا یا دونون کا پھر عبدان نے حنظلہ بن علی کے تذکرہ مین ابوہریرہ سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا اور اسکو کئی آدمیون نے زہری سے بھی اسی طرح روایت کیا ہی پس اس بنا پر صحیح نام انکا حنظلہ بن علی ہوگا اور وہ تابعی ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان۔ ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد اللہ اصفہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ضرار بن صرد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن ہاشم نے محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع سے انھون نے اپنے والد سے اُن لوگون کے نام ہین جو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سے حضرت علی کے ساتھ تھے حنظلہ بن نعمان کا نام بھی نقل کر کے بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ احد مین اور اسکے بعد کے تمام غزوات مین شریک تھے یہی ہین جنھون نے حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی بی بی خولہ سے بعد انکے نکاح کیا تھا۔ ابن دباغ نے عدوی سے انکا ذکر نقل کیا ہی۔ میں نہین جانتا کہ یہ وہی ہین جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہین اگر پہلے تذکرہ مین بھی پورا نسب

بیان کیا گیا ہوتا تو ہم پہچان لیتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہوذہ۔ ابوموسی نے کہا ہو کہ عبدان نے صحابہ میں انکو ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ ہمسے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن سلیمان جعفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبید اللہ بن اجلح نے اپنے والد سے انھون نے بشیر بن تیم وغیرہ سے مولفۃ القلوب کے نامون مین نقل کرکے خبر دی کہ انھین سے بنی عامر بن صعصعہ کے خاندان سے خالد بن ہوذہ بن خالد ابن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بھی تھے جو بھائی ہین حنظلہ بن عمرو کے۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہو مین کہتا ہون کہ ابوموسی نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ بھائی ہین حنظلہ بن عمرو کے حالانکہ مین سمجھتا ہون کہ انکا نام حرملہ ابن ہوذہ ہو اور عدا ابن خالد ان دونون کے چچا ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ابن قانع نے مطین سے انکا ذکر نقل کیا ہو انھون نے کہا ہو کہ حنظلہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ آدمی اُس نام سے پکارا جائے جو اُسکو بہت پسند ہو۔ ابن دباغ نے انکا ذکر لکھا ہو۔

(سیدنا) حلیف (رضی اللہ عنہ)

ابن رباب بن حارث بن امیہ بن زید بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف۔ انصاری۔ احد اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے اور غزوہ موتہ مین شہید ہوئے۔ یہ غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہو اور ابن ماکولا نے انکا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ صحابی ہین۔

(سیدنا) حنیفہ (رضی اللہ عنہ)

رقاشی۔ چچا ہین ابوحرہ کے۔ ابوحرہ کے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ حکیم بن ابی یزید کہتے ہین اور بعض لوگ کچھ اور کہتے ہین۔ حماد بن سلمہ نے واصل بن عبد الرحمن سے انھون نے ابوحرہ رقاشی سے انھون نے اپنے چچا حنیفہ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا مال (دوسرے مسلمان کے لیے) جائز نہین مگر اُسکی خوشی سے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حُنین (رضی اللہ عنہ)

حضرت عباس بن عبد المطلب کے غلام تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور خادم تھے مگر آپنے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو دیدیا تھا انھون نے انکو آزاد کردیا۔ یہ دادا ہین ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین کے اور بعض لوگون کا قول ہو کہ یہ حضرت علی

ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے - ابو حنین بن عبد اللہ بن حنین نے جو ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین کے بھائی تھے اپنی بھتیجی سے روایت کی ہو وہ اپنے ماموں سے جنکا نام ابن الشاعر تمار روایت کرتی ہین کہ انکے دادا حنین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے آپکی خدمت کیا کرتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرچکتے تھے تو آپکے وضو کا غسالہ یہ آپکے اصحاب کے پاس لیجاتے تھے وہ کچھ اُسے اپنے چہرون پر ملتے تھے اور کچھ پیتے تھے راوی کہتا ہو کہ پھر حنین نے غسالہ لانا موقوف کردیا تو لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی آپنے حنین سے پوچھا تو انھون نے کہا اب مین اسکو ایک گھڑے مین بھر لیتا ہون جب پیاسا ہوتا ہون تو اُسی کو پیتا ہون - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمنے کسی غلام کو دیکھا ہو جو ایسی چیز جمع کرتا ہو جیسے اُسنے جمع کی ہو بعد اُسکے آپنے انھین عباس کو دیدیا اور انھون نے انکو آزاد کردیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

باب الحاء والواو

(سیدنا) حوثرہ (رضی اللہ عنہ)

عصری - ابن ابی علی نے انکا ذکر کیا ہو اور اپنی سند سے بشر بن آدم سے انھون نے سہل بنت سہل عصریہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہم وفد عبد القیس مین منذر کے ہمراہ گئے تھے مین اور منذر ساتھ تھا (پس جب مدینہ پہونچے) تو منذر اپنی سواری سے اُترے اور وہ اپنے کپڑے پہننے لگے اور ہم لوگ جلدی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیر آگے کی طرف پھیلائے ہوے تھے اور ہم لوگ آپکے اِدھر اُدھر بیٹھے ہوے تھے جب منذر آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے مصافحہ کیا اور اپنے پیر سمیٹ لیے اور انکو اپنے پیرون کی جگہ پر بٹھلایا اور فرمایا کہ ہمنے یہ جگہ تمھارے لیے خالی کردی ہو منذر کے چہرہ پر کچھ زخم تھا انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے عرض کیا کہ منذر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اشج ہو اور فرمایا کہ تم مین دو عادتین ایسی ہین کہ اللہ انکو دوست رکھتا ہو بردباری اور انجام بینی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) حوشب (رضی اللہ عنہ)

ابن طخیہ اور بعض لوگ انکو طخمہ کہتے ہین ابن عمرو بن شرحبیل بن عبید بن عمرو بن حوشب بن اطلوم بن الہان بن سلاد ابن زرعہ بن قیس بن جنفار بن سبا اصغر بن کعب بن زید بن سہل بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبد شمس بن وائل ابن غوث بن حمیر حمیری الہانی یہ ذی ظلیم کے لقب سے مشہور ہین - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین مسلمان ہوچکے تھے انکا شمار اہل یمن مین ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور تمام اہل سیر کا

اور علما سے حدیث کا اتفاق ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پاس جریر بن عبد اللہ بجلی کو بھیجا تھا اور انھیں کے ہاتھ ایک
خط انکو لکھا تھا کہ یہ اور ذوالکلاع اور فیروز دیلمی اور وہ لوگ جو انکے مطیع ہوں سب ملکر اسود کذاب عنسی کے قتل میں مدد دیں۔
محمد بن عثمان بن حوشب نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا جب اللہ تعالی نے
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ظاہر فرمایا تو میں نے چالیس سواروں کو عبد شر کی ہمراہی میں بھیجا چنانچہ عبد شر مدینہ پہونچے تو انھوں نے
پوچھا کہ محمد کون ہیں پھر کہا کہ آپ کیا پیغام ہمارے پاس لائے ہیں (ہمکو سنائیے) اگر وہ حق ہو تو ہم اُسکی پیروی کرینگے حضرت نے
فرمایا کہ نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور خونریزی نکرو اور اچھی باتوں کا حکم دو اور بری بات سے منع کرو عبد شر نے کہا یہ باتیں تو بہت
عمدہ ہیں اور وہ مسلمان ہو گئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھوں نے کہا عبد شر حضرت نے فرمایا
نہیں بلکہ تم عبد خیر ہو اور انھیں کے ہاتھ آپنے حوشب ذی ظلیم کو جواب لکھ بھیجا تھا حوشب اور ذی ظلیم دونوں اپنی قوم کے رئیس
اور متبوع تھے۔ یہ دونوں اسی جنگ میں شہید ہوے حوشب کو سلیمان بن صرد خزاعی نے قتل کیا تھا۔ محمد بن سوقہ نے عبید ابو جعد
دمشقی سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا حوشب حمیری نے صفین میں حضرت علی مرتضی کو پکارا اور کہا کہ اے ابن ابی طالب
تم لوٹ جاؤ ہم تمھیں اپنے اور تمھارے خون کا واسطہ دلاتے ہیں ہم تمھیں عراق دیدیں اور تم ہمیں شام دیدو اور مسلمانوں کی
خونریزی نکرو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابن ام ظلیم یہ بات بہت دور ہو خدا کی قسم اگر خدا کے دین میں نرمی
جائز ہوتی تو میں ایسا ہی کرتا اور یہ بات میرے لیے آسان تھی مگر اللہ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اہل قرآن سکوت اور سستی کریں
اس حال میں کہ اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہو اور وہ لوگ اسکے روکنے کی اور جہاد کرنیکی طاقت رکھتے ہوں یہانتک کہ اللہ کا دین
غالب آجائے ابو عمر نے کہا ہو کہ حوشب حمیری سے ایک مرفوع حدیث اس شخص کی فضیلت میں جسکا بچہ مرجائے مروی ہو
اسکو ابن لہیعہ نے عبد اللہ بن ہبیرہ سے انھوں نے حسان بن کریب سے انھوں نے حوشب حمیری سے انھوں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو کہ آپنے فرمایا جس شخص کا بچہ مرجائے اور وہ صبر کرے اُس سے قیامت میں کہا جائیگا
کہ اُس دولت کے عوض میں جو ہمنے تجھسے لے لی تھی جنت میں داخل ہو جا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سید نا) حوشب (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن
حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحیی بن اسحاق بن کتانہ نے خبر دی وہ
کہتے تھے ہمسے ابن لہیعہ نے عبد اللہ بن ہبیرہ سبائی سے انھوں نے حسان بن کریب سے روایت کرکے بیان کیا کہ
انھیں سے ایک لڑکے کا مقام حمص میں انتقال ہو گیا اُس لڑکے کے باپ کو بہت سخت رنج ہوا تو اُس سے حوشب صحابی نے

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ کیا میں تمسے وہ حدیث نہ بیان کروں جو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارے ہی جیسے بیٹے کی بابت سنی ہو آپکے اصحاب میں ایک شخص کا ایک بیٹا تھا قریب جوانی کے تھا اپنے باپ کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا کرتا تھا پھر اسکی وفات ہوگئی تو انکو بڑا سخت رنج ہوا اور قریب چھ دن تک وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں نہ آئے تو آپنے فرمایا کیا بات ہو کہ میں فلان شخص کو نہیں دیکھتا لوگوں نے کہا یا نبی اللہ انکے بیٹے کی وفات ہوگئی اسکا انھیں سخت رنج ہو پھر جب (وہ آئے اور) انھیں نبی صلی اللہ علیہ نے دیکھا تو فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو یہ چاہتے ہو کہ اسوقت تمہارا وہ بیٹا خوش خوش تمہارے پاس آجائے یا یہ چاہتے ہو کہ تم سے کہا جائے کہ بعوض اس دولت کے جو ہمنے تمسے لی تھی تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو حوشب ذی ظلیم کے علاوہ لکھا ہو اور ابو عمر نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہو اور اس حدیث کو حوشب ذی ظلیم کے تذکرہ میں لکھا ہو جیسا کہ اوپر گذرا اور حق بھی یہی ہو اسمیں شک نہیں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے چونکہ انکی حدیث بواسطہ اہل مصر کے سنی تو انھوں نے ان حوشب کو مصری سمجھا اور یہ حوشب شامی ہین پس ان دونوں کو انھوں نے دو شخص سمجھا حالانکہ یہ دونوں ایک ہین کیونکہ صرف میت کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہو کہ اسکی وفات حمص میں جو شام متعلق ہو ہوئی اور یہ بھی ممکن ہو کہ ان دونوں نے چونکہ اس روایت میں دیکھا کہ یہ بیان کرتے ہین کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وہ یہ جانتے ہوں کہ ذی ظلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہونچ سکے نہ انھوں نے آپکو دیکھا لہذا انکو انکے سوا سمجھا لیکن ابن لہیعہ کا روایت کرنا کچھ حجت نہیں ہو۔

(سیدنا) حوشب (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید فہری۔ یہ ایک شخص مجہول ہین انکی حدیث انکے بیٹے یزید نے انسے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر جریج[1] راہب فقیہ اور عالم ہوتا تو ضرور اس بات کو سمجھ لیتا کہ اپنی ماں کو جواب دینا اللہ عز وجل کی عبادت میں اسکے مشغول ہونے سے بہتر تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بنی عامر بن لوی میں سے ہین۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا جس قافلہ میں گھنٹی ہو فرشتے اس قافلہ کے قریب نہیں جاتے۔ اس حدیث کو انسے ابن بریدہ نے بھی روایت کیا ہو۔ اور اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ ابن بریدہ نے حویطب بن عبد العزی سے

[1] جریج زمانہ گذشتہ میں ایک نصرانی درویش تھے ایک مرتبہ وہ نماز پڑھ رہے تھے انکی ماں نے انھیں پکارا وہ نہ بولے ۱۲

روایت کی مگر صحیح حوط ہے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ (انکا نام حوط ہے) اور بعض لوگ حویطب کہتے ہیں۔ اور بعض لوگ حویط بن عبد العزی بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کہتے ہیں کنیت انکی ابو محمد ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الاصبع۔ فتح مکہ کے نو مسلموں میں سے ہیں مکہ میں رہتے تھے ۵۴ھ میں انکی وفات ہوئی اسوقت انکی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انسے عبد اللہ بن بریدہ کی وہ حدیث نقل کی ہے کہ فرشتے اس قافلہ کے قریب نہیں جاتے جسمیں گھنٹی ہو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو نعیم نے اس حدیث کو حویطب کے نام میں لکھا ہے اور انہوں نے حوط بن عبد العزی کا تذکرہ قائم نہیں کیا گویا کہ ان دونوں کو انہوں نے ایک کر دیا ہے اور ابن مندہ اور ابو عمر نے دونوں کے تذکرے لکھے ہیں واللہ اعلم۔ ابو نعیم نے انکا تذکرہ حویطب کے نام میں بھی لکھا ہے وہاں ہم بھی انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے۔

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

عبدی۔ عبدان نے کہا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے انکو ذکر کیا ہے مگر میں انکی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتا ہاں انہوں نے حضرت ابن مسعود سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ دجال کے کان اور اسکی پلکیں ستر ہزار برس کی مسافت کے بقدر ہونگی (یعنے) وہ ستر ہزار برس کی راہ سے بات کو سن لیگا اور چیز کو دیکھ لیگا واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن قرواش بن حصن بن ثامہ بن شیث بن حدرد۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ ایک مجہول شخص ہیں۔ انکی حدیث حاتم بن فضل بن سالم بن عون بن غیاث نے اپنے دادا غیاث بن حوط بن قرواش سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میرے ہمراہ بنی عذرہ کا بھی ایک شخص بھی تھا جسکا نام واقد تھا یہ اول اسلام کا حال ہے اور انہوں نے حدیث کو طول کے ساتھ نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ او ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ۔ یسین بن حسن بن یسین نے کہا ہے کہ میں نے ۲۲۲ھ میں حج کیا تھا پھر انہوں نے ایک حدیث بیان کی اور اسمیں یہ بھی کہا کہ میں نے جنگل میں ایک اعرابی کو دیکھا جسکا نام حوط بن مرہ بن علقمہ تھا ہم لوگوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے اسنے کہا ہاں میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور اس سے پوچھا گیا کہ کیا تمنے جنت کا کھانا دیکھا اسنے کہا ہاں جبریل علیہ السلام میرے پاس طبق لے آئے تھے میں نے اسکو کھایا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

سلہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے ۱۲

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید انصاری - حارث بن زیاد ساعدی کے چچا کے بیٹے ہیں - انکی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے - انکی حدیث عبدالرحمن ابن غسیل نے حمزہ بن ابی اسید سے انھون نے حارث بن زیاد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا میں جنگ خندق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا آپ ہجرت پر لوگون سے بیعت لے رہے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سے بھی بیعت لے لیجیے حضرت نے پوچھا کہ یہ کون ہے مینے عرض کیا کہ حوط بن یزید میرے چچا کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ تم انصار کے گروہ میں سے ہو تم ہجرت کرکے کس کے پاس جاؤ گے بلکہ اور لوگ ہجرت کرکے تمھارے پاس آئینگے بعض نے اس حدیث کو حارث بن زیاد کے نام میں بھی ذکر کیا وہ بھی صرف ابن غسیل کی حدیث سے مشہور ہیں انکا تذکرہ ابن منذہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حولی (رضی اللہ عنہ)

ابو الفتح ازدی نے حا کے حولہ کے ناموں میں انکا ذکر کیا ہے - اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ انکا نام خا سے معجمہ کے ساتھ ہے - اور ازدی نے اپنی سند کے ساتھ ولید سے انھون نے سعید بن عبدالعزیز سے انھون نے ربیعہ بن یزید سے انھون نے ایک شخص سے جنکا نام حولی تھا روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تمھارے لشکر جدا جدا ہو جائینگے ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک لشکر عراق میں اور ایک لشکر یمن میں - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے - اور کہا ہے کہ انکا نام عبداللہ بن حوالہ ہے - ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو زرعہ نے اور احمد بن محمد بن یحیی ابن حمزہ نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے کہ ہمین ابو مسہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سعید بن عبدالعزیز نے ربیعہ بن یزید سے انھون نے ابو ادریس خولانی سے انھون نے عبداللہ بن حوالہ ازدی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ آپنے فرمایا عنقریب تم لوگون کے لشکر جدا جدا ہو جائینگے ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک لشکر عراق میں اور ایک لشکر یمن میں حوالی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لیے کیا بات بہتر ہے آپنے فرمایا تم شام میں رہنا ابو موسی نے کہا ہے کہ اس بنا پر انکو ازدی کہنا صحیح ہے اگرچہ اسمین بھی کچھ غلطی ہے کیونکہ صحیح حوالی ہے منسوب ہیں اپنے باپ حوالہ کی طرف جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے - اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن حوالہ سے نقل کیا ہے - اور ابن ماکولا نے حا سے حولہ کے باب میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن حولی انکا نام ہے اور بعض لوگ ابن حوالہ کہتے ہیں انھون نے ان دونون کے درمیان میں فرق کیا ہے حالانکہ یہ دونون ایک ہیں - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

---

سالہ یہ ایک پیشین گوئی ہے جو پوری ہوئی چنانچہ بعد خلافت حضرت عثمان کے پورے ہو گئی اسلام میں دو گروہ ہوئے حضرت علی مرتضیٰ کی خلافت ملک حجاز میں اور حضرت معاویہ کی ملک [illegible]

(سیدنا) حویرث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن خلف بن مالک بن عبد اللہ بن حارثہ بن غفار بن ملیل غفاری - یہی ہیں جنکا لقب آبی اللحم ہو انکا ذکر ابی اللحم کے نام میں ہو چکا ہو - ہشام بن کلبی نے کہا ہو کہ انکا نام حویرث بن عبد اللہ ابن ابی اللحم ہو - ابی اللحم کا نام خلف بن مالک ابن عبد اللہ بن حارثہ ہو - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہو - اور ابو عمر نے کہا ہو کہ ابی اللحم [illegible]

(سیدنا) حویرث (رضی اللہ عنہ)

مالک بن حویرث کے والد ہیں - خالد حذاء نے ابو قلابہ سے انھوں نے مالک بن حویرث سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد کو یہ آیت پڑھائی تھی فیومئذ لا یعذب عذابہ احد اس حدیث کو کئی لوگوں نے خالد سے انھوں نے ابو قلابہ سے انھوں نے مالک سے روایت کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا فیومئذ الخ اسمیں انکے والد کا ذکر نہیں ہو اور اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے خالد سے انھوں نے قلابہ سے انھوں نے اس شخص سے جسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا روایت کی ہو ان لوگوں نے نہ مالک کا ذکر کیا ہو نہ انکے باپ کا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) حویصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن کعب بن عامر بن ربیعہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم الحارثی - سعد کے والد ہیں اور محیصہ کے حقیقی بھائی ہیں احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے - انسے محمد بن سہل بن ابی خیثمہ نے اور حرام بن سعد بن محیصہ نے روایت کی ہو یونس ابن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا مجھسے زید بن ثابت کے ایک غلام [illegible] بن ابی محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محیصہ کی بیٹی نے اپنے والد محیصہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف یہودی کے قتل کے بعد فرمایا کہ جس یہودی کو پاؤ قتل کر دو لہذا محیصہ بن مسعود نے [illegible] ایک یہودی تاجر پر حملہ کیا جو مسلمانوں میں ملا جلا رہتا تھا اور انکے ہاتھ خرید فروخت کیا کرتا تھا اور اسے قتل کر دیا حویصہ بن مسعود اس زمانے میں مسلمان نہوے تھے وہ محیصہ سے بڑے تھے محیصہ نے اس یہودی کو قتل کیا تو حویصہ نے انکو مارنا شروع کیا اور کہنے لگے کہ اے دشمن خدا تو نے اسے قتل کر دیا حالانکہ تیرے پیٹ میں زیادہ تر چربی اسی کے مال سے پیدا ہوئی ہو محیصہ کہتے تھے میں نے (اپنے بھائی سے) کہا کہ خدا کی قسم اسکے قتل کا مجھے اس شخص نے حکم دیا تھا کہ اگر وہ تمھارے قتل کا مجھے حکم دیتے تو میں تمکو بھی قتل کر دیتا پس یہی واقعہ حویصہ کے اسلام کا سبب ہوا حویصہ نے کہا کیا اگر محمد تمھیں میرے قتل کا

 پس اس [illegible] ایسا جیسا عذاب کوئی نکریگا ۱۲

حکم دیتے تو تم مجھے بھی قتل کر دیتے محیصہ نے کہا ہاں خدا کی قسم حویصہ نے کہا واللہ تمہارا دین اس حد تک پہونچ گیا یہ ایک تعجب کی بات ہے تو محیصہ نے یہ اشعار پڑھے اشعار

یلوم ابن امی لو امرت بقتلہ لطبقت ذفراہ بابیض قاضب حسام کلون الملح اخلص صقلہ متی ما اصوبہ فلیس بکاذب

وما سرنی انی قتلتک طائعا وان لنا مابین بصری فمارب

پھر ایک حدیث انھوں نے ذکر کی ہے جسمیں حویصہ کے اسلام کا ذکر ہے وہ حدیث مغازی میں مشہور ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا

(سیدنا) حویطب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری۔ کنیت انکی ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الاصبع فتح مکہ کے نومسلموں میں سے اور مولفۃ القلوب سے ہیں حنین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ دیئے تھے۔ یہ اور سہیل بن عمرو عبد ود میں جاکے ملجاتے ہیں۔ یہ منجملہ اُن لوگوں کے ہیں جنھیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدود حرم کی تجدید پر مامور کیا تھا اور نیز یہ اُن لوگوں میں ہیں جنھوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دفن کیا تھا انسے ابو نجیح نے اور سائب بن یزید نے روایت کی ہے یحیی بن معین نے کہا ہے میں انکی روایت کی ہوئی کوئی صحیح حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتا مروان بن حکم نے (ایک مرتبہ) حویطب سے کہا کہ اے شیخ تم بہت دیر میں اسلام لائے یہاں تک کہ کم عمر لوگ تم سے سبقت لے گئے حویطب نے کہا اللہ ہی کی مدد سے کام چلتا ہے واللہ میں نے کئی مرتبہ اسلام کا ارادہ کیا مگر تمہارا باپ ہر مرتبہ مجھے اس سے باز رکھتا تھا اور مجھے منع کرتا تھا کہ تم اپنی بزرگی اور اپنے باپ دادا کا دین ایک نئے دین کے لیے کیوں چھوڑتے ہو اور کیوں (دوسرے کے) تابع ہوئے جاتے ہو مروان چپ ہو گیا اور اپنی اس بات پر نادم ہوا اور حویطب نے اُس سے کہا کہ کیا تم سے حضرت عثمان نے نہیں بیان کیا جب وہ مسلمان ہوئے تھے تو تمہارے باپ سے انھیں کیا کیا تکلیفیں پہونچیں حویطب نے یہ بھی کہا کہ میں بدر میں مشرکوں کے ساتھ تھا میں نے ایک عجیب واقعہ دیکھا میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ آسمان و زمین کے درمیان معلق کھڑے ہوئے کچھ لوگوں کو قتل کرتے تھے اور کچھ لوگوں کو قید کرتے تھے میں نے یہ بات کسی سے نہیں بیان کی۔ یہ حویطب سہیل بن عمرو کے ساتھ صلح حدیبیہ میں شریک تھے فتح مکہ کے دن حضرت ابوذر نے انکو امان دیا تھا اور انکو انکے لڑکے بالوں کے ساتھ یکجا کر دیا تھا پھر اُسکے بعد یہ اُسی دن مسلمان ہو گئے اور حنین اور طائف میں بحالت اسلام

سلہ ترجمہ [illegible]

شریک ہوے تھے اونسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار درم قرض مانگے تھے چنانچہ انھون نے قرض دیدیے تھے۔ حویطب کی وفات مدینہ مین آخر خلافت حضرت معاویہ مین ہوئی اور بعض لوگون کا قول ہو کہ ۵۴ھ مین انکی وفات ہوئی اسوقت انکی عمر ایکسو بیس سال کی تھی۔ انکی حدیث موطا مین ہو تنہا نماز پڑھنے کے متعلق۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

باب الحاء والباء

(سیدنا) حبان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابجر کنانی [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے انکی حدیث عبد اللہ بن جبلہ بن حبان بن ابجر نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا حبان سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ [illegible] ایک [illegible] آگ روشن کر رہا تھا جسمین مردار کا گوشت تھا پھر مردار کی حرمت نازل ہوئی تو دیگین الٹ دی گئین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حبان (رضی اللہ عنہ)

ابن [illegible] انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کی طرف بھیجا تھا۔ یہ بکیر بن معروف کا قول ہو انھون نے محمد بن یحیی خراسانی سے نقل کیا ہو حالانکہ درحقیقت وہی جو ابو حمزہ وغیرہ نے روایت کیا ہو انھون نے محمد بن یحیی خراسانی سے انھون نے [illegible] حیان [illegible] سے انھون نے علا حضرمی سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حبّان (رضی اللہ عنہ)

ابن بح صدائی مصر مین فروکش ہوے تھے صحابی ہین۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میری قوم کے لوگ مسلمان ہوگئے پھر مجھے خبر ملی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف لشکر بھیجا ہو تو مین آپکے پاس گیا اور مینے عرض کیا کہ میری قوم کے لوگ مسلمان ہین حضرت نے فرمایا کیا ایسا ہی ہو مینے عرض کیا ہان پھر مین ایک شب صبح تک آپکے ہمراہ رہا پھر نماز کی اذان دی گئی تو آپنے مجھ کو ایک برتن (پانی کا) دیا مینے اس سے وضو کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی اس برتن مین رکھدین تو اس سے چشمے ابلنے لگے اور آپنے فرمایا کہ تم مین سے جس جس کا ارادہ وضو کرنیکا ہو وہ وضو کرلے بعد اسکے مینے وضو کرکے نماز پڑھی پھر آپنے مجھے میری قوم پر سردار بنا دیا اور انکے صدقے مجھ سے دلادیئے (انتہٰی) ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوگیا اور اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلان شخص نے میرے اوپر ظلم کیا ہو رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا سردار بننے مین کسی مسلمان کے واسطے بہتری نہین ہے اسکے بعد ایک شخص صدقہ مانگتا ہوا آیا تو آپنے فرمایا کہ صدقہ مانگنے والے کے سر مین درد ہوگا اور پیٹ مین سوزش ہوگی یا (فرمایا کہ) مرض ہوگا پس (یہ سنکے) مینے اپنی سرداری کا پروانہ اور صدقے واپس کر دیے حضرت نے فرمایا کہ کیون مینے عرض کیا کہ مین کیونکر اسکو قبول کرون ابھی تو مین آپسے سن چکا ہون حضرت نے فرمایا بات تو وہی ہے جو تمنے سنی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو عمر نے انکے تذکرہ مین کہا ہے کہ دارقطنی نے کہا ہے کہ انکا نام حبان بن بح صدائی ہے بکسر حا اور ابو نصر نے کہا ہے کہ حبان بکسر حا حبان بن بح صدائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر مین شریک تھے ایک حدیث انسے مروی ہے اسکو انسے زیاد بن نعیم حضرمی نے روایت کیا ہے یہ ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے نقل کیا ہے۔ ابن یونس نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو حبان بالفتح کہتے ہین مگر حبان بالکسر صحیح ہے۔

(سیدنا) حبان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبلہ جشمی۔ عبدان نے اپنی سند سے عبدالرحمن بن یحیی سے انھون نے حبان بن ابی جبلہ جشمی سے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنے مال بہ نسبت اپنے باپ اور بیٹے کے زیادہ حقدار ہے۔ عبدان نے کہا ہے مین نہین جانتا کہ یہ صحابی ہین یا نہین اور لوگون نے کہا ہے کہ انکا نام حبان بکسر حا و با ہے۔ یہ حضرت عمرو بن عاص اور انکے بیٹے عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حبان (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ۔ عبدان نے انکا ذکر ابو حاتم رازی سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھسے معاذ بن حسان نے بیان کیا وہ مقام برذعہ مین رہتے تھے وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن محمد اسلمی نے شرحبیل بن سعد سے انھون نے حبان بن ضمرہ سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمین اس بات کی ممانعت کی گئی ہے کہ ہم اپنی شرمگاہین (دوسرون کو) دکھائین۔ انکا تذکرہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

(سیدنا) [illegible] (رضی اللہ عنہ)

[illegible] انشاء اللہ تعالی [illegible]

باب میں انکا ذکر کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ملہ۔ بھائی ہیں انیف یمانی کے۔ انکا شمار اہل فلسطین میں ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ انکا ذکر انکے بھائی انیف کے ساتھ یمامہ کے وفد میں ہو چکا ہے۔ بخاری نے کہا ہے کہ حیان بن ملہ بھائی ہیں انیف بن ملہ کے صحابی ہیں۔ ابن اسحاق نے بھی قبیلۂ جذام کے وفد میں انکا ذکر کیا ہے اور یہ کہ دحیہ بن خلیفہ کلبی کے ساتھ یہ بھی گئے تھے جبکہ انہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف بھیجا تھا اور حضرت نے انھیں سورۂ فاتحہ تعلیم فرمائی تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حیان بدری رضی اللہ عنہ

ابن محمد۔ کنیت انکی ابو عمران انصاری۔ بخاری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اور لوگوں نے انکی مخالفت کی ہے ہمیں [illegible] ابن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں مروان بن معاویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمید بن علی رقاشی نے عمران بن حیان انصاری سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا اور تین چیزیں آپنے لوگوں کے لیے حلال کردیں جنکو آپ منع فرمایا کرتے تھے اور تین چیزیں آپنے لوگوں پر حرام کردیں جنکو لوگ حلال سمجھتے تھے۔ آپنے انکے لیے قربانی کے گوشت اور قبروں کی زیارت اور بعض ظروف کا استعمال جائز کردیا اور اس بات سے منع کردیا کہ کوئی شخص قبل از تقسیم اپنا حصہ مال غنیمت سے بچڑا لے اور اس بات سے کہ قید کی لونڈیوں سے (اگر وہ حاملہ ہوں) قبل وضع حمل ہمبستری کی جائے اور اس بات سے کہ پھل فروخت کیے جائیں قبل اس سے کہ وہ کام کے قابل ہوسکیں اور آفات سے محفوظ ہوں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ خطبہ آپنے فتح خیبر کے دن پڑھا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ عورتوں کی ہمبستری سے جنگ حنین میں منع فرمایا تھا (۲) اور جنگ حنین فتح مکہ کے بعد ہوئی اور جنگ خیبر فتح مکہ سے پہلے تھی اور عورتیں اسی میں قید ہوکر آئی [illegible] قید ہوکر آئی تھیں

(سیدنا) حیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قطن یا قرہ بن قرط بن جناب بن حارثہ بن تمیم بن عدی بن جندب [illegible] بن عمرو بن تمیم۔ بھائی ہیں وردان بن مخرم کے۔ یہ دونوں صحابی ہیں۔ یہ قول طبری کا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ دونوں [illegible] سے آئے تھے اور اسلام لائے تھے اور حضرت نے انکے لیے دعائے خیر فرمائی تھی۔ ابن [illegible] نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور امیر ابو نصر نے بھی انکو ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) حیدہ (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک مجہول شخص ہیں بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو انسے طلق بن حبیب [illegible] کی ہو بشرطیکہ محفوظ ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ تم لوگ قیامت کے دن برہنہ [illegible] کیے ہوے اٹھائے جاؤ گے اور سب سے پہلے ابراہیم خلیل صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس پہنایا جائیگا اللہ تعالی فرمائیگا کہ میرے خلیل ابراہیم کو لباس پہناؤ تاکہ لوگ انکی بزرگی کو معلوم کر لیں پھر اور تمام لوگون کو [illegible] لباس پہنایا جائیگا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور پہلے حیدہ کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو شاید ابو عمر نے ان دونون کو ایک سمجھا اگرچہ میں ان دونون کو دو سمجھتا ہون کیونکہ انکا شمار [illegible] میں ہو اور پہلے حیدہ کا ذکر طبری اور کلبی وغیرہما نے کیا ہو واللہ اعلم - ابن ماکولا نے انکا ذکر اس طرح کیا ہو حیدہ - [illegible] بیان کیا گیا بعض لوگون کا قول ہو کہ یہ صحابی ہیں اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو [illegible] روایت کی ہو اسکے بعد انھون نے کہا ہو کہ وردان اور حیدہ دونون بیٹے ابن [illegible] اور ان دونون کا [illegible] بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوے تھے یہ طبری اور ابن کلبی کا قول ہو [illegible] ابن ماکولا نے [illegible] انکو دو سمجھا واللہ اعلم -

(سیدنا) حیمان (رضی اللہ عنہ)

ابن [illegible] بن ضبیعہ بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ خزاعی ہیں شاہین نے انکا ذکر کیا ہو اور [illegible] تھے بعد اسکے اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو [illegible] جو اہل بدر کے مقتول ہونے کی خبر لیکر مکہ گئے تھے یہ بدر میں مشرکون کی طرف تھے بعد اسکے اسلام [illegible]

(سیدنا) حیس (رضی اللہ عنہ)

[illegible] ابی عاصم وغیرہ نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہو مگر انھون نے انکو باب [illegible] میں [illegible] ساقط ہو - ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی [illegible] احمد بن ابراہیم دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الصمد بن عبد الوارث نے [illegible] یحیی بن ابی کثیر سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے حیہ بن حابس تمیمی نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے الو (کی آواز) میں کچھ (نحوست) [illegible] اور عمدہ چیز فال نیک ہو - اس روایت میں ایسا ہی ہوا اور اس حدیث کو

عبد اللہ بن رجا نے حرب سے روایت کیا ہے انھوں نے کہا یہ حدیث جہ نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور علی بن مبارک نے یحیی سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حیی (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ ثقفی حلیف ہیں بنی زہرہ کے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اسکو یحیی اموی نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے یعنی ے اور ثاے مثلثہ کے ساتھ۔ اور طبری نے کہا ہے کہ انکا نام حی ہے اور ایک ے کے ساتھ بیٹے ہیں جاریہ کے اور واقدی نے کہا ہے کہ انکا نام حیی ہے دو ے اور حیم کے ساتھ اور کہا ہے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ہمنے انکا تذکرہ حیی کے نام میں بھی کیا ہے یعنی ے کے بعد یاے موحدہ۔

(سیدنا) حیی (رضی اللہ عنہ)

لیثی صحابی ہیں۔ شام میں رہتے تھے۔ انکی حدیث ابن لہیعہ نے ابن ہبیرہ سے انھوں نے ابو تمیم جیشانی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا حیی لیثی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے آفتاب ڈھل جانے کے بعد نماز ظہر اپنے گھر میں پڑھتے تھے بعد اسکے جاتے تھے اگر مسجد میں انکو نماز ظہر مل جاتی تو وہاں بھی ان لوگوں کے ساتھ پڑھ لیتے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حرف الخاء۔ باب الخاء والالف

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جبلہ بن خارجہ۔ انسے فروہ بن نوفل نے قل یا ایہا الکافرون کے متعلق روایت کی ہے کہ سوتے وقت جو شخص اس سورت کو پڑھ لے اسکے لیے یہ سورت شرک سے برات ہے اس حدیث میں بہت اضطراب ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خارجہ بیٹے ہیں جبلہ کے اور بعض لوگ تو کہتے ہیں کہ جبلہ بیٹے ہیں خارجہ کے ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ خارجہ بن جبلہ کہنا وہم ہے صحیح جبلہ بن خارجہ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن جزء عذری۔ انسے ربیعہ جرشی نے اور جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے عتبہ ابن سنان نے ربیعہ جرشی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا انسے خارجہ بن جزی عذری نے بیان کیا کہ میں نے مقام تبوک میں ایک شخص کو یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ یا رسول اللہ کیا اہل جنت بھی (اپنی بی بیوں سے) ہم بستری کرینگے حضرت نے فرمایا (ہاں) ہر شخص کو ایک دن میں تمہارے ستر آدمیوں سے زیادہ طاقت دی جائیگی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جزی بفتح جیم ہو اور بعض لوگ بکسر جیم کہتے ہین اور زے مکسور ہو اور بعض لوگ اسکو ساکن کہتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین یہ لفظ جزء ہی بفتح جیم وزاے ساکنہ اور بعد اسکے ہمزہ ہو اہل عربیت اس لفظ کو اسی طرح کہتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حذافہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ انکی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن بجرہ عدویہ ہین۔ قریش کے شہسوارون مین سے تھے۔ بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ تنہا ہزار شہسوارون کے برابر تھے (ایک مرتبہ) حضرت عمرو بن عاص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ میری مدد کے لیے ہزار سوار بھیج دیجئے تو حضرت عمر نے انہین خارجہ بن حذافہ کو اور زبیر بن عوام کو اور مقداد بن اسود کو بھیجدیا تھا۔ خارجہ فتح مصر مین شریک تھے بعض لوگون کا بیان ہو کہ وہ عمرو بن عاص کی طرف سے قاضی تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ انکی طرف سے مصر مین محتسب تھے اور برابر مصر ہی مین رہے یہانتک کہ انکو ایک خارجی نے اُن تین خارجیون مین سے جو حضرت علی اور حضرت معاویہ اور حضرت عمرو (بن عاص) کے قتل کے ارادہ سے نکلے تھے انکو قتل کر دیا تھا۔ خارجی نے حضرت عمرو کو قتل کرنا چاہا تھا مگر اُسنے عمرو سمجھکے حضرت خارجہ کو قتل کر دیا جب اُس خارجی نے انکو قتل کیا تو گرفتار کر لیا گیا اور حضرت عمرو بن عاص کے سامنے پیش کیا گیا جب اُسنے حضرت عمرو کو دیکھا تو کہا کہ مینے قتل کسکو کیا لوگون نے کہا خارجہ کو تو کہنے لگا کہ مینے تو عمرو کو قتل کرنا چاہا تھا مگر اللہ کو خارجہ کا قتل منظور تھا بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ گفتگو اس خارجی سے حضرت عمرو بن عاص نے کی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ خارجہ جنکو اس خارجی نے قتل کیا تھا خارجہ بن حذافہ تھے عبداللہ بن حذافہ کے بھائی قبیلہ بنی سہم سے جو حضرت عمرو بن عاص کے گروہ سے تھے مگر یہ صحیح نہین ہو بعض لوگون نے کہا ہو کہ خارجہ بن حذافہ مصریین مشہور ہین بخاری نے تاریخ مین انکا ذکر کیا ہو اور انکو عدوی قرار دیا ہو اور انسے وتر کی حدیث روایت کی ہو جو آگے بیان ہوگی۔ انکا ذکر ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی مین کیا ہو اور انکو قبیلہ سہم سے قرار دیا ہو اور انھون نے بھی انسے وتر کی حدیث روایت کی ہو۔ ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی یعنی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے عبداللہ بن راشد زرقی سے انھون نے عبداللہ بن ابی مرہ زرقی سے انھون نے خارجہ بن حذافہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے ایک نماز تمھین عنایت کی ہو جو تمھارے لیے سرخ اونٹون سے بھی بہتر ہو وہ نماز وتر ہو اللہ نے اسکا وقت بعد نماز عشا کے طلوع فجر تک مقرر کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ کنیت انکی ابو اسماء فزاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اُسوقت حاضر ہوے تھے جب آپ تبوک سے لوٹے تھے مدائینی نے ابو معشر سے انھون نے یزید بن رومان سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا خارجہ بن حصن اور حر بن قیس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور آپ سے قحط سالی اور تنگی معاش اور تکلیف (فقر) اور قلت مال کی شکایت کی اور کہا کہ آپ اپنے پروردگار عزوجل سے ہماری شفاعت کیجیے آپنے فرمایا اللہ بزرگ و برتر تمھاری تکلیف کو دیکھ رہا ہو اور اُسنے تمھارے سامان کر دیا ہو اور اب تمھاری فریادرسی قریب ہو ایک شخص نے کہا کہ ہم اُس پروردگار سے غائب نہین ہو سکتے جو آپکو اچھی طرح دیکھ رہا ہو پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپنے یہ دعا مانگی اللہم اسقنا غیثا مغیثا مریّا مریعا عاجلا غیر رائث نافعا غیر ضار سقیا رحمۃ لا سقیا عذاب ولا ہدم ولا غرق واسقنا الغیث وانصرنا علی الاعداء پھر یہ سب لوگ اسلام لائے اور لوٹ گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین آسمان کی دونون آنکھون کے درمیان مین ہوتا ہون ایک آنکھ اُسکی شام مین ہو اور دوسری آنکھ اُسکی یمن مین ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر اشجعی۔ بنی دہمان سے ہین بنی خنساء بن سنان کے حلیف ہین۔ انصار مین سے ہین۔ غزوۂ بدر مین یہ اور انکے بھائی عبداللہ بن حمیر شریک تھے ابن اسحاق نے انکا نام خارجہ بتایا ہو اسکو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو۔ اور موسی بن عقبہ نے کہا ہو کہ انکا نام جاریہ بن حمیر ہو اسمین کسی کا اختلاف نہین کہ یہ قبیلۂ اشجع سے ہین اور بدر مین شریک تھے۔ اور یونس بن بکیر نے کہا ہو کہ انکے والد کا نام خمیر ہو خاء معجمہ کے ساتھ۔ یہ قول ابو عمر کا ہو اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور عبدان سے نقل کیا ہو کہ یہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد کے حلیف ہین اور کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے اور ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ انکے والد کا نام حمیر ہو جیم اور زاء کے ساتھ انھون نے کہا ہو کہ بعض لوگ انکو حمزہ بن حمیر کہتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن ابی زہیر بن مالک بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث [illegible]

۱؎ ترجمہ یا اللہ ہمپر مینھ برسا دے ایسا مینھ جو فریادرسی کرے سیراب کر دے جلد برسے [illegible] اور نہ اسمین کوئی نقصان ہو نہ گھر گرین نہ ڈوبنے کا [illegible] اللہ مینھ برسا دے اور ہمین دشمنون پر فتح [illegible]

خزرجی - یہ سب لوگ نبی اغر ہی سے مشہور ہین غزوہ بدر مین اور بیعت عقبہ مین شریک تھے - یہ ابن اسحاق اور ابن شہاب کا قول ہے - احد کے دن شہید ہوے - یہ اور سعد بن ربیع ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے وہ اُنکے چچا کے بیٹے تھے یہ دونون ابو زہیر مین جا کے ملجاتے ہین - تمام شہداے احد اسی طرح دفن کیے گئے تھے دو دو آدمی اور تین تین آدمی ایک ہی قبر مین دفن کیے جاتے تھے - یہ خارجہ اکابر صحابہ اور مشاہیر مین سے ہین بقول بعض یہی ہین جنکے یہان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فروکش ہوے تھے جب وہ ہجرت کر کے مدینہ آئے ہین اور بعض لوگون کا قول ہے کہ وہ خبیب بن اساف کے یہان اُترے تھے - خارجہ حضرت ابوبکر کے خسر بھی تھے انکی بیٹی حبیبہ حضرت ابوبکر کے نکاح مین تھین انھین حبیبہ کی نسبت حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا تھا جب انکی وفات ہونے لگی کہ خارجہ کی بیٹی کو جو یہ حمل ہے اسکو مین دختر سمجھتا ہون چنانچہ ام کلثوم بنت ابی بکر پیدا ہوئی تھین - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خارجہ اور حضرت ابوبکر کے درمیان مین مواخات کرادی تھی جبکہ آپنے مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات کرائی - انکے بیٹے زید بن خارجہ وہی ہین جنھون نے مرنے کے بعد کلام کیا تھا اسمین کچھ اختلاف ہے جسکو ہم زید بن خارجہ کے تذکرہ مین اسکے بعد لکھین گے مگر یہی صحیح ہے بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ احد مین خارجہ کے دس سے کچھ اوپر زخم لگے تھے صفوان بن امیہ بن خلف کا گذر انکی طرف سے ہوا اُسنے انکو پہچان لیا اور انپر حملہ کیا اور اُنکے ساتھ مثلہ کیا اور کہا کہ جن لوگون نے میرے والد ابو علی یعنی امیہ کو قتل کیا تھا انھین یہ بھی تھے امیہ کا ایک بیٹا علی نام تھا وہ بھی اپنے باپ کے ساتھ بدر کے دن مقتول ہوا اُسے حضرت عمار بن یاسر نے قتل کیا تھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے یہ نہین بیان کیا کہ یہ احد مین شہید ہوے تھے یا حضرت ابوبکر انکے یہان اُترے تھے انھون نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ یہ بدر مین شریک تھے اور یہ بیان کیا ہے کہ انکے بیٹے نے مرنے کے بعد کلام کیا تھا -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید خزرجی - بدر مین شریک تھے یہ ابونعیم کا قول ہے انھون نے کہا ہے کہ حضرت عثمان کے زمانہ مین انکی وفات ہوئی اور یہی وہ ہین جنھون نے بعد موت کے کلام کیا تھا انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ زید بن خارجہ کہتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین خارجہ بن زید اور مین انکو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہون - اسکو عبد الرحمن بن یزید بن جابر نے عمیر بن ہانی سے انھون نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا ایک شخص ہم مین سے مر گئے جنکا نام خارجہ بن زید تھا ہمنے انکو کفن پہنایا اور مین نماز پڑھنے کھڑا ہوا ایکایک مینے کچھ آواز سنی پیچھے پھر کے دیکھا تو خارجہ کو دیکھا کہ وہ حرکت کر رہے ہین پھر انھون نے کہا سب لوگون مین زیادہ سخت اور سب سے زیادہ عند اللہ معتدل امیر المومنین عمر

رضی اللہ عنہ ہین جو اپنے جسم مین بھی قوی ہین اور خدا کے کام مین بھی قوی ہین - اور امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ بڑے پرہیزگار ہین جو لوگون کے بہت خطاؤن سے درگذر کرتے ہین دو راتین گذر گئین اور چار باقی ہین لوگ مختلف ہو رہے ہین انکا انتظام درست نہین ہوتا - اے لوگو اپنے امام کی طرف متوجہ ہوا ور انکی بات سنو اور مانو یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہ ابن رواحہ ہین اسقدر کہنے کے بعد آواز پست ہو گئی - خارجہ بن زید کا ذکر صرف عبد الرحمن ابن یزید بن جابر نے کیا ہے - اور اس حدیث کو مسلم بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے زید سے انھون نے نافع سے یا یزید بن نافع سے انھون نے حبیب بن سالم سے انھون نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے اور انکا نام زید بن خارجہ بتایا ہے - اور عبد الملک بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ حبیب بن سالم کے پاس ایک خط تھا مینے اسکو پڑھا وہ خط نعمان بن بشیر کا لکھا ہوا تھا اسمین بھی انکا نام زید بن خارجہ لکھا ہوا تھا - اور سعید بن مسیب نے کہا ہے کہ زید بن خارجہ کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے مین ہوئی لوگون نے انکو کفن پہنایا - اسکے بعد انھون نے ایسی ہی حدیث ذکر کی ہے - اس حدیث کو انس بن مالک نے بھی روایت کیا ہے اور انھون نے انکا نام زید بن خارجہ بتایا ہے - انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے -

مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے شروع تذکرہ مین کہا ہے کہ یہی ہین جنھون نے بعد موت کے کلام کیا تھا اور کہا ہے کہ مین انکو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہون یہ نہایت تعجب کی بات ہے کہ انھون نے پہلے خارجہ کی نسبت لکھا کہ وہ احد مین شہید ہوے اور انکی نسبت لکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین انکی وفات ہوئی اور یہی ہین جنھون نے بعد موت کے کلام کیا تھا پھر وہ کہتے ہین کہ مین انکو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہون یہ پہلے خارجہ کیونکر ہو سکتے ہین وہ احد مین شہید ہو گئے تھے اور انکی وفات حضرت عثمان کی خلافت مین ہوئی ابو نعیم نے اس تذکرہ مین ایسا ہی لکھا ہے - اور ابن مندہ نے پہلے خارجہ کے ذکر مین لکھا ہے کہ وہ بدر مین شریک تھے اور انکی بابت اختلاف کے ساتھ یہ بھی نقل کیا ہے کہ بعد موت کے انھون نے کلام کیا یہ نہین لکھا کہ وہ احد مین شہید ہو گئے تھے لہذا انکا قول متناقض نہین ہو سکتا - اور ابو عمر نے پہلے خارجہ کا ذکر لکھا ہے اور انکے بیٹے زید کی نسبت لکھا ہے کہ انھون نے بعد موت کے کلام کیا تھا پس اگر یہ صحیح ہو کہ خارجہ بن زید نے بعد موت کے کلام کیا تھا تو بیشک یہ خارجہ پہلے خارجہ کے علاوہ ہونگے کیونکہ پہلے خارجہ غزوہ احد مین شہید ہو گئے تھے اور ان خارجہ نے حضرت عثمان کی خلافت مین وفات پائی - اور صحیح بھی یہی ہے کہ زید بن خارجہ نے بعد موت کے کلام کیا تھا واللہ اعلم

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صلت - انکا شمار اہل کوفہ مین ہے - انسے شعبی نے روایت کی ہے - ابن مندہ نے کہا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کا زمانہ پایا تھا مگر آپکو دیکھا نہین - یعلی بن عبید نے زکریا ابن ابی زائدہ سے انھون نے شعبی سے روایت کی ہو کہ انھون نے
کہا مجھسے خارجہ بن صلت نے بیان کیا کہ انکے چچا (بیان کرتے تھے کہ انھون) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور
اسلام لائے تھے وہان سے لوٹے ہوے آرہے تھے ایک اعرابی کو انھون نے دیکھا کہ اسے جنون ہوگیا ہو اور لوہے
کی زنجیرون مین جکڑا ہوا ہی بعض لوگون نے کہا کہ کسی کے پاس کچھ دوا ہو تو اسکا علاج کرے - تمھارے یہ صاحب نیکی
لے کے آئے ہین (خارجہ کہتے تھے) مینے کہا ہان پھر مینے ہر روز دو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھکر اسپر دم کرنا شروع کیا وہ
اچھا ہوگیا تو اُسنے مجھے سو بکریان دین مینے وہ بکریان نہین لین یہانتک کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر
ہوا اور مینے آپسے یہ واقعہ بیان کیا آپنے فرمایا کہ تمنے سورۂ فاتحہ کے سوا اور کچھ بھی پڑھا تھا مینے عرض کیا کہ نہین آپنے
فرمایا تو وہ بکریان لے لو قسم اپنی جان کی اور لوگ تو ناجائز جھاڑ پھونک کے عوض مین لیتے ہین تم نے تو ایک سچی جھاڑ
پھونک کے عوض مین لیا - اس حدیث کو ابن المبارک نے زکریا سے اپنی سند کے ساتھ اور انھون نے خارجہ سے
روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا میرے چچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے اور اسلام لائے تھے پھر وہان سے
لوٹ کر ہمارے پاس آئے پھر پوری حدیث انھون نے ذکر کی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المنذر انصاری - اسکو ابن فضیل نے عمرو بن ثابت سے نقل کیا ہو اور ابن ابی داؤد نے بھی انکو ان لوگون
مین ذکر کیا ہو جنکا نام خارجہ ہو حالانکہ یہ وہم ہو صحیح نام انکا رفاعہ بن عبد المنذر ہو - احمد بن عبد الجبار نے محمد بن فضیل سے
انھون نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انھون نے عبد الرحمن بن یزید سے انھون نے خارجہ بن عبد المنذر سے
روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن سب دنون کا سردار ہو اور انھون نے
پوری حدیث ذکر کی - اس حدیث کو اور لوگون نے بھی روایت کیا ہو اور انھون نے بھی انکا نام رفاعہ بن عبد المنذر
بتایا ہو یہ ابن مندہ کا کلام تھا اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے ابو لبابہ بن عبد المنذر کی حدیث ذکر کی ہو کہ سب
دنون کا سردار جمعہ کا دن ہو اس حدیث کو عطاردی سے نقل کیا ہو اور انھون نے خارجہ بن عبد المنذر کہدیا ہو یہ
غلطی ہو کیونکہ یہ رفاعہ بن عبد المنذر ہین ہان انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ بشیر کہتے ہین اور بعض لوگ رفاعہ -
خارجہ کسی نے بھی نہین کہا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عقفان - انکی حدیث انکے بیٹے سے مروی ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے جب آپ بیمار تھے

انھون نے دیکھا کہ حضرت کے پسینا نکل رہا ہو اور حضرت فاطمہ کو یہ کہتے ہوے سنا کہ اب ہے میرے باپ کی مصیبت پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے باپ پر آج کے بعد کچھ بھی تکلیف نہین ہو - ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ انکی ایک اور حدیث بھی اسی سند سے مروی ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ انکی حدیث انکے بیٹون اور پوتون کے پاس ہو اور وہ لوگ کچھ مشہور نہین ہین - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری - انکا ذکر اُن لوگون مین ہو جو احد کے دن اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے - ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے اسکو نقل کیا ہو - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو جمحی - انسے قدامہ یعنی ابو عبد الملک نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث کے لیے وصیت درست نہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ حدیث عمرو بن خارجہ کے نام سے مشہور ہو نہ خارجہ بن عمرو کے نام سے - ابو احمد عسکری نے انکو ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ انکا نام خارجہ بن عمرو ہو -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو - انسے شہر بن حوشب نے روایت کی ہو - ابن مندہ نے اپنی سند سے عبد الحمید بن جعفر سے انھون نے شہر بن حوشب سے انھون نے خارجہ بن عمرو سے روایت کی ہو وہ زمانہ جاہلیت مین ابو سفیان کے حلیف تھے کہتے تھے کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ صدقہ نہ میرے لیے حلال ہو اور نہ میرے اہلبیت کے لیے ابن مندہ نے کہا ہو کہ صحیح نام انکا عمرو بن خارجہ ہو - ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے ان کا نام [illegible] عبد الحمید بن جعفر کہا ہو حالانکہ وہ عبد الحمید بن بہرام ہین -

مین کہتا ہون کہ یہ خارجہ خارجہ جمحی کے علاوہ ہین اسلیے کہ یہ حلیف ہین ابو سفیان کے اور حلیف [illegible] جس سے حلف کرے اور جمح قریش ہی کے ایک شاخ ہو پس انکو کیا ضرورت ہو کہ وہ قریش کی دوسری شاخ سے حلف کرین اور اسوجہ سے کہ اگر یہ انکے علاوہ نہوتے تو ابو موسی ان کو ذکر نہ کرتے -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن المنذر کنیت ابو لبابہ - انصاری ہین - عبدان نے کہا ہو کہ ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا ہو کہ انکا نام خارجہ ہو حالانکہ ابو لبابہ کا یہ نام مشہور نہین ہو انکے نام مین لوگون کا اختلاف ہو انکا تذکرہ ابو موسی نے اسیطرح لکھا ہو

حالانکہ انکا تذکرہ لکھنا بہتر تھا کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ ابونعیم نے خارجہ بن عبدالمنذر یعنے ابولبابہ کے تذکرہ کو رد کیا ہی صرف اس وجہ سے کہ انکے نام غلطی ہوگئی ہی اور ابوموسی نے تو اس سے بھی زیادہ غلطی کی انھوں نے انکے نام مین بھی غلطی کی جیسا کہ ابونعیم نے لکھا ہی اور انکے والد کے نام مین بھی غلطی کی ہی کیونکہ انکے والد کا نام عبدالمنذر ہی - ابوموسی نے عبد کا لفظ نکال ڈالا اور صرف منذر کہہ لیا شاید بعض کاتبون سے یہ غلطی ہوگئی ہی اور ابوموسی نے اسکو مستقل تذکرہ بنا دیا اس دروازے کو تو بند کرنا چاہیے کیونکہ اس قسم کی غلطیان بہت ہوتی ہین اگر ہر غلطی کو ایک مستقل تذکرہ بنا دیا جائیگا تو کام حد ضبط سے باہر نکل جائیگا واللہ اعلم -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان - علی بن سعید عسکری نے افراد مین انکو ذکر کیا ہی اور اپنی سند سے شعبہ سے انھون نے خبیب بن عبدالرحمن سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا بیشک ہم اس حالت مین تھے کہ ہمارا تنور اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک تھا (یعنے ہمارا اور آپکا کھانا ایک ہی جگہہ پکتا تھا) اور مینے سورہ قاف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سن سنکے یاد کرلی تھی آپ اس سورت کو جمعہ کے دن خطبہ مین پڑھا کرتے تھے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ وہم ہی صحیح یہ ہی کہ یہ بنت حارثہ بن نعمان ہین - ہمین ابوموسی اصفہانی مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوعمرو یعنے عبدالوہاب بن محمد بن مہرہ معلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جعفر قلانسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین آدم بن ابی ایاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے خبیب سے انھون نے عبداللہ بن محمد بن معن سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مینے بنت حارثہ بن نعمان سے سنا وہ اس حدیث کو بیان کرتی تھین - ابوموسی نے کہا ہی کہ یہی صحیح ہی یہ ہشام کی والدہ ہین -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

احدب - حارثی - مروان بن معاویہ فزاری نے ثابت بن عمارہ سے انھون نے خالد احدب سے جو صحابی تھے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور اُسنے عرض کیا کہ یارسول میرے دو بھائی ہین ایک سے تو مین اللہ و رسول کے لیے محبت رکھتا ہون اور دوسرے سے اللہ اور اسکے رسول کے لیے بغض رکھتا ہون اور انھون نے پوری حدیث ذکر کی - انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ازرق غاضری - صحابی ہین حمص مین جاکے رہتے تھے اور وہین وفات پائی - انسے ابوراشد حبرانی نے روایت کی ہی

وہ کہتے تھے مجھسے خالد ازرق غاضری نے بیان کیا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایک اونٹنی پر کچھ مال لیکر گیا اور برابر آپکے ساتھ چلتا رہا اسکے بعد انھون نے ایک طویل حدیث بیان کی جسکے آخر مین یہ تھا کہ ایک شخص اپنے بال کترا کے منیٰ مین آپکے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ آپ میرے لیے دعاے رحمت کیجیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلی اللہ علی المحلقین - انکا تذکرہ انہین سے کسی نے نہین لکھا -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن اساف جہنی - بھائی ہین کلیب اور خبیب کے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ ابن سلیمان بن ابی سلمہ نے جو اسلمیون کے غلام تھے معاذ بن عبد اللہ بن خبیب جہنی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے چچا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپکے جسم پر غسل کا اثر تھا اور طبیعت بھی آپکی خوش تھی ہم لوگون نے خیال کیا کہ (اسوقت) آپ اپنی ازواج مطہرات سے خلوت کر کے آئے ہین ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسوقت ہم آپکو خوش دیکھتے ہین آپنے فرمایا ہان اللہ کا شکر ہو بعد اسکے آپنے مالداری کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جو شخص خدا سے ڈرتا ہو اُسکو مالداری نقصان نہین کرتی مگر خدا سے ڈرنے والے کے لیے صحت مالداری سے بہتر ہو اور طبیعت کا خوش ہونا بھی خدا کی نعمت ہو ابو حفص ابن شاہین نے کہا ہو کہ مینے عبد اللہ بن سلیمان کو یہ کہتے ہوے سنا کہ کلیب بن اساف غزوۂ احد مین شریک تھے اور خالد صرف فتح مکہ مین تھے یہ حدیث ان دونون مین سے کسی سے مروی ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور عدوی نے کہا ہو کہ خالد احد مین اور تمام مشاہد مین شریک تھے اور جنگ قادسیہ مین حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوے تھا اور انھون نے کہا ہو کہ بنی حارث بن خزرج کا بیان ہو کہ یہ جسر ابی عبیدہ مین شہید ہوے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی - بھائی ہین عتاب بن اسید کے - انکی ماں والدہ زینب بنت ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس ہین فتح مکہ کے سال اسلام لائے اور مکہ مین وفات پائی یہ والد ہین عبد الرحمن ابن خالد کے مولفۃ القلوب مین سے تھے - ابن اسید نے کہا ہو کہ اسید خزاز[1] تھے - خالد سے انکے بیٹے عبد الرحمن نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب منی جانے لگے تو آپنے احرام باندھا اور محمد بن امیہ بن خالد بن عبد الرحمن بن عنا... ابن اسید نے کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے دن تشریف لائے تو خالد ابن اسید کا انتقال ہو چکا [illegible]

[1] خز ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہو اُسکے بیچنے والے کو خزاز کہتے ہین ۱۲

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید بن ابی المغلس۔ عبدان نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہے اور انھون نے احمد بن سیار سے اپنی سند کے ساتھ اور انھون نے عبداللہ بن ابلج سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے بشیر بن تیم وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ ان لوگون نے مولفۃ القلوب کے نامون مین بیان کیا کہ منجملہ انکے خالد بن اسید بن ابی المغلس بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بھی ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ غلطی ہے صحیح نام انکا خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

اشعر خزاعی کعبی۔ انکے بیٹے کے نام مین اختلاف ہے واقدی نے کہا ہے کہ کرز بن جابر کے ہمراہ فتح مکہ کے سال مکہ کے راستہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ہمنے انکو حبیش کے نام مین ذکر کیا ہے ام معبد کی حدیث کے راوی یہی ہین اور ابو عمر نے حبیش بن خالد بن منقذ خزاعی کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ انکے والد کو لوگ خالد اشعر کہتے ہین وہ اسی نام سے مشہور ہین اور ابو عمر نے وہان بیان کیا ہے کہ خالد کرز کے ساتھ شہید ہوے۔ اور کرز کے بیان مین لکھا ہے کہ کرز کے ساتھ جو شخص شہید ہوے تھے انکا نام حبیش بن خالد ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس۔ انسے ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہے ابن عقدہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے مگر انکی کوئی حدیث معلوم نہین ہوتی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ایمن معافری۔ انھون نے روایت کی ہے عوالی (بلندی مدینہ) کے لوگ (اپنے یہان سے نماز پڑھکر آتے تھے اور پھر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے حضرت نے انھین اس بات سے منع فرمایا کہ وہ ہر نماز کو دو دو دفعہ پڑھین۔ ابن ابی حاتم نے اسی طرح انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انسے عمرو بن شعیب نے روایت کی ہے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھکر کہا ہے کہ یہ غلط ہے خالد بن ایمن صحابہ مین مشہور نہین ہین اور نہ سوا ابن ابی حاتم کے اور کسی نے انکو ذکر کیا ہے اور اس حدیث کو عمرو بن شعیب سلیمان بن یسار سے وہ حضرت ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ لیثی کنانی۔ یہ بھائی ہین عاقل اور

ایاس اور عامر فرزندان بکیر کے انکے دادا عبد یالیل نے زمانۂ جاہلیت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دادا نفیل ابن عبد العزی سے حلف کی دوستی کی تھی پس وہ اور انکی اولاد بنی عدی کے حلیف تھے۔ خالد اور انکے بھائی بدر میں شریک تھے انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن جحش کے ہمراہ قریش کے قافلے کی طرف بھیجا تھا تاکہ وہ مہاجرین کے ایک جماعت کے ساتھ جنمیں خالد بن بکیر بھی تھے مقام بدر میں قریش سے پہلے پہونچ جائیں۔ انھیں لوگوں نے عمرو بن حضرمی کو قتل کیا تھا اللہ تعالی نے انھیں کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی تھی یسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ[1] الایۃ یہ خالد غزوہ رجیع واقع صفر سنہ ۴ ہجری میں عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح اور مرثد بن ابی مرثد غنوی کے ساتھ شہید ہوے ان لوگوں نے قبائل ہذیل و عضل و قارہ کے لوگوں سے قتال کیا یہانتک کہ شہید ہو گئے خبیب بن عدی بھی انکے ساتھ میں تھے وہ قید کر لیے گئے پھر مکہ میں انھیں سولی دی گئی انھیں لوگوں کے حق میں حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہے ہیں[2]

الا لیتنی فیہا شہدت ابن طارق   وزیدا وما تغنی الامانی ومرثدا   فدافعت عن حبی خبیب وعاصم   وکان شفاء لوتدارکت خالدا

خالد جب شہید ہوے تو انکی عمر ۳۴ سال کی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن نعمان بن حارث بن عبد رزاح بن ظفر انصاری ظفری۔ بیر معونہ میں شہید ہوے۔ غسانی نے عدوی سے انکا ذکر نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو عمر نے انکے والد کا ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبل جیم اور باے موحدہ کے ساتھ اور بعض لوگ جیم اور یاے تحتانیہ سے کہتے ہیں یہ عدوانی ہیں انکا شمار اہل حجاز میں ہے طائف میں رہتے تھے۔ ان لوگوں میں تھے جنھوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ آخر میں انھوں نے کوفہ کی اقامت اختیار کر لی تھی۔ انکی حدیث عبد اللہ بن عدی نے یحیی بن معین سے انھوں نے مروان بن معاویہ سے انھوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی سے انھوں نے عبد الرحمن ابن خالد بن ابی جبل سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ (وہ کہتے تھے) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ثقیف کے رہگذر پر آپ ایک کمان کے سہارے سے کھڑے ہوے تھے اور والسماء والطارق پڑھ رہے تھے یہانتک کہ آپ نے اسکو ختم کیا میں نے اس سورت کو جاہلیت ہی میں یاد کر لیا تھا جب میں مشرک تھا مجھے ثقیف کے لوگوں نے

---

[1] ترجمہ اور اے نبی یہ لوگ تمسے ماہ حرام کی بابت پوچھتے ہیں کہ کیا اسمیں جنگ کرنا جائز ہے ۱۲

[2] ترجمہ ۔ کاش میں اس موقع پر ابن طارق اور زید اور مرثد کے ساتھ ہوتا اگرچہ آرزو کچھ کام نہیں آتی تو میں اپنے دوست خبیب اور عاصم کو بچاتا اور اگر میں خالد کو پالیتا تو وہ (میرے) دل کی شفا ہوجاتے ۱۲

بلایا اور کہا کہ تمنے اس شخص سے کیا سنا ہے اُن لوگون کو پڑھ کے سنا دیا اُنکے ساتھ جو قریش کے لوگ تھے انھون نے کہا کہ ہم اپنے اس شخص (یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی حالت خوب جانتے ہین جو کچھ یہ کہتا ہو اگر حق ہوتا تو ہم ضرور اُسکی پیروی کرتے۔ اس حدیث کو اسحاق بن اسمعیل طالقانی سے اور ہشام بن عمار نے مروان سے اسی طرح روایت کیا ہو اور انھون نے جبل بفتح جیم و باے موحدہ کہا ہو اور بخاری نے اسکو اپنی تاریخ مین مسندی سے انھون نے مروان سے نقل کیا ہو اور انھون نے جبل بکسر جیم و یاے تحتانیہ کہا ہو۔ اور ابن ماکولا نے کہا ہو کہ ابن معین اور اسحاق اور ہشام کا قول زیادہ صحیح ہو۔ انھون نے کہا ہو کہ اس حدیث کو احمد بن یحیی حلوانی نے یحیی سے انھون نے مروان سے انھون نے عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی سے انھون نے خالد بن عبد الرحمن بن ابی جبل سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مگر یہ وہم ہو پہلی ہی روایت صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب۔ قریشی اسدی۔ حکیم بن حزام کے بھائی ہین اور حضرت (ام المومنین) خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہین قدیم الاسلام ہین جب انھون نے سرزمین حبش کیطرف دوبارہ ہجرت کی تو انھین سانپ نے کاٹ لیا تھا اور راستہ ہی مین انکا انتقال ہو گیا تھا قبل اسکے کہ حبش پہونچین انھین کے بارے مین اللہ تعالی کا یہ قول نازل ہوا ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ[سلہ] اسکو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم بن حزام بن خویلد یہ اُن خالد کے بھتیجے ہین جنکا ذکر اسکے پہلے ہوا فتح مکہ کے دن یہ اور انکے بھائی ہشام اور عبد اللہ اور یحیی اسلام لائے تھے انھین کی وجہ سے حکیم بن حزام کی کنیت ابو خالد تھی۔ انکے والد زمانہ جاہلیت مین اور نیز زمانہ اسلام مین سرداران قریش سے تھے عمرو بن دینار نے ابو نجیح سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا خالد ابن حکیم بن حزام کا گذر حضرت ابو عبیدہ بن جراح پر ہوا وہ لوگون کو جزیہ کے متعلق سزا دے رہے تھے خالد نے ان سے کہا کہ کیا آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے نہین سنا کہ قیامت مین سب سے زیادہ سخت سزا اُس شخص کو ملے گی جو دنیا مین دوسرون کو سخت سزا دیتا ہو حضرت ابو عبیدہ نے کہا اچھا جاؤ اور انکو چھوڑ دو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

سلہ ترجمہ اور جو کوئی اپنے گھر سے خدا اور رسول کیطرف ہجرت کے ارادہ سے نکلے پھر اثنارہ مین اسکو موت آجائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ثابت ہو گیا ۱۲

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن حواری حبشی - اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں - انسے اسحاق بن حارث نے روایت کی ہے - وہ کہتے تھے کہ مینے خالد بن حواری کو دیکھا وہ حبش کے ایک شخص تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے گھر والون کے پاس گئے جب انکی وفات ہونے لگی تو انھون نے وصیت کی کہ مجھے دو مرتبہ غسل دینا ایک غسل جنابت کا اور ایک غسل موت کا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خالد - انکا نسب نہین بیان کیا گیا - محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے اُن اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مین جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لڑائیون مین شریک تھے خالد بن ابی خالد کا نام بھی بتایا ہے - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

خزاعی - انسے انکے بیٹے نافع نے روایت کی انکے سوا اور کسی نے انسے روایت نہین کی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا مینے اپنے پروردگار سے تین باتین مانگین دو باتین اُسنے مجھے دیدین اور تیسری نہین دی الی آخر الحدیث - انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے مگر یہ وہم ہے خالد بن نافع کے تذکرہ مین انشاء اللہ اسکی بحث ہوگی -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی دجانہ - انصاری - عبید اللہ بن ابی رافع نے اُن لوگون کے نام مین جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ انکی لڑائیون مین شریک تھے انکا بھی ذکر کیا ہے - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع - انکی بابت اور نیز انکی حدیث کی سند مین اختلاف ہے - نافع بن یزید نے عیاش بن عباس سے انھون نے عبید بن مالک معافری سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مجھسے جعفر بن عبد اللہ بن حکم نے بیان کیا وہ خالد بن رافع سے روایت کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود سے فرمایا کہ بہت فکر نکرو جو مقدر ہو چکا ہے وہ ہوگا جو رزق تمھاری قسمت مین ہے وہ تمکو پہونچ جائیگا - اس حدیث کو ابن لہیعہ نے عیاش سے انھون نے مالک بن عبد غافقی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اور لوگون نے عیاش بن عباس سے انھون نے جعفر بن عبد اللہ بن حکم سے انھون نے مالک بن عبد سے اسی کے مثل روایت کیا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن رباح۔ بھائی ہین حضرت بلال بن رباح حبشی (موذن) کے انکی کنیت ابو رویحہ ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابو رویحہ حضرت بلال کے اسلامی بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کے درمیان مین مواخات کرادی تھی انکے نسبی بھائی نہ تھے۔ انھیں مین یہ اور حضرت بلال مقام داری مین جو دمشق کے مضافات سے ہو رہتے تھے۔ حصین ابن نمیر نے روایت کی ہو کہ حضرت بلال نے اپنے اور اپنے بھائی خالد کی منگنی کی تھی کہا کہ مین بلال ہون اور یہ میرے بھائی ہین۔ ہم دونون غلام تھے ہمکو اللہ نے آزاد کر دیا اور ہم دونون غریب تھے اللہ نے ہمین مالدار کر دیا اور ہم دونون گمراہ تھے اللہ نے ہمین راہ راست کی ہدایت کی پس اگر تم (اپنی لڑکیون کا) ہمسے نکاح کر دو تو الحمد للہ اور اگر تم ہماری درخواست نامنظور کر دو تو لا الہ الا اللہ ان لوگون نے انکے ساتھ نکاح کر دیا لڑکی عربی النسل قبیلۂ کندہ سے تھی۔ یہ حدیث کئی سندون سے مروی ہو کہ بلال نے ایک گھر والون سے نکاح کی درخواست کی اور کہا کہ مین بلال ہون اور یہ میرے بھائی ہین۔ اور ام درداء نے ابو الدرداء سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا جب حضرت عمر جابیہ سے لوٹے تو حضرت بلال نے انسے درخواست کی کہ انکو شام ہی مین رہنے دین حضرت عمر نے اسکو منظور کر لیا انھون نے کہا اور میرے بھائی ابو رویحہ کو بھی جنکے اور میرے درمیان مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات کرادی تھی چنانچہ یہ دونون مقام داری مین رہے پھر بلال اور انکے بھائی قبیلۂ خولان مین گئے اور اُن لوگون سے بلال نے اپنے اور اپنے بھائی کے لیے نکاح کی درخواست کی اُن لوگون نے انکے ساتھ نکاح کر دیا ہم انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین انکا ذکر کرینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربعی۔ تمیمی ثم النہشلی۔ بعض لوگ انکو خالد بن مالک بن ربعی کہتے ہین اُن سردارون مین سے ایک یہ بھی ہین جو قبیلۂ بنی تمیم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے زمانۂ جاہلیت مین یہ اور قعقاع بن معبد ابن خذیمہ کے بھائی ربیعہ بن حذار کے پاس بھاگ گئے تھے (جب یہ حضرت کے پاس حاضر ہوے تو) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک تم دونون کو پہچان لیا اور آپنے چاہا کہ ان دونون مین سے کسی ایک کو قبیلۂ بنی تمیم پر حاکم بنائین حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلان شخص کو حاکم بنائیے اور حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلان شخص کو حاکم بنائیے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم متفق ہو کر کوئی بات کہتے تو مین دونون کی راے مان لیتا مگر تم کبھی کبھی اختلاف کرتے ہو پس اللہ سبحانہ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسو(لہ)

محمد بن منکدر نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور ابن زبیر نے کہا ہے کہ وہ دونوں شخص جنکا یہ قصہ ہے قعقاع ابن معبد اور اقرع بن حابس تھے عنقریب قعقاع کے تذکرہ میں اسکا بیان ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن جاریہ۔ اور بعض لوگ ابن یزید بن جاریہ کہتے ہیں۔ یہ زید بن جاریہ انصاری کے بھتیجے ہیں۔ ابن ابی عاصم نے اور ہلال بن علا نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اور بخاری نے انکو تابعین میں ذکر کیا ہے انکی حدیث مجمع بن یحیی نے اپنے چچا ابراہیم سے انہوں نے خالد بن یزید بن جاریہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں وہ حرص سے پاک ہوگا زکوۃ دے اور مہمان کی خاطر کرے اور مصیبت میں (لوگوں کی) مدد کرے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن کلیب بن ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ انکا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج اکبر ہے کنیت انکی ابو ایوب انصاری خزرجی ہیں۔ انکی والدہ ہند بنت سعید بن عمرو بن امرء القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج ابن حارث بن خزرج ہیں۔ یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ بیعت عقبہ میں اور بدر میں اور احد میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ یہ ابن عقبہ اور ابن اسحاق اور عروہ وغیرہم کا قول ہے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو انھیں کے یہاں اترے اور انھیں کے یہاں قیام فرمایا یہانتک کہ آپکے حجرے اور آپکی مسجد تیار ہوگئی اور آپ وہاں اٹھ گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور مصعب بن عمیر کے درمیان میں مواخات کرا دی تھی۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ دن بنی عمرو بن عوف کا بیان ہے کہ پانچ دن سے زیادہ آپ انکے یہاں ٹھیرے تھے اور بعد اسکے آپ مدینہ کی طرف چلے تو بنی سالم بن عوف آپکے سامنے آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم بہت سے لوگ ہیں اور صاحب قوت ہیں چلیے ہمارے یہاں اتریے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو وہ (خدا کی طرف سے) مامور ہے (جہاں بیٹھ جائیگی میں وہیں اترونگا) بعد اسکے آپکا گذر بنی بیاضہ پر ہوا وہ بھی سامنے آئے اور آپنے ایسا ہی جواب دیا پھر بنی ساعدہ پر آپکا گذر ہوا انہوں نے بھی اترنے کے لیے کہا آپنے فرمایا اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو وہ (خدا کی طرف سے) مامور ہے (جہاں بیٹھ جائیگی میں وہیں اترونگا) پھر آپکا گذر آپکے ماموؤں بنی عدی[1] بن نجار پر ہوا انہوں نے کہا کہ آپ اپنے ماموؤں کے یہاں چلیے

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ اسی قبیلہ کی تھیں اس رشتہ سے یہ لوگ آپکے ماموں تھے ۱۲

حضرت نے ویساہی جواب دیا پھر آپکا گذر بنی مالک بن نجار پر ہوا پھر اونٹنی مسجد کے دروازہ پر (یعنے جہان اب مسجد اقدس ہی) بیٹھ گئی پھر اُسنے ادہر اُدہر دیکھا اور اٹھی پھر تھوڑی دور جاکر اسی مقام پر لوٹ آئی جہان سے اٹھی تھی اور وہین بیٹھ گئی بعد اُسکے جیسا کہ اونٹ بیٹھنے کے وقت بولتے ہین بولی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُتر پڑے اور ابوایوب یعنے خالد بن زید نے آپکا اسباب اُٹھایا اور اپنے گھر مین لے گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعمیر مسجد کا حکم دیا۔ ہمین ابوالفرج یعنے یحیی بن محمود ثقفی نے اپنی سند سے ابوبکر یعنے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمسے ابوکامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین لیث بن سعد نے خبر دی نیز احمد کہتے تھے کہ ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یونس بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ابوالخیر سے انھون نے ابو رہم سماعی سے روایت کرکے خبر دی کہ اُنسے ابوایوب نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر کے نیچے کے حصہ مین ٹھیرے تھے اور مین بالاخانہ پر تھا اوپر چھت پر کچھ پانی گر گیا تو مین اور ام ایوب دونون اُٹھے اور کپڑون سے اسکو جذب کر لیا کہ ایسا نہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ پانی پہونچ جائے پھر مین ڈرتے ڈرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ مناسب نہین ہی کہ ہم آپکے اوپر رہین لہذا آپ بالاخانہ پر تشریف لے چلیے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ آپکا اسباب اوپر منتقل کر دیا جائے پھر (ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس کچھ کھانا بھیجا تو) مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ جو میرے پاس کھانا بھیجا کرتے تھے تو مین اُسکو دیکھتا تھا جہان آپکی انگلیون کا نشان بنا ہوتا تھا وہین سے مین کھاتا تھا مگر اس کھانے مین جو آپنے مجھے بھیجا ہی مینے دیکھا آپکی انگلیون کا نشان مینے نہین پایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان اسمین پیاز تھی لہذا فرشتون کے خیال سے مینے اسکا کھانا پسند نہین کیا اگر تم لوگ کھاؤ۔ یہی مروی ہی کہ اس کھانے مین لہسن تھا اور یہی زیادہ مشہور رہی واللہ اعلم۔ حبیب بن ابی ثابت نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انھون نے ابوایوب سے کہا مین چاہتا ہون کہ اپنا گھر تمھارے لیے خالی کر دون جس طرح تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنا گھر خالی کر دیا تھا اور انھون نے اپنے گھر والون سے کہا کہ وہ اُس گھر سے چلے آئین اور جتنا اسباب اس گھر مین تھا وہ بھی انھون نے ابوایوب کو دیدیا۔ جب حضرت علی کی خلافت کا زمانہ آیا تو انھون نے ابوایوب سے پوچھا کہ تمھین کس چیز کی ضرورت ہی ابوایوب نے کہا میرا وظیفہ مجھکو ملتا رہے اور آٹھ غلام مجھے چاہیے کہ وہ میری زمین مین کام کرین انکا وظیفہ چار ہزار تھا حضرت علی نے اُسکو چگنا کر دیا اور بیس ہزار اُنھین دیے اور چالیس غلام دیے

ملہ اُس زمانے کی چھتین ایسی ہوتی تھین کہ انسے پانی ٹپکتا تھا صرف دھوپ کے بچاؤ کے لیے بنا لیتے تھے ۱۲

ابوایوب بھی اُن لوگون مین سے تھے جو حضرت علی کے ہمراہ اُنکی تمام لڑائیون مین شریک رہے انھون نے جہاد کو اپنے اوپر لازم کرلیا تھا اور کہتے تھے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے انفروا خفافا وثقالا پس مین اپنے کو یا تو خفیف دیکھتا ہون یا ثقیل جہاد سے کبھی کسی سال پیچھے نہین رہے صرف ایک سال جبکہ لشکر کا سردار کوئی نوجوان بنایا گیا تھا اُس سال نہین گئے مگر اُسکے بعد پھر افسوس کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے اس سے کیا مطلب تھا کہ کون شخص میرے اوپر سردار بنایا گیا ہے انسے منجملہ صحابہ کے ابن عباس اور ابن عمر اور براء بن عازب اور ابوامامہ اور زید بن خالد جہنی اور مقدام بن معدیکرب اور انس بن مالک اور جابر بن سمرہ اور عبداللہ بن بزید خطمی نے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور عروہ اور سالم بن عبداللہ اور ابوسلمہ اور عطاء بن یسار اور عطاء بن یزید وغیرہم نے روایت کی ہے۔ حضرت ابوایوب کی وفات ۵۰ھ مین ہوئی جبکہ یہ جہاد مین تھے اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۱ھ مین اور بعض کہتے ہین ۵۲ھ مین اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ ایک لشکر مین تھے جسکا سردار یزید بن معاویہ تھا جب ابوایوب بیمار ہوئے تو یزید انکی عیادت کو گیا اور انسے پوچھا کہ آپکی کیا خواہش ہے ابوایوب نے کہا میری خواہش یہ ہے کہ جب مین مرجاؤن تو تم مجھے لیکے سوار ہونا اور دشمن کے ملک مین جہانتک تمھین جگہ ملے چلے جانا اور وہین مجھے دفن کردینا پھر لوٹ آنا پس جب انکی وفات ہوئی تو لشکر نے ایسا ہی کیا اور انکو قسطنطنیہ کے قریب دفن کیا وہین انکی قبر ہے لوگ اسکے ذریعہ سے پانی برسنے کی دعا مانگتے ہین۔ ہم کچھ حالات انکے انشاء اللہ تعالی انکی کنیت مین بھی بیان کرینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے انکو ذکر کیا ہے کہ یہ ابوایوب کے علاوہ ہین۔ حسین بن ابی زینب نے اپنے والد سے انھون نے خالد بن زید سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا جو شخص گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے اللہ اُسکے لیے جنت مین ایک محل بنا دیتا ہے حضرت عمر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اب تو ہم بہت سے محل بنوا لینگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل بڑا احسان کرنے والا اور بڑی بزرگی والا ہے یا فرمایا کہ بڑا احسان کرنے والا اور بڑی وسعت والا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سطیح غسانی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ انکی حدیث کی سند مین کلام ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا [illegible]

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ عبدان نے انکو ذکر کیا ہے انھون نے اپنی سند سے ہاشم بن ہاشم سے انھون نے عامر سے انھون نے خالد

ابن سعد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سات چھوہارے عجوہ کے کھائے اُسدن اسپر نہ کوئی زہر اثر کریگا نہ جادو- انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو کہا ہو کہ عبدان نے اسی طرح لکھا ہو حالانکہ یہ غلط ہو صحیح وہ ہو جو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہو اسکے بعد انھوں نے ایک حدیث ذکر کی ہو- وہ حدیث ہمسے عبدالوہاب ابن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے بیان کی وہ کہتے تھے ہمسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہاشم نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انھوں نے اپنے والد سعد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے ہاشم سے اسی طرح روایت کیا ہو- انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو-

(سیدنا خالد رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبدشمس بن عبد مناف بن قصی قرشی اموی کنیت انکی ابوسعید انکی والدہ ام خالد بن خباب ابن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ ہین- ثقفی ہین- قدیم الاسلام ہین بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اسلام لائے تھے اور یہ تیسرے یا چوتھے مسلمان تھے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ پانچوین تھے- ضمرہ ابن ربیعہ نے کہا ہو کہ یہ خالد حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ اسلام لائے تھے اور ام خالد بنت خالد بن سعید بن عاص کہتی ہین کہ میرے والد پانچوین مسلمان تھے (راوی کہتا ہو) مینے پوچھا کہ انسے پہلے کون لوگ اسلام لائے تھے انھون نے کہا علی ابن ابی طالب اور ابوبکر اور زید بن حارثہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم- انکے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ انھون نے خواب مین دیکھا کہ مین دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہوا ہون پھر انھون نے اسکی وسعت وغیرہ کا حال بیان کیا اللہ ہی کو اسکا علم ہو انکے باپ انکو دوزخ مین ڈھکیل رہے ہین اور انھون نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی کمر پکڑے ہوئے ہین انکو آگ مین گرنے نہین دیتے اس خواب کو دیکھکر یہ بہت ڈرے اور انھون نے کہا مین قسم کھاتا ہون کہ یہ خواب سچا ہو پھر یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملے اور انسے اس خواب کو بیان کیا حضرت ابوبکر نے انسے کہا کہ اللہ کو تمھارے ساتھ بھلائی منظور ہو یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین تم انکی پیروی کرو اسلام مین تم ایسی باتین کروگے کہ وہ تمکو دوزخ مین جانے سے بچالین گے اور تمھارا باپ دوزخ مین جائیگا پھر یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے آپ (اُسوقت) مقام اجیاد مین تھے انھون نے کہا کہ اے محمد آپ (لوگون کو) کسکی طرف بلاتے ہین آپنے فرمایا مین اللہ کی طرف بلاتا ہون کہ وہ ایک ہو کوئی اسکا شریک نہین اور محمد اسکا بندہ اور اسکا رسول ہو اور اسپر جو تم ایسے پتھر کی پرستش کرتے ہو جو نہ سنتا ہو اور نہ دیکھتا ہو اور نہ نقصان پہونچاتا ہو نہ نفع اور نہین جانتا کہ کون اسکی پرستش کرتا ہو اور

اور کون اسکی پرستش نہین کرتا اسکو چھوڑ دو خالد نے (یہ سنکے) کہا اشهد ان لا اله الا الله واشهد انک رسول الله رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم انکے اسلام سے خوش ہوئے اُسکے بعد خالد چھپ رہے انکے باپ کو انکے اسلام کا حال معلوم ہوا تو انھون نے
انکی تلاش مین باقی بیٹون کو بھیجا وہ مسلمان نہ تھے چنانچہ وہ انکو پکڑ کے انکے والد ابواحیحہ یعنے سعید کے پاس لائے ابواحیحہ نے
انکو گالیان دین اور بہت سخت سست کہا اور ایک لاٹھی انکے ہاتھ مین تھی اُس سے انکو مارا یہانتک کہ اُس لاٹھی کو انکے
سر پر (مارتے مارتے) توڑ دیا اور کہا کہ کیا تو محمد کی پیروی کرتا ہے حالانکہ تو دیکھتا ہے کہ تمام قوم انکے خلاف ہے اور وہ انکے
معبودون کی اور اُنکے گذشتہ باپ دادا کی برائیان بیان کرتے ہین خالد نے کہا ہان خدا کی قسم بیشک انکی پیروی کر لی پس اسپر
انکے باپ کو اور زیادہ غصہ آیا اور انھون نے انکو اور بھی مارا اور کہا کہ جہان تیرا جی چاہے چلا جا خدا کی قسم اب مین تجھے کھانا
نہ دونگا خالد نے کہا اگر تم مجھے کھانا نہ دوگے تو مین جب تک زندہ ہون اللہ مجھے رزق دیگا پس انکے باپ نے انکو نکال دیا
اور اپنے بیٹون سے کہا کہ تم مین سے کوئی اس سے کلام نکرے جو شخص اس سے کلام کریگا اسکے ساتھ بھی مین ایسا ہی کرونگا
جیسا بیٹے خالد کے ساتھ کیا پس خالد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے اور آپ ہی کی خدمت مین اپنی زندگی
بسر کرنے لگے اور اپنے باپ سے پوشیدہ طور پر نواحی مکہ مین رہتے تھے یہانتک کہ مسلمانون نے حبش کی طرف دوسری ہجرت
کی تو یہ بھی اُنکے ساتھ چلے گئے۔ انکے باپ مسلمانون کے حق مین بہت سخت تھے اور مکہ مین بہت باعزت تھے وہ بیمار ہوے
تو کہا کہ اگر اللہ مجھے اس مرض سے صحت دے تو پھر مکہ مین کوئی شخص ابن ابی کبشہ[1] کے خدا کی پرستش نکرنے پائیگا۔
خالد نے یہ سنکے کہا اے اللہ اسے صحت نہ دے چنانچہ اس مرض مین وہ مر گئے۔ خالد نے جب حبش کی طرف ہجرت
کی تو انکے ساتھ انکی بی بی امیمہ بنت خالد خزاعیہ بھی تھین وہین انکے بیٹے سعید بن خالد اور انکی بیٹی ام خالد پیدا ہوئین
انکی بیٹی کا نام امۃ تھا حبش کی طرف انکے ساتھ انکے بھائی عمرو بن سعید نے بھی ہجرت کی تھی یہ دونون حضرت جعفر بن ابی طالب
کے ہمراہ دو کشتیون مین سوار ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بمقام خیبر پہونچے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے
متعلق اور مسلمانون سے گفتگو کی اور غنیمت خیبر مین انکا حصہ بھی لگایا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قضیہ مین اور فتح
مکہ مین اور حنین مین اور طائف مین اور تبوک مین شریک تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے صدقات
وصول کرنے پر مقرر فرمایا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین مذحج اور صنعا کے صدقات کے لیے مقرر فرمایا تھا چنانچہ جب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اس کام پر مقرر تھے۔ خالد اور انکے دونون بھائی ابان اور عمرو اپنے اُن کامون پر
رہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے متعلق کیے تھے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی

[1] ابن ابی کبشہ سے مراد آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین ۱۲

تو یہ لوگ اپنے کامون سے لوٹ آئے حضرت ابو بکر نے انسے کہا کہ تم کیون لوٹ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عمال سے زیادہ کوئی شخص مستحق نہیں ہے تم لوگ اپنے کامون پر واپس جاؤ ان لوگون نے کہا کہ ہم جتنے بیٹے ابو احیحہ کے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی طرف سے کام نکرینگے خالد یمن مین تھے جیسا کہ ہمنے بیان کیا اور ابان بحرین مین تھے اور عمرو تیما اور خیبر اور بعض قری عربیہ مین تھے - خالد اور انکے بھائی ابان نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت مین توقف کیا تھا انھون نے بنی ہاشم سے کہا کہ آپ لوگون کا شجرہ نسب عالی اور اسکا میوہ شیرین ہے ہم آپکے تابع ہین چنانچہ جب بنی ہاشم نے حضرت ابو بکر سے بیعت کرلی تو خالد اور ابان نے بھی انسے بیعت کرلی - حضرت ابو بکر نے خالد کو ایک لشکر کا سردار بنا کے شام کی طرف بھیجا تھا خالد واقعہ مرج الصفر مین بعہد خلافت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے - اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ واقعہ مرج الصفر ۱۳ھ ہجری شروع خلافت حضرت عمر مین ہوا تھا - اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ ملک شام مین واقعہ اجنادین مین حضرت ابو بکر کی وفات سے چوبیس دن پہلے شہید ہوئے اصحاب سیر نے واقعہ اجنادین اور واقعہ مرج الصفر اور واقعہ یرموک کی بابت اختلاف کیا ہے کہ ان مین سے کون پہلے تھا کون پیچھے واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان بن ابی عبید بن وہب بن لوذان بن عبد ود بن زید بن ثعلبہ احد مین شریک تھے اور جسر ابی عبید مین شہید ہوئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

خالد

ابن سنان بن غیث بن مریطہ بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھون نے انکا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ عبدان نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی نہیں ہین نہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک نبی ہو نگے کہ انکی قوم انکی بے قدری کریگی - بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ عباس بن مرداس بن سنان بن غیث کی اولاد سے ہین - انکی بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئی تھین انھون نے حضرت کو قل ہو اللہ احد پڑھتے سنا تو کہنے لگین کہ میرے باپ بھی یہی کہا کرتے تھے - مین کہتا ہون کہ اس بات مین کلام نہین کہ یہ صحابی نہیں ہین پس مین نہین جانتا کہ ابو موسی نے کیون انکو ذکر کیا ہے اگر اس وجہ سے ذکر کیا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبرین منقول ہین تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر مسیح علیہ السلام اور اور نبیون نے بھی بیان کی ہین انکو صحابہ مین کیون نہ ذکر کیا -

عہ بہت سے لوگ ایسے تھے جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی کام نہین کیا ۱۲

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بعض لوگ انکو خلاد کہتے ہین اور یہی زیادہ مشہور ہی خلاد کے نام مین انشاء اللہ تعالی انکا ذکر آئیگا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سیار بن عبد عوف بن معشر بن بدر بن احیمس بن غفار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کو لیکے گئے تھے یہ کلبی کا قول ہی اور واقدی نے انکا نام عبداللہ بن نضلہ بن عبید بیان کیا ہی۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن مندہ نے انکو ایک دوسرے باب مین ذکر کیا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر۔ ابوموسی نے کہا ہی کہ عبدان نے انکو ذکر کیا ہی کہ محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد کے والد ہین۔ عاصم بن شریک بن عامر انصاری نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ہمین موسی بن محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد بن صخر نے خبر دی [اور خالد مہاجرین حبش مین سے تھے] وہ اپنے والد سے وہ خالد بن عبداللہ سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) قبا کی طرف بنی عمرو بن عوف کے یہان سوار ہو کے جا رہے تھے آپکی عادت تھی کہ آپ جنازون مین شریک ہوتے تھے اور آپ مریضون کی عیادت کرتے تھے اور آپکی دعوت کی جاتی تو آپ اسکو قبول کر لیتے تھے (المختصر) آپنے (اثنائے راہ مین) کچھ مال جمع کیے ہوئے دیکھا آپ نے پہلے انکو نہ دیکھا تھا آپنے فرمایا کہ تم لوگ جمعہ یعنی نماز جمعہ کے لیے آنا تو کچھ دیر ٹھیرنا مین تم سے کچھ باتین کرونگا پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ پڑھ چکے تو آپنے اسی جگہ پر کھڑے ہو کے دو رکعت نماز اور پڑھی ایسی نماز نہ پہلے کبھی آپکو کسی نے پڑھتے دیکھی تھی اور نہ اسکے بعد دیکھی تمام انصار نواحی مسجد مین ٹھیرے رہے یہانتک کہ لوگون نے منبر کو گھیر لیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد وثنا بیان کی بعد اسکے فرمایا کہ اے گروہ انصار پہلے تم بڑے جفاکش تھے اور یتیمون کی کفالت کیا کرتے تھے اور اچھے کام کرتے تھے یہانتک کہ اب جو اللہ نے تمہین اسلام عنایت فرمایا تو تم مال جمع کرتے ہو یاد رکھو ابن آدم جو کھاتا ہی اسمین بھی ثواب ہی اور پرندے جو کھاتے ہین اسمین بھی ثواب ہی خالد کہتے تھے پھر تمام صحابہ لوٹ گئے اور انمین سے ہر شخص نے اپنی اپنی دیوار مین ایک یا دو دروازے کر لیے عبدان نے کہا ہی کہ مینے خالد بن صخر کا ذکر صرف اسی حدیث مین دیکھا ہی۔ ابوموسی نے کہا ہی کہ مینے مہاجرین حبش مین حارث بن خالد بن صخر کا ذکر دیکھا ہی پس یہ خالد اگر حارث کے والد ہین تو یہ بیٹے ہین عامر بن کعب بن سعد بن تیم

ابن مرہ کے انکے ساتھ انکی بی بی ریطہ بنت حارث تیمیہ بھی تھیں حبش مین انکے بیٹے موسی اور عائشہ اور زینب پیدا ہوے تھے۔ محمد بن اسحاق نے انکا ذکر کیا ہے۔

مین کہتا ہون کہ یہ ابوموسی کا کلام ہے انھون نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ اور یہ جو انھون نے کہا ہے کہ بیشک مہاجرین حبش مین حارث بن صخر کا ذکر دیکھا ہے پس اگر یہ خالد حارث کے والد ہونگے تو بیٹے ہین عامر کے۔ مین نہین جانتا کہ انھون نے اسمین شک کیون کیا پہلے تو وہ لکھ چکے ہین کہ یہ والد ہین ابراہیم بن حارث بن خالد بن صخر تیمی کے پس اب شک کرنے کی کوئی وجہ نہین یہ بیٹے ہین صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم کے یہان صحابی نہین ہین صحابی انکے والد حارث ہین۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل بن مدرک غفاری۔ ابن منیع نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہے اور اسمین اعتراض ہے سفیان بن حمزہ نے کثیر بن زید سے انھون نے خالد بن طفیل بن مدرک غفاری سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے دادا مدرک کو اپنی صاحبزادی کے لانے کے لیے مکہ بھیجا تھا یہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے تھے یا رکوع کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک و اعوذ بعفوک من عقوبتک و اعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی۔ بھتیجے ہین حارث اور ابوجہل فرزندان ہشام کے انکے باپ عاص بن ہشام حالت کفر مین مقتول ہوے تھے۔ انکو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ مین حاکم مقرر فرمایا تھا جب نافع بن عبد الحارث خزاعی کو وہان سے معزول فرمایا تھا حضرت عثمان نے بھی انکو مکہ کا حاکم قائم رکھا۔ اسنے انکے بیٹے عکرمہ بن خالد نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی فروخت کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا خدا یہود پر لعنت کرے انپر چربی حرام کردی گئی تھی انھون نے چربی بیچکر اسکی قیمت کھانا شروع کی۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگون کا بیان ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہین سنا اور ابوموسی نے کہا ہے کہ خالد بن عاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی طبرانی نے انکا ذکر کیا ہے۔ ہمین ابوموسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوغالب کوشیدی نے اور محمد بن ابوالقاسم طبرانی نے ... نوشیروان بن شیرزاد دیلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شیبان بن فروخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن

۱۵ ترجمہ۔ الٰہی بیشک مین تیری ناخوشی سے تیری خوشنودی کی پناہ مانگتا ہون اور تیرے عذاب سے تیری بخشش کی پناہ مانگتا ہون اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہون مین تیری تعریف ویسی نہین کر سکتا جیسی

سلمہ نے عکرمہ بن خالد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مقام مین طاعون آجائے اور تم وہان ہو تو وہان سے بھاگ کر نہ نکلو اور جب کسی
مقام مین طاعون آجائے اور تم وہان نہو تو وہان نہ جاؤ۔ طبرانی نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے اور یہ وہم ہے کیونکہ عکرمہ کے دادا
جیسا کہ انھون نے بیان کیا ہے عاص ہین اور خالد عکرمہ کے والد ہین نہ دادا۔ عکرمہ کے دادا کی بابت لوگون کا اختلاف ہے
ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ عکرمہ بیٹے ہین خالد بن سعید بن عاص کے اور نیز ابن ابی حاتم نے ایک دوسرے تذکرہ مین لکھا ہے
کہ عکرمہ بیٹے ہین خالد بن سلمہ مخزومی کے ان دونون کے درمیان مین انھون نے فرق کیا ہے۔ اور ابو نصر کلاباذی نے بھی
طبرانی کی طرح عکرمہ کو خالد بن عاص کا بیٹا کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ خالد بیٹے ہین سلمہ بن ہشام بن عاص بن ہشام
ابن مغیرہ کے انھون نے ان دونون کو ایک کر دیا ہے واللہ اعلم۔ اور ابو موسی نے اپنی سند کے ساتھ حیان بن ہلال سے
انھون نے حماد بن سلمہ سے انھون نے عکرمہ بن خالد سے انھون نے اپنے والد یا اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک مین فرمایا کہ جب کسی مقام مین طاعون آجائے اور تم وہان ہو تو وہان سے باہر نہ نکلو
انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبادہ غفاری یہ وہی ہین جنھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن کنوین مین اتارا تھا جبکہ آپ نے کنوین مین کلی
ڈالدی تھی جس سے پانی بڑھ گیا تھا کہ لوگ سیراب ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش سے ایک
تیر نکالا تھا اس تیر کو انھون نے کنوین مین گاڑ دیا تھا اس کنوین مین پانی نہ تھا پس پانی جوش کرنے لگا اور بہت زیادہ
ہوا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ہے جو کنوین مین اترے تو خالد بن عبادہ غفاری اسمین اترے اور
بعض لوگون کا بیان ہے کہ اس کنوین مین ناجیہ بن جندب اسلمی اترے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین براء بن عازب
اترے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن حرملہ مدلجی۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے اور انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہے یہ ابن مندہ کا قول ہے
انکی حدیث اسمعیل بن محمد اسلمی نے اپنے والد سے انھون نے خالد بن عبد اللہ بن حرملہ مدلجی سے روایت کی ہے کہ انھون نے
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) عسفان مین قیام فرمایا ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ کو بنی مدلج کی قیدی عورتون
اور اونٹون کی کچھ ضرورت ہے قوم مین ایک شخص بنی مدلج کا تھا اسکے چہرہ سے اس بات کی ناگواری کے آثار معلوم ہونے

تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین بہتر وہ شخص ہی جو اپنی قوم کو بچالے بشرطیکہ کوئی گناہ کی بات نہو نے پائے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی-

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی بن سلامہ خزاعی کنیت انکی ابو خناس - انکا شمار اہل حجاز مین ہی صحابی ہین - انسے انکے بیٹے مسعود بن خالد نے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے یہان اُترے تھے تو انھون نے ایک بکری ذبح کی (اور اسکا گوشت پکایا) خالد کے اہل وعیال بہت تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپکے بعض اصحاب نے اس بکری کا گوشت کھایا اور بچا ہوا خالد کو دیدیا خالد کے عیال والوں نے اسکو کھایا اور پھر بھی بچ رہا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن حجاج سلمی بعض لوگ انکو ابن عبد اللہ کہتے ہین مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہی بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ خزاعی ہین - انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی انسے انکے بیٹے حارث نے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تمھین مرتے وقت تہائی مال پر اختیار دیا ہی- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی- ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ حنین کے قیدیون کو لیکے آئے تھے اور (مقام) جعرانہ مین انکو تقسیم کیا تھا اور کہا ہی کہ انکی حدیث کی سند مین ضعف ہی کیونکہ راوی اسکے مجہول ہین-

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی - انکا شمار اہل مدینہ مین ہی قبیلہ اشعر مین اترا کرتے تھے - انکی حدیث حارث بن ابی اسامہ نے اور ابن مدینی نے اور احمد بن حنبل نے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے اور عیاش عنبری وغیرہم نے روایت کی ہی یہ لوگ عبد الرحمن مقری سے وہ سعید بن ابی ایوب سے وہ ابی الاسود سے وہ بکر بن عبد اللہ سے وہ بسر بن سعید سے وہ خالد سے روایت کرتے ہین - ہمین ابو الفضل یعنی منصور بن ابی الحسن طبری مدینی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی ابن مثنی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبد الرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو الاسود نے بکیر بن عبد اللہ سے انھون نے بسر بن سعید سے انھون نے خالد بن عدی جہنی سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس کسی کے پاس اسکے بھائی کے یہان سے کوئی چیز بغیر سوال اور بغیر طمع کے آوے تو وہ اسکو قبول کرلے کیونکہ وہ ایک رزق ہی جو خدا نے اسکی طرف بھیجی ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی-

(سیدنا خالد رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ بن ابرہہ بن سنان لیثی انکو بکری بھی کہتے ہین یعنے قبیلہ بنی لیث بن بکر بن عبد مناۃ سے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ قبیلہ قضاعہ کی شاخ بنی عذرہ سے ہین جس شخص کا یہ قول ہو وہ انکو خالد بن عرفطہ ابن صعیر کہتا ہو یہ ثعلبہ بن صعیر عذری کے بھتیجے ہین بنی جزاز بن کاہل بن عذرہ سے ہین بنی زہرہ کے حلیف ہین اور انھین سے بعض لوگون کا قول ہو کہ یہ خالد بیٹے ہین عرفطہ بن ابرہہ بن سنان بن صیفی بن ہالک بن عبد اللہ بن غیلان بن اسلم بن جزاز بن کاہل بن عذرہ کے پس یہ عذری بھی ہین اور جزازی بھی ہین یہ ابو عمر کا کلام تھا اسمین سہو ہو جسکو ہم اخیر مین بیان کرینگے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب ہی نہین بیان کیا ابو نعیم نے کہا ہو کہ خالد بن عرفطہ عذری اور عذرہ قبیلہ خزاعہ کی شاخ ہو اور ابن مندہ نے کہا ہو خالد بن عرفطہ خزاعی بنی زہرہ کے حلیف۔ یہ بھی غلط ہو۔ انکو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کوفہ مین اپنا جانشین بنایا تھا یہ وہین رہتے تھے اور انکا شمار اہل کوفہ مین ہو جب ۴۱ھ مین حضرت معاویہ کوفہ گئے تو عبد اللہ ابن ابی الحوساء نے مقام نخیلہ مین انسے مقابلہ کیا تو حضرت معاویہ نے خالد بن عرفطہ عذری کو جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اہل کوفہ کی ایک جماعت کے ساتھ بھیجا انھون نے جمادی الاولی مین ابن ابی الحوساء کو قتل کیا بعض لوگ انکو ابن ابی الخنساء کہتے ہین انسے ابو عثمان نہدی نے اور عبد اللہ بن یسار نے اور انکے غلام مسلم نے روایت کی ہو۔ ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن فقیہ نے اپنی سند ابو یعلی موصلی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ذکریا بن ابی زائدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد بن سلمہ نے خبر دی کہ مسلم غلام خالد بن عرفطہ نے انسے بیان کیا وہ خالد بن عرفطہ سے روایت کرتے تھے کہ انھون کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ جوڑے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین تلاش کرے۔ اور اس حدیث کو عفان بن حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے انھون نے ابو عثمان نہدی سے انھون نے خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اے خالد عنقریب کچھ نئی باتین اور اختلافات پیدا ہونگے جب ایسا ہو تو اگر تمسے ہو سکے کہ تم مقتول بنو قاتل نبنو تو ایسا کرنا انکی وفات کوفہ مین ۶۱ھ مین ہوئی جس سال حضرت حسین بن علی شہید ہوے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ انکے نسب مین ابو عمر کا یہ کہنا کہ عرفطہ بن ابرہہ بن سنان لیثی بعینہ وہی نسب ہو جو انھون نے عذرہ کی طرف منسوب کیا ہو یہ اختلاف ہو اور صحیح یہ ہو کہ وہ عذرہ کی طرف منسوب ہین جیسا کہ ابو عمر نے دوسرے مقام پر لکھا ہو سنان بن صیفی بن ہالک باقی رہا یہ جو انھون نے کہا ہو کہ یہ بھتیجے ہین ثعلبہ بن صعیر کے وہ بھی باوجود یکہ عذری ہین ثابت نہ

مشہور ہیں مشہور نسب انکا ضیفی بن مالک تک ہو وہ اور ثعلبہ حزاز میں جاکے ملجاتے ہیں اور ابن مندہ نے جو کہا ہو کہ یہ خزرجی ہیں بالکل غلط ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

عرفطہ کے بھائی ہیں اور اوس بن ثابت کے چچا کے بیٹے ہیں۔ انکا نسب اوس بن ثابت برادر حسان بن ثابت کے نام میں گذر چکا ہو۔ ہمیں ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسمعیل بن فضل بن احمد اور سعید بن عبد الواحد ابن محمود نے خبر دی یہ دونوں کہتے تھے کہ ہمیں ابویحیی رازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سہل بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن اجلح کندی نے ابوصالح سے انھوں نے ابن عباس سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے زمانہ جاہلیت میں لوگ بیٹیوں کو اور چھوٹے بچوں کو میراث نہ دیتے تھے تاوقتیکہ وہ بالغ نہو جائیں پس ایک شخص کا انصار میں سے انتقال ہوا جنکا نام اوس بن ثابت تھا اور انھوں نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور ایک چھوٹا لڑکا چھوڑا پس اُنکے چچا کے دونوں بیٹے آئے وہی دونوں اُنکے عصبہ تھے اُن دونوں نے انکی میراث لے لی اُنکی بی بی نے ان دونوں سے کہا کہ اوس کی دونوں لڑکیوں سے تم دونوں نکاح کرلو وہ لڑکیاں کچھ بدصورت تھیں لہذا اُن دونوں نے نکاح سے انکار کردیا پس انکی بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ اوس کی وفات ہوگئی اور انھوں نے ایک چھوٹا لڑکا اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں انکے چچا کے دونوں بیٹے خالد اور عرفطہ آئے اور انکی میراث لے گئے میں نے اُن دونوں سے کہا کہ تم اوس کی لڑکیوں سے نکاح کرلو مگر انھوں نے نہ مانا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کہوں اللہ عزوجل کی طرف سے اس بارے میں کوئی حکم میرے پاس نہیں آیا پس اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء الآیہ[۵۱] پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد اور عرفطہ کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ میراث میں سے کسی چیز کو نہ ہٹاؤ کیونکہ اللہ عزوجل نے میرے اوپر وحی نازل فرمائی ہو اور مجھے خبر دی گئی ہو کہ عورتوں اور مردوں دونوں کا حصہ ہو پھر اُسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی ویستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن[۵۲] پھر حضرت نے اُن دونوں کو بلوایا اور فرمایا کہ میراث میں سے کسی چیز کو نہ ہٹانا بعد اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الی قولہ واللہ علیم حکیم[۵۳] پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میراث منگوائی اور انکی بی بی کو آٹھواں حصہ دیا اور

[۵۱] ترجمہ مردوں کے لیے بھی حصہ ہو اس میں جو والدین اور اعزہ چھوڑیں اور عورتوں کا بھی ۱۲ [۵۲] ترجمہ اے نبی تمسے عورتوں کی بابت پوچھتے ہیں کہو اللہ تمہیں انکی بابت فتویٰ دیتا ہو ۱۲ [۵۳] ترجمہ اللہ تمہیں وصیت کرتا ہو تمہاری اولاد کی بابت کہ مرد کو عورت سے دگنا حصہ ہو ۱۲

باقی کو للذکر مثل حظ الانثیین کے قاعدے سے تقسیم کر دیا جب یہ خبر اہل عرب کو پہونچی تو عیینہ بن حصن چند اہل عرب کے ہمراہ آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیسی خبر ہمین آپکی طرف سے پہونچی ہی آپ نے پوچھا تمھین کیا خبر پہونچی ہی انھون نے کہا ہمین یہ خبر پہونچی ہی کہ آپ نے چھوٹے چھوٹے بچون کو بھی وارث بنایا ہی جو گھوڑے پر چڑھ نہین سکتے اور نہ مال غنیمت لوٹ سکتے ہین اور آپ نے لڑکیون کو بھی وارث بنایا ہی جو غیرون کے گھر مین مال لے جائینگی حضرت نے انکو قرآن پڑھکے سنا دیا اور انھین وہی حکم دیا جو اللہ عزوجل نے بھیجا تھا اور ایک دوسری روایت مین مذکور ہی کہ وہ دونون وارث قتادہ اور عرفطہ تھے اور اس عورت کا نام ام کجہ تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ اوس ابن ثابت کے نام مین گذر چکا ہی کہ وہ احد مین شہید ہو گئے تھے اور بعض لوگون کا قول ہی کہ وہ حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے اور اس حدیث مین بیان کیا گیا ہی کہ انکی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین فتح مکہ کے بعد ہوئی کیونکہ عیینہ بن حصن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپکے غزوہ مین نہ تھے سوا فتح مکہ کے وہ اسوقت تک مشرک تھے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ وہ فتح مکہ سے کچھ پہلے اسلام لائے تھے اور مولفۃ القلوب مین تھے اور یہ واقعہ احد کے بعد کا ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ وہ انکی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بہت دنون بعد ہوئی اور تمام لوگون نے اوس بن ثابت کے نام مین بھی ذکر کیا ہی کہ وہ حضرت حسان بن ثابت کے بھائی تھے پس خواہ اوس کی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین ہوئی ہو یا حضرت عثمان کی خلافت مین بہرحال یہ کیونکر کہا جاتا ہی کہ انکے چچا کے بیٹے انکے وارث ہوے حالانکہ انکے بھائی حسان خود زندہ تھے پس وہ خود وارث ہونگے نہ انکے چچا کے بیٹے (کیونکہ بھائی کے ہوتے چچا کے بیٹون کو میراث نہین پہونچتی) پس چاہیے کہ یہ اوس حسان کے بھائی نہون تاکہ یہ قصہ درست ہو جائے مگر ان لوگون نے اور کسی اوس کا ذکر نہین کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ ابو معیط کا نام ابان ہی اور ابو عمرو کا نام ذکوان۔ یہ خالد بھائی ہین ولید بن عقبہ کے فتح مکہ کے نو مسلمون مین سے ہین مقام رقہ مین جا کے رہے تھے انکی اولاد وہین تھی انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض لوگون کا بیان ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور یہ صحیح ہی کیونکہ انکے والد عقبہ جنگ بدر مین شہید ہو ستھے پس فتح مکہ کے دن ان خالد کو شرف صحبت حاصل ہوا اور جب حضرت عثمان محاصرہ مین تھے تو انکے کارنمایان ظاہر ہوے ازہر بن سیحان نے انھین کے حق مین یہ شعر کہا ہی

یلوموننی ان جلست فی الدار حاسرا ۔ وقد فر منہا خالد وہو ادرع

مقام قطبہ میں قبیلہ مینا کے جو لوگ ہیں وہ انھیں خالد کی طرف منسوب ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے اور عرض کیا تھا کہ مجھے قرآن سنایئے چنانچہ آپ نے یہ آیت پڑھی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الایہ انھوں نے عرض کیا کہ اسکو پھر پڑھیے حضرت نے پھر پڑھا تو انھوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اسمیں شیرینی ہے اور اسپر ایک تازگی ہے اسکا اول سیراب کرنے والا ہے اور آخر پھل دینے والا ہے اور یہ بشر کا قول نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ خالد عقبہ بن ابی معیط کے بیٹے ہیں یا کوئی اور ہیں اور انھوں نے کہا ہے کہ میرے خیال میں یہ اور ہیں۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی بیعت عقبہ میں شریک تھے اور کلبی نے کہا ہے کہ وہ جنگ بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ابی کعب انصاری خزرجی سلمی بیعت عقبہ میں شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی یہ محمد ابن اسحاق کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور میں انکو پہلا ہی شخص سمجھتا ہوں جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا ابو کعب انکے دادا کی کنیت ہوگی اور نام انکا عدی ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ بشر بن مفضل نے شعبہ سے انھوں نے سماک بن حرب سے انھوں نے خالد بن عمیر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں مکہ میں قبل از ہجرت گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہیں تھے منیٰ میں وہاں ایک پائجامہ آپ کے ہاتھ فروخت کیا آپ نے (اسکی قیمت میں چاندی) مجھے تولکر دی اور جھکتی تول دی۔ اسی حدیث کو ابو داؤد اور عبد الصمد نے شعبہ سے انھوں نے سماک سے انھوں نے ابو صفوان بن مالک سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ یہ وہم ہے۔ صحیح وہی ہے جو ثوری وغیرہ نے سماک سے انھوں نے مخرفہ عبدی سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

سلہ ترجمہ۔ لوگ مجھے ملامت کرتے ہیں کہ میں گھر میں ننگے سر کیوں دوڑا حالانکہ خالد وہاں سے بھاگ گئے جو زیادہ دلیر تھے ۱۲

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا انسے حمید بن ہلال نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو (ابو موسی نے بھی کہا ہو کہ) یہ اُن لوگوں میں ہیں جنھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو۔ انھوں نے عتبہ بن غزوان سے روایت کی ہو کہ انھوں نے بصرہ میں انکا خطبہ پڑھا تھا۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عنبس۔ ابو عبد اللہ محمد بن ربیع بن سلیمان جیزی نے اُن صحابہ میں انکا ذکر کیا ہو جو مصر میں جا کے رہے تھے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن غلاب۔ صحابی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اصفہان کے حاکم رہے پھر وہان سے چلے آئے اور بصرہ میں رہنے لگے۔ انکی حدیث انکی اولاد نے روایت کی ہو۔ خالد بن عمرو نے اپنے والد عمرو بن معاویہ سے انھوں نے اپنے والد معاویہ بن عمرو سے انھوں نے اپنے والد عمرو بن خالد سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو میرے والد اُنکی مدد کے لیے چلے وہ اصفہان کے حاکم تھے مگر جب وہ اصفہان سے نکلے تو اُنکو حضرت عثمان کی شہادت کی خبر ملی تو وہ اپنے گھر کو چلے طائف میں تھا لوٹ گئے اور میں اپنے والد کے اسباب کے ساتھ آیا اسوقت وہ محمل درپیش تھا پیچھے کچھ لوگوں کو اہل کوفہ سے یہ کہتے ہوے سنا کہ امیر المومنین ہم لوگوں کو انکی عورتوں کو تقسیم کریں گے پس میں احنف بن قیس کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ اے چچا میں نے ایسا ایسا سنا ہو انھوں نے کہا کہ تم مجھے امیر المومنین کے پاس لے چلو چنانچہ ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے احنف نے کہا کہ میرے بھتیجے نے مجھ سے ایسا ایسا کہا ہو حضرت علی نے فرمایا اے احنف اس بات سے خدا کی پناہ پھر انھوں نے پوچھا کہ یہ کون ہو احنف نے کہا عمرو بن خالد حضرت علی نے فرمایا عمرو بن خالد بن غلاب احنف نے کہا ہاں حضرت علی نے فرمایا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اسکے باپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دیکھا ہو حضرت فتنوں کا ذکر فرما رہے تھے تو اُنکے باپ نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے فتنوں سے بچائے حضرت نے فرمایا اے اللہ اسے ظاہر اور پوشیدہ (غرض تمام) فتنوں سے بچائے۔ یہ حدیث غریب ہو انکی روایت صرف انکی اولاد نے کی ہو۔ غلاب ایک عورت کا نام تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو تو اس صورت میں بہ تخفیف اور مبنی علی الکسر ہوگا جیسے قطام اور حذام واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن فضار۔ علی بن سعید عسکری نے انکو ذکر کیا ہے۔ حماد بن زید نے ہشام بن حسان سے انھوں نے محمد بن سیرین سے انھوں نے خالد بن فضا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے عمدہ قرارت کسکی ہے حضرت نے فرمایا اس شخص کی کہ جب تم اسکی قرارت کو سنو تو تمھیں معلوم ہو کہ وہ اللہ تعالی سے ڈر رہا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن مالک بن عجلان بن مالک بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب ابن جشم بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ثم البیاضی بیعت عقبہ اور بدر اور احد میں بقول ابن اسحاق شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن نعمان بن سنان۔ عبد اللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہے کہ خالد بن قیس بدر میں اور احد میں شریک تھے۔ بعض لوگ انکا نام خلید کہتے ہیں انکا ذکر وہیں کیا جائیگا مع انکے نسب اور اختلاف کے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری ثم من بنی مازن بن النجار۔ بیر معونہ کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ہشام کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن الجلاج۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکے صحابی ہونے میں کلام ہے انسے ایک عمدہ حدیث مروی ہے اسکو ابن عجلان نے زرعہ سے انھوں نے ابراہیم سے انھوں نے خالد بن عجلان سے روایت کیا ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں انکو صحابہ میں نہیں سمجھتا۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک تمیمی نہشلی ہیں یہی ہیں جنھوں نے قعقاع بن معبد تمیمی کو ربیعہ بن حذار اسدی کے مقابلہ پر آمادہ کیا تھا ان دونوں نے کہا کہ تم اپنے اپنے فضائل بیان کرو خالد نے کہا کہ میں نے دیا اس شخص کو جسنے مانگا اور کھلایا اس شخص کو جسنے کھایا اور میں نے اپنی دیگوں کو چڑھا دیا جب پچھوائیں بکثرت آگئیں اور میں نے شواحط والے دن ایک شہسوار کے نیزہ مارا اور

انکی رانون کو انکے گھوڑے سمیت چھید دیا اُسکے بعد کہا کہ اے قعقاع تمہاری کیا فضیلت ہے تو انہون نے کہا (اپنے چچا) حاجب کی کمان نکالی اور کہا کہ یہ میرے چچا کی کمان ہے اسکو انہون نے اہل عرب سے گرو رکھا تھا اور یہ دونون جوتیان میرے دادا کی ہین جسکو پہنکر انہون نے چالیس چراگاہون کی تقسیم کی تھی اور یہ زرارہ کا جال ہے جسکے ذریعے سے انہون نے سات بادشاہون کے درمیان مین صلح کرادی جنمین سے ہر ایک دوسرے کا دشمن تھا میرے چچا سوید بن زرارہ ایسے تھے کہ جو ڈرنے والا انکی آگ کو دیکھ لیتا وہ بے خوف ہو جاتا اور جو قیدی انکے خیمہ کی طناب پکڑ لیتا وہ رہا ہو جاتا پس سعید بن حزار نے بلند آواز سے کہا کہ جوانمردی اور بخشش اور ریاست اور بزرگی قعقاع کو ہے مگر بیٹے انکے مقابلہ پر ایسے شخص کو انکے مقابل مین کیا ہے جسکا باپ معبد ہے اور چچا حاجب ہے اور دادا زرارہ ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ پھر قعقاع بن معبد اور خالد بن مالک نہشلی دونون مسلمان ہو گئے اور وفد مین کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے حضرت ابوبکر نے کہا کہ یا رسول اللہ اس شخص کو امیر بنا دیجیے اور حضرت عمر نے کہا کہ دوسرے شخص کو امیر بنائیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم دونون اختلاف نکرتے تو مین ان دونون کو امیر بنا دیتا اور تم دونون کی راے مان لیتا یہ گفتگو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قعقاع بن معبد کے تذکرہ مین گذر چکی ہے وہان بھی بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے شخص اقرع بن حابس تمیمی تھے اور یہی زیادہ مشہور ہے ابن کلبی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے خالد ابن مالک بن ربعی بن سلمی بن جندل بن نہشل بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم اور کہا ہے کہ یہ ایک بزرگ شخص تھے مگر انکا صحابی ہونا نہین بیان کیا اور سوا ابو احمد عسکری کے اور کسی کو بھی مینے نہین دیکھا کہ اُسنے انکو صحابی کہا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد جہنی۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہے اور انپر اعتراض ہے انکے بیٹے محمد بن خالد نے ابو سریحہ یعنی حذیفہ ابن اسید سے روایت کی ہے کہا انہون نے کہا مجھسے ہمارے والد بیان کرتے تھے اور میرے والد ان دونون مین پہلے مسلمان تھے جو ملک شام کے شہر عذراء مین جا کے ٹھہرے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن حبشی۔ ابوبکر بن عاصم نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے۔ ہمین یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بشر یعنی اسماعیل بن عبد اللہ نے ابو سعید جعفی سے انہون نے ابن وہب سے انہون نے عمرو بن حارث سے انہون نے سعید بن شیبہ سے روایت کی [illegible]

اسی طرح ہو حالانکہ صحیح یہ ہو کہ سعید بن ابی ہلال نے شیبہ بن نصاح مولی ام سلمہ سے) انھون نے خالد بن عرفطہ صحابی سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے قزمان کو دیکھا کہ وہ دوزخ مین آگ کی ایک چادر اوڑھے ہوے تھا قزمان ایک حبشی شخص تھا جس نے خیبر کے دن غنیمت مین خیانت کی تھی - اس حدیث کو ابراہیم بن لہیعہ نے ابو سعید سے روایت کیا ہی نیز اسکو ابن وہب کے بھتیجے نے ابن وہب سے روایت کیا ہو ان سب لوگون نے سند مین خالد کو صحابی کہا ہو اور ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن نافع - کنیت انکی ابونافع خزاعی - اُن لوگون مین ہین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی - ان سے انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (نماز مین) بیٹھے اور بہت دیر تک بیٹھے یہانتک کہ ہم مین سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ سکوت کرو آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو چنانچہ جب آپ نماز سے فارغ ہوے تو کسی نے آپ سے کہا کہ یارسول اللہ آپ بہت دیر تک بیٹھے یہانتک کہ ہم مین سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو آپ نے فرمایا نہین بلکہ یہ نماز رغبت اور خوف کی تھی مین نے اسمین اللہ سے تین باتون کی درخواست کی دو باتین تو اللہ نے مجھے دیدین اور ایک نہین دی مین نے اللہ سے درخواست کی کہ تم لوگون پر اس قسم کا عذاب نکرے جیسا کہ تم سے پہلے لوگون پر کیا تھا اللہ نے اسکو منظور کر لیا اور مین نے اللہ سے درخواست کی کہ وہ کوئی ایسا دشمن تمھارے تمام لوگون پر مسلط نکرے جو تمھاری خونریزی حلال سمجھے اللہ نے اسکو منظور کر لیا اور مین نے اللہ سے درخواست کی کہ تم مین باہم لڑائی نہو اسکو اللہ نے نامنظور کیا[۱] - مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے اس تذکرہ کو صرف دو ہی تک روایت کیا ہو کہ انسے انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہو انھون نے خالد خزاعی کا تذکرہ بغیر نسب کے لکھا ہو حالانکہ انکا ذکر اوپر ہو چکا ابو عمر نے انکو دو کر دیا ہو حالانکہ وہ دونون ایک ہی ہین - انکے بیٹے نافع ہی دونون تذکرون مین اپنے والد سے روایت کرتے ہین انھون نے خالد خزاعی کے تذکرے مین کہا ہو جنکا نسب نہین بیان کیا کہ مین نے اپنے پروردگار سے تین باتون کی درخواست کی تھی الخ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی تذکرہ مین کیا ہے اور حق انھین کے ساتھ مین ہو اور ہم نے انھین کے اتباع سے دونون تذکرون کو قائم رکھا اور جو اسمین صحیح تھا اسکو بیان کر دیا - واللہ اعلم -

[۱] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باہمی خونریزی سے مسلمان محفوظ نرہینگے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا ۱۲

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ۔ کنیت انکی ابو برزہ اسلمی۔ ہیثم بن عدی نے انکا نام یہی بتایا ہے اور واقدی نے انکا نام عبد اللہ بن نضلہ بتایا ہے اور بعض لوگ نضلہ بن عبید کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ لوگوں نے انکا تذکرہ اور دو مقامات میں کیا ہے عنقریب انشاء اللہ تعالی اور مقامات میں انکا ذکر کیا جائیگا۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ولید۔ انصاری۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے انکا نسب انصار میں معلوم نہیں ہوا ابن کلبی وغیرہ نے انکو ان صحابہ میں ذکر کیا ہے جو حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک تھے یہ ان لوگوں میں ہیں جنپر اس جنگ میں بڑی مصیبت پڑی تھی ابو عمر نے کہا ہے کہ میں انکو اسی قدر جانتا ہوں۔

(سیدنا سیف اللہ) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ولید بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ کنیت ابو سلیمان اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو الولید۔ قریشی مخزومی۔ والدہ انکی لبابہ صغری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں لبابہ کبری مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یہ لبابہ بیٹی تھیں حارث بن حزن ہلالیہ کی اور بہن تھیں میمونہ بنت حارث زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بہن تھیں لبابہ کبری زوجہ عباس بن عبد المطلب عم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ پس یہ خالد حضرت عباس کے ان لڑکوں کے جو لبابہ سے تھے خالہ زاد بھائی ہوے۔ زمانہ جاہلیت میں اشراف قریش سے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں قبہ اور اعنۃ الخیل انہیں کے متعلق تھا قبہ اس خیمہ کو کہتے تھے جسمیں لشکر کا سامان جمع کر کے رکھتے تھے اور اعنۃ الخیل کا مطلب یہ ہے کہ حضرت خالد لڑائی کے وقت تمام سواروں کے آگے ہوتے تھے یہ زبیر بن بکار کا قول ہے جب حضرت خالد نے مسلمان ہو جانیکا ارادہ کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وہ خود اور عمرو بن عاص اور طلحہ بن ابی طلحہ عبدری حاضر ہوے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو (دور سے) دیکھا تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہاری طرف پھینک دیے۔ حضرت خالد کے اسلام اور انکی ہجرت کے وقت میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے حدیبیہ کے بعد اور خیبر سے پہلے ہجرت کی حدیبیہ ذیقعدہ سنہ ۶ھ میں ہوا تھا اور خیبر اسکے بعد محرم سنہ ۷ھ میں ہوا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکا اسلام سنہ ۵ھ میں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بنی قریظہ سے فراغت پائی مگر یہ کچھ نہیں ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکا اسلام سنہ ۸ھ میں ہوا۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے انھیں کے متعلق تھے حدیبیہ سنہ ۶ھ کا واقعہ ہے یہ قول مردود ہے اسلئے کہ صحیح یہ ہے کہ حدیبیہ کے دن خالد

ابن ولید مشرکون کے سوارون کے سردار تھے ہمین ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس
ابن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے زہری نے عروہ سے انھون نے
مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی زیارت
کے لیے تشریف لیچلے نہ بارادۂ جنگ اور آپ کے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لیے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
چلے یہانتک کہ جب مقام عسفان مین پہونچے تو بشر بن سفیان کعبی جو کعب خزاعہ مین سے تھے آپ کو ملے اور انھون نے کہا
کہ یا رسول اللہ قریش نے آپ کے آنیکی خبر سنی ہی لہذا وہ مقام عوذ المطافیل مین جمع ہوے ہین سب نے چیتے کی کھالین
پہنی ہین اور سب اللہ سے دعا مانگ رہے ہین کہ مکہ مین جبر و قہر کوئی نہ داخل ہونے پائے اور یہ خالد بن ولید ہین
جنکو قریش نے سوارون کے ہمراہ مقام کراع مین بھیجا ہی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افسوس ہی قریش
کی لڑائی نے انکو فنا کر دیا (اور پھر باز نہین آتے) پس یہ حدیث صحیح ہی اسمین یہ بیان کیا گیا ہی کہ خالد اُس دن قریش کے
سوارون کے سردار تھے۔ ہمین اسمعیل بن عبید اللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی یعنی محمد بن عیسی تک
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین لیث نے ہشام بن سعد سے انھون نے زید بن اسلم سے
انھون نے ابو ہریرہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منزل مین
فروکش ہوے لوگ آپ کے سامنے سے گذر رہے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے تھے کہ اے ابو ہریرہ
یہ کون ہی مین کہہ دیتا تھا کہ یہ فلان شخص ہی تو آپ فرماتے تھے کہ کیا اچھا بندۂ خدا ہی یہانتک کہ خالد بن ولید گذرے تو
آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہی مینے عرض کیا کہ خالد بن ولید کہا کیا اچھا بندۂ خدا ہی خالد بن ولید جو ایک تلوار ہی خدا کی
تلوارون مین سے۔ شاید یہ واقعہ غزوۂ موتہ کے بعد کا ہی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کو سیف من سیوف اللہ کا خطاب
غزوۂ موتہ مین دیا تھا آپ نے خطبہ پڑھا تھا اور لوگون کو زید اور جعفر اور ابن رواحہ کے قتل کی خبر دی اور فرمایا کہ
پھر جھنڈے کو سیف من سیوف اللہ خالد بن ولید نے لے لیا اور اللہ نے اُنکے ہاتھ پر فتح دی حضرت خالد کہتے تھے
کہ اُس دن میرے ہاتھ مین سات تلوارین ٹوٹ گئین صرف ایک یمنی تلوار میرے ہاتھ مین رہی اور جب سے اسلام
لائے برابر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوارون کی سرداری اُنکے متعلق رکھی اور موقع جنگ مین یہ ہمیشہ سوارون کے
آگے رہتے تھے۔ فتح مکہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور اسمین بڑے بڑے انھون نے
کیے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عزی کی طرف بھیجا تھا وہ قبیلۂ مضر کا ایک عبادت خانہ تھا جسکی وہ بہت تعظیم
کیا کرتے تھے حضرت خالد نے اسکو گرا دیا اور یہ شعر پڑھا ؎

یا عزکفرانک لا سبحانک   انی رایت اللہ قد اہانک[1]

حضرت خالد کسی لڑائی مین فتح مکہ سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک نہ تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح فرمایا تو آپنے انکو قبیلۂ بنی جذیمہ کی طرف بھیجا جو بنی عامر بن لوی کی ایک شاخ ہے انھون نے وہان ایسے لوگون کو قتل کیا جنکا قتل جائز نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ مین تیرے سامنے برأت کرتا ہون اُس فعل سے جو خالد نے کیا پھر آپ نے کچھ مال حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا انھون نے مقتولون کی دیت ادا کی اور جس قدر مال اُنکے لوٹے گئے تھے اُسکی قیمت دی یہانتک کہ کتے کی چھوٹی چیزون کی بھی قیمت دی پھر بھی کچھ مال بچ رہا وہ حضرت علی نے انھین لوگون مین تقسیم کر دیا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ملی تو آپ نے حضرت علی کی تعریف کی۔ جب خالد بن ولید بنی جذیمہ سے لوٹ کے آئے تو عبد الرحمن بن عوف نے انپر اسکا انکار کیا اور ان دونون مین باہم کچھ گفتگو ہونے لگی خالد نے عبد الرحمن بن عوف کو بُرا کہا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا اور آپ نے فرمایا کہ میرے اصحاب کو بُرا نہ کہو اگر تم مین سے کوئی شخص احد کے برابر سونا (خدا کی راہ مین) تقسیم کرے تب بھی اُنکے ایک مد یا نصف مد کے برابر نہین پہونچ سکتا۔ حنین کے دن قبیلۂ بنی سلیم کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے والے حصہ لشکر مین تھے خالد زخمی ہو گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کو تشریف لے گئے اور اُنکے زخم پر آپ نے کچھ پڑھ کر پھونک دیا وہ اچھے ہو گئے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدر بن عبد الملک حاکم دومۃ الجندل کے پاس بھیجا تھا چنانچہ انھون نے اُسکو قید کر لیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے حضرت نے اُنسے جزیہ کے اوپر صلح کر لی اور انھین اُنکے شہر مین واپس کر دیا اور سنہ ۱۰ھ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بنی حارث بن کعب بن مذحج کے پاس بھیجا تھا چنانچہ اُنکے ہمراہ انھین سے کئی لوگ آئے اور وہ اسلام لائے اور پھر لوٹ کر اپنی قوم کے پاس نجران چلے گئے۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر نے انکو قتال مرتدین مین سردار لشکر بنایا انھین مرتدین مین سے مسیلمہ حنفی یمامہ مین تھا۔ ان لوگون کی لڑائی مین حضرت خالد سے بہت کارنمایان ظاہر ہوئے اور انھین مرتدین مین سے مالک بن نویرہ قبیلۂ تمیم کی شاخ بنی یربوع وغیرہ کیساتھ تھا مگر لوگون نے مالک بن نویرہ کے قتل مین اختلاف کیا ہے بعض لوگون کا قول ہے کہ وہ بحالت اسلام قتل ہو گیا حضرت خالد کو انکی ایک گفتگو سنکر شبہہ پیدا ہو گیا تھا ابو قتادہ نے اسکے اس فعل پر بہت انکار کیا اور قسم کھائی کہ مین

[1] ترجمہ۔ اے کفر کی عزت تیری کچھ پاکی نہین ہے مین نے اللہ کو دیکھا کہ اُسنے تیری توہین کی ہے ۱۲ [illegible] ہے۔

تھا۔ سے جنہٹ سے کے پیچھے قتال کرونگا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اس فعل پر بہت انکار کیا تھا۔
اہل فارس و روم کے قتال میں بھی حضرت خالد سے بہت کار نمایان ظاہر ہوئے اور دمشق کو انھیں نے فتح کیا انکی
ٹوپی میں جسکو پہنکر جنگ کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موے مبارک تھا اُسکی برکت سے فتح طلب
کیا کرتے تھے اور ہمیشہ فتح مند رہتے تھے۔ ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی
ابن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سریج بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشیم نے عبد الحمید بن جعفر سے
انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید نے بیان کیا کہ میں ایک عمرہ میں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے اپنے بال منڈوائے لوگ اُن بالون کو دوڑ دوڑ کے لینے لگے میں بھی گیا اور
مینے پیشانی کے بال لے لیے اور ایک ٹوپی مینے بنائی اُس ٹوپی کے آگے والے حصہ میں مینے اُن بالون کو رکھ لیا جس
مہم میں میں اُس ٹوپی کو پہنتا ہون وہ مہم فتح ہو جاتی ہے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں اور
اُنسے ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور مقدام بن معدیکرب اور ابو امامہ بن سہل بن حنیف وغیرہم نے روایت کی ہے
معمر نے زہری سے انھون نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے انھون نے عبد اللہ بن عباس سے انھون نے خالد بن
ولید سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (ام المومنین) میمونہ کے گھر میں داخل ہوئے اسی
اثنا میں ایک گفتار بھنی ہوئی لائی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اسکو کھائیں لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ
یہ گفتار ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُٹھا لیا (حضرت خالد کہتے ہیں) مینے کہا کہ کیا یہ حرام ہے حضرت نے
فرمایا نہیں بلکہ یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں پیدا ہوتی لہذا مجھے اس سے کراہت آتی ہے حضرت خالد کہتے تھے
کہ پھر مینے اُسے کھینچ لیا اور کھانے لگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے جاتے تھے۔ جب حضرت خالد کی
وفات ہونے لگی تو کہنے لگے کہ مینے سولہ لڑائیان یا اسکے قریب لڑیں اور میرے بدن میں ایک بالشت بھر بھی جگہ نہیں ہے
جسمین تلوار یا نیزہ یا تیر کا زخم نہو مگر اب میں اپنے بستر پر اس طرح مرتا ہون جس طرح گورخر مرتا ہے پس خدا کرے نامردون کی
آنکھ نہ سوئے اور میرے نزدیک کوئی عمل لا الہ الا اللہ سے زیادہ قابل امید نہیں ہے میں اسی کو اپنی ڈھال بناتا ہون۔
مقام حمص میں جو متعلقات شام سے ہے وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں نہیں بلکہ ۲۱ھ میں بعد خلافت حضرت عمر
رضی اللہ عنہ مدینہ میں وفات پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انھون نے وصیت کی تھی جب حضرت عمرؓ کو یہ خبر ملی
کہ بنی مغیرہ کی عورتیں خالد پر رونے کے لیے ایک گھر میں جمع ہوئی ہیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کچھ حرج نہیں
کہ وہ ابو سلیمان کے لیے روئیں بشرطیکہ بلند آواز اور بین نہو۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ بنی مغیرہ کی کوئی عورت

نہین بچی جس سے خالد کی قبر پر اپنے سر کے بال نہ منڈوائے ہون - جب حضرت خالد کی وفات ہونے لگی تو انھون نے اپنا گھوڑا اور اپنے ہتھیار خدا کی راہ مین وقف کر دیئے - زبیر بن بکار کا بیان ہو کہ خالد کی اولاد کوئی باقی نہ تھی یہانتک کہ انکے مکانات وغیرہ جس قدر تھے وہ سب ایوب بن سلمہ نے میراث مین لیے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عبشمی - حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں ہین - عبدان نے انکا نام یہی بتایا ہو اور کہا ہو کہ انکا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے حضرت انکو لیٹے تمام اصحاب سے پہلے اپنے پاس آنیکی اجازت دیا کرتے تھے - حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے کہ صلوٰۃ وسطی کے بارے مین ہمنے اور ایک نیک بندے ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے اختلاف کیا اور انھون نے کہا کہ مین تمھین اسکی تحقیق کیے دیتا ہون چنانچہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین گئے اور وہ آپکی خدمت مین بہت گستاخ تھے پس بے اجازت لیکر اندر گئے پھر باہر نکلے اور ہم لوگون کو خبر دی کہ وہ عصر کی نماز ہو - انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریے کے ہمراہ بھیجا تھا حضرت نے انکی مونچھون پر ہاتھ پھیرا تھا اور فرمایا تھا کہ اسکو نہ کترانا یہانتک کہ تم مجھ سے ملو مگر قبل اسکے کہ یہ واپس آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی پس یہ کہا کرتے تھے کہ مین اپنی مونچھین نہ کترا ونگا یہانتک کہ حضرت سے ملون - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ اسکے نام مین اختلاف ہو لوگون نے انکا تذکرہ کنیت کے باب مین لکھا ہو ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر وہان کرینگے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ابو جہل بن ہشام کے بھائی ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور انھون نے نسب نہین بیان کیا بلکہ صرف اسی قدر کہا ہو کہ خالد بن ہشام بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ وہ مولفۃ القلوب مین سے تھے اور انھون نے انکو خالد بن عاص بن ہشام کے علاوہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ اسمین کلام ہو ابو موسیٰ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن ابی نجیح سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے بشیر بن تیم وغیرہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے مولفۃ القلوب کے نامون مین ذکر کیا کہ منجملہ انکے بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ ابن عمر بن مخزوم تھے پھر انھون نے ابو جہل اور خالد وغیرہما کا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ خالد بدر کے دن بحالت کفر

---

[1] یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہو حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی نمازون کی اور خاصکر صلوۃ وسطی کی حفاظت کرو اسکی تعیین مین اختلاف تھا ۱۲ [2] مطلب حضرت کا یہ تھا کہ جب تک مہم کو فتح نہ کر لینا اور کسی بات کی طرف متوجہ نہ ہونا ۱۲

قید کر لیے گئے اور یہ نہیں بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے - واللہ اعلم

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ہوذہ بن ربیعہ عامری ثم القشیری یہ ابو عمر کا قول ہے یہ اور انکے بھائی حرملہ بن ہوذہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ خزاعہ کو ان دونون کے اسلام کی خوشخبری لکھی تھی یہ دونون مولفۃ القلوب سے تھے یہ خالد والد ہین عداء بن خالد کے جنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا ایک لونڈی مول لی تھی - اصمعی نے کہا ہے کہ خالد اور انکے بیٹے عداء دونون مسلمان ہو گئے تھے اور اپنی قوم کے سردار تھے اور یہ ہوذہ (جو خالد کے والد ہین) انف الناقہ کی اولاد سے نہین ہین جنکی حطیہ نے تعریف کی ہے وہ لوگ قبیلۂ تیم سے ہین مگر ان خالد کے دادا کو بھی لوگ انف الناقہ کہتے ہین انکے بیٹے عداء بن خالد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین اپنے والد کیساتھ گیا تھا تو مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے دیکھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے انکے نسب مین ایسا ہی لکھا ہے کہ عامری ثم القشیری اور ابن حبیب اور ابن کلبی نے انکی مخالفت کی ہے اور انھون نے انکو عمرو بن عامر کی اولاد سے لکھا ہے جو بکار بن عامر کے بھائی تھے یہ اور قشیر دونون کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ مین جا کے ملجاتے ہین انکو ابن ابی عاصم نے بنی بکار سے لکھا ہے - واللہ اعلم -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن حارثہ - یہ بھائی ہین زید بن حارثہ کے - ہمین یحیی بن محمود اصفہانی ثقفی نے کتابۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یعقوب بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین فضال بن یعقوب نے ابراہیم بن اسمعیل بن مجمع سے انھون نے اپنے چچا خالد بن یزید بن حارثہ سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتین جس شخص مین ہون وہ اپنے نفس کے حرص سے بچ جائیگا - جو شخص زکوٰۃ دیتا رہے اور مہمان کی مہمان داری کرے اور مصیبت مین (لوگون کو) دے - انکو ابن ابی عاصم نے صحابہ مین ذکر کیا ہے اور بخاری نے انکو تابعین مین ذکر کیا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید مزنی - معاذ جہنی نے خالد بن یزید مزنی سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر والون کے یہان شام کو بکریان آتی ہین اور انکے یہان رہتی ہین فرشتے انکے لیے رات بھر اور دن بھر صبح تک دعائے مغفرت کیا کرتے ہین - انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن معاویہ۔ عبدان نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ لیث بن سعد نے سعد بن ابی ہلال سے انہون نے علی ابن خالد سے روایت کی ہے کہ ابوامامہ کا گذر خالد بن یزید بن معاویہ کی طرف سے ہوا ابوامامہ نے خالد سے ایک حدیث پوچھی جو انہون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی کہ آپ فرماتے تھے آگاہ رہو تم سب لوگ جنت مین داخل ہوگے سوا اُس شخص کے جو اللہ عزوجل سے اس طرح بھاگے جس طرح اونٹ اپنے مالک سے بھاگتا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبدان نے انکا تذکرہ اسیطرح لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ خالد نے ابوامامہ سے حدیث پوچھی تھی

باب الخاء والباء

(سیدنا) خباب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوابراہیم خزاعی۔ یزید بن خباب سے قیس بن مجزاۃ بن ثور اسلمی سے انہون نے ابراہیم بن خباب خزاعی سے انہون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اے اللہ میری برہنگی کو چھپا لے اور میرے خوف کو دفع کردے اور میرا قرض ادا کردے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے اور ابوموسی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو غسان نے قیس ابن ربیع سے انہون نے مجزاۃ بن زاہر سے روایت کیا ہے اور شاید یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) خباب (رضی اللہ عنہ)

ابن ارت۔ انکے نسب مین اختلاف ہے بعض لوگ انکو خزاعی کہتے ہین اور بعض لوگ تمیمی کہتے ہین اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ خباب بیٹے ہین ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے۔ کنیت انکی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہین ابومحمد اور بعض لوگ کہتے ہین ابویحیی یہ عربی النسل ہین زمانہ جاہلیت مین یہ گرفتار کرکے مکہ مین بیچ ڈالے گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بنی زہرہ کے حلیف ہین اور ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض لوگون کا قول ہے کہ یہ عتبہ بن غزوان کے غلام تھے اور بعض لوگون کا قول ہے کہ ام انمار بنت سباع خزاعیہ کے غلام تھے اور وہ بھی زہرہ کے حلیفون مین سے تھین پس یہ خباب تمیمی النسب خزاعی الولاء زہری الحلف ہین کیونکہ انکی سیدہ ام انمار عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ والد عبدالرحمن ابن عوف کی حلیف تھین۔ یہ خباب اُن لوگون مین ہین جنھون نے اسلام کی طرف سب سے پہلے سبقت کی اور ان لوگون

ہیں ہیں جنکو خدا کی راہ میں سخت تکلیفیں دیجاتی تھیں اسلام میں یہ چھٹے شخص تھے (یعنے ان سے پہلے صرف پانچ آدمی
مشرف باسلام ہوئے تھے) مجاہد نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں نے اسلام کو ظاہر کیا وہ یہ ہیں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر خباب صہیب بلال عمار سمیہ والدہ عمار - پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ نے
اُن کے چچا ابوطالب کے سبب سے محفوظ رکھا اور ابوبکر کو خود اُن کی قومی وجاہت نے محفوظ رکھا اور باقی سب لوگوں
کو لوہے کی زرہیں پہنائی گئیں اور دھوپ میں لٹائے گئے اور انکو لوہے اور دھوپ کی گرمی سے جسقدر اللہ نے چاہا
تکلیف ہوئی - شعبی نے کہا ہے کہ خباب نے بہت صبر کیا اور کفار کی درخواست کو منظور نہیں کیا تو ان لوگوں نے انکی
پیٹھ پر گرم گرم پتھر رکھے یہانتک کہ انکی پیٹھ کی ہڈیوں پر سے گوشت جاتا رہا - ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ
فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں جریر
نے اسماعیل سے انھوں نے قیس سے انھوں نے خباب سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنی تکالیف کی) شکایت کی آپ کعبہ کے سایہ میں اپنی ایک چادر سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے
ہم لوگوں نے کہا کہ آپ ہمارے لئے دعا کیوں نہیں مانگتے آپ اٹھ کے بیٹھ گئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا آپ نے فرمایا
کہ تم سے پہلے جو (دیندار) لوگ تھے انکی یہ حالت تھی کہ) انہیں ایک شخص کو پکڑکے زمین کھود کر گاڑ دیتے تھے پھر آرہ
لاکر اس کے سر پر رکھدیا جاتا تھا اور یہ بات انکو انکے دین سے پھیر نہ سکتی تھی اور کسی شخص کا گوشت لوہے کی کنگھیوں سے
چھیل ڈالا جاتا تھا اور وہ کنگھیاں انکے ہڈی اور پٹھے تک پہونچ جاتی تھیں اور یہ بات انکو انکے دین سے پھیر نہ سکتی تھی
اور یقیناً اللہ اس دین کو کامل کریگا یہانتک کہ ایک سوار صنعا سے حضرموت تک جائیگا اور سوا خدا کے کسی کا خوف نہ رکھیگا
او بھیڑیا بکریوں کی نگہداشت کریگا مگر تم لوگ عجلت کرتے ہو - ابو صالح نے کہا ہے کہ خباب لوہار تھے تلواریں بنایا کرتے
تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انسے بہت الفت رکھتے تھے اور انکے پاس تشریف لیجایا کرتے تھے انکی سیدہ کو
جب اسکی خبر ملی تو وہ گرم گرم لوہا انکے سر پر رکھنے لگی انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی
تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ خباب کی مدد کر پس انکی سیدہ ام انمار کے سر میں کوئی بیماری پیدا ہوگئی کہ وہ مثل کتوں کے
بھونکتی تھی اس سے کہا گیا کہ تو داغ دلوا لے چنانچہ خباب گرم لوہا لیکے اس کے سر پر رکھدیتے تھے - بدر میں اور احد
میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے شعبی کہتے تھے کہ (ایک دن) حضرت عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہ نے خباب رضی اللہ عنہ سے انکے مصائب کی کیفیت پوچھی جو انھیں مشرکین سے پہونچی تھیں تو انھوں
نے کہا کہ اے امیر المومنین میری پیٹھ دیکھو حضرت عمر نے پیٹھ دیکھی تو کہا میں نے ایسی پیٹھ کسیکی نہیں دیکھی خباب نے کہا کہ آگ

روشن کیجاتی تھی اور اسپر مین لٹا دیا جاتا تھا اس آگ کو میری پیٹھ کی چربی گل کرتی تھی۔ جب انہون نے ہجرت کی تو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور تمیم غلام خراش بن صمہ کے درمیان مین مواخات کرا دی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ آپنے
ان کے اور جبر بن عتیک کے درمیان مین مواخات کرائی تھی انسے ان کے بیٹے عبد اللہ اور مسروق نے اور قیس بن
ابی حازم نے اور شقیق اور عبد اللہ سخبرہ اور ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل اور شعبی اور حارثہ بن مضرب وغیرہ نے روایت
کی ہے۔ ہمین ابو اسحاق یعنی ابراہیم ابن محمد فقیہ اور نیز کئی لوگون نے اپنی سند سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے
ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وہب بن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ نے خبر دی وہ کہتے
تھے مینے نعمان ابن راشد سے سنا وہ زہری سے وہ عبد اللہ بن حارث سے وہ عبد اللہ بن خباب بن ارت سے وہ
اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکمرتبہ نماز پڑھی اور اسکو بہت طول دیا لوگون نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے یہ نماز ایسی پڑھی کہ کبھی ایسی نماز نہین پڑھی آپ نے فرمایا ہان یہ نماز رغبت اور خوف کی
ہے مینے اللہ سے درخواست کی ہے کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے اللہ نے یہ درخواست منظور کر لی اور مینے
اللہ سے یہ درخواست کی کہ میری امت پر کوئی دشمن ان کے اغیار مین سے مسلط نہ کیا جائے اللہ نے یہ درخواست بھی منظور
کر لی اور مین نے اللہ سے درخواست کی کہ انکین باہم ایک دوسرے سے نہ لڑے یہ درخواست اللہ نے منظور نہین فرمائی
ہمین ابو الفرج بن ابی الرجا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفتح اسمعیل بن فضل بن احمد ابن اخشید نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمین ابو طاہر یعنی محمد بن عبد الرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو خیثمہ یعنی زہیر بن حرب نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمین ابو القاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو حفص عمر بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جریر نے
اعمش سے انہون نے مالک بن حارث سے انہون نے ابو خالد سے جو عبد اللہ بن مسعود کے اصحاب مین سے ایک شیخ تھے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایکدن اسی حال
مین کہ ہم مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے خباب بن ارت آئے اور وہ چپکے بیٹھ گئے لوگون نے انسے کہا کہ تمہارے دوست تمہارے
پاس آئے ہین تاکہ تم انسے باتین کرو یا انھین کچھ حکم دو خباب نے کہا مین انہین کس بات کا حکم دون شاید مین انھین کسی
ایسی بات کا حکم دون جو مین خود نہین کرتا۔
قیس بن مسلم نے طارق سے روایت کی ہے کہ ایک جماعت اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خباب کی عیادت
کو گئی اور ان لوگون نے (خباب سے) کہا کہ اے ابو عبد اللہ تم خوش ہو لیو کہ تم اپنے بھائیون کے پاس حوض کوثر پر جاتے
ہو خباب نے کہا کہ تم نے میرے ان بھائیون کا ذکر کیا جو گذر گئے اور انہون نے اپنے اعمال کا بدلہ دنیا مین کچھ نہین
پایا اور ہم ان کے بعد باقی رہے یہانتک کہ ہم نے اسقدر دنیا پائی کہ ہم خوف کرتے ہین شاید یہ ان اعمال کا بدلہ ہو۔ حضرت

خباب بہت سخت اور طویل مرض مین مبتلا ہے - ہمین یحیی بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن ادریس نے اسماعیل بن ابی خالد سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم خباب کے (عیادت کو) گئے اور اُن کے سات داغ لگائے گئے تھے (انکو سخت تکلیف تھی) پس انھون نے کہا کہ موت کی دعا مانگنے سے اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین منع نہ فرمایا ہوتا تو بے شک مین موت کی دعا مانگتا - کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی اور وہین وفات پائی اور یہ سب سے پہلے شخص ہین جو سرزمین کوفہ مین صحابہ مین سے مدفون ہوئے - انکی وفات سنہ ۳۷ھ مین ہوئی - زید بن وہب نے کہا ہے ہم حضرت علی کے ساتھ آرہے تھے جب وہ صفین سے لوٹے تھے یہانتک کہ جب وہ کوفہ کے دروازہ پر پہونچے تو داہنی طرف ہم لوگون کو سات قبرین ملین حضرت علی نے پوچھا کہ یہ قبرین کیسی ہین لوگون نے کہا کہ اے امیر المومنین آپکے جانے کے بعد خباب ابن ارت کی وفات ہوگئی انھون نے وصیت کی کہ کوفہ سے باہر دفن کئے جائین وہان لوگون کا دستور تھا کہ اپنے مردون کو اپنے گھر وہین دروازون پر دفن کرتے تھے مگر جب انھون نے حضرت خباب کو دیکھا کہ انھون نے باہر دفن کرنیکی وصیت کی تو اور لوگون نے بھی اپنے مردے باہر دفن کئے حضرت علی نے کہا کہ اللہ خباب پر رحم کرے وہ اپنی رغبت سے اسلام لائے تھے اور انھون نے خوشی سے ہجرت کی تھی اور زندگی بھر جہاد کیا کئے اور جسمانی آزمایش مین مبتلا کئے گئے اور جو شخص نیک کام کرے اللہ اُس کا اجر ضائع نہین کرتا بعد اسکے حضرت علی اُن کی قبرون کے نزدیک گئے اور کہا السلام[۱] علیکم یا اھل الدیار من المومنین والمسلمین انتم لنا سلف فارط ونحن لکم تبع عما قلیل لاحق اللھم اغفر لنا ولھم وتجاوز بعفوک عنا وعنھم طوبی لمن ذکر المعاد وعمل للحساب وقنع بالکفاف وارضی اللہ عزوجل - ابو عمر نے کہا ہے کہ حضرت خباب کی وفات سنہ ۳۷ھ مین ہوئی بعد اسکے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین اور نہروان مین شریک ہو چکے تھے اور حضرت علی نے انکے جنازہ کی نماز پڑھی اور جب انکی وفات ہوئی انکی عمر تہتر[۴۳] برس کی تھی اور بعض لوگون کا قول ہے کہ انکی وفات سنہ ۱۹ھ مین ہوئی اور انکی نماز حضرت عمر رضی اللہ نے پڑھائی - مین کہتا ہون کہ صحیح یہی ہے کہ انکی وفات سنہ ۳۷ھ مین ہوئی مگر جنگ صفین مین شریک نہین ہوسکے کیونکہ ان کا مرض بہت طویل ہوگیا اسکی وجہ سے شریک نہین ہوسکے اور جن خباب کی وفات سنہ ۱۹ھ مین ہوئی وہ عتبہ بن غزوان کے غلام تھے ابو عمر نے انکا بھی

---

[۱] تمپر سلام ہو اے رہنے والو جو مومن اور مسلم ہو تم ہمارے سلئے آگے سامان کرنے والے ہوا اور ہم لتیے عنقریب ملنے چاہتے ہین اے اللہ ہمکو اور انکو بخشدے اور اپنی بخشش سے ہمسے اور انسے درگذر کر خوشخبری ہو اس شخص کو جو آخرت کو یاد کرے اور حساب کے لئے عمل کرے اور کفاف پر قناعت کرے اور اللہ عزوجل کو راضی رکھے ۱۲

تذکرہ لکھا ہو اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہو کہ خباب بن ارت عتبہ بن غزوان کے غلام تھے حالانکہ ایسا نہیں ہو
جو خباب عتبہ بن غزوان کے غلام تھے وہ اور ہیں انکا ذکر بھی آئیگا اور ان دونوں نے شرکاء بدر میں خباب
ابن ارت کا ذکر کیا ہو جو بنی زہرہ کے حلفا میں سے تھے پھر خباب غلام عتبہ کے تذکرہ میں لکھا ہو کہ بنی نوفل بن
عبد مناف سے یعنی اُنکے حلفا سے عتبہ بن غزوان اور خباب غلام عتبہ بدر میں شریک تھے پھر ابونعیم نے مولائے عتبہ
کا یہ حال لکھا ہو کہ انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی اور نہ انکی کوئی روایت معلوم ہوئی یہ دلیل اس بات کی کافی ہو
کہ یہ دونوں دو شخص ہیں کیونکہ خباب بن ارت نے کئی اولادیں چھوڑی تھیں جنمیں سے ایک عبد اللہ تھے جنکو
خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قتل کیا اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی
کی ہو پھر بنی زہرہ اور نوفل بھی دو قبیلے ہیں اور ابن اسحاق وغیرہ اصحاب سیر نے لکھا ہو کہ بنی زہرہ یعنی انکے
حلیفوں میں سے خباب بن ارت غزوہ بدر میں شریک تھے اور انھوں نے بنی نوفل میں سے خباب مولائے عتبہ
ابن غزوان کو بھی ذکر کیا ہو پس ظاہر ہو گیا کہ عتبہ کے مولی کوئی اور خباب بن ارت کے علاوہ اور بعض علما نے کہا ہو
کہ خباب بن ارت لوہار نہ تھے لوہار وہ خباب تھے جو عتبہ بن غزوان کے غلام تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خبّاب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو السائب۔ ان سے انکے بیٹے سائب نے روایت کی ہو انکا شمار اہل حجاز میں ہو۔ انکی حدیث
عبد اللہ بن سائب بن خباب نے اپنے والد سے انھوں نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ خشک کیا ہوا گوشت کھا رہے تھے اور تخت پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور ایک مٹی کے
برتن سے پانی پیتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔ اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ خباب مولائے فاطمہ
بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف انھوں نے زمانہ جاہلیت کو پایا تھا اور اُنکے صحابی ہونے میں اختلاف ہو
انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا وضو (خروج ریح کی) آواز سے یا بو سے جاتا رہتا ہو
(صرف شک سے نہیں جاتا) ان سے صالح بن خیوان اور انکے بیٹوں نے جو مقصورہ میں رہتے تھے یعنی ابو عمر کا
پورا قول اسی سبب سے نقل کیا کہ کوئی گمان کرنے والا یہ گمان نکرے کہ یہ کوئی اور خباب ہیں ابو سائب کے
علاوہ حالانکہ یہ وہی ہیں بخاری نے کہا ہو کہ سائب بن خباب ابو مسلم صاحب مقصورہ جنکو فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ قرشی کا مولی کہتے ہیں

(سیدنا) خبّاب (رضی اللہ عنہ)

مولائے عتبہ بن غزوان غزوہ بدر میں اور اسکے بعد کے تمام غزوات میں یہ اور انکے مولی عتبہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے۔ بنی نوفل بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ انکی کنیت ابو یحیی ہے انکی کوئی روایت نہیں ہے۔ ہمیں ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے اُن لوگوں کے نام ہیں جو قریش سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک تھے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان اور خباب مولائی عتبہ بن غزوان یہ دونوں شریک تھے خباب نے مدینہ میں ۱۹ھ میں بعمر پچاس سال وفات پائی اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکے جنازہ کی نماز پڑھی انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خباب (رضی اللہ عنہ)

والد عطاء۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور ابو بکر صدیق سے روایت کی ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ بقول بعض متاخرین یعنے ابن مندہ کے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے حالانکہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ انکی حدیث محمد بن عطاء بن خباب نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انھوں نے ایک چڑیا کو دیکھا تو کہا کہ تیرے لیے خوشی ہو[1] بیٹے کہا کہ آپ ایسا کہتے ہیں حالانکہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست ہیں۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خباب (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی بن عمرو بن سہیل۔ انصاری اشہلی۔ احد کے دن یہ اور انکے بھائی صیفی بن قیظی شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے انکا نام حباب حاے حطی کے باب میں لکھا ہے ہم اسکو ذکر کر چکے ہیں اور اسپر اعتراض بھی کر چکے ہیں۔

(سیدنا) خباب (رضی اللہ عنہ)

ابن منذر بن جموح۔ ابن فلیح نے انکو اپنے مغازی میں زہری سے نقل کر کے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے یہاں مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام حباب ہے یعنے حاے حطی کے ساتھ اور کہا ہے کہ میں نے انکا تذکرہ صرف ابن فلیح کے پاس پایا ہے۔

---

[1] یہ ایک کلمہ تھا جو بسبب غلبہ خوف الٰہی کے حضرت صدیق نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ اے پرندے تو ہم سے اچھا ہے کہ تجھسے قیامت کے دن کچھ مواخذہ نہو گا ۱۲

(سیدنا) خُبَیب (رضی اللہ عنہ)

ابن اساف۔ اور بعض لوگ ابن یساف کہتے ہین ابن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج ابن ثعلبہ۔ انصاری خزرجی۔ بدر مین اور احد مین اور خندق مین شریک تھے اور مدینہ مین آکے رہے تھے یہ دیر مین اسلام لائے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف تشریف لے چلے تو اثنائے راہ مین یہ آپ سے ملے اور اسلام لائے۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مستلم بن سعید ثقفی نے خبیب بن عبد الرحمن بن خبیب انصاری نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کرکے خبر دی کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپ کسی جہاد کے لیے تشریف لیے جاتے تھے مین تھا اور میرے ساتھ میری قوم کا ایک شخص تھا ہم لوگ اس وقت تک اسلام لائے نہ تھے ہم لوگون نے آپ سے کہا کہ ہمین اس بات سے شرم معلوم ہوتی ہے کہ ہماری قوم کسی لڑائی مین جائے اور ہم اُسکے ہمراہ نہ جائین (لہذا ہم چاہتے ہین کہ آپکے ساتھ چلین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم مسلمان ہو ہم لوگون نے عرض کیا کہ نہین آپنے فرمایا کہ ہم مشرکون کے مقابلہ مین مشرکون سے مدد نہین لیتے خبیب کہتے تھے پھر ہم مسلمان ہوگئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے مشرکین مین سے میرے شانے پر تلوار ماری مینے اُسے قتل کر دیا اور بعد اُسکے اسکی لڑکی سے نکاح کر لیا وہ مجھسے کہا کرتی تھی کہ مین ہمیشہ اُس شخص کو یاد کیا کرتی ہون جس نے تمہین یہ حمائل[1] پہنائی ہے اور مین کہتا تھا کہ مین ہمیشہ اُس شخص کو یاد کیا کرتا ہون جس نے تمہارے باپ کو جلدی سے دوزخ کی طرف بھیجدیا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ خبیب دادا ہین خبیب بن عبد الرحمن بن خبیب استاد امام مالک کے ہمین عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے خبیب بن عبد الرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے دادا خبیب کے بدر کے دن چوٹ لگ گئی انکا ایک پہلو جھک گیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر لعاب مبارک ڈالدیا اور ہاتھ پھیرا اور اُسکو اٹھادیا پس وہ چلنے لگے یہی ہین جنھون نے امیہ بن خلف کو باقول بعض لوگون کے بدر کے دن قتل کر دیا تھا پھر انھون نے حبیبہ بنت خارجہ بن زید سے نکاح کیا بعد اُنکے کہ (انکے شوہر) ابوبکر صدیق نے وفات پائی۔ انسے صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہے۔ حضرت عثمان کی خلافت مین انکی وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

[1] حمائل مراد وہ زخم ہے جو اُنکے شانے پر لگا تھا جسکا نشان مثل حمائل کے باقی رہ گیا تھا ۱۲

(سیدنا) خبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود۔ انصاری۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ عبدان نے انکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں بدر میں شریک ہوئے تھے۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ انصار میں سے ہیں ثم من بنی النجار ثم من بنی سلمۃ ابن سعد۔ خبیب ان لوگوں کے غلام تھے۔ ابو نمیلہ نے ایسا ہی کہا ہے اور سلمہ اور زیاد نے کہا ہے کہ خبیب انکے حلیف تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے اسی طرح لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ انھوں نے جو یہ کہا ہے کہ یہ انصار میں سے تھے پھر بنی نجار میں سے تھے پھر بنی سلمہ میں سے تھے اس کلام میں اعتراض ہے کیونکہ نجار بیٹے ہیں ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے اور سلمہ بیٹے ہیں سعد بن علی بن اسد بن سارده ابن تزید بن جشم بن خزرج کے پس یہ دونوں خزرج میں جاکے ملتے ہیں پھر خبیب کس طرح ان دونوں قبیلوں سے ہو سکتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ حضرت عائشہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ میں بہت بڑا گنہگار ہوں۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے خائے معجمہ کی ردیف میں ایسا ہی بیان کیا ہے حالانکہ انکے نام میں جیم ہے اور سب لوگوں نے جیم ہی میں انکو ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) خبیب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوعبداللہ جہنی ہے۔ انصار کے حلیف تھے۔ ابومسعود نے ابن ابی فدیک سے انھوں نے ابن ابی ذیب سے انھوں نے اسید بن اسید براد سے انھوں نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور وہ میرے خیال میں انکے دادا سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہم ایک مرتبہ پانی برستے میں رات کے وقت سخت تاریکی کے عالم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھادیں وہ کہتے تھے کہ ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا آپ نے فرمایا کہو مگر میںنے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو میںنے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو میںنے عرض کیا کہ کیا کہوں آپ نے فرمایا کہ ہر صبح وشام تم قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑھ لیا کرو یہ تمھیں ہر کام کے لیے کفایت کریگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ابومسعود نے انکا تذکرہ اسطرح لکھا ہے۔ اور اور لوگوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے انھوں نے یہ نہیں کہا کہ عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ابومسعود کی حدیث بعض متاخرین نے ابن ابی فدیک سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ

میرے خیال میں عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حالانکہ یہ وہم ہے مشہور اور صحیح یہی ہے
کہ معاذ بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نہ اپنے دادا سے۔ اس حدیث کو روح بن قاسم نے
اور حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے انھوں نے معاذ بن عبداللہ بن خباب سے انھوں نے اپنے والد سے
انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے اور طبری نے اور ابن قانع نے اور ابن سکن نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے

(سیدنا) خبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن مالک بن عامر بن مجدعہ بن جحجبا بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس
انصاری اوسی۔ بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ
ابن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے سلیمان بن داود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن سعد نے زہری سے نقل کر کے خبر دی
اور یعقوب کہتے تھے ہمسے میرے والد نے زہری سے نقل کر کے خبر دی۔ میرے والد یعنے امام احمد کہتے تھے
کہ یہ حدیث سلیمان ہاشمی کی ہے وہ عمرو بن اسید بن جاریہ ثقفی سے روایت کرتے ہیں جو بنی زہرہ کے حلیف تھے
اور حضرت ابوہریرہ کے اصحاب میں سے تھے کہ حضرت ابوہریرہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دس آدمیوں کو جاسوس بناکر بھیجا اور عاصم بن ثابت بن ابی افلح انصاری کو جو عاصم بن عمر بن خطاب کے
نانا تھے انپر امیر مقرر کیا پس یہ لوگ چلے یہانتک کہ جب مقام ہدہ میں جو عسفان اور مکہ کے درمیان میں ہے پہونچے
تو ہذیل کے ایک قبیلہ کو جنکو بنی لحیان کہتے ہیں انکی خبر مل گئی پس وہ قریب سو تیر اندازوں کے لیکر انکی طرف
چلے انکے قدم کو پہچانتے ہوئے چلے یہانتک کہ ایک منزل میں جہاں وہ لوگ اترے تھے انکے کھائے ہوئے
چھوہاروں کی گٹھلیاں دیکھیں تو انھوں نے کہا کہ یہ تو یثرب کے چھوہاروں کی گٹھلیاں ہیں پس وہ اسی نشان پر
چلے عاصم اور انکے اصحاب کو جب ان لوگوں کے آنے کی خبر معلوم ہوئی تو وہ ایک بلند مقام پر چڑھ گئے کافروں نے
انکو گھیر لیا اور کہا کہ اترو اور اپنے ہاتھ ہمارے ہاتھ میں دیدو ہم تمسے عہد و پیمان کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی کو
قتل نکرینگے عاصم بن ثابت نے جو ان لوگوں کے سردار تھے کہا کہ میں تو خدا کی قسم ایک کافر کی ذمہ داری پر
نہ اترونگا اے اللہ اپنے نبی کو ہماری خبر پہونچادے۔ پھر کافروں نے انھیں تیر مارنا شروع کئے پس عاصم کو
معہ اور سات آدمیوں کے قتل کر دیا اور تین آدمی انکے عہد و پیمان پر اتر آئے انمیں خبیب انصاری اور زید بن
دثنہ اور ایک شخص اور تھے کافروں نے جب انپر قابو پالیا تو اپنی کمانوں کی تانتیں کھولکر انکو باندھا تو تیسرے شخص نے

شخص نے کہا کہ واللہ یہ پہلی بدعہدی ہے واللہ میں تم لوگوں کے ساتھ نہ جاؤنگا مجھے تو انھیں مقتولین کی پیروی اچھی معلوم ہوتی ہے پس کافروں نے انکو گھسیٹا اور مارا مگر وہ اُنکے ساتھ جانے پر راضی نہوئے بالآخر کافروں نے انکو وہیں قتل کردیا اور خبیب کو اور زید بن دثنہ کو لے کے چلے اور انکو (یہ واقعہ بدر کے بعد کا ہی) مکہ میں بیچ ڈالا بنی حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف نے خبیب کو مول لیا خبیب وہی ہیں جنھوں نے حارث بن نوفل کو بدر کے دن قتل کیا تھا پس خبیب (کچھ دنوں) اُنکے یہاں قید رہے یہانتک کہ ان سب لوگوں نے انکے قتل پر اتفاق کیا خبیب نے حارث کی کسی لڑکی سے اُسترا مانگا تاکہ قتل ہونے سے پہلے اپنے جسم کو صاف کرلیں اُسنے دیدیا اُسی اثنا میں اُسکا ایک بیٹا اُنکے پاس چلا گیا وہ کہتی تھی کہ میں بالکل بے خبر تھی یہانتک کہ وہ لڑکا اُنکے پاس پہونچ گیا اور میں نے اُسکو اس حال میں پایا کہ خبیب نے اُسکو اپنے زانو پر بٹھا لیا اور اُسترا اُنکے ہاتھ میں تھا وہ عورت کہتی تھی کہ میں بہت ڈری خبیب نے اس بات کو سمجھ لیا اور کہا کہ کیا تم سمجھتی ہو کہ میں اسکو قتل کردونگا میں ایسا نکرونگا وہ عورت کہتی تھی کہ خدا کی قسم میں نے خبیب سے بہتر کسی قیدی کو نہیں دیکھا خدا کی قسم میں نے انکو ایک دن انگور کھاتے ہوئے دیکھا اور حالانکہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں اُس زمانے میں انگور کہیں بھی نہیں وہ عورت کہتی تھی کہ وہ ایک رزق تھا اللہ نے خبیب کے لیے بھیجا تھا پھر جب کفار خبیب کو قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر حل میں لے گئے تو خبیب نے اُنسے کہا کہ مجھے اجازت دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں چنانچہ ان لوگوں نے انکو چھوڑ دیا انھوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اُسکے کہا کہ خدا کی قسم اگر یہ خیال نہوتا کہ تم لوگ سمجھو گے کہ مجھے موت کا خوف ہے تو میں اپنی نماز میں طول دیتا اے اللہ انھیں شمار کرلے اور انھیں گن گن کے مار اور انمیں سے کسی کو باقی نرکھ (بعد اُسکے یہ اشعار انھوں نے پڑھے) اشعار

فلست ابالی حین اقتل مسلما — علی ای جنب کان فی اللہ مصرعی
وذلک فی ذات الالہ وان یشاء — یبارک علی اوصال شلو ممزع

بعد اُسکے ابو سروعہ عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اور اُسنے حضرت خبیب کو قتل کردیا خبیب ہی نے ہر اس مسلمان کے لیے جو روک کر قتل کیا جائے یہ نماز مستحب کردی اللہ نے عاصم بن ثابت کی دعا جو انھوں نے اپنے اخیر وقت میں مانگی تھی قبول فرمائی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ان لوگوں کی خبر بیان کی اُسی دن جسدن یہ واقعہ انپر گذرا قریش کے کافروں نے جب سنا کہ عاصم قتل کردیے گئے تو انھوں نے کچھ لوگوں کو بھیجا کہ جاکے عاصم کا کوئی عضو کاٹ لاویں جس سے وہ پہچانے جاسکیں عاصم نے بھی بدر کے دن انکے ایک بڑے شخص کو قتل کیا تھا چنانچہ

یہ لوگ سے گئے جیسے ہی یہ لوگ عاصم کے پاس پہونچے اللہ نے عاصم کے اوپر ایک فوج بھڑ کی متعین کردی اُسنے عاصم کے جسم کو ان لوگون سے بچالیا اور یہ لوگ انکے کسی عضو کے کاٹنے پر قادر نہوسکے - ابن اسحاق نے کہا کہ خبیب کو حجیر بن ابی اہاب تمیمی نے جو ان لوگون کا حلیف تھا مول لیا تھا حجیر حارث بن عامر کا اخیافی بھائی تھا اُسنے عقبہ بن حارث کے لیے انکو مول لیا تھا تاکہ وہ انکو اپنے باپ کے عوض مین قتل کرے اور بعض لوگون کا قول ہے کہ انکے خریدنے مین ابو اہاب بن عزیز اور عکرمہ بن ابی جہل اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن اوقص اور امیہ بن ابی عتبہ اور بنو حضرمی اور صفوان بن امیہ سب شریک تھے یہ اُن مشرکون کے بیٹے تھے جو بدر کے دن مقتول ہوئے تھے ان لوگون نے خبیب کو عقبہ بن حارث کے حوالہ کر دیا عقبہ نے انکو اپنے گھر مین قید رکھا پھر جب اُن لوگون نے انکے قتل کا ارادہ کیا تو تنعیم کی طرف انکو لے گئے انھون نے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ اشعار کہے اشعار

لقد جمع الاحزاب حولی والبوا | قبائلھم واستجمعوا کل مجمع | وقد قربوا ابناءھم ونساءھم | وقربت من جذع طویل ممنع [لہ]

وکلھم یبدی العداوۃ جاھدا | علی لانی فی وثاق بمضیع | الی اللہ اشکو غربتی بعد کربتی | وما جمع الاحزاب لی عند مصرعی

فذا العرش صبرنی علی ما ساءنی | فقد بضعوا لحمی وقد ضل مطمعی | وذلک فی ذات الالہ وان یشا | یبارک علی اوصال شلو ممزع

وقد عرضوا بالکفر والموت دونہ | وقد ذرفت عیناک من غیر مجزع | وما بی حذار الموت انی لمیت | ولکن حذاری حر نار تلفع

فلست بمبد للعدو تخشعا | ولا جزعا انی الی اللہ مرجعی | ولست ابالی حین اقتل مسلما | علی ای جنب کان فی اللہ مصرعی

یہ سب سے پہلے شخص ہین جو خدا کی راہ مین مصلوب ہوئے اور وہ لڑکا جو خبیب کے پاس چلا گیا تھا اور اسکو انھون نے اٹھالیا اسکا نام ابو حسین بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف تھا وہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین استاد امام مالک کا دادا تھا - ہمکو ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابراہیم بن اسمعیل سے نقل کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے خبر دی کہ انکے

لہ میرے گرد کافرون کا گروہ جمع ہے اور انھون نے تمام قبائل کو جمع کر لیا ہے اور ایک بڑا مجمع کیا ہے اور اپنے لڑکون اور عورتون کو بھی قریب بلالیا ہے اور مجھے ایک لمبی شاخ مضبوط سے قریب کر دیا ہے ہر شخص انکار کے ساتھ میری عداوت ظاہر کر رہا ہے اسوجہ سے کہ مین بندھا ہوا اور مرنے کے قریب ہون مین اپنی غریب الوطنی اور مصیبت کی شکایت اللہ سے کرتا ہون اور نیز اسکی جو اس گروہ نے میرے قتل مین جمع کیا ہے اے مالک عرش مجھے اس مصیبت مین صبر دے ان لوگون نے میرے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے ہین اور میری امید منقطع ہو گئی ہے یہ سب مصیبت اللہ کی راہ مین ہے اور اگر وہ چاہے تو ان کٹے ہوئے ٹکڑون مین برکت دے ان لوگون نے میرے سامنے کفر پیش کیا جسکے انکار مین موت ہے میری دونون آنکھین ڈبڈبائی ہوئی ہین مگر آنسو نہین نکلتے مین موت سے نہین ڈرتا موت تو آتی ہی ہے بلکہ مین اس آگ سے ڈرتا ہون جو شعلہ مارتی ہے مین دشمن کے خوف سے ڈر کر کفر کو اختیار نکرونگا اور نہ بیصبری کرونگا اللہ کے پاس مجھے جانا ہے مین کچھ پروا نہین کرتا جبکہ مین مسلمان قتل کیا جاتا ہون خواہ کسی پہلو پر مجھے خدا کی راہ مین قتل کیا جائے ۱۲

والد نے انسے بیان کیا وہ اسنکے دادا سے نقل کرتے تھے کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاسوس بنا کے تنہا روانہ کیا وہ کہتے تھے میں خبیب کی لکڑی کے پاس گیا میں اُسپر چڑھ گیا میں لوگوں کے دیکھ لینے سے ڈر رہا تھا پھر مینے اُس لکڑی کو چھوڑ دیا وہ زمین پر گر پڑی پھر مینے دیکھا تو (وہ لکڑی ایسی غائب ہو گئی کہ) گویا اسکو زمین نے نگل لیا پھر اُسوقت سے ابتک خبیب کا کوئی ذکر نہیں آیا۔ عاصم نے اللہ تعالی سے عہد کیا تھا کہ وہ کسی مشرک کو نہ چھوئیں گے اور نہ انکو مشرک چھو سکیگا پس اللہ نے وفات کے بعد انکو محفوظ رکھا جب کافروں نے چاہا کہ انکے کسی عضو کو کاٹیں تو اللہ نے بھڑوں کو بھیجدیا انھوں نے عاصم کی حفاظت کی۔

(سیدنا) خُنَیب (رضی اللہ عنہ)

معاذ بن عبد اللہ بن خنیب کے دادا ہیں۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ عبدان نے انکا ذکر کیا ہو اور انھوں نے اپنی سند سے ابن ابی ذیب سے انھوں نے اسید بن ابی اسید سے انھوں نے معاذ بن عبد اللہ بن خنیب سے انھوں نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ایک شب کو پانی برس رہا تھا اور تاریکی بہت تھی اور ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے کہ آپ آکے ہمیں نماز پڑھائیں چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اُسکے بعد انھوں نے سورۂ اخلاص اور معوذتین کی فضیلت میں حدیث روایت کی۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر کیا حالانکہ ان خنیب کا تذکرہ ابن مندہ نے بھی لکھا ہو اور انکا تذکرہ انھوں نے اسی عنوان سے شروع کیا ہو خنیب بن عبد اللہ بن عبد اللہ جہنی اور اسی حدیث کو ذکر کیا ہو۔ ہم انکا تذکرہ اس سے پہلے لکھ چکے ہیں۔ اور ابو نعیم کا اعتراض بھی اسپر نقل کر چکے ہیں۔

باب الخاء والدال

(سیدنا) خداش (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر بن اصم۔ بنی معیص بن عامر بن لوی سے ہیں۔ بقول بنی عامر کے مسیلمہ کذاب سے انھیں نے قتال کیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خداش (رضی اللہ عنہ)

یا خراش۔ ابن حصین بن اصم۔ اصم کا نام رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن عبید بن معیص بن عامر بن لوی صحابی ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ میں انکی کوئی روایت نہیں جانتا اور انھوں نے کہا ہو کہ بنی عامر

یہ کہتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے قاتل یہی ہیں - ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی -
میں کہتا ہوں کہ یہ خداش بن حصین بیٹے ہیں بشیر کے جنکا تذکرہ ابو عمر نے بھی لکھا ہی انکا ذکر اوپر بھی ہو چکا ہے
کلبی نے انکا نام خداش بتایا ہی اور اسمین شک نہین کیا اور انکے والد کا نام بشیر بتایا ہو اسمین شک نہین کہ علما نے
انکے والد کے نام مین اختلاف کیا ہو جس طرح اور باتون مین اختلاف کیا ہو اور دلیل اسکی یہ ہو کہ انکے دادا اصم کی بابت
لوگون کا اختلاف نہین ہو نہ انکے قبیلہ مین اختلاف ہو اور نہ اس بات کی نقل مین اختلاف ہو کہ انھون نے مسیلمہ کو قتل کیا تھا

(سیدنا) خداش (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خداش کی صفیہ بنت ابی مجزاۃ کے چچا ہین یہ ابو عمر کا قول ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ صفیہ بنت
بحر کے چچا ہین اور بعض لوگون نے بحریہ سے جو ایوب بن ثابت کی پھوپھی تھین روایت کی ہو - داؤد بن ابی ہند نے
ایوب بن ثابت سے انھون نے بحریہ سے اور بعض لوگ کہتے ہین صفیہ بنت بحر سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا
میرے چچا خداش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ایک پیالہ مین کھانا کھا رہے تھے میرے چچا نے وہ
پیالہ آپ سے مانگ لیا - ابو عامر عقدی نے اور معاذ بن ہانی وغیرہما نے ایوب سے انھون نے صفیہ بنت بحر سے
روایت کی ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) خداش (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ کنیت انکی ابو سلامہ اور بعض لوگ کہتے ہین ابن ابی سلامہ سلامی اور بعض لوگ کہتے ہین سلمی شمار
اہل کوفہ مین ہو انسے صرف ایک حدیث مروی ہو - ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر قطیعی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسلم کجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن رجا نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین شیبان نے منصور سے انھون نے عبد اللہ بن علی سے انھون نے عرفطہ سلمی سے انھون نے خداش
ابن ابی سلامہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ آپ نے فرمایا مین آدمی کو اپنی
مان کی خدمت کرنیکی وصیت کرتا ہون مین آدمی کو اپنے باپ کی خدمت کرنیکی وصیت کرتا ہون مین آدمی کو
اپنے غلام کی خبر گیری کی وصیت کرتا ہون جو ہر وقت اُسکے پاس رہتا ہو اگرچہ اُسپر کوئی تکلیف ہو جو اُسے اذیت
دے اور ہمین ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عوانہ نے منصور سے انھون نے عبید اللہ بن علی سے

انھون عرفطہ سلمی سے انھون نے خداش بن ابی سلامہ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین آدمی کو وصیت کرتا ہون پھر اسی حدیث کو انھون نے ذکر کیا۔ اسکو ثوری نے منصور سے انھون نے عبید بن علی سے انھون نے خداش سے روایت کیا ہو اور (اس سند مین) عرفطہ کو ذکر نہین کیا اور اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے شریک سے انھون نے منصور سے اسی طرح روایت کیا ہو۔ بعض تذکرہ نویسون کو وہم ہوگیا ہو اور انھون نے کہدیا ہو کہ یہ خداش غبیب سلمی کی اولاد مین سے ہین ابو عبدالرحمن سلمی کے والد ہین حالانکہ یہ صحیح نہین ہو۔ یہ ابو عمر کا قول ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خداش (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ بن ربیعہ بن مطرف بن حارث بن زید بن عبید بن زید انصاری اوسی۔ بدر مین شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہو۔

(سیدنا) خدیج (رضی اللہ عنہ)

ابو الفتح ازدی نے اور ابو الحسن عسکری وغیرہما نے انکا نام خاء معجمہ کے ساتھ لکھا ہو حالانکہ انکی حدیث جیم کی ردیف مین گذر چکی ہو۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) خدیج (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم۔ بیعت عقبہ مین شریک تھے جیسا کہ موسی بن عقبہ نے بیان کیا ہو یہ ابن ماکولا کا قول ہو انھون نے عمر بن فلیح سے انھون نے موسی سے انھون نے ابن شہاب سے روایت کی ہو کہ صحابہ مین خدیج بن اوس ابن سالم بھی تھے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) خدیج (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بعض لوگ کہتے ہین ابن سالم بن اوس بن عمرو بن فراقر بن ضحیان بلوی بنی حرام بن کعب بن غنم ابن کعب بن سلمہ کے حلیف تھے۔ انصار مین سے ہین بیعت عقبہ ثانیہ مین شریک تھے بدر مین اور احد مین شریک نہ تھے اور اسکے بعد کے تمام غزوات مین شریک رہے یہ طبری کا قول ہو انھون نے کہا ہو کہ کنیت انکی ابو رشید ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہو اور کہا ہو خدیج بن سلامہ بن اوس بن عمرو بن کعب کنیت ابو شباث بیعت عقبہ مین شریک تھے بدر مین اور احد مین شریک نہ تھے۔ ابن ماکولا نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ طبری کا قول ہو پس ابن ماکولا نے اور ابو موسی نے خدیج بن سلامہ کا تذکرہ علیحدہ قائم کیا اور ابن سالم کا تذکرہ علیحدہ

قائم کیا ہے کیونکہ امیر [illegible] نے ابن ماکولا کی کتاب کو حرف بحرف نقل کر لیا ہے مگر ابو عمر نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے انھوں نے کہا ہے کہ خلیج بن سلامہ اور بعض لوگ انکو ابن سالم کہتے ہیں۔ واللہ اعلم

باب الخاء والذال

(سیدنا) خذام (رضی اللہ عنہ)

ابن ودیعہ۔ انصاری۔ قبیلۂ اوس سے ہیں۔ ابو عمر نے انکو ذکر کیا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں یہ خذام بیٹے ہیں خالد کے ابو عمر نے بھی اسکو بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے بھی اور ابو نعیم نے بھی کہا ہے کہ انکی کنیت ابو ودیعہ ہے بنی عمرو بن عوف ابن خزرج سے ہیں پس ابو نعیم نے ابو ودیعہ انکی کنیت قرار دی ہے اور ابو عمر نے ودیعہ انکے والد کا نام لکھا ہے۔ یہ خذام والد ہیں خنساء بنت خذام کے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کی ہے تو انھیں خذام کے یہاں اُترے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ کوئی اور خذام تھے۔ ہمیں ابو المکارم فتیان بن احمد بن محمد جوہری معروف بہ ابن سمینہ نے اپنی سند سے قعنبی سے انھوں نے مالک بن عبد الرحمن بن قاسم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد الرحمن اور مجمع فرزندان یزید بن حارثہ انصاری سے انھوں نے خنساء بنت خذام انصاریہ سے روایت کی ہے کہ اُنکے والد نے ثیب[^۱] ہونے کی حالت میں بغیر انکی رضامندی کے انکا نکاح کر دیا پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئیں (اور اپنا واقعہ بیان کیا) پس آپ نے انکا نکاح رد کر دیا۔ اس حدیث کو ثوری نے عبد الرحمن ابن قاسم سے انھوں نے عبد اللہ بن ودیعہ سے انھوں نے خنساء سے روایت کیا ہے۔ اور محمد بن اسحاق نے حجاج بن سائب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنی دادی خنساء بنت خذام بن خالد سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ خنساء ایک شخص کے نکاح میں تھیں پھر بیوہ ہو گئیں تو انکے والد نے قبیلۂ بنی عوف میں سے ایک شخص سے نکاح کر دیا وہ کہتے تھے مگر خنساء نے ابو لبابہ بن عبد المنذر کو پیغام دیا ان دونوں کا معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پیش ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد کو حکم دیا کہ وہ انکو انکی خوشی پر چھوڑ دیں چنانچہ انھوں نے ابو لبابہ سے نکاح کر لیا اور انسے سائب بن ابی لبابہ پیدا ہوے اور خنساء کی کنیت ام السائب ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

[^۱]: ثیب اوس عورت کو کہتے ہیں کہ جسکی بکارت زائل ہو گئی ہو خواہ کسی مرد سے ہمبستری کے باعث یا اور کسی سبب سے ۱۲

باب الخاء والراء

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ کعبی خزاعی۔ انکا ذکر تو (کتابوں میں) ہو لیکن کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہو اور ابوعمر نے کہا ہو کہ خراش بن امیہ بن فضل کعبی خزاعی مدنی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ اور خیبر اور اسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حدیبیہ میں مکہ بھیجا تھا اور ایک اونٹ پر انھیں سوار کیا تھا جسکا نام ثعلب تھا قریش نے انکو بہت ستایا اور انکے اونٹ کے پیر کاٹ ڈالے اور انکے قتل کا ارادہ کیا مگر حبشیوں نے انکو بچا لیا پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے پھر اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان ابن عفان کو بھیجا۔ انھیں خراش نے حدیبیہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مونڈا تھا۔ ان خراش سے انکے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہو۔ انکی وفات حضرت معاویہ کے آخر زمانے میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ ہشام کلبی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہو خراش بن امیہ بن ربیعہ بن فضل بن منقذ بن عفیف بن کلیب بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ ربیعہ کا نام لحی خزاعی۔ بنی مخزوم کے حلیف تھے کنیت انکی ابونضلہ تھی یہی (وہ) ہیں جنھوں نے حدیبیہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مونڈا تھا حجام تھے۔ یہی ہیں جو عامر بن ابی ضرار برادر حارث پر غزوۂ مریسیع میں جھک پڑے تھے تاکہ انصار اسکو قتل نکریں عامر نے انصار میں سے ایک شخص کو تیر مارا تھا

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ۔ بھائی ہیں اسماء بن حارثہ کے۔ بغوی وغیرہ نے انکا ذکر کیا ہے کہ یہ آٹھ بھائی تھے سب اسلام لائے اور سب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی اور سب بیعۃ الرضوان میں شریک ہوئے انکے نام یہ ہیں۔ اسماء۔ ہند۔ خراش۔ ذویب۔ حمران۔ فضالہ۔ مالک۔ ان سب کا نسب انکے بھائی اسماء کے نام میں گذر چکا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن صمہ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی بدر میں اور احد میں شریک تھے کلبی نے اور ابوعبید نے کہا ہو کہ بدر کے دن انکے ہمراہ کچھ سوار تھے احد کے دن انکے دس زخم تھے یہ انھیں مشہور تیراندازوں میں تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

کلبی ثم السلولی - انکا ذکر صحابہ مین کیا جاتا ہے - ابو عمر نے کہا ہے کہ مین انکو اسکے سوا کچھ نہین جانتا اور یہی خبر انکے متعلق ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ وہ خزاعی ہین - یہ کلام ابو عمر کا ہے مین کہتا ہون کہ یہ خراش بیٹے ہین امیہ کے - اسمین کچھ شک نہین جس شخص نے نسب مین انکے پہلے نام کو دیکھا اسنے سمجھا کہ یہ کلبی ہین اور سلولی ہین اور خزاعی ہین پس مین نہین جانتا کہ ابو عمر پر یہ بات کیونکر مشتبہ رہی ہم نے خراش بن امیہ کے نام مین انکا تذکرہ طول کے ساتھ لکھا ہے واللہ اعلم -

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عسکری یعنی علی بن سعید نے انکو ذکر کیا ہے - محمد بن اسحاق نے عبد اللہ بن بجرہ اسلمی سے انھون نے خراش بن مالک سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اس شخص کی امانت بہت بڑھی ہوئی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شہرگ پر استرا لے کے کھڑا ہوا - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا) خرباق (رضی اللہ عنہ)

سلمی - سعید بن بشیر نے قتادہ سے انھون نے محمد بن سیرین سے انھون نے خرباق سلمی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز مین ایک مرتبہ دو رکعتین پڑھین تو خرباق سلمی نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کو شک ہو گیا یا نماز مین قصر کر دیا گیا حضرت نے فرمایا نہ مجھے شک ہوا اور نہ نماز قصر کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتے ہین لوگون نے کہا ہان پھر آپ نے دو رکعتین پڑھین بعد اسکے سلام پھیرا پھر بیٹھے ہی بیٹھے دو سجدے کیے بعد اسکے سلام پھیرا - اس حدیث کو ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انھون نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے ذوالیدین کے نام مین اسکا ذکر آئیگا - خرباق کو کسی نے ذکر نہین کیا ہان محفوظ خرباق کا ذکر عمران بن حصین کی حدیث مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو ایک شخص کھڑے ہو گئے جنکے ہاتھ لمبے تھے انکا تذکرہ ذوالیدین کے نام مین ہو گا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) خرشہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث مرادی - قبیلہ بنی زبید سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے گئے تھے فتح مصر مین شریک تھے ابو خرشہ یعنی عبد اللہ بن حارث بن ربیعہ بن خرشہ انھین کی اولاد سے ہین - ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے خرشہ بن حارث صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی شخص کسی ایسے شخص کے قتل مین شریک نہو جو روک کر قتل کیا جائے ایسا نہو کہ وہ مظلوم قتل کیا جاتا ہو اور

سلہ ذوالیدین کے معنے دو ہاتھ والے انکے ہاتھ لمبے بہت تھے اسوجہ سے انکو ذوالیدین کہتے تھے ۱۲

اُن ظالمون پر عذاب نازل ہو جائے اور اُسکو بھی انکے ساتھ پہونچ جائے - اور ابن مندہ نے اس تذکرہ مین فتنہ مین قتال کی مانعت نقل کی ہی - ہم انکا تذکرہ بعد اسکے لکھین گے - شاید ابن مندہ نے گمان کیا ہو کہ یہ حدیث خرشہ مرادی کی ہو حالانکہ یہ خرشہ محاربی کی ہی واللہ اعلم - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) **خرشہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حر محاربی یہ ابونعیم کا قول ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ خرشہ بن حر فزاری اور بعض لوگ انکو ازدی کہتے ہین حمص مین رہتے تھے - یہ بھائی ہین سلامہ بنت حر کے خرشہ یتیم تھے حضرت عمر کی تربیت مین تھے - انھون نے حضرت عمر اور ابوذر اور عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہی - انسے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہی منجملہ اُنکے ربعی بن خراش اور مسیب بن رافع اور ابو زرعہ بن عمرو بن جریر وغیرہم ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک حدیث فتنہ سے بچنے کی روایت کی ہی یہ ابو عمر کا قول ہی - اور ابونعیم نے فتنہ کی حدیث روایت کی ہی ہمین ابوبکر مسمار بن عمر بن عویس نیار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العباس احمد بن ابی غالب بن طلابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین داؤد بن رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ ابن محمد ابی الزرقا نے ثابت بن عجلان سے انھون نے ابو کثیر محاربی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا - میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے بعد کچھ فتنے[1] پیدا ہونگے کہ اُسوقت سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا پس جس شخص کو وہ زمانہ فتنہ ملے اسکو چاہیے کہ اپنی تلوار کسی پتھر سے توڑ ڈالے اور (اپنے گھر مین) لیٹ رہے یہانتک کہ وہ فتنہ فرو ہو جائے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابونعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ان لوگون نے یہ حدیث انھین کے تذکرہ مین لکھی ہی مگر ابن مندہ نے اس حدیث کو خرشہ مرادی کے تذکرہ مین لکھا ہو ابن مندہ نے ان دونون کو ایک سمجھا ہی اور ابو موسی نے کہا ہی کہ ابن مندہ نے ان دونون کو ایک کر دیا ہو حالانکہ ظاہر یہ ہی کہ یہ دونون علیحدہ ہین اور ابو عمر نے یہ نہین بیان کیا کہ خرشہ سے فتنہ کی حدیث کس نے روایت کی ہی بلکہ اس راوی کو انھون نے اسکے بعد والے تذکرہ مین بیان کیا ہی اور اسکو انھون نے ایک تیسرا تذکرہ بنا دیا ہی انشاء اللہ تعالی اسکی بحث وہین کی جاویگی -

---

[1] اشارہ ہی اُن فتنون کی طرف جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد پیدا ہوے ۱۲

(سیدنا) خرشہ (رضی اللہ عنہ)

اسنے ابو کثیر محاربی نے روایت کی ہے۔
میں کہتا ہون کہ یہ کلام ابو عمر کا ہے اور اسمین شک نہین کہ اسنے اسمین وہم ہو گیا ہے کیونکہ ابو کثیر محاربی نے خرشہ ابن حر سے فتنہ کی حدیث روایت کی ہے جسکی طرف ابو عمر نے خرشہ بن حر کے تذکرہ مین اشارہ کیا ہے پھر ابو عمر نے پہلے تذکرہ مین کہا ہے کہ وہ حمصی ہین اور اس تذکرہ مین کہا ہے کہ وہ شامی ہین ان سب باتون سے معلوم ہوا کہ یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

خریت

ابن راشد ناجی سیف نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا خریت بن راشد ناجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ اور مدینہ کے درمیان مین ملے یہ بنی شامہ بن لوی کے وفد مین تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی باتین سنین اور قریش کی ایک جماعت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ لوگ تمہاری قوم کے نہین ہم انکے یہان آئے ہوئے ہیں زبیر نے بیان کیا ہے کہ خریت بن راشد جنگ جمل مین طلحہ اور زبیر کی طرف سے قبیلہ مضر کے سردار تھے اور عبد اللہ بن عامر نے خریت بن راشد کو نواح فارس مین کسی مقام کا حاکم بنا دیا تھا اسکے بعد پھر یہ حضرت علی کی طرف ہو گئے مگر جب تحکیم کا معاملہ پیش آیا تو یہ حضرت علی سے جدا ہو گئے اور فارس کی طرف چلے گئے حضرت علی نے انکی طرف ایک لشکر بھیجا اور لشکر پر معقل بن قیس اور زیاد بن خصفہ کو سردار بنایا جب اہل عرب اور وہ نصرانی جنپر جزیہ مقرر تھا خریت کے تابع ہو گئے تھے خریت نے اہل عرب کو حکم دیا کہ اپنی زکوٰۃ روک لین اور نصاریٰ کو حکم دیا کہ جزیہ روک لین وہان کچھ نصاریٰ مسلمان بھی ہو گئے تھے انھون نے جب یہ اختلاف دیکھا تو مرتد ہو گئے اور انھون نے بھی خریت کی اطاعت کی پس ان سب لوگون نے اصحاب علی سے مقابلہ کیا اور انسے جنگ کی زیاد بن خصفہ نے ایک جھنڈا امان کا نصب کر دیا اور ایک منادی کو حکم دیا کہ وہ اس بات کا اعلان کر دے کہ جو شخص اس جھنڈے کے نیچے آ جائیگا اسکو امان ملجائیگی چنانچہ بہت سے لوگ خریت کے ساتھیون مین سے چلے گئے اور خریت کو شکست ہوئی اور خریت مقتول ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

مسئلہ جنگ جمل مین بالآخر حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہ مین یہ طے ہوا کہ دو شخص حکم مقرر کیے جائین ایک انکی طرف کا اور ایک انکی طرف کا یہ دونون حکم جسکو خلیفہ مقرر کرین وہی خلیفہ ہو اسی معاملہ کو تحکیم کہتے ہین حضرت علی مرتضیٰ کی طرف سے ابو موسیٰ اور حضرت معاویہ کی طرف سے عمرو بن عاص حکم تھے حضرت علی کے ساتھ والے اس معاملہ سے بہت برہم ہو گئے تھے ۱۲

(سیدنا) **خریم** (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن حارثہ بن لام بن عمرو بن ظریف بن عمرو بن ثمامہ بن مالک بن جدعاء بن ذہل بن رومان بن جندب ابن خارجہ بن سعد بن فطرہ بن طے طائی۔ کنیت انکی ابو لجاء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے واپسی تبوک کے بعد ملے اور اسلام لائے۔ ہمین محمد بن عمر بن ابی عیسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان بن شیرزاد نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدان بن احمد نے اور محمد بن موسی بن حماد بربری نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابو السکین زکریا بن یحیی بن عمرو بن حصین بن حمید بن منہب بن حارثہ بن خریم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد کے چچا زحر بن حصن نے اپنے دادا حمید بن منہب بن حارثہ بن خریم سے انھون نے اپنے دادا خریم سے روایت کی کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی مین اسوقت پہونچا جبکہ آپ تبوک سے لوٹے تھے مین مسلمان ہوگیا پھر مینے عباس بن عبد المطلب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یارسول اللہ مین چاہتا ہون کہ کچھ مدح آپکی بیان کرون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور دعا کے) فرمایا کہ اللہ تمھارے منھ کو شکستہ نکرے پس عباس یہ اشعار پڑھنے لگے

اشعار

من قبلها طبت فی الظلال وفی مستودع حیث یخصف الورق[1]
ثم ہبطت البلاد لا بشر انت ولا مضغۃ ولا علق
بل نطفۃ ترکب السفین وقد الجم نسرا واہلہ الغرق
تنقل من صالب الی رحم اذا مضی عالم بدا طبق
حتی احتوی بیتک المہیمن من خندف علیاء تحتہا النطق
وانت لما ولدت اشرقت الار ض وضاءت بنورک الافق
فنحن فی ذلک الضیاء وفی النور وسبل الرشاد نخترق

خریم کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حیرہ بیضا (نام مقام) میرے پیش نظر کر دیا گیا ہے اور یہ شیماء بنت نفیلہ ازدیہ ہے ایک سپید خچر پر سوار اور ایک سیاہ دوپٹہ اوڑھے ہوئے مینے عرض کیا

[1] ترجمہ اس سے پہلے ہی آپ پاکیزہ تھے سایون مین ؛ اور جبکہ آپ اس امانت کی جگہ مین تھے جہان پتے چپکائے جاتے ہین ؛ پھر آپ دنیا مین تشریف لائے نہ بصورت بشر تھے اور نہ مضغہ یا علقہ بلکہ آپ نطفہ تھے کشتیون پر سوار ہوتے تھے اس نطفہ نے نسر (نامی بت) کو لگام دیدی تھی اور اسکے پوجنے والے غرق ہوگئے تھے ؛ آپ صلب سے رحم کی طرف منتقل ہوتے تھے ؛ جب ایک عالم گذر جاتا تھا تو دوسرا طبق پیدا ہوجاتا تھا ؛ یہانتک کہ آپکا مقدس گھر اس خندف سے گھر گیا جسکے نیچے آواز تھی ؛ آپ جس وقت پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوگئی اور افق آپکے نور سے چمکنے لگے ؛ ہم اس روشنی اور نور مین ہین ؛ اور ہدایت کے خوشہ توڑ رہے ہین ؛ ۱۲

الحکم یا رسول اللہ اگر ہم لوگ حیرہ میں جائیں اور شیماء کو اسی حالت میں پائیں جیسا کہ آپ نے بیان فرمایا ہے تو کیا وہ میری ہوگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں وہ تمہاری ہوگی اسکے بعد پوری حدیث انہوں نے ذکر کی خریم کہتے تھے کہ میں خالد بن ولید کے ساتھ قتال مرتدین میں شریک تھا ہم لوگ مقام حیرہ میں پہونچے جب ہم وہاں داخل ہوئے تو سب سے پہلے ہم کو شیماء بنت نفیلہ ملی اسی حالت میں جسطرح کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا پس میں نے اسکو پکڑ لیا اور کہا کہ اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہبہ فرما دیا ہے پس خالد نے مجھے بلایا اور کہا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں چنانچہ میں گواہ انکے پاس لے گیا وہ گواہ محمد بن مسلمہ انصاری اور محمد بن بشیر انصاری تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ اور عبد اللہ بن عمر تھے پس خالد نے شیماء کو میرے حوالہ کر دیا اور شیماء کا بھائی عبد المسیح بن نفیلہ صلح کرنے کیلیے ہمارے پاس آیا اس نے مجھ سے کہا کہ شیماء کو میرے ہاتھ بیچ ڈالو میں نے کہا خدا کی قسم میں ایک ہزار سے کم میں اسکو نہ بیچونگا اسکے بھائی نے ایکہزار درہم مجھے دیے اور میں نے شیماء کو اسکے حوالہ کر دیا بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اگر تم سو ہزار کہتے تو شیماء کا بھائی تمھیں دیتا میں نے کہا میں نہ جانتا تھا کہ ایک ہزار سے بھی زیادہ کوئی عدد ہوتا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خریم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابن عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمسے محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حمید بن داود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں خریم بن کعب بن خریم بن ایمن بن زرعہ نے اپنے والد سے انہوں نے انکے دادا سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک شخص حاضر ہوا اور اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں تمام اعمال اسلام کے ادا نہیں کر سکتا لہذا آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جو تمام اعمال کو جامع ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری زبان اللہ عزوجل کے ذکر سے ہمیشہ تر رہنا چاہیے اس شخص نے عرض کیا کہ کیا یہ مجھکو کافی ہے آپ نے فرمایا ہاں بلکہ کفایت سے بھی زیادہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خریم (رضی اللہ عنہ)

ابن فاتک بن اخرم اور بعض لوگ کہتے ہیں خریم بن اخرم بن شداد بن عمرو بن فاتک بن قلیب بن عمرو بن اسد ابن خزیمہ اسدی ہیں انکے والد اخرم کو لوگ فاتک کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ فاتک اخرم کے بیٹے تھے۔ خریم بن فاتک کی کنیت ابو یحیی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو ایمن انکے بیٹے کا نام ایمن بن خریم تھا۔ یہ اپنے بھائی

سبرہ بن فاتک کے ہمراہ جنگ بدر مین شریک تھے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ خریم اور انکے بیٹے ایمن دونون فتح مکہ مین مسلمان ہوے تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہو - بخاری وغیرہ نے اس روایت کی تصحیح کی ہو کہ خریم اور انکے بھائی سبرہ بن فاتک بدر مین شریک تھے اور یہی صحیح ہو انکا شمار اہل شام مین ہو اور بعض لوگ کہتے ہین اہل کوفہ مین مقام رقہ مین رہتے تھے - انسے معرور بن سوید اور شمر بن عطیہ اور ربیع بن عمیلہ اور حبیب بن نعمان اسدی نے روایت کی ہو - اسمعیل بن ابی خالد نے شعبی سے روایت کی ہو کہ مروان بن حکم نے ایمن بن خریم سے کہا کہ میرے ساتھ مرج راہط مین چلکر لڑو ایمن نے کہا کہ میرے باپ اور میرے چچا جنگ بدر مین شریک تھے ان دونون نے مجھے اہل اسلام سے لڑنے کی ممانعت کی ہو - ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد الرحمن بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شیبان بن عبد الرحمن نے رکین بن ربیع سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے فلان بن عمیلہ سے انھون نے خریم بن فاتک اسدی سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی چار قسم کے ہین اور اعمال چھ قسم کے ہین آدمیون کی قسمین یہ ہین - دنیا و آخرت دونون مین انکو فراخی دیجائے - صرف دنیا مین فراخی اور آخرت مین تنگی ہو - دنیا مین تنگی ہو آخرت مین فراخی ہو - دنیا و آخرت دونون مین بدبخت ہو - اور اعمال کی قسمین یہ ہین کچھ اعمال واجب کرنے والے ہین کچھ اعمال برابر سرابر ہوتے ہین کچھ اعمال دس گنے ہوتے ہین کچھ سات سو گنے ہوتے ہین پس واجب کرنے والے اعمال تو یہ ہین کہ جو کوئی بحالت اسلام مرجائے اور وہ خدا کے ساتھ شرک نکرتا ہو اسکے لیے جنت واجب ہو جاتی ہو اور جو شخص بحالت کفر مرجائے اُسکے لیے دوزخ واجب ہو جاتی ہو اور جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے گو اُسپر عمل نکر سکے اللہ اس بات کو معلوم کر لیتا ہو کہ اسکے دل نے اس نیکی کا مضبوط ارادہ کر لیا ہو اور وہ اسپر راغب ہوا ہو تو وہ نیکی اسکے لیے لکھ لی جاتی ہو اور جو شخص کسی نیکی پر عمل کرتا ہو وہ اُسکے لیے دس گنی لکھی جاتی ہو اور جو شخص خدا کی راہ مین کچھ خرچ کرتا ہو اُسکو سات سو گنا ثواب ملتا ہو - اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھون نے شمر بن عطیہ سے انھون نے خریم بن فاتک سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا اچھے آدمی تھے اگر تم مین دو باتین نہوتین مینے عرض کیا کہ وہ دونون باتین کون ہین حضرت نے فرمایا کہ تم اپنی تہ بند (ٹخنون سے) نیچی رکھتے ہو اور اپنے بال (بہت) بڑھاتے ہو مینے عرض کیا کہ بیشک (یہ دونون مجھ مین ہین) پھر انھون نے اپنے بال کٹوا دیے اور تہ بند اونچی باندھنے لگے انکی ایک حدیث دلائل نبوت مین داخل ہو انکے اسلام کا سبب مالک جہنی کے بیان مین انشاء اللہ تعالی آئیگا - انسے ابن عباس نے

روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

باب الخاء والزاے

(سیدنا) خُزَاعی (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود اور بعض لوگ کہتے ہین اسود بن خزاعی اسلمی۔ انصار کے حلیف تھے ان لوگون مین سے ہین جو ابو رافع کے قتل کے لیے گئے تھے اسود کے نام مین انکا ذکر ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خزاعی (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد نہم بن عفیف بن سحیم بن ربیعہ بن عدا جنکو بعض عدی کہتے ہین ابن ثعلبہ بن ذویب بن سعد بن عدی ابن عثمان بن عمرو مزنی۔ عبد اللہ بن مغفل مزنی کے چچا ہین یہ قبیلۂ مزینہ کے ایک بت کے دربان تھے جسکا نام نہم تھا انھون نے اس بت کو توڑ ڈالا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو گئے اسلام لائے اور یہ اشعار کہتے تھے

اشعار

ذهبت[۱] الی نهم لاذبح عنده ۔۔۔ عتیرة نسک کالذی کنت افعل

فقلت لنفسی حین راجعت حزمها ۔۔۔ اهذا اله ابکم لیس یعقل

ابیت فدینی الیوم دین محمد ۔۔۔ اله السماء الماجد المتفضل

پھر انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تمام قبیلۂ مزینہ کی طرف سے انھون نے بیعت کی۔ انکی قوم مین سے انکے ہمراہ دس آدمی آئے تھے بلال بن حارث عبد اللہ بن درہ ابو اسماء نعمان بن مقرن بشیر بن محتفز اور تمام قبیلۂ مزینہ کے لوگ مسلمان ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا جھنڈا فتح کے دن انھین کو دیا یہ لوگ ہزار آدمی تھے یہ خزاعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مال غنیمت پر قبضہ کرنے کے لیے مامور تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) خزامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یعمر لیثی۔ زہری سے اسمین مختلف روایتین نقل کی گئی ہین بعض لوگ کہتے ہین خزامہ بن یعمر اپنے والد سے روایت کرتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین ابو خزامہ بن زید بن حارث سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین محمد بن عبد اللہ بیان ہے نے کہا سنو کہ طلحہ بن یحیی نے یونس سے اسی طرح روایت کیا ہے

[۱] ترجمہ۔ مین نہم نامی بت کے پاس گیا تاکہ اسکے پاس قربانی کا جانور ذبح کرون جسطرح مین کیا کرتا تھا پھر اپنے دل مین کہا جب غور کیا کہ کیا یہی خدا ہے جو گونگا اور بے عقل ہے نہین نہین یہ بات غلط ہے اور میرا دین محمد کا دین ہے جو اس آسمانی خدا کا دین جو بزرگ اور بخشش کرنے والا ہے ۱۲

اور اسکے علاوہ اور اقوال بھی مروی ہیں جو حارث بن سعد کے نام میں منقول ہوے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) **خزرج** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوالحارث ایک مجہول شخص ہیں۔ انکی حدیث مین کلام ہو انسے انکے بیٹے حارث نے روایت کی ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ نے ایک انصاری مرد کے سرہانے ملک الموت کو دیکھا تو فرمایا کہ اے ملک الموت میرے اس صحابی کے ساتھ نرمی کرا سلیے کہ یہ مومن ہو ملک الموت نے عرض کیا کہ اے محمد آپ خوش ہون اور اپنی آنکھون کو ٹھنڈا کرین مین ہر مومن کے ساتھ نرمی کرتا ہون اور ایک طویل حدیث ذکر کی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اور ہمین یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر یعنے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم یعنے ابویعقوب فلوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن ابان ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن ابی عمرو نے جعفر بن محمد سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے حارث بن خزرج سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اسی طرح کی حدیث بیان کی۔

(سیدنا) **خزیمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن یزید بن اصرم۔ بنی نجار مین سے ہین۔ مسعود بن اوس کے بھائی ہین۔ انکا تذکرہ ابن فلیح نے موسی ابن عقبہ سے انھون نے زہری سے نقل کیا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے اور سلمہ نے محمد بن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو جسر کے دن مقتول ہوے خزیمہ بن اوس بن خزیمہ کا نام بھی نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) **خزیمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن فاکہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم من بنی خطمہ۔ انکی والدہ کبشہ بنت اوس تھین جو قبیلۂ بنی ساعدہ سے تھین۔ کنیت انکی ابوعمارہ تھی انکا لقب ذوالشہادتین ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی گواہی دو مردون کے برابر فرمائی تھی یہ اور عمیر بن عدی بن خرشہ بنی خطمہ کے بتون کو توڑا کرتے تھے بدر مین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک رہے فتح مکہ کے دن بنی خطمہ کا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا۔ جنگ جمل و صفین مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے مگر قتال نہین کیا پھر جب جنگ صفین مین عمار بن یاسر شہید ہوے تو خزیمہ نے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہو کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا اُسکے بعد انھون نے اپنی تلوار کھینچ لی اور قتال کیا یہانتک کہ مقتول ہوگئے۔ واقعہ صفین ۳۷ھ مین ہوا تھا

یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ابو احمد حاکم نے کہا ہے کہ یہ غزوۂ احد میں بھی شریک تھے ابن قداح نے اسکو ذکر کیا ہے مگر اور اہل مغازی انکا احد مین شریک ہونا ثابت نہین کرتے ہاں احد کے بعد کے تمام مشاہد مین شریک ہوے واللہ اعلم انسے انکے بیٹے عمارہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ سواء بن قیس محاربی سے مول لیا تھا سواء انکار کر گیا تو خزیمہ بن ثابت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گواہی دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمنے کیسے گواہی دی حالانکہ (جب ہمنے اونٹ مول لیا ہے اسوقت) تم ہمارے ہمراہ نہ تھے خزیمہ نے کہا کہ جو کچھ آپ خدا کے یہان سے لائے ہین اسکی مینے تصدیق کر لی ہے اور مین معلوم کر چکا ہون کہ آپ سچ کے سوا کچھ نہین کہتے (پس مینے آپکی اس بات کو بھی سچ سمجھا) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خزیمہ جسکے موافق یا مخالف گواہی دیں تو صرف انھین کی گواہی کافی ہے۔ ہمین احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے قراءۃ خبر دی اور حسین بن یوحن بن یوسف بن النعمان یمنی باوردی نے اجازۃً خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی اسمعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حامی نیساپوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ادیب ابو مسلم محمد بن علی بن محمد ابن حسین بن مہربز نحوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر محمد بن ابراہیم بن عاصم بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مامون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی حسین بن عیسی بن حمدان بسطامی طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہشام بن عروہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عمرہ بنت خزیمہ نے عمارہ بن خزیمہ سے انھون نے اپنے والد خزیمہ بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے استنجا کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تین ڈھیلے ہونا چاہیے جنمین کوئی ہڈی نہو۔ اور زہری نے ابن خزیمہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے خواب مین دیکھا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا ہے (اس خواب کو سنکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے سامنے لیٹ گئے اور فرمایا کہ اپنے خواب کو سچا کر لو پس انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت یہ انصاری نہین ہین۔ بعض لوگ انکو خزیمہ بن حکیم کہتے ہین ہمین ابو موسی یعنی محمد بن عمر بن ابی عیسی مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یعقوب خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد الرحمن بن عبد الصمد سلمی نے خبر دی جنکی کنیت ابو بکر تھی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمران حرانی یعنی یوسف

ابن یعقوب سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن جریج نے عطا سے انھون نے جابر بن عبداللہ سے روایت کرکے خبر دی کہ خزیمہ بن ثابت جو انصاری نہ تھے (قبل از بعثت) حضرت خدیجہ کے ایک قافلہ مین تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی انکے ہمراہ اسی قافلہ مین تھے خزیمہ نے کہا کہ اے محمد مین آپ مین چند خصلتین (نہایت عمدہ) دیکھتا ہون اور مین شہادت دیتا ہون کہ آپ ہی وہ نبی ہین جو سرزمین تہامہ سے پیدا ہونگے مین آپ پر ایمان لاتا ہون جب مین آپکے بعثت کی خبر سنونگا تو آپکے پاس حاضر ہونگا پھر یہ بہت دنون تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین نہین آئے یہانتک کہ فتح مکہ کے دن یہ آپکے پاس آئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو فرمایا مرحبا بالمہاجر الاول خزیمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اس امر سے کہ مین سب سے پہلے آپکے حضور مین حاضر ہو جاؤن درحالیکہ مین آپ پر ایمان رکھتا تھا آپکی نبوت کا منکر نہ تھا اور نہ بد عہد تھا قرآن پر یقین رکھتا تھا اور بتون کا منکر تھا اس بات نے روکا کہ آپکے بعد پے در پے قحط ہمپر پڑے اور انھون نے ایک طویل حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو ابو معشر اور عبید بن حکیم نے ابن جریج سے انھون نے زہری سے مرسلاً روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خزیمہ بیٹے ہین حکیم سلمی ثم البہزی کے اور انھون نے منصور بن معتمر سے انھون نے قبیصہ بن خزیمہ بن حکیم سے روایت کیا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی سلمی صحابی ہین۔ بصرہ مین رہتے تھے۔ انسے انکے بھائی حبان بن جزی نے روایت کی ہے۔ ہمین اسمعیل بن عبداللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو معاویہ نے اسمعیل بن مسلم نے عبدالکریم بن ابی امیہ سے انھون نے حبان بن جزی سے انھون نے اپنے بھائی خزیمہ بن جزی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کفتار کے کھانے کی بابت پوچھا آپنے فرمایا کہ بھیڑیے کو کوئی ایسا شخص کھاتا ہے جسمین کچھ بھلائی ہو۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ عبدالکریم بن ابی امیہ وہی عبدالکریم بن قیس ہین وہ بیٹے ہین ابن ابی المخارق کے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ اسمین اعتراض ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی بن شہاب عبدی۔ قبیلۂ عبدالقیس سے ہین۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہے۔ انسے صرف ایک حدیث کفتار کی مروی ہے اسکی اسناد اور متن مین اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابن منده

اور ابو نعیم نے ایک حدیث کفنار کے بارے میں روایت کی ہو جو خزیمہ بن جزی سلمی کے تذکرہ میں ہو اور انھون نے اختلاف کا ذکر نہین کیا اور ابو عمر نے یہان اختلاف کو ذکر کیا ہو اور انکا تذکرہ نہین لکھا ہو اور ان دونون کا قول قریب قریب صحیح ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ اہل مصر سے ہین صحابی ہین۔ انسے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہو انکی حدیث ابن لہیعہ نے یزید سے انھون نے خزیمہ سے روایت کی ہو۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم سلمی بہزی۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے سسرالی رشتہ دار تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی تجارت مین بصرے کی طرف گئے تھے۔ انکی حدیث وہیب بن نعمان نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا وہیب سے انھون نے منصور سے انھون نے قبیصہ بن اسحاق خزاعی سے انھون نے خزیمہ بن حکیم سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ یہ وہی ہین جنکا تذکرہ خزیمہ بن ثابت کے ذکر مین ہو چکا ہو ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خزمہ بن عدی بن ابی بن غنم جنکا نام قوقل بن عوف بن غانم بن عوف بن خزرج ہو۔ قواقلہ مین سے ہین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن قطن بن عبد اللہ بن عبادہ بن سعد بن عوف بن ذہل بن قیس بن عوف بن عبد مناہ بن اد بن طابخہ عکلی۔ عکل نام ہو [illegible] اور حارث [illegible] اور علی فرزندان عوف بن وائل کا۔ عکل ان لوگون کی دایہ کا نام تھا۔ خزیمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے قوم کے اسلام کی خبر لیکر حاضر ہوے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے چہرہ پر ہاتھ پھیرا چنانچہ (اس ہاتھ کی برکت سے) مرتے دم تک نوجوان رہے حضرت نے انکو ایک تحریر بھی لکھدی تھی جسمین اپنے جانشین کو (اسکے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے کی) وصیت کی تھی اور حضرت نے انکو انکی قوم کے صدقات پر مقرر فرمایا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور [illegible] انکا نسب [illegible] یہان کیا ہو [illegible] انکا نسب [illegible]

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر انصاری خطمی کنیت انکی ابو معمر۔ انسے محمد بن منکدر نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ایک عورت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں (بجرم زنا) سنگسار کی گئی لوگوں نے کہا کہ اسکے تمام اعمال حبط ہوگئے یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ سزا اسکے گناہوں کا کفارہ ہو گئی اور وہ قیامت میں گنہگار مبعوث نہو گی۔ اس حدیث کو عبد اللہ بن نافع زبیری مدنی نے اور معن بن عیسی مدنی نے منکدر بن محمد بن منکدر سے انھوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ ابن منکدر کے سوا اور کسی نے اس حدیث کو ان سے روایت کیا ہو اور اس حدیث کی سند میں بہت اضطراب ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب الخاء والشین والصاد

(سیدنا) خشخاش (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن مالک بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں خشخاش بن جناب بن حارث ابن اخیف۔ لقب انکا مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم ہے تمیمی عنبری ہیں۔ مولفۃ القلوب میں سے تھے انکی قوم کا دستور تھا کہ جب انمیں سے کسی کے پاس ہزار اونٹ ہو جاتے تو وہ ایک نر اونٹ کی آنکھ پھوڑ دیتا تھا اور اسکی سواری وغیرہ کو اپنے اوپر حرام کر لیتا تھا۔ یہ خشخاش اور انکے بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے یہ دونوں اور نیز خشخاش کے دونوں بیٹے قیس اور عبید بھی صحابی ہیں ہمیں ابو یاسر یعنے عبد الوہاب بن احمد نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہشیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یونس بن عبید نے حصین بن ابی لطر سے انھوں نے خشخاش عنبری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا میرے ہمراہ میرا ایک بیٹا بھی تھا حضرت نے پوچھا کہ یہ تمھارا لڑکا ہے میں نے عرض کیا کہ ہاں آپنے فرمایا اسکا گناہ تمھارے اوپر نہ رکھا جائیگا اور تمھارا گناہ اسپر نہ رکھا جائیگا۔ احمد نے کہا ہے کہ ہشیم نے ایک دوسری مرتبہ بیان کیا کہ مجھے ایک خبر دینے والے نے حصین بن ابی الحر سے نقل کر کے خبر دی۔ اور عمرو بن عون واسطی اور یحیی حمانی اور سعید بن سلیمان نے ہشیم سے انھوں نے یونس ابن عبید سے انھوں نے حصین بن ابی الحر سے انھوں نے خشخاش عنبری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا الخ۔ اس حدیث کو اسمعیل بن سالم وغیرہ نے ہشیم سے انھوں نے یونس سے انھوں نے ولید بن مسلم سے انھوں نے حصین سے انھوں نے خشخاش سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خشخاش (رضی اللہ عنہ)

یہ وہ ہین جنسے یوسف بن زہران نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ عبدان نے خاے معجمہ کے ساتھ کیا ہو حالانکہ اوپر حاے مہملہ کی ردیف مین گذرچکا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خشرم (رضی اللہ عنہ)

ابن حباب بن منذر بن جموح بن زید بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی حدیبیہ مین شریک تھے اور اسمین بیعۃ الرضوان کی تھی۔ یہ کلبی کا قول ہو۔

(سیدنا) خصفہ (رضی اللہ عنہ)

یا ابن خصفہ۔ ایک مجہول شخص ہین انکی حدیث شعبہ نے یزید سے انھون نے مغیرہ بن عبداللہ حنفی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا جنکا نام خصفہ یا ابن خصفہ تھا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے طاقتور وہ شخص ہو جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

باب الخاء والطاء

(سیدنا) خطاب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ حاطب کے بھائی ہین انھون نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ انکا تذکرہ موسی بن عقبہ نے اور ابن اسحاق نے ان لوگون مین کیا ہو جنھون نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ انکے ساتھ انکی بی بی فکیہہ بنت یسار بھی تھین خطاب نے وہین بحالت اسلام وفات پائی اور انکی بی بی ان دو کشتیون مین سے کسی ایک پر سوار ہوکر مدینہ آئی تھین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہان کیا ہو مین کہتا ہون کہ ابوعمر نے انکا تذکرہ حاے مہملہ کے بیان مین کیا ہو اور یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ عبدالغنی بن سعید نے اور دارقطنی نے اور ابن ماکولا نے بھی کیا ہو اور عرب کی عادت بھی تھی کہ وہ دو بھائیون کا نام اسی طرح رکھتے تھے ایک کا نام دوسرے کے نام سے مشتق کرلیتے تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خطیم (رضی اللہ عنہ)

عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو مین نہین جانتا یہ صحابی ہین یا نہین۔ انھون نے بیان کیا ہو کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسجد ون کی طرف اندھیری رات مین) پیادہ پا جانے والون کو بشارت دو۔ انکا تذکرہ حاے مہملہ کی ردیف مین ہو چکا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

باب الخاء والفاء

(سیدنا) خفاف (رضی اللہ عنہ)

ابن ایما بن رحضہ بن خربہ بن خلاف بن حارثہ بن غفار۔ غفاری۔ انکے والد قبیلۂ غفار کے سردار تھے اور یہ خود بنی غفار کے امام اور انکے خطیب تھے۔ حدیبیہ مین شریک تھے اور بیعۃ الرضوان کی تھی۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہو انسے عبد اللہ بن حارث اور حنظلہ بن علی اسدی اور خالد بن عبد اللہ بن حرملہ اور انکے بیٹے حارث بن خفاف وغیرہم نے روایت کی ہو۔ بیان کیا جاتا ہو کہ یہ خفاف اور انکے والد اور انکے دادا رضی اللہ عنہ سب صحابی تھے اور مقام غیقہ مین بنو غفار کے شہرون مین سے ہو رہتے تھے اور مدینہ مین اکثر آیا کرتے تھے۔ یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا جب ابو سفیان نے خفاف بن ایما کی اسلام کی خبر سنی تو کہا کہ آج بنی کنانہ کا سردار بے دین ہو گیا۔ ہمین یحیی بن ابی الرجاء نے اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد بن عبد اللہ بن حرملہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حارث ابن خفاف نے اپنے والد خفاف بن ایما سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا بعد اسکے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا کہ غفار کو اللہ بخشدے اور اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور عصیہ نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی اے اللہ لحیان پر لعنت کر اے اللہ رعل اور ذکوان پر لعنت کر بعد اسکے آپ سجدہ مین گئے خفاف کہتے تھے کہ کفار پر لعنت اسی وجہ سے کی جاتی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خفاف (رضی اللہ عنہ)

ابن ندبہ۔ ندبہ انکی مان کا نام ہو وہ بیٹی تھین ابان بن شیطان کی قبیلۂ بنی حارث بن کعب سے تھین انکے والد عمیر تھے کنیت انکی ابو خراشہ ہو صخر اور خنسا اور معاویہ فرزندان عمرو بن حارث بن شرید کے چچازاد بھائی تھے۔ یہ خفاف مشہور شاعر تھے انکا رنگ بہت سیاہ تھا عرب کے سیاہ رنگ والون مین سے ایک یہ بھی تھے۔ کلبی نے کہا ہو کہ خفاف ابن عمیر بن حارث بن عمرو بن شرید بن رباح بن یقظہ بن عصیہ بن خفاف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم سلمی

اُن لوگون مین سے تھے جو زمانہ ردت مین اسلام پر ثابت قدم تھے قبیلہ قیس کے سوارون اور شاعرون مین سے تھے۔ اصمعی نے کہا ہو کہ خفاف حُنین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور اور لوگون نے کہا ہو کہ فتح مکہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور بنی سلیم کا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا اور حنین اور طائف مین بھی شریک تھے ابو عبیدہ نے کہا ہو ہمسے ابو بلال سہم بن ابی العباس بن مرداس سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے معاویہ بن عمرو بن شرید برادر خنساء نے اور فزارہ نے ایک مرتبہ جہاد کیا اور اُنکے ہمراہ خفاف بن ندبہ بھی تھے پس ہاشم اور زید فرزندان حرملہ نے معاویہ کو گھیر لیا اور ایک شخص نے انکو باندھا اور دوسرے نے انپر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا پھر جب لوگون نے آواز دی کہ معاویہ مقتول ہو گئے تو خفاف نے کہا کہ اللہ مجھو ہلاک کر دے اگر مین یہان سے ہٹون جب تک کہ اسپر حملہ نہ کرالون پس مالک بن حمار نے جو بنی شمخ بن فزارہ کے سردار تھے انپر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا اور کہا[۱]

ان تک خیلی قد اصیب صمیمھا ✽ فعمدا علی عینی تیممت مالکا ✽✽✽ وقفت له علوی و قد خال صحبتی ✽ لابنی مجدا او لاثار ہالکا ✽✽✽ اقول له والرمح ناظر متنه ✽ تامل خفافا اننی انا ذلک

ابو عمر نے کہا ہو کہ انسے صرف ایک حدیث مروی ہو اسکے سوا اور کوئی حدیث انکی مین نہین جانتا وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہین مین کہان اترون کسی قریشی کے یہان یا کسی انصاری کے یہان یا قبیلہ اسلم کے یہان یا قبیلہ غفار کے یہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خفاف راستہ سے پہلے رفیق کو تلاش کر لیا کرو تاکہ اگر کوئی حادثہ پیش آ جائے تو وہ تمھاری مدد کرے اور تم اسکی طرف محتاج ہو تو وہ تمھاری رفاقت کرے یہ خفاف حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے۔

(سیدنا) خفاف (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ بن عمرو بن بہدلہ ثقفی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے گئے تھے انسے ذابل بن طفیل نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ ابو نعیم نے اتنا اور زیادہ لکھا ہو کہا ہو کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور جس قدر مینے انسے نقل کیا اس سے زیادہ انھون نے نہین لکھا انکی نہ کوئی روایت معلوم ہو نہ انکا کہین تذکرہ ہو۔

[۱] ترجمہ اگر میرے سوارون مین سے منتخب منتخب لوگ شہید ہو گئے تو (تو ہو جائین) مینے مالک پر حملہ کرنیکا قصد کر لیا ہو مینے اپنی ہمت اسکے لیے قائم کی ہو اسنے میری جماعت کی ہو پتا کہ مین بزرگی کو قائم رکھون یا کسی ہلاک ہونیوالے کو پراگندہ کرون مین اسی سے کہونگا جب نیزہ اسکی پشت پہونچ جائیگا کہ خفاف کو دیکھ مین ہی ہون ۱۲

(سیدنا) جفشیش (رضی اللہ عنہ)

کندی۔ نام انکا معدان ہے اور کنیت انکی ابوالخیر ہے جیم اور حاے مہملہ کی ردیف مین بھی انکا نام گذر چکا ہے یہی ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ کیا آپ ہم مین سے نہین ہین الخ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

باب الخاء واللام

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ کنیت انکی ابوعبدالرحمن۔ حارث بن ابی اسامہ نے عبدالعزیز بن ابان سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمین ولید بن عبداللہ بن جمیع نے عبدالرحمن بن خلاد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ورقہ کو اجازت دیدی تھی کہ وہ اپنے گھر والون کی امامت کیا کرین انکا ایک موذن بھی تھا نیز اس حدیث کو حارث نے عبدالعزیز سے انھون نے ولید سے انھون نے عبدالرحمن انھون نے اپنے والد سے انھون نے ام ورقہ سے روایت کیا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (امامت کی) اجازت مانگی۔ اس حدیث کو وکیع نے ولید سے انھون نے اپنی دادی سے اور عبدالرحمن بن خلاد سے انھون نے ام ورقہ سے روایت کیا ہے اور باقی سب لوگون نے اس حدیث کو ولید سے انھون نے اپنی دادی سے روایت کیا ہے اور عبدالرحمن کا ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

انصاری جنگ قریظہ مین شہید ہوے۔ ہمین منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابویعلی یعنے احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوعلی احمد بن ابراہیم موصلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین فرج ابن فضالہ نے عبدالخبیر بن قیس بن شماس سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ قریظہ مین انصار مین سے ایک شخص شہید ہوے جنکا نام خلاد تھا انکی مان سے کہا گیا کہ اے ام خلاد۔ خلاد مقتول ہوگئے وہ منھ پر نقاب ڈالکر خلاد کا حال پوچھنے آئی تھین کسی نے اُنسے کہا کہ خلاد مقتول ہوگئے تم ہمارے پاس نقاب ڈالکر آئی ہو خلاد کی والدہ نے کہا کہ اگر خلاد مقتول ہوگئے تو مین اپنے احباب کو تکلیف دینا نہین چاہتی یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا آپنے فرمایا کہ خلاد کو دو شہیدون کا ثواب ملیگا لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیون آپ نے فرمایا اسوجہ سے کہ انکو اہل کتاب نے

قتل کیا ہی- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی-

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد بن حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم الزرقی یہ بھائی ہین رفاعہ بن رافع کے بدر مین شریک تھے انکی کنیت ابو یحیی تھی- رفاعہ بن یحیی نے معاذ بن رفاعہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین اور میرے بھائی خلاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر مین ایک دُبلے اونٹ پر سوار ہوکر گئے یہانتک کہ جب ہم مقام بریدین پہونچے جو روحا کے پیچھے ہی تو ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہملوگون نے کہا کہ یا اللہ اگر ہم مدینہ (اسی اونٹ پر) پہونچ جائین تو ہم تیرے لیے نذر کرتے ہین کہ اس اونٹ کو قربانی کر دینگے پس ہم اسی حال مین تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہماری طرف ہوا آپنے پوچھا کہ تم دونون کا کیا حال ہی ہمنے آپ سے (سب حال) بیان کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُتر پڑے اور آپنے وضو کیا بعد اسکے آپ نے اپنے غسالۂ وضو مین اپنا لعاب دہن ڈالدیا پھر آپ نے ہمین حکم دیا تو ہمنے اونٹ کا منھ آپکے سامنے پھیلا دیا آپنے وہ غسالہ اپنے وضو کا اونٹ کے منھ مین ڈالدیا اور کچھ اُسکے سر پر ڈالا پھر اُسکی گردن پر بعد اسکے اُسکے شانے پر پھر اُسکے کوہان پر پھر اُسکے سرین پر پھر اُسکی دم پر بعد اسکے فرمایا کہ اے اللہ رافع اور خلاد کو (اسی سواری پر) لے چل پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے اور ہمنے بھی چلنے کا ارادہ کیا چنانچہ ہم بھی چلے (وہ اونٹ اسقدر تیز ہوگیا تھا کہ) ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آدھی دور مین پالیا اور وہ اونٹ تمام قافلہ سے آگے رہتا تھا جب ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ مسکرائے پھر ہم چلے یہانتک کہ مقام بدر مین پہونچ گئے جب ہم وادی بدر کے قریب پہونچے تو وہ اونٹ پھر بیٹھ گیا ہمنے کہا الحمد للہ پھر ہمنے اُسکو قربانی کر دیا اور اُسکا گوشت خیرات کر دیا- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی- ابن کلبی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ خلاد بدر کے دن شہید ہوے مگر اور کسی نے ایسا نہین کہا یہ بھی قریب اسی کے ہی جو ہمنے کہا- ابو عمر نے کہا لوگ کہتے ہین کہ انکی کوئی روایت بھی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے-

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

زرقی- انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی- اور انھون نے اپنی سند سے عبد اللہ بن دینار سے انھون نے

خلاد بن زرقی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائیگا اسکو اللہ عزوجل ڈرائیگا اور اسپر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت اللہ اس سے کسی قسم کی عبادت وطاعت قبول نکریگا اسکو عطاء بن یسار نے خلاد بن سائب سے روایت کیا ہو اور بعض لوگ انکو سائب بن خلاد کہتے ہیں یہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں۔ انکا تذکرہ سائب کے نام میں بھی آئیگا۔ ان خلاد کا تذکرہ ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو حالانکہ یہ کچھ ضرور نہیں ہو کیونکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اگر ابوموسی نے خلاد زرقی کو مراد لیا ہو تو ابن مندہ نے انکا تذکرہ بھی لکھا ہو جو اوپر گذر چکا اور اگر خلاد بن سائب کو مراد لیا ہو تو وہ اسی تذکرہ کے بعد آئیگا وہ اگرچہ زرقی نہیں ہیں مگر ابن مندہ نے انسے یہ حدیث روایت کی ہو کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائیگا اخر وہی حدیث جو زرقی کے تذکرہ میں گذر چکی اور ابوموسی کا یہ کہنا کہ یہ زرقی ہیں صحیح نہیں ہو واللہ اعلم۔ یا شاید لوگوں نے انکے نسب میں اختلاف کیا ہو جس طرح اور لوگوں کے نسب میں اختلاف کیا ہو حالانکہ یہ دونوں ایک ہی ہوں۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ثم من بلحارث بن خزرج۔ انسے سائب اور خلاد نے [illegible] اور مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے روایت کی ہو۔ محمد بن عبید نے [illegible] خلاد بن [illegible] سے انہوں نے یحیی بن سعید سے انھوں نے مسلم بن ابی مریم سے انھوں نے خلاد بن [illegible] انھوں نے خلاد بن سائب بن خلاد سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائیگا اللہ اسکو ڈرائیگا اور اسپر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو اس سے اللہ تعالی کسی قسم کی عبادت وطاعت نہ قبول فرمائیگا۔ اس حدیث کو حارم نے [illegible] انھوں نے یحیی سے انھوں نے مسلم سے انھوں نے عطاء بن یسار سے روایت کیا ہو اور کہا ہو کہ [illegible] ابن خلاد سے یا خلاد بن سائب سے مروی ہو اور نیز اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید سے [illegible] [illegible] سائب سے روایت کیا ہو اور کہا ہو کہ سائب بن خلاد سے مروی ہو انھوں نے اسمیں شک نہیں کیا سائب کے نام میں انکا تذکرہ کیا جائیگا اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ انکا نام خلاد بن سوید بن ثعلبہ ہو اور انکا نسب بھی ابن کلبی نے [illegible] بیان کیا ہو جیسا ہمنے ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ بدر میں شریک تھے اور انکے بیٹے سائب بن خلاد

اکثر مقامات پر استدراک کرتے کیونکہ وہ نسب بہت کم بیان کرتے ہین۔ جنگ قریظہ مین انکے شہید ہونے سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ انکے دونون بیٹے سائب اور ابراہیم بھی صحابی ہین۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

والد ہین عبد اللہ کے۔ ابو موسی نے اپنی سند سے وکیع سے انھون نے سفیان بن عیینہ سے انھون نے ابن عجلان سے انھون نے یحیی بن عبد اللہ بن خلاد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ مسجد مین داخل ہوے اور نماز پڑھی بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور آپکے پاس بیٹھ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ جاؤ نماز پڑھو اسلیے کہ تمنے نماز پڑھی۔ اس سند مین اختلاف کیا گیا ہو عبید اللہ بن محمد زہری نے ابن عیینہ سے انھون نے ابن عجلان سے انھون نے علی بن یحیی بن عبد اللہ ابن خلاد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ مسجد مین گئے اور نماز پڑھی الخ اور عبد الجبار نے ابن عیینہ سے انھون نے ابن عجلان سے انھون نے انصار کے ایک شخص سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہو۔ یہ حدیث رفاعہ بن رافع کی روایت سے مشہور ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید ابن جشم بن خزرج اکبر انصاری خزرجی سلمی ابن اسحاق نے کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے اور ابو عمر نے کہا ہو کہ خلاد اور اُنکے والد اور اُنکے بھائی معاذ اور ابو ایمن اور معوذ یہ سب بدر مین شریک تھے۔ خلاد احد کے دن شہید ہوے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ ابو ایمن عمرو بن جموح کے غلام تھے انکے بیٹے نہ تھے اس بات مین کسی کا اختلاف نہین ہو کہ یہ خلاد بدر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خلدہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری زرقی۔ دادا ہین عمر بن عبد اللہ بن خلدہ کے۔ انکی حدیث اسمعیل بن ابی اویس نے یحیی بن یزید ابن عبد الملک سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمر بن عبد اللہ بن خلدہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا خلدہ سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا اے خلدہ میرے پاس کسی ایسے شخص کو لے آؤ جو میری اونٹنی کا دودھ دوہ دے پس خلدہ ایک شخص کو

لے آئے حضرت نے (اُس شخص سے) پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو اُس شخص نے کہا حرب آپنے فرمایا تم جاؤ پھر ایک
ور شخص آپکے پاس آیا اُس سے آپنے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو اُسنے کہا یعیش حضرت نے فرمایا ای یعیش تم اس اونٹنی کا
دودھ دوہو - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) خلف (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عبد اللہ بن غفار غفاری - معروف بہ آبی اللحم - چونکہ یہ تبون کے نام کا ذبیحہ نہ کھاتے تھے اس سبب سے
آبی اللحم انکو کہتے ہیں انکا نام یہی بتایا ہو -

(سیدنا) خلف (رضی اللہ عنہ)

اسود کے والد ہیں - محمد بن عبد الملک زنجویہ نے اور زہیر بن محمد نے عبد الرزاق سے انھون نے معمر سے
انھون نے محمد بن جشم سے انھون نے محمد بن اسود بن خلف سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے
دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن کو (گود میں) لیا اور انکو پیار کیا بعد اُسکے لوگون
کی طرف متوجہ ہوکر آپ نے فرمایا کہ اولادۓ آدمی کو بخیل اور نامرد بنا دیتی ہو انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور عبد اللہ
ابن عثمان بن جشم نے محمد بن اسود بن خلف سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے انھون نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں - میں نہیں جانتا کہ یہ سند کیسی ہو - اس حدیث کو اُنکے علاوہ
اور لوگون نے عبد الرزاق سے انھون نے معمر سے انھون نے ابن خثیم سے یعنی عبد اللہ بن محمد بن اسود سے
انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو اور یہی صحیح ہو -
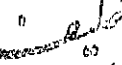
(سیدنا) خلیدہ (رضی اللہ عنہ)

ذہبی یا عبدان نے کہا ہو کہ ہمسے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین موسی بن اسمعیل نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے حمید سے انھون نے بکر بن عبد اللہ سے روایت کرکے خبر دی کہ ایک
شخص اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکا نام خلیدہ تھا جو اہل مصر میں سے تھے مردون کو عورتون کے
پیچھے کھڑا کرتے تھے اور عورتون کو امام کے قریب کھڑا کرتے تھے یعنی نماز جنازہ میں - نیز عبدان نے کہا ہو
کہ ہمین ابو موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد بن حارث نے حمید سے انھون نے بکر سے انھون نے
مسلمہ بن مخلد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ ہمسے ابو موسی نے

سلہ یعنی آدمی اولاد کے خیال سے مال کی حفاظت کرنے لگتا ہو اور نیز لڑائی وغیرہ میں بھی جانے سے رُکتا ہو ۱۲
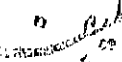
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی عدی نے حمید سے انھوں نے بکر سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ ایسا ہی
کیا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)
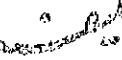
ابن قیس بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انکا شمار اہل بدر میں ہے۔ انکا تذکرہ [illegible]
لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ابن فلیح نے زہری سے انھوں نے ثعلبہ بن قیس سے جو انکے غلام تھے انکا تذکرہ
روایت کیا ہے۔ ابن شاہین نے بھی انکا ذکر لکھا ہے اور کہا ہے کہ موسی بن عقبہ نے اور ابو معشر نے کہا ہے کہ ثعلبہ [illegible]
ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے اور ابو عمر نے بھی ثعلبہ بن [illegible] لکھا ہے اور انکا نسب بیان کیا ہے جیسا اگلے
ذکر کیا اور کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے اور کہا ہے کہ ابو موسی اور ابو معشر نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے اور محمد بن
اسحاق نے اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ انکا نام ثعلبہ بن قیس ہے اور محمد بن عبد اللہ بن عمارہ نے خالد بن قیس لکھا
ہے مگر اسمیں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ یہ جنگ بدر میں اور احد میں شریک تھے۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ ابو زکریا نے انکو ذکر کیا ہے اور انکی وہ حدیث روایت کی ہے جسکو ابو عبد اللہ ابن مندہ
وغیرہ نے بشر بن ابی ثعلبہ کے نام میں لکھا ہے مگر اس حدیث میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو ثعلبہ کے صحابی ہونے پر دلالت کرے

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سہیل۔ سویّد کے والد ہیں۔ انکا ذکر اُن لوگوں میں کیا گیا ہے جنکا نام محمد ہے اور انکا صحابی ہونا ثابت نہیں
انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) ثعلبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن معلی۔ انصاری بیاضی۔ ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی اور ابن شاہین نے
کہا ہے کہ یہ بیٹے ہیں عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ کے۔ بدر اور احد میں شریک تھے
اور عبدان نے کہا ہے کہ معلی بیٹے ہیں امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زریق کے انھوں نے انکا نسب ابن اسحاق سے
نقل کیا ہے اور موسی بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ اُن لوگوں میں ہیں جو بدر اور احد میں شریک تھے اور عبید اللہ بن
رافع نے اُن لوگوں کے نام میں جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی کے ہمراہ (لڑائیوں میں)
شریک رہے ثعلبہ بن عدی کا نام بھی بیان کیا ہے جو بنی بیاضہ میں سے تھے اور بدری تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم

کی تھی اور بعد اسکے پھر مدینہ لوٹ آئے تھے۔ بدر مین اور احد مین شریک ہوے احد مین انکے کچھ زخم لگ گئے تھے انھین زخمون سے انکی وفات ہوگئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت (ام المومنین) حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے شوہر ہی تھے جب انکی وفات ہوگئی تو حضرت حفصہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خُنَیش (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد۔ انکا نام اشعر بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حبشہ بن سلول بن کعب بن عمرو خزاعی کعبی کنیت انکی ابوصخر ہو۔ ابراہیم بن سعد اور سلمہ نے ابن اسحاق سے انکا نام خاے منقوطہ کے ساتھ نقل کیا ہو اور راور لوگ حنیش کہتے ہین حاے مہلہ اور شین معجمہ کے ساتھ۔ ہمنے بھی انکا ذکر حے کی ردیف مین کیا ہو بعض لوگ کہتے ہین کہ خنیس انکے نسب مین ایک شخص ہین جنکا نام اشعر بن خالد بن حلیف بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم ہو۔ یہ کلبی کا قول ہو ابوعمر نے بھی حُبَیش کے نام مین انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو۔ فتح مکہ کے دن یہ اور کرز بن جابر شہید ہوے یہ دونون پیرون کے درمیان مین کر لیا بعد اسکے وہ لڑے یہانتک کہ وہ بھی مقتول ہوگئے وہ رجز پڑھتے جاتے تھے اور کہتے تھے[۱]

قد علمت صفراء من بنی فہر　　نقیۃ الوجہ نقیۃ الصدر　　لاضربن الیوم عن ابی صخر

حبیش کی کنیت ابوصخر ہو۔

(سیدنا) خنیس (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سائب بن عبادہ بن مالک بن اصلع بن عیسہ بن خراش بن مجبا۔ بنی کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف سے ہین انصاری ہین اوسی ہین۔ بیعۃ الرضوان مین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے اور فتح عراق مین بھی موجود تھے۔ شہسوار تھے۔ انکا نام خنیس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔ انکا تذکرہ حافظ ابوموسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابوزکریا یعنے ابن مندہ نے انکا ذکر لکھا ہو اور اسکو کسی کی طرف منسوب نہین کیا۔

(سیدنا) خُنَیس (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکا نام ابوخنیس ہو۔ انسے ابراہیم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ربیعہ نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تہامہ مین تھے (رمضان کا مہینا تھا بعض صحابہ نے روزہ رکھا تھا) یہانتک کہ جب ہم مقام عسفان مین پہونچے تو آپکے بعض صحابہ آپکے پاس گئے

[۱] ترجمہ مقام صفراء کے بنی فہر جانتے ہین کہ مین صاف چہرہ اور صاف دل ہون + آج ابوصخر کی طرف سے مین لڑونگا ۱۲

اور انھون نے کہا کہ ہمین بھوک کی شدت معلوم ہوتی ہو تو حضرت نے ہم لوگون کو ظہر کے وقت کھانا کھا لینے کی اجازت دی اور بعد اسکے انھون نے پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو اور ابونعیم نے کہا صحیح ابوخنیس ہے اور خنیس وہم ہے۔

باب الخاء والواو والیاء

(سیدنا) خوّات (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس۔ امرء القیس کا نام برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہے انصاری ہین اوسی ہین۔ کنیت انکی ابوعبداللہ ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو صالح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوارون مین سے ہین بدریین ہین اور بقول بعض انکے بھائی عبداللہ بن جبیر بھی شریک تھے اور موسی بن عقبہ نے کہا ہو کہ خوات بن جبیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر کی طرف چلے جب مقام صفرا مین پہونچے تو انکی پنڈلی مین پتھر لگ گیا اس سبب سے یہ لوٹ آئے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت مین) انکا حصہ لگایا تھا اور ابن اسحاق نے کہا ہو کہ خوات بدریین شریک نہ تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ اصحاب بدر کے ساتھ لگایا تھا ابن کلبی نے بھی ایسا ہی کہا ہو۔ یہ ذات النحیین کے شوہر تھے۔ ذات النحیین ایک عورت تھی بنی تیم اللہ سے زمانہ جاہلیت مین گھی بیچا کرتی تھی اہل عرب نے اسکو ضرب المثل کر دیا ہو کہتے ہین کہ فلان شخص ذات النحیین سے بھی زیادہ کام مین مشغول رہنے والا ہو قصہ اسکا مشہور ہو لہذا اسکو ذکر کرکے طول نہ دینگے۔ ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبر دی اور احمد بن عثمان بن ابی علی نے قراءۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوموسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہیثم بن خالد مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین داؤد ابن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوغسان اہوازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جراح بن مخلد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین وہب بن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے زید بن اسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ خوات بن جبیر کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقام مرالظہران مین اترے یہ کہتے تھے مین اپنے خیمہ سے نکلا تو مینے کچھ عورتون کو دیکھا کہ وہ باتین کر رہی ہین وہ عورتین مجھے اچھی معلوم ہوئین مین لوٹ آیا اور مینے لباس نکالکر پہنا

اور جاکے انھین عورتون کے ہمراہ بیٹھ گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قبہ سے باہر نکلے جب مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو مین ڈر گیا اور بدحواس ہوگیا مینے کہا کہ یا رسول اللہ میرا ایک اونٹ بھاگ گیا ہی مین اُسکے پکڑنے کے لیے نکلا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور مین بھی آپکے پیچھے چلا پس آپنے اپنی چادر مجھے دی اور آپ پیلو (کے جنگل) مین گھس گئے اور قضاے حاجت فرمائی اور وضو فرمایا جب آپ تشریف لائے تو آپ کی داڑھی سے آپکے سینے پر پانی ٹپک رہا تھا آپ نے فرمایا کہ ای ابوعبداللہ اُس اونٹ کا کیا حال ہوا اور اُسکے بعد ہم لوگون نے کوچ کیا پس آپ اثناے راہ مین جب کبھی مجھسے ملتے تھے فرماتے تھے السلام علیک ای ابوعبداللہ وہ اونٹ بھاگ کر کیا ہوگیا جب مینے یہ حال دیکھا (کہ حضرت اصل بات میری سمجھ گئے) تو مین (بوجہ شرم کے) بہت دنون تک مدینہ مین پوشیدہ رہا اور مسجد شریف جانے سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے سے کنارہ کش رہا بہت دنون کے بعد مین مسجد مین گیا اور کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی حجرہ سے باہر تشریف لائے اور آپنے دو رکعتین پڑھین مینے نماز مین خوب طول دیا تاکہ آپ چلے جائین اور مجھے چھوڑ دین مگر آپنے فرمایا کہ ای بندۂ خدا تو جسقدر چاہے طول دے مین یہان سے نہ جاؤنگا جب تک تو نماز ختم نکرے مینے اپنے دل مین کہا کہ آج مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عذر کرونگا اور آپ کا دل صاف کردونگا پس جب مین نماز ختم کرچکا تو آپنے فرمایا کہ السّلام علیک ای ابوعبداللہ وہ اونٹ بھاگ کر کیا ہوگیا مینے کہا قسم اسکی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہی وہ اونٹ جب سے مین اسلام لایا کبھی نہین بھاگا آپنے تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ تمپر رحم کرے پھر آپنے کچھ نہین کہا۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خوف کی نماز روایت کی ہی اور یہ حدیث بھی روایت کی ہی کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کردے اُسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہی۔ انکی وفات مدینہ مین سنہ مین ہوئی اُسوقت انکی عمر ۷۴ برس کی تھی منہدی اور نیل کا خضاب لگایا کرتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خوط (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ ابومسعود نے عبدالرزاق سے انھون نے سفیان سے انھون نے عثمان بتی سے انھون نے عبدالحمید انصاری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا خوط سے روایت کیا ہی کہ وہ مسلمان ہوگئے تھے مگر انکی بی بی مسلمان نہوئی تھین پس وہ دونون اپنے ایک چھوٹے بچے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے (کہ یہ بچہ کسکو ملنا چاہیے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو اختیار دیا اور فرمایا کہ اے اللہ اسے ہدایت کر پس وہ بچہ اپنے باپ کے پاس چلا گیا ابن مندہ نے کہا ہی کہ ابومسعود نے ایسا ہی کہا ہی حالانکہ

اس حدیث کے راوی عبد الحمید بن جعفر بن عبد اللہ بن حکم بن رافع بن سنان انصاری ہین اور رافع ہی اسلام لائے تھے ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے اپنے کسی شیخ سے انھون نے ابو مسعود سے روایت کی ہو اور اس روایت مین بیان کیا ہو کہ انھون نے اُنکے دادا خوط سے روایت کی ہو کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے الخ اور کہا ہو کہ ابو مسعود نے اسی طرح کہا ہو یہ کھلا ہوا وہم ہو اسکے روایت کرنے والے عبد الحمید بن جعفر بن عبد اللہ بن حکم ابن رافع بن سنان انصاری ہین اور انکے دادا یعنے رافع بن سنان اسلام لائے تھے خوط کا ذکر اس روایت مین بالکل بے اصل ہو - مین کہتا ہون کہ یہ اعتراض بالکل بے وجہ ہو ابو نعیم نے ابن مندہ کا وہی کلام نقل کیا ہو جسکو خود انھون نے ابو مسعود پر رد کر دیا ہو پس ابن مندہ پر اعتراض کرنیکی کوئی وجہ نہین وہ خود اسپر تنبیہ کر چکے ہین

(سیدنا) خوط (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی - بعض لوگ انکو حوط بھی کہتے ہین حاے مہملہ کے ساتھ - ابو نعیم نے انکو خاے معجمہ کی ردیف مین لکھا ہو اور اپنی سند کے ساتھ حسین معلم سے انھون نے ابن بریدہ سے انھون نے خوط بن عبد العزی سے روایت کی ہو کہ ایک جماعت قبیلۂ مضر کی نکلی اور اُنکے قافلہ مین گھنٹی بج رہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس قافلہ کے قریب نہین جاتے جسمین گھنٹی ہوتی ہو - انکا تذکرہ تینون نے حاے مہملہ کی ردیف مین کیا ہو اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابن شاہین نے اور ابو نعیم نے خاے معجمہ کی ردیف مین انکو ذکر کیا ہو اور ابو عبد اللہ نے حاے مہملہ کی ردیف مین انکو ذکر کیا ہو انکا تذکرہ یہان ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو

(سیدنا) خولی (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس انصاری - ابن جریج نے کہا ہو کہ یہ اُن لوگون مین ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین حضرت علی اور حضرت فضل کے ساتھ اُترے تھے - ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) خولی (رضی اللہ عنہ)

یہ خولی بیٹے ہین ابو خولی عجلی کے ابن ہشام نے ایسا ہی کہا ہو اور انکو عجل بن لجیم کی طرف منسوب کیا ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ جعفی ہین یہ قول ابن اسحاق وغیرہ کا ہو اور یہی صحیح ہو یہ بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے پھر حضرت عمر کے والد خطاب کے حلیف ہو گئے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ خولی بیٹے ہین خولی کے مگر اکثر لوگون کا قول وہی ہو جو اوپر گذر چکا - ابو عمر نے انکا نسب بیان کیا ہو اور کہا ہو خولی بن ابی خولی بن عمرو بن خیثمہ بن حارث ابن معاویہ بن عوف بن سعد بن جعفی - اس نسب کے بعض حصہ مین ہشام کلبی نے انسے مخالفت کی ہو اور کہا ہو

کہ خولی اور ہلال اور عبد اللہ یہ سب بیٹے ہین ابی خولی بن عمرو بن زہیر بن خیثمہ بن ابی حمران کے ابو حمران کا نام حارث بن معاویہ بن حارث بن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن حریم جعفی - یہ سب لوگ بدر مین شریک تھے واقدی نے اور ابو معشر نے کہا ہو کہ یہ اور انکے بیٹے بدر مین شریک تھے مگر ان دونون نے انکے بیٹے کا نام نہین لیا مگر محمد بن اسحاق نے کہا ہو کہ خولی بن ابی خولی بدر مین شریک تھے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہو کہ خولی بن ابی خولی بدر مین شریک تھے اور اُنکے ہمراہ انکے دونون بھائی ہلال اور عبد اللہ بھی تھے - اور طبری نے کہا ہو کہ خولی بن ابی خولی بدر مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت عمر کی خلافت مین انھون نے وفات پائی - اُن خولی سے ایک حدیث مروی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا زمانہ کے فتنون کا ذکر کر کے آپنے انسے کہا کہ تم شام چلے جانا انھون نے کہا ہو کہ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن مین شریک تھے مگر یہ وہم ہو آپکے دفن مین جو شریک تھے وہ اوس بن خولی تھے واللہ اعلم -

(سیدنا) خَوْلی (رضی اللہ عنہ)

انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور انسے انیس بن ضحاک کے والد ضحاک بن مخمر نے روایت کی ہو - ابن ابی حاتم نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہو - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مین نہین جانتا آیا یہ وہی ہین یا اُن دونون کے علاوہ ہین یا انھین مین سے ایک ہین جنکا ذکر اوپر ہو چکا -

(سیدنا) خُوَیلد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن منقذ بن ربیعہ خزاعی - بھائی ہین ام معبد کے اُنکے نسب مین اسکے علاوہ اور اقوال بھی ہین جو اوپر بیان ہو چکے ہین اور عائکہ کے نام مین ذکر کیے جائینگے - انکے بھائی خُنَیس بن خالد نے روایت کی ہو اور ان دونون کی بہن ام معبد خزاعیہ سے انکی حدیث کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کرتے وقت) انکی طرف سے ہو کے گذرے تھے روایت کی گئی ہو اور عنقریب ہم انکے حالات انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرینگے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) خُوَیلد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن محرث بن زبید بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل - کنیت انکی ابو ذویب ہذلی مشہور شاعر ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسلام لے آئے تھے مگر آپکو دیکھا نہین یہ ابو عمر نے کنیت کے باب مین لکھا ہو - اور ابو موسی نے کہا ہو کہ وفد بن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین

حاضر ہوئے تھے۔ انسے اخنس بن زہیر نے ایک حدیث روایت کی ہو جسکو ابو مسعود نے ذکر کیا ہو یہاں انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور عقرب کنیت کے باب میں انکا ذکر کیا جائیگا۔

(سیدنا) خویلد ضمری (رضی اللہ عنہ)

انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا۔ اور ابو سفیان کو بدر کے قافلہ میں دیکھا تھا۔ اسکو ابراہیم بن منذر خزامی نے عبد العزیز بن ابی ثابت سے انھون نے عثمان بن سعید ضمری سے انھون نے اپنے والد خویلد سے اسی طرح روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خویلد (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عقرب۔ بیٹے ہین خالد بن بجیر بن عمرو بن حماس بن عُریج بن بکر بن کنانہ بن خزیمہ کے کنانی ہین عُریجی ہین۔ عُریج بھائی ہین لیث بن بکر بن عبد مناہ کے وہ دادا تھے ابو نوفل بن ابی عمرو بن ابی عقرب کے یہ لوگ عریج کے خاندان سے ہین انکی کچھ اولاد مدینہ مین بھی ہو مکہ مین انکا قیام تھا اور انکی اولاد بصرہ مین رہتی تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور اسکو ابن شاہین سے نقل کیا ہو۔

(سیدنا) خویلد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری سلمی۔ بنی سلمہ کے خاندان سے ہین بدری ہین۔ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے اُن لوگون کے نام مین جو حضرت علی کے ہمراہ (انکی لڑائیون مین) شریک تھے خویلد بن عمرو انصاری بدری کا نام بھی بیان کیا ہو جو بنی سلمہ مین سے تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو

(سیدنا) خویلد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن صخر بن عبد العزی بن معاویہ بن محترش بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ۔ کنیت انکی ابو شریح خزاعی۔ انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ کعب بن عمرو کہتے ہین اور بعض لوگ عمر بن خویلد اور بعض لوگ ہانی مگر زیادہ مشہور خویلد ہو۔ مدینہ مین آکے رہے تھے اور قبل فتح مکہ کے اسلام لائے تھے مدینہ مین ۶۸ھ مین وفات پائی انکا ذکر کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالی کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خیبری (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان طائی۔ یہ وہی ہین جو حاتم طائی کے یہان گئے تھے حاتم نے انکی ہجو کی تھی جسکا جواب انھون نے ان اشعار مین دیا تھا جنکا ایک شعر یہ ہو ؎

انا الخیبری واخت امرؤ[1] ظلوم العشیرۃ حساد ہا

عمرو بن شمر جعفی نے جابر بن نوبزہ بن حارثہ طائی سے انھون نے اپنے دادا سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے خیبری بن نعمان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ہمارے پہاڑ اجار (نامی) کو دیکھا تو فرمایا کہ اجار والون کا کیا حال ہوا جار والے بھوکے رہین اللہ اُنکے پہاڑ کو مثل قلعہ کے بنا دے پھر ہم لوگ اسلام لائے اور آپکو زکوۃ دی پس آپ راضی ہوکر تشریف لے گئے مگر یہ جو آپنے فرمایا تھا کہ اجا والے بھوکے رہین اس سے بد دعا مقصود نہ تھی یہ آپنے صرف اہل عرب کے محاورے کے مطابق ایک لفظ کہدی تھی اب ہم اللہ کا شکر کرتے ہین ہمنے اسوقت سے ابتک کبھی زکوۃ دینے مین کوتاہی نہین کی - انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے لکھا ہو-

(سیدنا) خیثمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن غنم انصاری اوسی - والد ہین سعد بن خیثمہ کے انکا ذکر اور انکا نسب انکے بیٹے کے نام مین آئیگا - خیثمہ احد کے دن شہید ہوئے انکو ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی نے قتل کیا تھا - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) خیبر (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسلام لائے تھے اور آپکے پاس گئے تھے - بعض لوگ کہتے ہین انکا نام عبد خیر تھا - سہل بن عبد الملک بن سلح نے اپنے والد سے انھون نے عبد خیر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے عبد خیر سے کہا اے ابو عمارہ مین آپکا جسم بہت توانا دیکھتا ہون آپکی عمر کسقدر ہو انھون نے کہا اے میرے بھتیجے میری عمر ایک سو بیس برس کی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

حرف الدال المہملہ

(سیدنا) داذویہ (رضی اللہ عنہ)

یہ اُن تین آدمیون مین سے ایک ہین جو اسود عنسی کے پاس گئے تھے جس نے صنعا مین نبوت کا دعوی کیا تھا اور اُسکو ان لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین قتل کر دیا تھا ان لوگون کے نام یہ ہین قیس بن مکشوح

[1] ترجمہ - مین خیبری ہون اور تو ایسا معمولی شخص ہو کہ قبیلہ پر جو شخص حسد کرے وہ ظالم ہو ۱۲

داذویہ فیروز دیلمی یہ تینون آدمی زندہ رہے یہانتک کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو قیس بن مکشوح دوبارہ مرتد ہو گئے اور ایک جماعت اسود عنسی کے اصحاب کی لوگون کو قیس کی طرف بلاتی تھی چنانچہ لوگ جب قیس کے پاس گئے تو اہل صنعاء نے انکو بہت ڈرایا اور قیس فیروز اور داذویہ کے پاس گئے اور انسے اسود کے اصحاب کے معاملہ مین مشورہ اور رائے طلب کی محض مکر اور فریب کی نظر سے وہ دونوان انسے مطمئن ہوگئے قیس نے ان دونون کی دعوت کی پس جب داذویہ انکے پاس گئے تو قیس نے انکو قتل کر دیا اور فیروز جو اُنکے پاس گئے تو انھون نے ایک عورت کو یہ کہتے ہوے سنا کہ یہ بھی قتل کر دیے جائینگے جس طرح اُنکے ساتھی قتل کیے گئے پس فیروز آہستہ آہستہ لوٹ آئے راستے مین انکو خشنش بن شہر ملے وہ بھی اُنکے ساتھ خولان کے پہاڑون مین چلے گئے قیس تمام صنعاء کے مالک ہو گئے تھے فیروز نے حضرت ابوبکر صدیق کو خط لکھا اور انسے مدد طلب کی حضرت ابوبکر صدیق نے انکی مدد کی پس سب لوگون نے قیس سے مقابلہ کیا اور انسے لڑے اور انکو شکست دی قیس گرفتار کرکے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس بھیجدیے گئے حضرت ابوبکر صدیق نے انکو بہت سرزنش اور ملامت کی انھون نے ان تمام باتون سے انکار کیا پس حضرت ابوبکر نے انکا قصور معاف کر دیا - انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) دارم (رضی اللہ عنہ)

بن ابی دارم جرشی - انکی حدیث کی سند مین اعتراض ہے - انسے اُنکے بیٹے اشعث بن دارم نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے پانچ طبقے ہین ہر طبقہ چالیس برس تک رہیگا پہلے طبقہ مین مین ہون اور میرے اصحاب ہین جو اہل علم و یقین ہین چالیس برس تک رہینگے اور دوسرا طبقہ اہل تقویٰ کا ہے جو اسّی برس تک رہیگا اور تیسرا طبقہ صلہ رحم کرنے والون اور باہم رحم کرنے والون کا ہے یہ طبقہ ایک سو برس تک رہیگا اور چوتھا طبقہ قطع رحم اور ظلم کرنے والون کا ہے یہ طبقہ ایک سو ساٹھ برس تک رہیگا اور پانچوان طبقہ ہرج مرج اور قیل قال والون کا ہے یہ طبقہ دو سو برس تک رہیگا آدمی کو چاہیے کہ اپنے نفس کی حفاظت کرے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابوعمر نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ دارم تمیمی انسے بیٹے اشعث نے روایت کی ہے اور اسی حدیث کو مختصر کرکے بیان کیا ہے -

(سیدنا) داود (رضی اللہ عنہ)

ابن بلال بن بلیل اور بعض لوگ کہتے ہین ابن اجیحہ اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام بیسار ہے - یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام بلال بن بلال ہے - اور ابوعمر نے کہا ہے کہ انکا نام داود بن بلال ابن اجیحہ بن

جلاح ہی کنیت انکی ابولیلی ہی والد ہین عبد الرحمن بن ابی لیلی کے اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ ابولیلی کا نام یسار بن بلیل بن بلال ہی۔ انصار کے غلام تھے اور انھین مین داخل ہوگئے تھے لیکن ابولیلی کے والد تو انکا نام داود بن بلال بن احیحہ ابن جلاح بن حریش بن جحجبا بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہی انصاری ہین اوسی ہین انکے بیٹے عبد الرحمن کا یہ مرتبہ تھا کہ جب فقہا طلب کیے جاتے تو وہ بھی اُنکے ساتھ طلب کیے جاتے تھے اور جب اشراف لوگ بلائے جاتے تو وہ بھی اُنکے ہمراہ بلائے جاتے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ غلام نہ تھے کیونکہ غلام اس درجہ بزرگ نہ تھے عنقریب انکا تذکرہ کنیت کے باب مین اور بیٹے کی ردیف مین انشاء اللہ تعالی کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) دحیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ بن زید بن امرء القیس بن خزرج بن عامر بن بکر بن عامر اکبر بن عوف بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کلبی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین احد مین اور اُسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک ہوے کبھی کبھی جبریل انھین کی شکل مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصد بنا کے قیصر کی طرف سنہ ۶ ہجری زمانہ صلح مین بھیجا تھا قیصر ان کے اوپر ایمان لایا مگر وہان کے علما نے[1] انکار کیا دحیہ نے یہ سب حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا کہ اللہ اسکی سلطنت کو قائم رکھے۔ انسے شعبی نے اور عبد اللہ بن شداد بن ہاد اور منصور کلبی اور خالد بن یزید ابن معاویہ نے روایت کی ہی۔ ہمین اسمعیل بن عبید اللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی زائدہ نے حسن بن عیاش سے انھون نے ابو اسحاق شیبانی سے انھون نے شعبی سے انھون نے مغیرہ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ دحیہ کلبی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دو موزے ہدیۃً دیے حضرت نے انکو پہن لیا۔ ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن علی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن سرح نے اور احمد بن سعید ہمدانی نے بیان کیا یہ دونون کہتے تھے ہمسے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن لہیعہ نے موسی بن جبیر سے روایت کرکے خبر دی کہ عبید اللہ بن عباس نے انسے بیان کیا انھون نے خالد بن یزید بن معاویہ سے انھون نے دحیہ کلبی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبطی چادرین آئین حضرت نے ایک انھین سے مجھے بھی دی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

[1] یعنے قیصر روم نے جب ایمان ظاہر کیا تو مسیحی علما نے اُسکو منع کیا ۱۲

(سیدنا) دخان (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوشعبہ ہذلی - نہ انکا دیکھنا ثابت ہو اور نہ صحابی ہونا - انکی حدیث کی سند مین ضعف ہو گیا ہو۔ ابو امیہ یعنی محمد بن ابراہیم نے عباس بن فضل بصری سے انھون نے ہذیل بن مسعود باہلی سے انھون نے شعبہ بن دخان ہذلی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعر عرب مین ایک کلام موزون ہو اسکے ذریعہ سے لوگون کی مجلس مزین کی جاسکتی ہو - اور حارث بن ابی اسامہ نے عباس بن فضل سے انھون نے ہذیل بن مسعود باہلی سے انھون نے محمد بن شعبہ بن دخان سے انھون نے اہل یمن کے ایک شخص سے انھون نے قبیلہ ہذیل کے ایک شخص سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہو اور یہی صحیح ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) درہم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوزیاد - ابن خزیمہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو - محمد بن یحیی قطعی نے ابوایوب یعنی یحیی بن میمون قرشی سے انھون نے درہم بن زیاد بن درہم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہندی کا خضاب لگاؤ وہ تمہارے جمال اور شباب اور قوت باہ کو زیادہ کر دیگا - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) درہم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابومعاویہ - سلیمان بن حرب نے محمد بن طلحہ سے انھون نے معاویہ بن درہم سے روایت کی ہو کہ درہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ مین آپکے پاس آیا ہون تاکہ آپ سے جہاد مین مدد طلب کرون حضرت نے فرمایا کہ کیا تمہاری ماں ہین انھون نے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو انکی خدمت کو لازم کر لو - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) دعامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عزیز بن عمرو بن ربیعہ بن عمران بن حارث سدوسی - والد ہین قتادہ کے عمرو بن علی نے انکا نسب بیان کیا ہو انکا صحابی ہونا صحیح نہین - محمد بن جامع عطار نے عبیس بن میمون سے انھون نے قتادہ بن دعامہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بخار دنیا مین اللہ کا قیدخانہ ہو اور مومن کو دوزخ (کے عذاب سے) اسی قدر حصہ ملتا ہو اس حدیث کو محمد بن جامع نے اسیطرح روایت کیا ہو اور انھون نے یہی کہا ہو کہ قتادہ بن دعامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین اور سلیمان شاہ کوفی نے

عبیس سے انھون نے قتادہ سے انھون نے انس سے اسکو روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) دعثور (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث غطفانی۔ ابوسعید نقاش نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ واقدی نے محمد بن زیاد بن ابی ہنیدہ سے انھون نے زید بن ابی عتاب سے انھون نے عبداللہ بن رافع بن خدیج سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ انمار مین گئے جب اعراب نے آپکے آنے کی خبر سنی تو وہ پہاڑ کی چوٹیون پر چڑھ گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذی امر مین پہونچ گئے اور وہین آپنے لشکر کو مقیم کیا اور آپ کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے وہان پانی برسنے لگا آپکے دونون کپڑے تر ہو گئے پس آپنے خشک ہونے کے لیے انکو ایک درخت پر پھیلا دیا غطفان (نامی ایک شخص) نے دعثور بن حارث سے کہا جو قبیلہ کے سردار اور بہت بہادر تھے کہ محمد اسوقت اپنے اصحاب سے علیحدہ ہین اور اس سے زیادہ تنہائی مین کسی وقت تم انکو نہین پا سکتے پس دعثور نے ایک تیز تلوار اٹھالی اور پہاڑ سے اُترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوے تھے اپنے کپڑون کے سوکھنے کے منتظر تھے پس یکایک آپنے دیکھا کہ دعثور بن حارث تلوار لیے ہوے آپکے سر مبارک کے پاس کھڑے ہین اور کہتے ہین کہ اے محمد اب آپکو مجھسے کون بچا سکتا ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اور جبریل نے اُنکے سینے مین دھکا دیا کہ تلوار اُنکے ہاتھ سے گر گئی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار اُٹھالی اور اُنکے سر کے قریب جاکے کھڑے ہوے اور فرمایا کہ اب تمکو مجھسے کون بچا سکتا ہو دعثور نے کہا کوئی نہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُٹھو اور اپنے کام سے جا جب دعثور اُدھر کے چلے تو کہنے لگے کہ آپ مجھسے بہتر ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بہ نسبت تیرے اسکا زیادہ مستحق ہون پھر دعثور اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے توان لوگون نے کہا خدا کی قسم جیسی نادانی تمنے آج کی ایسی ہمنے کبھی نہین دیکھی تم اُنکے سر پر تلوار لے کے کھڑے ہوگئے (اور کچھ نہ کیا) دعثور نے کہا واللہ مین انپر حملہ نکر سکا اور بعد اسکے قصہ پورا بیان کیا اُسکے بعد دعثور مسلمان ہو گئے۔ ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابوسعید نقاش نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہو حالانکہ یہ واقعہ غورث ابن حارث کی طرف زیادہ مشہور ہو۔ ان دونون نامون مین کبھی تصحیف بھی ہو جاتی ہو انکے اسلام لانے کا تذکرہ صرف اسی روایت مین ہو۔ ابو احمد عسکری نے بھی انکا ذکر اسی طرح لکھا ہو جس طرح ابوسعید نقاش نے لکھا ہو اور انھون نے بھی انکا نام دعثور بتایا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) دغفل (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ شیبانی۔ عرب کے نسب کے ماہر تھے۔ بنی عمرو بن عوف بن شیبان سے تھے سدوسی ذہلی ہین انسے حسن بصری

اور ابن سیرین نے روایت کی ہو انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی ۔ احمد بن حنبل نے کہا ہو کہ مین دغفل کو صحابی نہین
سمجھتا اور بخاری نے کہا ہو کہ دغفل کے متعلق یہ نہین معلوم کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہمین ابو الربیع سلیمان بن
ابی البرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر احمد بن عبد الباقی
ابن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم نصر بن احمد مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی موصلی نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین ابو ہشام رفاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے
قتادہ سے انھون نے حسن سے انھون نے دغفل سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے پینسٹھ برس کی عمر مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور نیز قتادہ نے حسن سے انھون نے دغفل سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہو کہ آپ فرماتے تھے نصاری پر پہلے رمضان کے روزے فرض تھے پھر انکا ایک بادشاہ بیمار ہوا اور اسنے کہا
کہ اگر اللہ مجھے شفا دیگا تو مین سات روزے اور زیادہ کر دونگا پھر ایک بادشاہ اور اسکے بعد ہوا وہ گوشت کھایا کرتا تھا
اُسکے منہ مین درد پیدا ہوا تو اُسنے نذر مانی کہ اگر اللہ اسکو شفا دیگا تو وہ دس دن کے روزے اور بڑھا دیگا پھر اُسکے بعد
ایک بادشاہ اور ہوا اور اُسنے کہا کہ ہم ان تین دن کا روزہ ترک نکرینگے اور ہم ربیع کے زمانے مین روزہ رکھا کرینگے
چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا پس پورے پچاس دن کے روزے ہوگئے ۔ اور عبد اللہ بن بریدہ نے روایت کی ہو کہ
معاویہ بن ابی سفیان نے دغفل کو بلایا اور اسنے اہل عرب کے حالات اور لوگون کے نسب اور نجوم کے بابت سوال کیا
تو معلوم ہوا کہ وہ بڑے عالم شخص ہین پھر ابو سفیان نے کہا کہ اے دغفل یہ باتین تمنے کہان سے یاد کین دغفل نے کہا کہ
سمجھدار قلب اور پوچھنے والی زبان سے علم کی آفت نسیان ہو (مجھے خدا نے نسیان سے محفوظ رکھا) پھر معاویہ نے کہا کہ
یزید کے پاس جاؤ اور اسکو لوگون کے نسب اور نجوم اور عربیت سکھاؤ ۔ کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ دغفل
بیٹے ہین حنظلہ بن یزید بن عبدہ بن عبد اللہ بن ربیعہ بن عمرو بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر
ابن وائل کے ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ۔

مین کہتا ہون کہ لوگون نے انکو شیبانی لکھا ہو اور شیبانی جب مطلق بولا جاتا ہو تو اس سے شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ مراد ہوتے
ہین انکے چچا کو بھی شیبان کہتے ہین اور انکی اولاد کو بھی شیبان کہتے ہین انکو ذہلی بھی کہتے ہین اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے
کہا ہو کہ یہ سدوسی ہین بنی عمرو بن شیبان سے اور سدوس اور عمرو دونون بیٹے ہین شیبان بن ذہل کے پھر کیونکر ممکن ہو کہ یہ سدوسی
ہون اور بنی عمرو سے ہون اور حنظلہ جو انکے والد ہین بنی عمرو بن شیبان سے ہون بنی سدوس سے نہون واللہ اعلم ۔ اور ابو عمر نے
انکو سدوسی لکھا ہو اور کچھ نہین لکھا ۔ بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ قتال خوارج کے زمانے مین ملک فارس مین دولاب کے [illegible]

(سیدنا) دفر (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن عمرو۔ انصاری۔ بدر میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو اور انھوں نے واو کی ردیف میں بیان کیا ہو کہ وذفہ بن ایاس بن عمرو بن غنم انصاری بدر اور احد اور خندق میں شریک تھے ابو عمر نے انکو دو کر دیا ہے حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) دکین (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید خثعمی بعض لوگ انکو مزنی کہتے ہیں۔ ہمیں ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے وکیع سے انھوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انھوں نے قیس بن ابی حازم سے انھوں نے دکین بن سعید خثعمی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے ہم لوگ چار سو چالیس سوار تھے ہم لوگ آپ سے کھانے کی چیزیں مانگنے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر جاؤ اور انکو دیدو حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس صرف اسی قدر ہو جو مجھکو اور ایک لڑکی کو چار مہینے تک کافی ہو سکے آپنے فرمایا جاؤ اور ان لوگون کو دیدو پس حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مینے سنا اور میں تابعدار ہون وہ کہتے تھے پھر حضرت عمر اٹھے اور ہم لوگ بھی انکے ساتھ چلے پس وہ ہمیں ایک کوٹھے پر لے گئے حضرت عمر نے ایک کنجی نکالی اور دروازہ کھولا دکین کہتے تھے کہ اس کوٹھے میں چھوہارے بھرے ہوئے تھے جیسے کوئی بیٹھا ہوا بچہ (؟) جمائی گئی ہو حضرت عمر نے کہا تم لوگ لینا شروع کرو پس ہم میں سے ہر شخص نے اپنی ضرورت کے موافق جسقدر اسنے چاہا لیا پھر سب سے آخر میں میں گیا تو مینے دیکھا کہ وہ چھوہارے اسی طرح بھرے ہوئے ہیں گویا ہمنے اسمیں سے ایک چھوہارا بھی کم نہیں کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) دلجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ انکا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ انکی حدیث مسیب بن واضح نے ابن مبارک سے انھوں نے سلیمان تیمی سے انھوں نے ابو تمیمہ سے انھوں نے دلجہ بن قیس سے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا مجھسے حکم غفاری نے کہا کہ کیا تمکو وہ دن یاد ہو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دُبّا[۱] اور حنتم اور نقیر (کے استعمال) سے منع فرمایا تھا مینے کہا ہان میں اسکا گواہ ہون۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مبارک سے انھوں نے تیمی سے انھوں نے ابو تمیمہ سے انھوں نے دلجہ سے روایت کیا ہو کہ ایک شخص نے حکم غفاری سے کہا الخ اور اسی حدیث کو ذکر کیا ہو اسی طرح یحیی قطان وغیرہ نے

---

[۱] ان سب الفاظ کی تفسیر اوپر گذر چکی ہو انکے استعمال سے ممانعت اسی وجہ سے فرمائی کہ ان ظروف میں شراب کا استعمال ہوتا تھا ۱۲

تمیمی سے روایت کیا ہو اور یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) دلیم (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ حسن بن سفیان نے وحدان مین صحابہ کے ضمن مین کیا ہو اور انھون نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انھون نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ابوالخیر سے روایت کی ہو کہ انھون نے ایک شخص سے جسکا نام دلیم تھا نقل کر کے بیان کیا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سکرکہ[1] کی بابت پوچھا اور بیان کیا کہ وہ ایک قسم کی شراب ہو جو گیہون سے بنائی جاتی ہو حضرت نے اس سے منع فرمایا اسی طرح اس حدیث کو ابن لہیعہ نے روایت کیا ہو اور ابن اسحاق اور عبدالحمید بن جعفر نے یزید سے روایت کیا ہو اور ان دونون نے کہا ہو کہ انکا صحیح نام دیلم ہو۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) دہر (رضی اللہ عنہ)

ابن اخرم بن مالک بن امیہ بن نقطہ بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی۔ اسلمی۔ والد ہین نصر بن دہر کے یہ دونون صحابی ہین۔ بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) دَوس (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ انکا ذکر اُس حدیث مین ہو جسکو محمد بن سلیمان حرانی نے وحشی بن حرب بن وحشی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو لکھ بھیجا وہ مکہ مین تھے کہ لشکر مکہ کی طرف روانہ ہو چکا اور مینے تمھارے پاس دوس غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہو اور انکو حکم دیا ہو کہ وہ جھنڈا لے کے تمھارے سامنے رہین اور خالد بن ولید کو بھی تمھارے پاس بھیجا ہو تاکہ تم روانہ ہو جاؤ اس حدیث کو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہو اور اسمین دوس کا ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو اور ابونعیم نے کہا ہو کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامون مین دوس کو نہین جانتے اسمین بعض لوگون سے وہم ہو گیا ہو وہ سمجھے ہین کہ دوس کسی شخص کا نام ہو حالانکہ یہ قبیلہ کا نام ہو لہذا انھون نے انکو اُن لوگون کے ذیل مین ذکر کیا جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو۔

(سیدنا) دَوْمی (رضی اللہ عنہ)

دال کے ساتھ۔ یہ دومی بیٹے ہین قیس کے بنی ذہل بن خزرج بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ سے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے حاضر ہوے تھے حضرت نے انکو ایک جھنڈا دیا تھا اور قبیلہ کلب کے

---

[1] بعض لوگ کہتے ہین کہ سکرکہ چینا کی شراب کو کہتے ہین ۱۲

جسقدر لوگون نے آپسے بیعت کی تھی انپر انکو سردار بنا دیا تھا انکا ذکر امیر ابو نصر نے جمہرہ سے نقل کیا ہو انکا نسب وہی ہو جو قبیلۂ قضاعہ کا ہے۔

(سیدنا) دیلم (رضی اللہ عنہ)

ابن فیروز حمیری جشانی۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام فیروز ہو اور دیلم انکا لقب ہو اور یہ فیروز بیٹے ہین یسع بن سعد بن ذی حیات بن مسعود بن غن بن شحر بن ہوشع بن موہب بن سعد بن جبل بن نمران بن حارث بن خیران کے اور خیران کا نام جشان بن وائل بن رعین رعینی ہو۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ دیلم بیٹے ہین ہوشع بن سعد بن ذی خباب بن مسعود بن غن کے اس نام کو بعض لوگ غین کے ساتھ کہتے ہین اور بعض لوگ عین کے ساتھ۔ یہ پہلے شخص ہین جو حضرت معاذ کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے گئے تھے۔ فتح مصر مین شریک تھے۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہو اور انھون نے انکا نسب رعین تک پہونچایا ہو۔ انسے انکے دونون بیٹون ضحاک اور عبد اللہ اور ابو الخیر مرثد ابن عبد اللہ وغیرہم نے روایت کی ہو۔ یہ اُن لوگون مین تھے جنھنے اسود عنسی کذاب کے قتل مین مین بہت کارنمایان ظاہر ہوے اور انھین نے اسکو قتل کیا اسود جب قتل کیا گیا تو دیلم اسکا سر لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت ابوبکر کے پاس آئے تھے۔ ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داؤد سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہمسے عیسی بن محمد نے ضمرہ سے انھون نے یحیی بن ابی عمرو شیبانی سے انھون نے عبد اللہ بن دیلمی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور ہمنے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ جانتے ہین کہ ہم کون ہین اور کہان آئے ہین اور کسکے پاس آئے ہین آپ نے فرمایا (ہان مین جانتا ہون) تم اللہ اور اُسکے رسول کے پاس آئے ہو پھر ہم لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمارے یہان انگور بہت پیدا ہوتے ہین ہم انکو کیا کرین آپ نے فرمایا تم انکو خشک کر کے زبیب بنالو ہم لوگون نے کہا پھر زبیب کو کیا کرین آپنے فرمایا اسکو صبح کے وقت بھگو دو اور شام کو پی لو اور شام کو بھگوؤ اور صبح کے وقت پی لو اور مشک مین بھگوؤ مٹکون مین نہ بھگوؤ کیونکہ مٹکے مین بھگونے سے اگر زیادہ دیر تک بھیگتا رہیگا تو سرکہ بن جائیگا۔ فیروز دیلمی سے اسی طرح مروی ہو اور ابو الخیر نے ابو خراش رعینی سے انھون نے دیلمی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین جب مسلمان ہوا تو میرے نکاح مین دو بہنین تھین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ انمین سے ایک کو طلاق دیدو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہو اور ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو اور کہا ہو کہ دیلم حمیری جشانی بیٹے ہین ابو دیلم کے بعض لوگ انکو دیلم بن فیروز کہتے ہین اور بعض لوگ دیلم بن ہوشع کہتے ہین یہ حمیر بن سبا کے

اولاد سے ہین صحابی ہین مصر مین رہتے تھے انسے صرف ایک حدیث پینے کی چیزون کی بابت مروی ہو- انسے اہل مصر نے روایت کی ہو- ہمین عبد الوہاب بن علی صوفی نے اپنی سند سے ابو داؤد سجستانی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے عبدہ سے انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے مرثد بن عبد اللہ یزنی سے انھون نے دیلم حمیری سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہا کہ یا رسول اللہ مین ایک سرد ملک مین رہتا ہون اور بہت محنت کے کام کرتا ہون ہم لوگ گیہون کی شراب بناتے ہین اور محنت کے کام کرنے کیواسطے اُس سے قوت حاصل کرتے ہین اور برودت کو بھی دفع کرتے ہین حضرت نے فرمایا کیا وہ نشہ پیدا کرتی ہو مینے کہا ہان آپنے فرمایا تو اس سے بچو مینے کہا کہ لوگ اسکو نہ چھوڑینگے آپنے فرمایا کہ اگر لوگ اسکو نہ چھوڑین تو اُنسے لڑو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ دیلم بن ہوشع دیلم حمیری کے علاوہ ہین مگر یہ صحیح نہین ہو- ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے جو کہا ہو کہ اسود کذاب کو انھین نے قتل کیا ہو یہ غلط ہو اسود کو فیروز دیلمی نے قتل کیا تھا وہ اہل فارس مین سے تھے اہل عرب مین سے نہ تھے جب اسود کذاب مقتول ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی کے خبر مل گئی آپ مرض وفات مین مبتلا تھے آپنے لوگون کو اسکی خبر دی پھر اُسکی خوشخبری مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آئی یہ پہلی بشارت تھی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی -

(سیدنا) دیلمی (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ ہمارے اصحاب نے انکا ذکر کیا ہو یہ دیلم مشہور ہین بعض لوگ کہتے ہین انکا نام فیروز ہو اور اکثر حدیث مین اسی طرح آتا ہو- یہ عبارت ابو موسی کی ہو اسمین استدراک کچھ بھی نہین ہو کیونکہ ابن مندہ نے بھی انکا ذکر اسی طرح کیا ہو جو اوپر گذر چکا-

(سیدنا) دینار (رضی اللہ عنہ)

انصاری- دادا ہین عدی بن ثابت بن دینار کے- یحیی بن معین نے انکا نام دینار بتایا ہو اور اور لوگون نے کہا ہو کہ انکا نام قیس خطمی ہو- انکی حدیث عدی بن ثابت بن دینار نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا دینار سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا نماز مین قے نکسیر- چھینک- نیند- حیض- جمھائی کا آجانا شیطان کی طرف سے ہو اور اسی سند سے مروی ہو کہ استحاضہ والی عورت اپنے حیض کے زمانے مین نماز چھوڑدے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھا کرے- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو- ابو عمر نے کہا ہو کہ انکی حدیث جو مستحاضہ کے بارے مین مروی ہو اُسکو لوگ ضعیف کہتے ہین اور انکی حدیث جو قے اور نکسیر کے بارے مین ہو اسکی سند صحیح نہین

(سیدنا) دینار (رضی اللہ عنہ)

والد ہین عمرو بن دینار کے۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو اور انکی کوئی حدیث نہین لکھی۔

حرف الذال المعجمۃ

(سیدنا) ذابل (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل بن عمرو سدوسی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے۔ انکی حدیث انکی بیٹی جمیعہ نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد مین بیٹھے تھے کہ خفاف بن نضلہ بن بہدلہ ثقفی آپکے پاس آئے یہ ایک طویل حدیث ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) ذباب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمرو بن معاویہ بن حارث بن ربیعہ بن بلال بن انس اللہ بن سعد عشیرہ۔ ابن شاہین نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے دلائل النبوۃ مین انکو ذکر کیا ہو یحیی بن ہانی بن عروہ مرادی نے ابو خیثمہ یعنی عبد الرحمن ابن سبرہ جعفی سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ قبیلۂ سعد العشیرہ کا ایک بت تھا جسکو لوگ فراض کہتے تھے لوگ اسکی تعظیم کیا کرتے تھے مین بت کے خادم ایک شخص قبیلۂ انس اللہ بن سعد العشیرہ مین سے تھے کہ جنکا نام ابن رقیبہ یا ابن وقشہ تھا عبد الرحمن بن ابی سبرہ کہتے تھے مجھسے ذباب بن حارث نے جو قبیلہ انس اللہ کے ایک شخص تھے بیان کیا کہ ابن رقیبہ یا ابن وقشہ کے پاس ایک جن آیا کرتا تھا اور جو واقعات ہوتے تھے انکی خبر ابن رقیبہ کو دیا کرتا تھا ایک روز وہ جن آیا اور اُسنے کوئی خبر ابن رقیبہ سے بیان کی ابن رقیبہ نے میری طرف دیکھا اور کہا یا ذباب یا ذباب اسمع العجب العجاب بعث محمد بالکتاب یدعو بمکۃ فلا یجاب مینے پوچھا کہ یہ کیسی خبر ہو ابن رقیبہ نے کہا مین نہین جانتا مجھسے ایسا ہی بیان کیا گیا ہو پھر تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر سنی اور مین اسلام لے آیا اور اُس بت کے پاس جاکے مینے اُسے توڑ ڈالا بعد اُسکے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے اسلام ظاہر کیا ذباب نے اس بارے مین چند اشعار بھی کہے تھے۔

تبعت رسول اللہ اذ جاء بالہدی　　وخلفت فراضا بدار ہوان
شددت علیہ شدۃ فکسرتہ　　کان لم یکن والدہر ذو حدثان

[۱] ترجمہ اے ذباب اے ذباب ایک تعجب کی بات سنو محمد کتاب کے ساتھ بھیجے گئے وہ مکہ مین دعوت دین کر رہے مگر انکی بات نہین مانی جاتی ۱۲
[۲] ترجمہ مینے رسول اللہ کی پیروی کی جب وہ ہدایت لائے اور فراض نامی بت کو ذلت کے مقام مین چھوڑ دیا۔ مینے اسپر سختی کی اور اسکو توڑ ڈالا گویا کہ وہ تھا ہی نہین اور زمانہ تو متغیر ہوتا ہی رہتا ہو ۱۲

یہ اشعار اس سے زیادہ ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی -

(سیدنا) ذرع (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوطلحہ خولانی - طبرانی نے انکو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی - حماد بن سلمہ نے ابو سنان یعنی عیسی سے انھون نے ابوطلحہ خولانی سے جنکا نام ذرع تھا روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (عنقریب) لشکر (اسلام) کے چار حصہ ہو جائینگے پس تم لوگ ملک شام مین چلے جانا اسلیے کہ اللہ نے میرے لیے شام مین ذمہ داری کر لی ہی - ابو احمد حاکم نے کہا ہی کہ ابوطلحہ خولانی ان لوگون مین ہین جنکا نام مشہور نہین وہ تابعی ہین اور عمیر بن سعد سے روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) ذفافہ (رضی اللہ عنہ)

انکا ذکر ثعلبہ بن عبد الرحمن کی حدیث مین ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ دونون صحابی ہین ہمنے انکو ثعلبہ بن عبد الرحمن کے نام مین ذکر کیا ہی مگر اور لوگون نے انکو ذکر نہین کیا -

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

اور بعض لوگ انکو طہمان کہتے ہین - بنی امیہ کے غلام تھے - انکی حدیث عبد الرزاق کے پاس ہی انھون نے عمر بن حوشب سے انھون نے اسمعیل بن امیہ سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے ہمارا ایک غلام تھا جسکو لوگ ذکوان یا طہمان کہتے تھے اسکا کچھ حصہ آزاد اور ایک حدیث انھون نے مرفوعاً روایت کی ہی - ابو عمر نے کہا ہی مین سمجھتا ہون کہ یہ وہی ہین جنسے حبیب بن ابی ثابت نے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین کوئی نیک کام کرتا ہون اور لوگون کو اُسکی خبر ہو جاتی ہی تو مجھے اچھا معلوم ہوتا ہی آپنے فرمایا تمکو دوہرا ثواب ملیگا پوشیدہ عبادت کرنیکا بھی اور ظاہر عبادت کرنیکا بھی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے بعض لوگ انکو طہمان کہتے ہین اور بعض لوگ مہران کہتے ہین - عطاء بن سائب نے کہا ہی کہ مین ابو جعفر (امام باقر) کے پاس کچھ لے کے گیا انھون نے کہا مین تمھین ایک خاتون کا پتہ دیتا ہون جو ہمارے ہی خاندان سے یعنے علی بن ابی طالب کی اولاد سے ہین چنانچہ مین اُنکے پاس گیا انھون نے کہا مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام نے بیان کیا جنکا نام ذکوان یا طہمان تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ذکوان صدقہ نہ میرے لیے حلال ہی اور نہ میرے اہلبیت کے لیے اور بیشک قوم کا غلام بھی انھین مین سے ہی

انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **ذکوان** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری خزرجی ثم الزرقی۔ کنیت انکی ابوالسبع ہے انکا تذکرہ انشاء اللہ کنیت کے باب میں کیا جائیگا بیعت عقبہ اولی وثانیہ میں شریک تھے۔ پھر مدینہ سے ہجرت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ گئے اسوقت آپ مکہ ہی میں تھے انکو لوگ انصاری مہاجری کہتے تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوے۔ انکو ابوالحکم بن اخنس بن شریق نے قتل کیا تھا پھر حکم پر حضرت علی بن ابی طالب نے حملہ کیا وہ گھوڑے پر سوار تھا حضرت علی نے اُسکے پیر میں تلوار ماری اُسکا پیر نصف ران سے کٹ گیا پھر حضرت علی نے اُسکو مار ڈالا واقدی نے عبد الرحمن بن عبد العزیز سے انھوں نے خبیب بن عبد الرحمن انصاری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا اسعد بن زرارہ اور ذکوان بن عبد قیس دونوں عتبہ بن ربیعہ کے پاس جا رہے تھے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کی خبر سنی پس آپ کے پاس گئے آپنے اُنپر اسلام کو پیش کیا اور اُنکو قرآن پڑھکے سنایا یہ دونوں مسلمان ہو گئے اور پھر عتبہ کے پاس نہ گئے بعد اُسکے یہ مدینہ لوٹ آئے یہ سب سے پہلے شخص ہیں جو مسلمان ہو کر مدینہ آئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **ذکوان** (رضی اللہ عنہ)

ابن یامین بن عمیر بن کعب نضیری۔ بنی نضیر میں سے ہیں۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یامین بن عمیر ابولیلی اور عبد اللہ ابن مغفل سے ملے یہ دونوں رو رہے تھے یامین نے پوچھا کہ تم دونوں کیوں روتے ہو انھوں نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (جہاد میں جانے کے لیے) سواری مانگنے گئے تھے مگر آپکے پاس ہمنے کوئی سواری نہ دیکھی جسپر آپ ہمیں سوار کرتے اور ہمارے پاس بھی اسقدر (سرمایہ) نہیں ہے کہ ہم (اپنے صرف سے) آپکے ساتھ جا سکیں یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے پس یامین نے ان دونوں کو ایک اونٹ دیا اور بہت سے چھوہارے زاد راہ کے لیے دیے۔ انکا تذکرہ ابوعلی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جہاد کی مدد مسلمان ہی کرتا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ یامین مسلمان تھے پس انکا صحابی ہونا ثابت ہو گیا)

(سیدنا) **ذکوان** (رضی اللہ عنہ)

انصار کے مولی ہیں۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے جعفر بن مہران سباک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد الاعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن اسحاق نے حرام بن عثمان سے انھوں نے محمود بن عبد الرحمن بن عمرو بن جموح سے انھوں نے جابر بن عبد اللہ

روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ ایک گاسے کے پیچھے چلے تاکہ بالاشتراک اسپر سوار ہون وہ گاسے بھاگی اور اُسنے ہمین سوار نہونے دیا پس ایک غلام ہمارا جسکا نام ذکوان تھا تلوار لیکے ہاتھ مین آیا وہ گاسے بھاگ ہی تھی ذکوان نے اُسکی گردن مین تلوار ماری تلوار سے اُسکی گردن کٹ گئی اور وہ گر پڑی ہم اُسکو ذبح نکر سکے پس مین اور عبداللہ بن ثابت بن جذع گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور ہمنے آپ سے اُس گاسے کی کیفیت بیان کی حضرت نے فرمایا اسکا گوشت کھاؤ۔ ان جانورون مین سے جب کوئی تمھارے قابو سے نکل جائے تو اُسکو اسی طرح روکو جسطرح وحشی جانورون کو روکتے ہو (یعنے شکار کرلو)۔

(سیدنا) ذہین (رضی اللہ عنہ)

ابن قرظم بن جعیل بن قناث بن قومی بن لقلل بن عبدی بن امری مہری۔ مہرہ بن حیدان کی اولاد سے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کے آئے تھے چونکہ یہ بہت دور دراز راہ سے آئے تھے اسلیے حضرت انکی بہت خاطر کرتے تھے یہ سرزمین شحر سے آئے تھے جب یہ لوٹ کے جانے لگے تو حضرت نے انکو سواری دی اور ایک تحریر انکو لکھدی وہ تحریر اسکے خاندان مین رہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔ امیر ابن ماکولا نے کہا ہی کہ دارقطنی نے بیان کیا ہی کہ قرظم قاف کے ساتھ بھی ہی اور فے کے ساتھ بھی ہی۔ اور قناث قاف اور بے کے ساتھ ہی قاف مفتوح بھی پڑھا گیا ہی اور مکسور بھی پڑھا گیا ہی۔

(سیدنا) ذُوالاُذُنَین (رضی اللہ عنہ)

انکو عبدان نے ذکر کیا ہی۔ مراد اس سے حضرت انس بن مالک ہین انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے ذوالاذنین[۱]۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے اسی طرح مختصر لکھا ہی حالانکہ یہ کچھ نہین ہی کیونکہ حضرت انس اس لقب کے ساتھ مشہور نہین ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مذاق کے طور پر انکو ذوالاذنین کہا تھا ورنہ نہ یہ انکا نام ہی اور نہ لقب ہے

(سیدنا) ذُوالاَصَابِع (رضی اللہ عنہ)

تمیمی۔ بعض لوگ انکو خزاعی کہتے ہین اور بعض لوگ جہنی کہتے ہین۔ بیت المقدس مین رہتے تھے۔ ہمین عبدالوہاب ابن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابو صالح یعنے حکم بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ضمرہ بن ربیعہ نے عثمان بن عطا سے انھون نے ابو عمران سے انھون نے ذوالاصابع سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمنے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اگر آپکے بعد مبتلا ہون

[۱] ذوالاذنین کے معنی دو کان والا بطور ظرافت کے حضرت نے یہ کلمہ فرمایا تھا۔ حضرت ظرافت مین بھی جھوٹ نہ بولتے تھے ۱۲

مبتلا کیے جائین کہ آپکے بعد زندہ رکھے جائین تو آپ ہمین کہان جانیکا حکم دیتے ہین حضرت نے فرمایا تم بیت المقدس چلے جانا امید ہو کہ وہان تمھاری کچھ اولاد ہوگی جو اس مسجد مین آمدرفت کریگی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) ذوالبجادین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام عبد اللہ ہو - عبدان وغیرہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور اکثر حدیثون مین اسی طرح آتا ہو انکا نام نہین آتا عبدان نے لکھا ہو کہ انکو ذوالبجادین اس سبب سے کہتے ہین کہ جب انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کر جانیکا ارادہ کیا تو انکی والدہ نے ایک بجاد یعنے چادر کے دو ٹکڑے کر دیے تھے انھون نے ایک ٹکڑے کو بطور تہبند کے باندھ لیا اور دوسرے کو بطور چادر کے اوڑھ لیا - انکی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین غزوۂ تبوک کے ایام مین ہوگئی تھی اور انکو رات ہی کے وقت آپنے دفن کیا تھا - عین کی ردیف مین انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی اس سے زیادہ آئیگا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) ذو جدن (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبش سے بہتر آدمی آئے تھے انھین ذو جدن بھی تھے - ابو نعیم نے ایسا ہی کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہو انکا نام ذو دجن ہو - انشاء اللہ تعالی اپنے مقام مین انکا تذکرہ کیا جائیگا - انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) ذوالجوشن (رضی اللہ عنہ)

ضبابی - والد ہین شمر بن ذی الجوشن کے - انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ کہتے ہین اوس بن اعور جو اوپر گذر چکا اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام شرحبیل بن اعور بن عمرو بن معاویہ ہو - انکا نام ضباب بن کلاب بن ربیعہ بن عامر ابن صعصعہ عامری کلابی شمر الضبابی - انکو ذوالجوشن اسوجہ سے کہتے ہین کہ انکا سینہ ابھرا ہوا تھا - شاعر تھے خوش کلام تھے نیکوکار تھے - انکے اشعار بہت عمدہ عمدہ ہین جنمین وہ اپنے بھائی صمیل کا مرثیہ انھون نے کہا ہو - کوفہ مین رہتے تھے - ہمین ابو الفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عیسی بن یونس بن ابی اسحاق سبیعی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا ذی الجوشن ضبابی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بعد اسکے کہ آپ غزوۂ بدر سے فارغ ہوے اپنے گھوڑے کا ایک بچہ جسکا نام قرحا تھا لے گیا مینے عرض کیا کہ یا محمد مین آپکے پاس قرحا (نامی) گھوڑے کا بچہ لایا ہون حضرت نے فرمایا مجھے اسکی ضرورت نہین ہے اگر تم چاہو کہ مین اسکے عوض مین تمھین بدر کی لوٹی ہوئی عمدہ عمدہ زرہین دیدون تو مین ایسا نہین کر سکتا ذی الجوشن نے

کہا مین وہ زرہ بین نلونگا مجھے انکی ضرورت نہین ہو پھر آپنے فرمایا کہ اے ذی الجوشن تم اسلام کیون نہین لاتے
تاکہ تم اس امت کے ردا مسلمین مین سے ہوجاؤ ذوالجوشن کہتے تھے مینے کہا مین اسلام نہ لاؤنگا حضرت نے
پوچھا کہ کیون وہ کہتے تھے مینے جواب دیا کہ اس سبب سے کہ مینے آپکی قوم کو دیکھا کہ وہ آپ کے دشمن ہین حضرت نے
فرمایا تمکو انکی لڑائیون کی حالت معلوم ہوئی مینے کہا ہان حضرت نے فرمایا تم کب ہدایت پاؤگے مینے عرض کیا
جب آپ کعبہ پر غالب آجائینگے (یعنے فتح مکہ کرلینگے) اور وہان رہنے لگین گے حضرت نے فرمایا اگر تم زندہ رہوگے
تو امید ہو کہ یہ بھی دیکھ لوگے بعد اسکے آپنے فرمایا کہ اے بلال اس شخص کی تھیلیان سے لو اور انہین عجوہ (نامی
چھوہارے) بھر دو پس جب مین واپس ہو کر چلا تو حضرت نے فرمایا کہ یہ بنی عامر کے عمدہ سوارون مین سے ہو ذوالجوشن
کہتے تھے کہ مین اپنے گھر والون کے ساتھ مقام عودہ مین تھا کہ یکایک ایک سوار آیا مینے کہا کہ تو کہان سے آتا ہو
اُسنے کہا مکہ سے مینے کہا کیا خبر ہو اُسنے کہا خدا کی قسم محمد وہان غالب آگئے اور وہان مقیم ہین مینے (اپنے دل مین)
کہا کہ میری مان مجھے روئے اگر مین اب اتنی تاخیر کے بعد اسلام لاؤن پھر مینے حضرت سے مقام حیرہ کی درخواست
کی آپنے مجھے معافی مین دیدیا بعض لوگون کا بیان ہو کہ ابو اسحاق نے اسنے نہین سنا بلکہ انھون نے انکی حدیث
انکے بیٹے شمر بن ذی الجوشن سے سنی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ذوحوشب (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھے مگر آپکو دیکھا نہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر طور پر
ذوالکلاع کے نام مین لکھا ہو۔

ذوالخویصرہ

تمیمی۔ ہمین ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی نے اور ابو الفرج واسطی نے اور مسمار بن ابی بکر وغیرہ نے
خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن اسمعیل بخاری سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمسے عبد الرحمن بن ابراہیم نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید نے اوزاعی سے انھون نے زہری سے انھون نے ابو سلمہ اور ضحاک سے
انھون نے ابو سعید خدری سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کچھ تقسیم کر رہے تھے ذوالخویصرہ نے جو بنی تمیم مین سے ایک شخص تھے کہا کہ یا رسول اللہ انصاف کیجیے حضرت نے
فرمایا تیری خرابی ہو اگر مین نہ انصاف کرونگا تو کون انصاف کریگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اجازت
دیجیے تو مین اس منافق کی گردن ماردون حضرت نے فرمایا نہین اس شخص کے کچھ ساتھ والے ہین جنکی نماز

روزے کے سامنے تم اپنے نماز روزے کو حقیر سمجھو گے وہ لوگ دین سے اس طرح نکلجائینگے جسطرح تیر شکار سے نکلجاتا ہے اسکی کانسی کی طرف دیکھو تو اسمین کچھ نہ ملیگا اور اُسکے پرون کو دیکھو تو اسمین کچھ ملیگا اور اُسکی ڈنڈی کو دیکھو تو اسمین کچھ نہ ملیگا حالانکہ وہ لید اور خون سے ہو کے آیا ہے۔ یہ لوگ اسوقت ظاہر ہونگے جب لوگون مین باہم اختلاف پیدا ہوجائیگا انکی نشانی یہ ہے کہ اُنکے دو پستانون مین ایک پستان عورت کے پستان کے مثل یا گوشت کے ٹکڑے کے مثل ہوگا وہ ہلتا ہوگا ابو سعید کہتے تھے مین گواہی دیتا ہون کہ مینے یہ حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ مین علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا جب انھون نے اِن لوگون سے قتال کیا مقتولین مین جستجو کی گئی تو ایک شخص اُسی ہیئت کا نکلا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی ہمین احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے اجازۃً خبر دی وہ اپنی اسناد سے ابو اسحاق ثعلبی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمین عبد اللہ بن حامد بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن محمد بن حسین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن یحیی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معمر نے زہری سے انھون نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انھون نے ابو سعید خدری سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم کر رہے تھے حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ وہ ہوازن کا مال غنیمت تھا اور حنین کا دن تھا کہ یکایک ذوالخویصرہ تمیمی آئے جنکا نام حرقوص بن زہیر تھا وہی خوارج کی بنیاد ڈالنے والے تھے انھون نے کہا کہ یارسول اللہ انصاف کیجیے حضرت نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر مین انصاف نکرونگا تو کون انصاف کریگا اسکے بعد انھون نے وہی واقعہ بیان کیا جو اوپر گذر چکا پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ ذوالخویصرہ کا نام حرقوص بن زہیر ہے واللہ اعلم۔ حرقوص کے نام مین انکے باقی حالات گذر چکے۔

(سیدنا) ذوالخویصرہ (رضی اللہ عنہ)

یمانی۔ عمرو بن عطاء نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ذوالخویصرہ یمانی مسجد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے وہ وحشی جنگلی لوگون مین سے تھے پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جسنے مسجد مین پیشاب کیا تھا پھر جب وہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے تو کہا کہ اللہ تعالی مجھے اور آپکو جنت مین داخل کرے اور ہمارے سوا کسی کو داخل نکرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تونے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ گئے اور وہ شخص مسجد کے اندر آیا اور اپنا تہبند کھولکر مسجد مین اُسنے پیشاب کر دیا لوگ اسپر چلائے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے کہ یہ وہی

شخص ہے جسنے مسجد مین پیشاب کیا تھا تعجب کرنے لگے پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کی گفتگو سنی تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ٹھیر جاؤ لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس شخص نے مسجد مین پیشاب کر دیا ہے آپنے فرمایا نرمی کرو اسکو تعلیم کر دو پھر آپنے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ ایک ڈول پانی لے آئے اور اسکے پیشاب کرنے کی جگہ پر بہادے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذو خیوان (رضی اللہ عنہ)

ہمدانی شعبی نے عامر بن شہر سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا عک یعنی ذو خیوان جب اسلام لائے تو انسے کسی نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور انسے اپنے لیے اور اپنے مال کے لیے امان لے لو انکا ایک گاؤن تھا جسمین انکے غلام رہتے تھے پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا کہ یارسول اللہ مالک بن مرارہ رہاوی ہمارے پاس اسلام کی دعوت دینے کو آئے پس ہم مسلمان ہو گئے میری ایک زمین ہے جسمین غلام رہتے ہین لہذا آپ میرے لیے کوئی تحریر لکھ دیجیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین تحریر لکھدی (جسکی عبارت یہ تھی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ لعک ذی خیوان ان کان صادقا فی ارضہ ومالہ ورقیقہ فلہ الامان وذمۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ تحریر مالک بن سعید کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی عبدان نے کہا ہے کہ مالک کا نام غلط ہے صحیح خالد ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذو دجن (رضی اللہ عنہ)

وحشی بن اسحاق بن وحشی بن حرب بن وحشی اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا وحشی بن حرب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حبش سے بہتر آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے جنمین ذو دجن بھی تھے حضرت نے ان لوگون سے فرمایا کہ تم اپنا نسب بیان کرو تو ذو دہذم نے چند اشعار کہے جو انکے نام مین انشاء اللہ تعالی آئینگے۔ ان سب لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی۔ انکا شمار اہل حبش مین ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے اور ابو نعیم نے انکا نام دوجدن تیقدیم جیم لکھا ہے جو اوپر گذر چکا۔ یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) ذو الزوائد (رضی اللہ عنہ)

جہنی صحابی ہین۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے۔ ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جنازہ جو

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی طرف سے عک یعنی ذی خیوان کے نام یہ تحریر ہے کہ اگر یہ اپنی زمین اور اپنے مال اور اپنے غلامون کی بابت سچے ہون تو انکے لیے امان ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری ہے ۱۲

پڑھی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص تھے جنکا نام ذو الزوائد تھا۔ ہمیں ابو احمد عبد الوہاب ابن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن الاشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہشام بن عمار بن سلیمان بن مطیر نے جو وادی القریٰ کے رہنے والے تھے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حجۃ الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے لوگوں کو کچھ باتوں کا حکم دیا اور کچھ باتوں سے منع فرمایا بعد اسکے آپنے فرمایا کہ کیا میں تبلیغ کرچکا لوگوں نے کہا بار خدایا ہاں آپنے فرمایا اے اللہ گواہ رہ پھر آپنے فرمایا کہ جب اہل قریش باہم سلطنت کے لیے جھگڑیں اور وظیفہ مثل رشوت کے ملنے لگے تو تم اس وظیفہ کو چھوڑ دینا کسی نے کہا کہ یہ حدیث بیان کرنیوالے کون شخص ہیں تو لوگوں نے کہا کہ ذو الزوائد ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ذو الاصابع ہیں جنکا ذکر اوپر ہوچکا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ذو الاصابع بیت المقدس میں رہتے تھے اور یہ مدینہ میں رہتے تھے اور بعض لوگ انکو ابو الزوائد کہتے ہیں کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر آئیگا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذو الشمالین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام عمیر بن عبد عمرو بن نضلہ بن عمرو بن غبشان بن سلیم بن مالک بن افصیٰ ہے۔ بھائی ہیں خزاعہ کے اور اور لوگوں نے انکی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ غبشان کا نام حارث بن عبد عمرو بن عمرو بن لوی بن ملکان بن افصیٰ ہے حلیف تھے بنی زہرہ کے بعض لوگوں نے ملکان بن افصیٰ کی اولاد سے قرار دیا ہے وہ بھائی تھے خزاعہ کے۔ یہ اسلام لائے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے انکو اسامہ جشمی نے قتل کیا تھا۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ انکا نام ذو الشمالین ابن عبد عمرو بن نضلہ بن غبشان ہے۔ اور زہری نے کہا ہے کہ یہ خزاعی ہیں یہ ذو الیدین نہیں ہیں جنکا ذکر نماز کی سہو میں ہوا کیونکہ ذو الشمالین غزوۂ بدر میں شہید ہوگئے تھے اور نماز کے سہو میں حضرت ابوہریرہ بھی شریک تھے جنکا اسلام بدر کے کئی سال بعد ہوا اسکی بحث انشاء اللہ تعالیٰ ذو الیدین کے نام میں آئیگی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذو ظلیم (رضی اللہ عنہ)

انکا نام حوشب بن طخمہ ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ظلیم بضم ظاء ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگوں نے انکے والد طخمہ بکسر طاء کہا ہے مگر فتحہ صحیح ہے۔ انکے پاس اور ذو الکلاع کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر بن عبد اللہ کو بھیجا تھا تاکہ اسود عنسی سے لڑنے میں مدد دیں یہ دونوں اپنی قوم میں رئیس تھے۔ ذو ظلیم جنگ صفین میں حضرت معاویہ کے لشکر میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے مگر ابو عمر کے کلام میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے۔

(سیدنا) ذو عمرو (رضی اللہ عنہ)

یہ اہل یمن میں سے ایک شخص ہین ذو الکلاع کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے یہ دونون مسلمان ہوگئے تھے اور ان دونون کے ساتھ جریر بن عبد اللہ بجلی بھی تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین دونون کے پاس اسود عنسی کے قتل کے لیے بھیجا تھا - اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ جریر بھی اُنکے ہمراہ مسلمان ہو کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور وہ قاصد جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے پاس بھیجا تھا جریر بن عبد اللہ انصاری تھے پس وہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب یہ لوگ اثنا ے راہ مین تھے تو ذو عمرو نے جریر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی مجھے انکی وفات کا حال معلوم ہوگیا ہو جریر کہتے تھے کہ اُسی حال مین ہمکو کچھ سوار دکھائی دیے ہمنے اُنسے پوچھا تو انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور ابو بکر خلیفہ بنائے گئے ہین ذو عمرو نے کہا کہ اے جریر تم بڑے نیک لوگ ہو اور تم ہمیشہ بہتری پر رہوگے جب تک تمھاری یہ حالت رہیگی کہ جب ایک سردار تمھارا فوت ہو جائے تو دوسرے کو سردار بنا لو اور جب تلوار پر نوبت پہونچ جائیگی تو پھر تم بھی بادشاہ ہو جاؤ گے جس طرح بادشاہ لوگ خوش ہوتے ہین اسی طرح تم بھی خوش ہوگے اور جس طرح بادشاہ لوگ غضبناک ہوتے ہین اسی طرح تم بھی غضبناک ہوگے پھر ذو الکلاع اور ذو عمرو دونون نے جریر سے کہا کہ تم خلیفہ سے ہمارا اسلام کہدینا اور اب ہم پھر آئینگے یہ کہکے دونون لوٹ گئے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) ذو الغُرَّہ (رضی اللہ عنہ)

جہنی - اور بعض لوگ انکو طائی کہتے ہین اور بعض لوگ ہلالی کہتے ہین - انکا نام یعیش ہو ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عمرو بن محمد ناقد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبیدہ بن حمید ضبی نے عبد اللہ بن عبد اللہ رازی سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے انھون نے ذی غرہ سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا وہ اکثر سفر مین رہتا تھا اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ کبھی نماز کا وقت ہمین اونٹون کے باندھنے کی جگہ مین آجاتا ہو تو کیا ہم اس مقام مین نماز پڑھ لین آپ نے فرمایا نہین پھر اُسنے کہا کہ کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہو آپ نے فرمایا ہان پھر اُسنے پوچھا کہ کیا ہم بکریون کے باندھنے کی جگہ مین نماز پڑھ لین آپنے فرمایا نہین پھر اُسنے پوچھا کہ کیا بکری کا گوشت

سلہ حنفیہ اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین اُنکے نزدیک کسی چیز کے کھانے پینے سے وضو نہین جاتا ۱۲

کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہو آپ نے فرمایا نہین۔ اس حدیث کو عباد بن عوام نے حجاج بن ارطاۃ سے انھون نے عبداللہ بن عبداللہ سے انھون نے عبدالرحمن سے انھون نے اسید بن حضیر سے یا براء سے اسی طرح روایت کیا ہو۔ ابو نعیم نے کہا ہو بعض لوگون کا بیان ہو کہ حضرت براء کے چہرہ مین سپید داغ یا اور اسی قسم کی کوئی بیماری تھی اسوجہ سے لوگ انکو ذوالغرہ کہتے تھے۔ اور ابن ماکولا نے کہا ہو کہ بعض اہل علم نے بیان کیا ہو کہ حضرت براء ہی کو لوگ ذوالغرہ کہتے تھے بوجہ اسکے کہ انکے چہرہ مین سپید داغ تھا مگر میرے نزدیک اسمین کلام ہو کیونکہ حضرت براء نہ طائی تھے اور نہ ہلالی اور نہ جہنی۔ اور اس حدیث کو محمد بن عمران بن ابی لیلی نے اپنے والد سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انھون نے یعیش جہنی سے جنکا مشہور نام ذوالغرۃ تھا روایت کی ہو کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹون کے باندھنے کے مقامات مین نماز پڑھنے کی بابت پوچھا پھر انھون نے اسی طرح کی حدیث ذکر کی۔ اور اس حدیث کو اعمش نے عبداللہ بن عبداللہ سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انھون نے براء بن عازب سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ذوالغصہ (رضی اللہ عنہ)

نام انکا حصین بن یزید بن شداد بن قنان بن سلمہ بن وہب بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب بن عمرو بن علہ ابن جلد بن مالک بن ادد حارثی جنکو لوگ ذوالغصہ کہتے ہین بوجہ ایک گلٹی کے جو انکے حلق مین تھی انکی بات صاف سمجھ مین نہ آتی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے آئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کیا ہو۔
مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کیا ہو مگر ابن کلبی نے انکا وفد بن کے آنا نہین بیان کیا انھون نے صرف اسقدر لکھا ہو کہ یہ سو برس تک بنی حارث کے سردار رہے۔ یحیی بن سعید کی اولاد مین انھین کی نسل کی وجہ سے غصہ (یعنی گلے مین گلٹی) پیدا ہو گیا تھا ہان ابن کلبی نے انکے بیٹے قیس بن حصین کا صحابی ہونا بیان کیا ہو وہ عنقریب اپنے مقام مین ذکر کیا جائیگا۔

(سیدنا) ذوقرنات (رضی اللہ عنہ)

انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو۔ انسے یونس بن میسرہ بن حلبس نے کچھ مقطوع حدیثین روایت کی ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ذوالکلاع (رضی اللہ عنہ)

انکا نام اسیفع بن ناکور ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ایفع اور بعض لوگ کہتے ہین سمیفع۔ یہ حمیری ہین کنیت انکی ابو شرحبیل ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو شراحیل۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسلام لے آئے تھے۔ ابن لہیعہ نے

کعب بن علقمہ سے انھون نے حسان بن کلیب حمیری سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مینے ذو الکلاع حمیری سے سنا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ترک کو نہ چھیڑو جب تک وہ تمہین نہ چھیڑین - یہ اپنی قوم مین رئیس تھے انکی اطاعت کی جاتی تھی - انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسود عنسی کے قتل مین مدد دینے کے لیے لکھا تھا اور جریر بن عبد اللہ بجلی کو اور بقول بعض جابر بن عبد اللہ کو قاصد بنا کے بھیجا تھا مگر صحیح پہلا قول ہی ذی عمرو کے نام مین یہ قصہ گذر چکا ہی - پھر ذو الکلاع شام کی طرف چلے گئے اور وہین مقیم تھے جب فتنہ کا زمانہ آیا تو جنگ صفین کا سامان انھین نے کیا (یہ حضرت معاویہ کی طرف تھے) اسی جنگ مین یہ شہید ہوے - بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ حضرت معاویہ انکے مقتول ہونے سے بہت خوش ہوے اس وجہ سے کہ ذو الکلاع کو جب یہ خبر ملی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار بن یاسر کے حق مین فرمایا ہو کہ انکو باغی گروہ قتل کریگا (اور عمار حضرت علی کی طرف تھے) تو انھون نے حضرت معاویہ اور عمرو بن عاص سے کہا کہ ہم علی اور عمار سے کس طرح لڑ سکتے ہین تو ان لوگون نے انکو یہ جواب دیا کہ حضرت عمار ہماری ہی طرف آجائینگے اور وہ ہماری طرف سے لڑینگے - پھر جب ذو الکلاع شہید ہوگئے اور انکے بعد عمار شہید ہوے تو حضرت معاویہ نے کہا کہ اگر ذو الکلاع زندہ ہوتے (اور انکے سامنے عمار شہید ہوتے) تو یہ نصف لوگون کو لیکر حضرت علی کی طرف چلے جاتے اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ ذو الکلاع نے حضرت معاویہ سے اسوجہ سے اختلاف کیا تھا کہ انکے نزدیک ثابت ہوگیا تھا کہ حضرت علی حضرت عثمان کے خون سے بالکل بری ہین - ابو عمر نے کہا ہو مین ذو الکلاع کو صحابی نہین جانتا پس وہ حضرت کی حیات مین اسلام لاچکے تھے اور آپکے متبع تھے - مجھے انکی کوئی روایت معلوم نہین سوا اسکے جو عمرو سے اور عوف ابن مالک سے انھون نے روایت کی ہو - جب ذو الکلاع مقتول ہوے تو انکے بیٹے شرحبیل نے اشعث بن قیس کے پاس آدمی بھیجا اور اپنے والد کی لاش مانگی اشعث نے کہا مین خوف کرتا ہون کہ امیر المومنین مجھے بدگمان ہوجائینگے لہذا تم سعید بن قیس ہمدانی کے پاس جاؤ وہ لشکر کے داہنی جانب مین ہین حضرت معاویہ نے اہل شام کو حضرت علی کے لشکر مین داخل ہونے سے منع کر دیا تھا تاکہ کچھ فساد نہ پیدا ہو پس ذو الکلاع کے بیٹے حضرت معاویہ کے پاس گئے اور ان سے حضرت علی کے لشکر مین سعید بن قیس کے پاس جانیکی اجازت مانگی حضرت معاویہ نے اجازت دیدی پس وہ سعید کے پاس گئے سعید نے انکو اجازت دی کہ اپنے باپ کی لاش لے جائین چنانچہ یہ لے آئے - ذو الکلاع کو اشتر نخعی نے قتل کیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حریث بن جابر نے ابو میسرہ یعنے عمرو بن شرحبیل ہمدانی سے مروی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ذو الکلاع کو خواب مین دیکھا بہت سفید کپڑے پہنے ہوے باغ کی روش پر کھڑے تھے مینے کہا کہ تم تو آپس مین ایک دوسرے سے لڑے تھے ان لوگون نے کہا ہان مگر ہمنے اللہ کو

بہت وسیع المغفرت پایا میں نے پوچھا کہ اہل نہروان یعنے خوارج کا کیا حال ہی تو مجھسے کہا گیا کہ وہ بڑی مصیبت میں ہین
ذوالکلاع نے چار ہزار گھرانے (غلامون کے) آزاد کیے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ دس ہزار۔ واللہ اعلم۔
انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ذُوالّلحیہ (رضی اللہ عنہ)

کلابی۔ نام انکا شریح بن عامر بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہی۔ صحابی ہین۔
ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن معین نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوعبیدہ یعنے حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالعزیز بن مسلم نے یزید بن ابی منصور سے
انھون نے ذواللحیہ کلابی سے روایت کرکے خبر دی کہ انھون نے کہا یا رسول اللہ ہم اس حدیث مین عمل کر رہے ہین
کہ نئی باتین ہوا کرتی ہین یا اس حالت مین کہ تمام باتین (روز ازل مین) لکھی جا چکی ہین آپنے فرمایا اس حالت مین کہ
لکھی جا چکی ہین انھون نے کہا پھر ہم اب کس لیے عمل کرین آپنے فرمایا عمل کرو اس لیے کہ ہر شخص اسی چیز کی توفیق پاتا
ہی جس لیے وہ پیدا کیا گیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ذوالّلسانین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام مولہ بن کثیف ہی بسبب فصیح ہونے کے انکو ذواللسانین کہتے تھے (ذواللسانین کے معنی دو زبان والے) یہ
عبدان کا قول ہی انکا تذکرہ میم کی ردیف مین کیا گیا ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ذومخبر (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو ذومخمر کہتے ہین اوزاعی کے نزدیک انکا نام مخمر ہی۔ بھتیجے ہین نجاشی شاہ حبش کے۔ انکا شمار اہل شام مین ہی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ انسے ابوحی موذن نے اور جبیر بن نفیر نے اور عباس بن عبدالرحمن نے
اور ابوالزاہریہ نے اور عمرو بن عبداللہ حضرمی نے روایت کی ہی۔ جریر بن عثمان نے راشد بن سعد مقرابی سے انھون نے
ابوحی موذن سے انھون نے ذی مخمر سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ معاملہ (خلافت کا)
قبیلۂ حمیر مین تھا مگر اب اللہ نے اُسکو قریش مین قائم کر دیا ہی۔ ذومخمر اُن لوگون مین سے تھے جو حبش سے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے یہ بہتر۷۲ آدمی تھے۔ ذومخمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا اختیار کیا تھا وہ
آپکی خدمت کیا کرتے تھے اسی وجہ سے بعض لوگون نے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامون مین شمار کیا ہی۔ ہمین ابواحمد
عبدالوہاب بن علی ابن صوفی نے اپنی سند سے ابوداؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبید بن ابی الوزیر نے بیان کیا

وہ کہتے تھے ہمیں بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جریز بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن صبح نے ذی مخبر حبشی* سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے روایت کرکے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہلکا سا) وضو کیا جس سے مٹی بھی نہیں بھیگی (یعنی بہت کیچڑ نہیں ہوئی) پھر آپنے بلال کو حکم دیا انھوں نے اذان کہی بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر دو رکعت نماز اطمینان کے ساتھ پڑھی آپنے حضرت بلال سے فرمایا کہ نماز کو قائم کر دبعد اسکے آپنے نماز پڑھائی کسی قسم کی عجلت آپکو نہ تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ذو مران (رضی اللہ عنہ)

انکا نام عمیر ہمدانی ہو۔ مجالد نے شعبی سے انھوں نے عامر بن شہر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران کو اور قبیلہ ہمدان کے اُن لوگوں کو جو مسلمان ہوگئے تھے خط لکھا تھا جسکی ابتدا اسلام علیکم سے تھی پھر انھوں نے پورا مضمون خط کا بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو اور سب لوگوں نے انکا ذکر عین کی ردیف میں لکھا ہو۔

(سیدنا) ذو مناخب (رضی اللہ عنہ)

ابن مندہ نے اپنی سند سے وحشی بن حرب بن وحشی تک روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بہتر آدمی حبش کے آئے تھے منجملہ اُنکے ذو مخبر اور ذو مہدم اور ذو مناخب اور ذو دجن بھی تھے حضرت نے انسے فرمایا کہ تم لوگ اپنا نسب بیان کرو اسکے بعد انھوں نے پوری حدیث بیان کی ان سب لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی تھی۔ انکا شمار اہل حبش میں ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو اور انھوں نے انکا نام مناحب لکھا ہو اور ابو نعیم نے بھی انکا ذکر لکھا ہو اور انھوں نے منادح لکھا ہو یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) ذو منادح (رضی اللہ عنہ)

حبش سے جو بہتر آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے انہیں ذو مہدم اور ذو منادح بھی تھے۔ یہ ابو نعیم کا قول ہو اور ابن مندہ نے انکا نام ذو مناحب لکھا ہو یہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) ذو مہدم (رضی اللہ عنہ)

او پر بیان ہو چکا ہو کہ حبش سے جو لوگ آئے تھے انہیں ذو مہدم اور ذو مخبر اور ذو جدن وغیرہم بھی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ تم لوگ اپنا نسب بیان کرو تو ذو مہدم نے کہا سہ

علی عہد ذی القرنین کانت سیوفنا [١] ... صواد مہم یفلقن الحدید المذکرا ... وہو دا بنا سید الناس کلہم

[١] ترجمہ ذو القرنین کے زمانے میں ہماری تلواریں بہتر تھیں کہ سخت لوہے کو کاٹ ڈالتی تھیں ... [illegible] ... وہ سب لوگوں کے ... [illegible]

وفی زمن الاحقاف عزا و مفخر ا   لمن کان یعمی عن ابیہ فانما   وجدنا ابانا العذ علی الملذ کرا[1]

یہ سب لوگ صحابی تھے سرزمین حبش مین رہتے تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ذوالیدین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام خرباق تھا قبیلہ بنی سلیم سے تھے ناحیہ مدینہ مین مقام ذی جلشب مین رہتے تھے یہ ذوالشمالین نہین ہین ذوالشمالین خزاعی تھے بنی زہرہ کے حلیف تھے بدر کے دن شہید ہوے تھے ہمنے انکا ذکر لکھا ہو اور ذوالیدین زندہ رہے یہانتک کہ انسے متاخرین تابعین نے روایت کی ہو حضرت ابوہریرہ اسوقت موجود تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مین سہو ہو گیا تھا اور ذوالیدین نے عرض کیا تھا کہ نماز مین قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے حضرت ابوہریرہ سے بسند صحیح مروی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین نماز پڑھائی اور ہم اس حالت مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز ظہر یا عصر کی پڑھائی تو ذوالیدین نے آپ سے عرض کیا الی آخر الحدیث اور حضرت ابوہریرہ خیبر کے سال بدر کے بہت دنون بعد اسلام لائے ذوالشمالین اسوقت نہ تھے زہری باوجود عالم مغازی ہونے کے یہ کہتے ہین کہ یہ وہی ذوالشمالین ہین جو بدر مین شہید ہو گئے تھے اور یہ کہ ذوالشمالین کا قصہ بدر سے پہلے کا ہو بدر کے بعد تو تمام امور منضبط ہو گئے تھے۔ ہمین ابویاسر عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین معدی بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعیب بن مطیر نے اپنے والد مطیر سے روایت کر کے خبر دی اور مطیر اسوقت موجود تھے انکے بات کی تصدیق کرتے تھے شعیب نے کہا کہ اے باپ تمنے مجھسے بیان کیا تھا کہ ذوالیدین نے تمکو ذی خشب کا پتہ دیا تھا اور تمسے بیان کیا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور دو رکعت کے بعد آپنے نماز کو ختم کر دیا پھر جلد باز لوگ چلے گئے اور یہ کہنے لگے کہ نماز مین قصر ہو گیا مگر ابوبکر و عمر آپکے ہمراہ رہے اور ذوالیدین آپکے پاس پہونچے اور انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا نماز مین قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے ہین حضرت نے فرمایا نہ نماز مین قصر ہوا ہو اور نہ مین بھولا ہون بعد اسکے آپ ابوبکر و عمر کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ ذوالیدین کیا کہتے ہین ان دونون نے کہا کہ یا رسول اللہ سچ کہتے ہین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ آئے اور سب لوگ جمع ہوے پھر آپنے دو رکعت نماز اور پڑھی بعد اسکے سجدۂ سہو[2] کیا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ ذوالیدین وہ ذوالشمالین نہین ہین جو بدر مین مقتول

---

[1] اور زمانہ احقاف مین صاحب عزت و فخر تھے جو شخص اپنے باپ دادا کو چھپالے (وہ چھپالے) ہمنے تو اپنے باپ کو صاحب تدبیر اور بہادر پایا ۱۲

[2] حنفیہ کے نزدیک ایسی حالت مین جبکہ بعد سلام کے باتین کر چکا ہو سجدۂ سہو کافی نہین نماز کا اعادہ کرنا چاہیے یہ حدیث شروع اسلام کی ہو آخر مین منسوخ ہو گئی تھی ۱۲

ہوگئے تھے کیونکہ مطیر بہت بعد میں اسلام لائے ہیں انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ذو یزن (رضی اللہ عنہ)

نام انکا مالک بن مرارہ رہاوی۔ انکو زرعہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا بادشاہان حمیر کا خط لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے جب آپ تبوک سے لوٹے اور حارث بن عبد کلال اور نعمان اور بعض لوگ کہتے ہین رعین اور ہمدان کے اسلام کی خبر بھی لائے تھے اور یہ کہ ان لوگون نے شرک اور اہل شرک کو چھوڑ دیا ہی پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ذی یزن کے ہمراہ یہ تحریر لکھکے بھیجی تھی اما بعد فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد فقد وقع بنا رسولکم مقفلنا من ارض الروم فلقینا بالمدینۃ فبلغ ما ارسلتم وخبرنا قبلکم وانبانا باسلامکم وقتلکم المشرکین وان اللہ عز وجل قد ہداکم بہدایتہ ان اصلحتم واطعتم اللہ ورسولہ واقمتم الصلوۃ وآتیتم الزکوۃ واعطیتم من المغانم خمس اللہ تعالی وسہم نبیہ وصفیہ وذکر القصۃ بطولہا فی الزکوۃ وغیرہا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور اسکو عبدان سے نقل کیا ہی۔

(سیدنا) ذواب (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابو الفتح محمد بن حسین ازدی موصلی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ صحابی ہین حسن (بصری) نے انس بن مالک سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک شخص ذواب نامی کا گذر ہوا اور اسنے کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ حضرت انس کہتے تھے کہ ذواب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے جس طریقہ سے مجھے سلام کیا اس طرح آپ اپنے کسی صحابی پر نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ یہ بات مانع نہین ہی سلام توکئی درجہ ثواب لیکر لوٹتا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ذولہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوقلہ یمانی۔ حافظ ابو زکریا ابن مندہ نے انکا تذکرہ اپنے دادا ابو عبد اللہ پر استدراک کرنے کے لیے کیا ہے اور انھون نے اپنی سند سے ہدبہ بن خالد سے انھون نے حماد بن سلمہ سے انھون نے ثابت سے انھون نے حضرت انس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نے کچھ لوگ آئے جنمین ایک شخص ذولہ بن عوقلہ یمانی تھے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوگئے اور انھون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ سب لوگون سے زیادہ خلق اور خلقت مین

---

[۱] ترجمہ۔ امابعد مین اس اللہ کی تعریف کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود نہین ابعد اسکے واضح ہو کہ تمھارا قاصد ہمارے پاس پہونچا جسوقت ہم سرزمین روم (یعنی غزوہ تبوک) سے لوٹے وہ ہمین مدینہ مین ملا جو پیغام تمنے بھیجا تھا وہ اور تمھارے یہان کی خبرین کسنے ہمین پہونچائین اور تمھارے اسلام کی اور مشرکین کو قتل کرنیکی خبر بھی دی اور اللہ عزوجل نے اپنی ہدایت سے تمھین راہ دکھائی بشرطیکہ تم نیکوکاری کرو اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور غنیمت مین سے پانچوان حصہ اللہ کا اور اسکے برگزیدہ نبی کا دیتے رہو پھر آپنے مفصل حال زکوۃ کا تحریر فرمایا ۱۲

کون ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ذولہ ہین اور مجھے اسپر کچھ فخر نہین ذولہ نے عرض کیا کہ آپکے بعد سب سے افضل کون ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ذولہ آسمان نے سایہ نہین ڈالا اور زمین نے نہین گھیرا اور نہ عورتون نے جنا کسی ایسے شخص کو جو میرے بعد سب سے افضل ہو سوا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذولہ نے عرض کیا پھر کون آپنے فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ذولہ نے کہا پھر کون آپنے فرمایا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ذولہ نے کہا پھر کون آپنے فرمایا پھر علی بن ابی طالب اور انھون نے ایک حدیث طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن جراح کی فضیلت مین بھی ذکر کی اور یہ کہ جنت مین انکے لیے کیسے مدارج ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ذُوَیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ اسلمی۔ بھائی ہین اسماء کے۔ انکا ذکر خراش کے تذکرہ مین ہو چکا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) ذُوَیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حلحلہ۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ذویب بن قبیصہ ابو قبیصہ بن ذویب خزاعی اور بعض لوگ کہتے ہین ذویب بن حبیب بن حلحلہ بن عمرو بن کلیب بن اصرم بن عبداللہ بن قمیر بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ یہ عمرو بن ربیعہ لحی بن حارثہ بن عمرو خزاعی کعبی تھے ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ یہ ذویب بن حلحلہ ہین اور انھون نے مثل ابو عمر کے ذکر کیا ہو کہ انکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور رہتے تھے حضرت انھین کے ہمراہ قربانی کے جانور بھیجتے تھے اور انھین حکم دیتے تھے کہ جب انمین سے کوئی قبل اپنے مقام مین پہونچنے کے ہلاک ہونے لگے تو اسکو قربانی کردین اور لوگون کو اسکا گوشت دیدین۔ ہمین ابوالفرج بن محمود بن سعد اصفہانی نے اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابو غسان مسمعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدالاعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید نے قتادہ سے انھون نے سنان بن سلمہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ انسے ذویب ابو قبیصہ بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے ہمراہ قربانی کے جانور (مکہ) بھیجا کرتے تھے اور فرما دیتے تھے کہ اگر انمین سے کوئی قبل اپنے مقام پر پہونچنے کے ہلاک ہونے لگے تو تم اسکو قربانی کردو اور اسکے نعل کو اسکے خون مین سرخ کردو اور اسکے منہ پر بھی اسکا نشان کردو اور خود اسمین سے کچھ نہ کھاؤ اور نہ تمھارے ساتھ والون مین سے کوئی کھائے۔ یہ فتح مکہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے مقام قدید مین رہتے تھے مدینہ مین بھی انکا ایک گھر تھا۔ حضرت معاویہ کے زمانے تک زندہ رہے۔ ابن معین نے کہا ہو کہ ذویب باپ قبیصہ کے والد صحابی ہین اور انھون نے روایت بھی کی ہو۔ اور ابو حاتم رازی نے ذویب بن حبیب کو

ذویب بن حلحلہ کے علاوہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ ذویب بن حبیب خزاعی بنی مالک بن افصی کی اولاد میں سے ایک شخص تھے اسلم ابن افصی کے بھائی تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور انکے پاس رہتے تھے انسے ابن عباس نے روایت کی ہو اُسکے بعد انھون نے کہا ہو کہ ذویب بن حلحلہ بن عمرو خزاعی بنی قمیر میں سے ایک شخص ہین فتح مکہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یہ قبیصہ بن ذویب کے والد ہین انسے ابن عباس نے روایت کی ہو جس شخص نے ان ذویب کو دو آدمی بنادیا ہو وہ غلطی پر ہو حق وہی ہو جو ہمنے ذکر کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانورون کی بابت یہ بھی روایت کی گئی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ناجیہ خزاعی کے ساتھ بھیجا تھا انکا بھی تذکرہ انکے باب مین انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔

(سیدنا) ذویب (رضی اللہ عنہ)

ابن شعثن عنبری۔ کنیت انکی ابو رویح۔ بصرہ مین رہتے تھے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تین جہاد کیے تھے عقیلی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ انکے نام مین نون ہو اور ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ انکا نام ذویب بن شعثم میم کے ساتھ ہو انکا مشہور نام کلاح ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے آپنے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے کہا کلاح آپنے فرمایا کہ تمھارا نام ذویب ہو انکے گیسو دراز تھے۔ یہ بیٹے ہین شعثم بن قرط بن جناب بن حارث بن خزیمہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم تمیمی ثم عنبری انکی اولاد نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو۔ انسے انکے بیٹے رویح نے روایت کی ہو کہ حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ مین ایک غلام اولاد اسمعیل مین سے چاہتی ہون انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انتظار کرو کل قبیلۂ عنبر کی فی آئیگی چنانچہ جب قبیلۂ عنبر کی فی آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ انمین سے چار غلام صبیح اور ملیح لے لو اور انمین سے کسی کا سر نہ چھپاؤ پس بیٹے رویح کو لے لیا اور اپنے چچا کے بیٹے سمرہ کو اور اپنے چچا کے بیٹے رجب کو اور اپنے مامون کے بیٹے زبیب کو لے لیا بعد اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سرون پر ہاتھ پھیرا اور انکے لیے برکت کی دعا مانگی پھر فرمایا کہ اے عائشہ یہ لوگ اولاد اسمعیل سے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ذویب (رضی اللہ عنہ)

ابن کلیب بن ربیعہ خولانی۔ یہ سب سے پہلے شخص ہین جو اہل یمن مین سے اسلام لائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا تھا اسود عنسی نے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے کے جرم مین آگ مین ڈالدیا تھا مگر آگ نے کچھ بھی مضرت انکو نہ پہونچائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واقعہ اپنے اصحاب سے بیان فرمایا یہ شبیہ ہین ابراہیم خلیل صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حدیث کو ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو مگر ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ

ہین یہ نہین جانتا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو ہان ایک مرسل حدیث مین انکے اسلام کا ذکر کیا گیا ہو اور اس آزمایش کا جسمین اللہ نے انکو مبتلا فرمایا تھا - اسکو ابن لہیعہ نے روایت کیا ہو -

حرف الرای - باب الرای مع الف

(سیدنا) راشد (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیش - انکو احمد بن حنبل اور محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے صحابہ مین ذکر کیا ہو اور انکا شمار اہل شام مین ہو انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو - ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے محمد بن بکیر سے انھون نے سعید بن ابی عروبہ سے انھون نے قتادہ سے انھون نے مسلم بن یسار سے انھون نے ابو الاشعث صنعانی سے انھون نے راشد بن حبیش سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبادہ بن صامت کے پاس انکی بیماری مین عیادت کے لیے تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ سے) پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ میری امت مین شہید کون لوگ ہین سب لوگون نے سکوت کیا عبادہ نے کہا کہ مجھے تکیہ لگا کے بٹھا دو لوگون نے انکو بٹھا دیا تو عبادہ نے کہا کہ وہ شخص جو صبر کرے اور امیدوار ثواب ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس صورت مین تو میری امت مین شہدا بہت کم ہو جائینگے (سنو) قتل فی سبیل اللہ بھی شہادت ہو اور طاعون بھی شہادت ہو اور غرق بھی شہادت ہو اور پیٹ کا مرض بھی شہادت ہو اور نفاس بھی شہادت ہو اسکا بچہ اُسے جنت مین لیجائیگا اور اس حدیث مین ابو العوام خادم بیت المقدس نے اسقدر اور زیادہ روایت کیا ہو کہ جل جانا بھی شہادت ہو اور مرض سل بھی شہادت ہو - اس حدیث کو شیبان بن عبد الرحمن نے قتادہ سے روایت کیا ہو اور کہا ہو کہ وہ راشد سے وہ عبادہ سے روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ تابعی ہین شامی ہین -

(سیدنا) راشد (رضی اللہ عنہ)

ابن حفص اور بعض لوگ کہتے ہین ابن عبد ربہ سلمی - کنیت انکی ابو اثیلہ - مسلم بن حجاج نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو انکا نام پہلے ظالم تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام راشد رکھا - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے کہا غاوی بن ظالم حضرت نے فرمایا نہین تم راشد بن عبد اللہ ہو یہ بنی سلیم کے ایک بت کے خادم تھے جسکا نام سواع تھا - انسے انکی اولاد نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے وہ بت جسکا نام سواع تھا

معلّاۃ میں تھا اور انھوں نے اپنے اسلام کا اور اس بت کے توڑنے کا قصہ بیان کیا اور کہا کہ میرا نام ظالم تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام راشد رکھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا اور بتوں کی طرف اشارہ فرمایا اور وہ اپنے مُنھ کے بل اوندھے گر پڑے تو راشد نے ۔ اشعار کہے [۱]

قالت ہلم الی الحدیث فقلت لا یابی علیک اللہ والاسلام لو ما شہدت محمدا و قبیلہ

بالفتح حین تکسر الاصنام لرایت نور اللہ اضحی ساطعا والشرک یغشی وجہہ الاظلام

انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) راشد (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب بن عمرو۔ بنی غیلان بن عمرو بن دعمی بن ایاد سے ہیں ایادی ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بنکے آئے تھے انکا نام قرضاب تھا حضرت نے انکا نام راشد رکھا۔ یہ کلبی کا قول ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن بدیل بن ورقاء خزاعی۔ انکا نسب انکے والد کے ذکر میں گذر چکا ہو۔ بیر معونہ کے دن شہید ہوئے یہ اور انکے بھائی عبداللہ اور عبدالرحمن اور سلمہ سب صحابی ہیں۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس سے انھوں نے محمد بن اسحاق بن یسار سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے مغیرہ بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ ابن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن عمرو بن معنق لیموت کو اپنے چالیس صحابہ کے ہمراہ بھیجا تھا جنمیں ابن صمہ اور حرام بن ملحان اور عروہ بن اسماء بن صلت اور رافع بن بدیل بن ورقاء خزاعی بھی تھے اور انھوں نے انکے قتل کا پورا واقعہ بیان کیا ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہو اور ابونعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے انکے نام میں تصحیف کردی ہو صحیح نام انکا نافع ہو اسمیں کسی کا اختلاف نہیں ہو ابن رواحہ نے انھیں کے متعلق ایک شعر کہا ہو [۲]

رحم اللہ نافع بن بدیل رحمۃ المبتغی ثواب الجہاد

اسی پر تمام اصحاب مغازی و تاریخ کا اتفاق ہے۔ حق اس میں ابونعیم کی طرف ہے ابن مندہ کو اسمیں وہم ہو گیا ہے۔

---

[۱] ترجمہ میری معشوقہ نے کہا کہ آؤ باتیں کریں میں نے کہا نہیں ۔ اللہ اور اسلام اس سے انکار کرتے ہیں ۔ اگر تو محمد کو اور اُنکے اصحاب کو دیکھتی فتح مکہ میں جب انھوں نے بتوں کو توڑا تو یقیناً تو خدا کے نور کو روشن اور چمکنے والا دیکھتی ۔ اور شرک کو دیکھتی کہ اسکے چہرہ کو تاریکیاں چھپائے ہوئے ہیں ۱۲

[۲] ترجمہ۔ اللہ نافع بن بدیل پر رحمت کرے ۔ ایسی رحمت جو ثواب جہاد کے طلبگار پر ہوتی ہو ۱۲

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

مولی ہین بدیل بن ورقاء خزاعی کے صحابی ہین - ابن اسحاق نے کہا ہو کہ جب قبیلہ خزاعہ کے لوگ مکہ مین داخل ہوئے تو وہ سب بدیل بن ورقاء خزاعی اور انکے ایک غلام کے گھر مین جنکا نام رافع تھا پناہ گزین ہوے تھے - انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مجھے عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے خبر دی ہے -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر سلمی - انسے انکے بیٹے بشیر نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آگ ظاہر ہوگی جو لوگون کو میدان حشر کی طرف ہانک لیجائیگی وہ آگ وہان مضطرب ہوگی - انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوالبہی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے - انکا ذکر عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث مین ہو کہ رافع سعید بن عاص بن امیہ اور انکے شرکا کے غلام تھے ہر شخص نے انکو بقدر اپنے اپنے حصہ کے آزاد کر دیا سوا ایک آدمی کے پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اس سے سفارش کرانے کے لیے آئے چنانچہ اس شخص نے اپنا حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا اور آپنے انکو آزاد کر دیا اسی وجہ سے یہ کہا کرتے تھے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہون - ان رافع کی کنیت ابوالبہی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھوہارے کھائے تھے - انکا شمار اہل مصر مین ہو - بکر بن سوادہ نے اپنے ایک شیخ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے یہ بات رافع بن ثابت سے سنی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو ابونعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین سے اسمین وہم ہوگیا ہو صحیح نام انکا رُوَیفع بن ثابت ہو -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد ... انصاری ہین بدری ہین - عروہ بن زبیر نے انکو ان لوگون مین ذکر کیا ہو جو جنگ بدر مین شریک تھے - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوالجعد - سالم بن ابی الجعد اور انکے بھائیون کے والد ہین - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور لوگون نے

انکو کنیت کے باب مین ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حادی[سلہ] تھے انکا تذکرہ اسلم کے نام مین ہوچکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن سواد بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار واقدی نے انکے دادا کا نام سواد لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ بیٹے تھے عمارہ کے وہ بیٹے تھے اسود بن زید بن ثعلبہ کے۔ رافع بدر مین اور احد مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین انھون نے وفات پائی انکو زہری وغیرہ نے شرکاے بدر مین ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی۔ ابونعیم اور ابوعمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابن کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ رافع بن خدیج ابن رافع بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم انھون نے زید ثانی اور عمر کا نام بڑھا دیا ہے واللہ اعلم۔ کنیت انکی ابوعبد اللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہین ابوخدیج۔ انکی والدہ حلیمہ بنت عروہ بن مسعود بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ تھین انھون نے بدر مین جانے کے لیے اپنے آپکو پیش کیا تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کمسن ہونے کے سبب سے انکو واپس کر دیا تھا اور غزوۂ احد کے دن اجازت دیدی تھی پس یہ احد مین اور خندق مین اور اکثر مشاہد مین شریک ہوے احد کے دن ایک تیر اُنکے چنبر گردن مین لگ گیا تھا انھون نے تیر کو نکال لیا اور گانسی اُسکی رہگئی وہ تمام عمر نہین نکلی اسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مین تمھارے لیے شہادت دونگا۔ انکا زخم عبد الملک بن مروان زمانے مین کھل گیا پس ۷۴ھ مین بعمر ۸۶ سال انکی وفات ہوگئی۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے انسے منجملہ صحابہ کے ابن عمر اور محمود بن لبید سائب بن یزید اور اسید بن ظہیر نے اور منجملہ تابعین کے مجاہد اور عطا اور شعبی اور انکے پوتے عبایہ بن رفاعہ ابن رافع اور عمرہ بنت عبد الرحمن وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمین احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم اسمعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسلم محمد بن علی بن مہریزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مامون بن ہارون طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین

[سلہ] حادی حداء پڑھنے والے کو کہتے ہین۔ حالت سفر مین اونٹون کو تیز کرنے کے لیے کچھ اشعار شتربان پڑھا کرتے تھے اُسکو حداء کہتے ہین۔

ابو علی حسین بن عیسی بسطامی طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن نمیر اور یعلی بن عبید نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے انہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ فجر کی نماز روشنی پھیل جانے کے بعد پڑھا کرو اسمین زیادہ ثواب ہے اور ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن عیاش نے ابوحصین سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے رافع بن خدیج سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لیے نافع تھا جب ہم مین سے کسی کے پاس زمین ہوتی تھی تو وہ یہ کرتا تھا کہ اسکی کچھ پیداوار کے عوض مین یا روپیہ کے عوض مین کسی دوسرے کو دیدیتا تھا حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے کسی کے پاس زمین ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو مفت دیدے یا خود اسکی زراعت کرے - یہ حدیث اسی طرح روایت کی جاتی ہے جس طرح ہمنے ذکر کیا اور روایت کیا گیا ہے کہ رافع اپنے چچا سے اسکی روایت کرتے ہین اور نیز رافع سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ اپنے چچا ظہیر بن رافع سے روایت کرتے ہین - جب انکی وفات ہوئی تو حضرت ابن عمر ان کے جنازے مین گئے لوگون نے عصر کے بعد تک تاخیر کر دی تھی تو حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اپنے صاحب پر نماز پڑھ لو قبل اسکے کہ آفتاب غروب ہو - انکی اولاد مدینہ اور بغداد مین تھی زرد خضاب لگایا کرتے تھے اور موچھون کو منڈاتے تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق - انصاری خزرجی زرقی - ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہے اور جو حدیث کسب حجام کے بارے مین انسے مروی ہے اسکی اسناد مین غلطی ہے واللہ اعلم - ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب بغدادی نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ہاشم بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عکرمہ یعنے ابن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے طارق بن عبدالرحمن قرشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رافع بن رفاعہ مجلس انصار مین گئے اور کہا کہ ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چیز سے ممانعت فرمادی ہے جو ہمارے لیے آسان تھی ہمیں زمین کے کرایہ سے اور حجامت کی کمائی سے ممانعت کر دی ہے اور ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ اس قسم کی کمائی ہم اپنے مویشیون کو کھلا دین اور ہمیں لونڈی کی کمائی سے منع کر دیا ہے سوا اسکے جو وہ اپنے ہاتھ سے کام کر دے اور آپنے اپنی انگلی سے اشارہ کیا کہ جیسے روٹی پکا دینا یا کاتنا یا نقش بنانا واللہ اعلم -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن زید اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یزید بن کرز بن سکن بن زعورا بن عبد الاشہل انصاری اوسی اشہلی ابن اسحاق نے اور واقدی نے اور ابو معشر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ عبد اللہ بن عمارہ نے کہا ہے کہ بنی زعورا میں سکن نام کا کوئی شخص نہ تھا ہاں سکن نام کا امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل میں ایک شخص تھا۔ یہ رافع بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ ۳ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بدر مین سعید بن زید کے اونٹ پر سوار ہوکے گئے تھے۔ رافع کے نسب مین محمد بن اسحاق نے بھی ہشام ابن کلبی کی موافقت کی ہے۔ انکا ذکر رافع بن یزید کے نام مین بھی انشاء اللہ تعالی آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمسے محمد بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین بکر بن احمد شعرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن محمد بن عیسی بغدادی نے حمص مین خبر دی وہ کہتے تھے کہ رافع بن سعد انصاری نے محمد بن زیاد الہانی اور عبد الرحمن بن جبیر بن زہیر سے نقل کرکے حدیث بیان کی کنیت انکی ابو الحسن ہے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

غلام ہین سعد کے۔ مدینہ مین رہتے تھے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن علی بن شقیق نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ہمین ابو حمزہ نے عبد الکریم بن ابی المخارق سے انھون نے مسور بن مخرمہ سے انھون نے رافع غلام سعد سے روایت کرکے خبر دی کہ انھون نے اپنا ایک مکان اپنے ایک پڑوسی کو دکھلایا اور کہا کہ یہ مکان مین تمکو چار ہزار مین دیدونگا حالانکہ اسکے چھ ہزار مجھکو ملتے ہین کیونکہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ پڑوسی اپنے پڑوس کے مکان کا زیادہ حقدار ہے۔ ابو موسی نے کہا کہ مین رافع غلام سعد کو نہین جانتا اور مجھے خیال ہوتا ہے کہ شاید یہ حدیث وہی ہے جو ہمین بہت سندون سے سفیان بن عیینہ سے پہونچی ہے کہ انھون نے ابراہیم بن میسرہ سے انھون نے عمرو بن شرید سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے کہ مسور بن مخرمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ سعد بن ابی وقاص کے پاس چلو چنانچہ مین انکے ہمراہ چلا پس ابو رافع آئے اور انھون نے مسور سے کہا کہ تم

انکو یعنی سعد کو کیون کہنے کہ مجھسے میرا گھر جو اُنکے احاطہ کے اندر ہو مول لے لین اور مین چارسو دینار سے زیادہ انسے نلونگا یا انھون نے کہا کہ یکمشت لونگا یا کہا کہ بدفعات لونگا ابو رافع نے یہ بھی کہا کہ خدا کی قسم مین اس مکان کو پانچسو دینار نقد مین بھی نہ بیچتا اگر مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپ فرماتے تھے پروسی اپنے پروس والے مکان کا زیادہ حقدار ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان۔ کنیت انکی ابو الحکم۔ انصاری ہین اوسی ہین۔ عبد الحمید بن جعفر بن عبد الحکم بن رافع بن سنان کے جدامجد ہین۔ ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داؤد سجستانی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن موسی رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الحمید بن جعفر نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا رافع بن سنان انصاری سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہوگئے اور انکی بی بی نے اسلام سے انکار کیا اور اُسنے یہ چاہا کہ اپنی بیٹی کو (رافع سے) لے لے لہذا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ یارسول اللہ یہ میری بیٹی ہو اسکا دودھ چھوٹ چکا ہو اور رافع نے کہا یارسول اللہ یہ میری بیٹی ہو (مجھے ملنی چاہیے) پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع سے فرمایا کہ ایک طرف تم بیٹھ جاؤ اور عورت سے کہا کہ ایک طرف تو بیٹھ جا اور لڑکی کو آپنے دونون کے درمیان مین بٹھلایا پھر آپنے فرمایا کہ تم دونون اسکو بلاؤ چنانچہ دونون نے اسکو بلایا لڑکی ماں کیطرف جھکی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اسکو ہدایت کر پس وہ اپنے باپ کے پاس چلی گئی رافع نے اُسکو لے لیا اس حدیث کو ثوری نے اور حماد بن زید نے اور یزید بن زریع نے اور ابو عاصم نے اسی طرح روایت کیا ہو اور علی ابن غراب نے اور عیسی بن یونس نے عبد الحمید بن جعفر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا رافع سے روایت کیا ہو اور ہشیم نے عبد الحمید بن جعفر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مجھسے میرے دادا اور نیز اور کئی لوگون نے بیان کیا کہ ابو الحکم اسلام لائے تھے الخ اور اس حدیث کو عثمان بتی نے عبد الحمید بن جعفر سے انھون نے اپنے دادا خوط سے روایت کیا ہو خوط کا ذکر ہو چکا ہو یہ وہم ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن رافع بن عدی بن زید بن امیہ بن زید انصاری قواقلہ کے حلیف تھے۔ قواقلہ کہتے ہین غنم بن عوف ابن عمرو بن عوف بن خزرج کی اولاد کو اور غنم کو قوقل کہتے ہین۔ بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے اور احد اور اُسکے بعد کے مشاہد مین انکا شریک ہونا متفق علیہ ہو جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ احد میں شریک تھے۔ یہ اور انکے بھائی عبداللہ بن سہل حمراء الاسد کی طرف گئے تھے یہ دونوں زخمی ہو گئے تھے اور انکے پاس سواری بھی نہ تھی۔ غزوہ خندق میں شریک تھے اور عبداللہ اسی دن شہید ہوئے اور رافع کی وفات کا وقت معلوم نہیں ہوا یہ ابو عمر کا قول تھا اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ رافع بن زید انصاری ہیں اور بعض لوگ انکو ابن یزید کہتے ہیں اور انھوں نے موسی بن عقبہ سے انھوں نے ابن شہاب سے شرکائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان اوس کے قبیلہ بنی نبیت کی شاخ بنی عبد الاشہل سے رافع بن سہل کا نام بھی لکھا ہے جنکو بعض لوگ رافع بن یزید کہتے ہیں اور انھوں نے عروہ سے شرکائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان بنی زعورا بن عبد الاشہل سے رافع بن یزید کا نام نقل کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن ظہیر یا خضیر۔ اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے صحابہ میں رافع بن ظہیر یا رافع بن خضیر نام کا کوئی شخص نہیں ہے ہاں صحابہ میں ایک شخص ظہیر بن رافع ہیں جو رافع بن خدیج کے چچا تھے انکا تذکرہ انکے نام میں انشاء اللہ تعالی کیا جائیگا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث جسکی وجہ سے یہ وہم اور غلطی واقع ہوئی اسکو عبداللہ بن عمران نے عبد الحمید بن جعفر سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ مجھسے میرے والد نے رافع بن ظہیر یا ابن خضیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گئے اور انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے کرایہ دینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اسکو تم خود بو لو یا اُسے چھوڑ دو ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث رافع بن خدیج کی ہے میں نہیں سمجھتا کہ یہ غلطی کہاں سے ہو گئی کیونکہ یہ نام بھی صاف ہے اور ابن مندہ نے انس بن ظہیر انصاری کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع بن خدیج کو احد کے دن کمسن ہونے کے باعث سے نہیں لیا تو رافع ابن ظہیر بن رافع بن ظہیر بن رافع نے کہا کہ میرا بھتیجا تیر انداز ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اجازت دیدی یہ حدیث اگر صحیح ہو تو اس سے اس بات کی تائید ہوگی کہ یہ رافع صحابی ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن مخدج اور بعض لوگ انکو ابن مجدع کہتے ہیں ابن جذیم بن حارث بن نعیلہ بن طلیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی ضمری۔ یہ بھائی ہیں حکم بن عمرو غفاری کے اور قبیلہ غفار سے نہیں ہیں یہ دونوں بھائی ثعلبہ کے خاندان ہیں

جو غفاری کے بھائی تھے مگر یہ دونوں غفار کی طرف منسوب کیے گئے ہین - بصرہ مین رہتے تھے - ہمین عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طالب یعنی محمد بن محمد بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن یحیی بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عاصم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی الحکم غفاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے دادا نے رافع بن عمرو غفاری سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین بچہ تھا انصار کے درختون پر ڈھیلے پھیکا کرتا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی کہ یہان ایک لڑکا ہو وہ چھوہارے کے درختون پر ڈھیلے پھیکا کرتا ہو پس لوگ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے آپنے فرمایا کہ اے لڑکے تو درختون پر ڈھیلے کیون پھیکتا ہو مینے کہا چھوہارے کھانے کے لیے آپنے فرمایا ڈھیلے نہ پھیکا کرو درخت کے نیچے جو گرے ہون انکو کھا لیا کرو پھر آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ اسکا پیٹ بھر دے - انسے عبد اللہ بن صامت نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میری امت مین کچھ لوگ ایسے ہونگے جو قرآن کی تلاوت کرینگے مگر قرآن انکے حلقوم کے نیچے نہ اتریگا وہ دین سے اس طرح نکل جائینگے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہو الی آخر الحدیث

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ہلال مزنی - یہ اور انکے بھائی عائذ بن عمرو مزنی دونون صحابی ہین دونون بصرہ مین رہتے تھے - ان رافع سے عمرو بن سلیم مزنی نے اور ہلال بن عامر مزنی نے روایت کی ہو - ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ رافع بن عمرو بن عویم بن زید بن رواحہ بن زید بن عدی مزنی انسے عمرو بن سلیم نے اور ہلال بن عامر نے روایت کی ہو انکا شمار اہل بصرہ مین ہو - ہلال بن عامر کوفی نے رافع بن عمرو سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے قربانی کے دن ایک سفید خچر پر یا اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ پڑھا جبکہ دن چڑھ گیا تھا اور لوگ کچھ کھڑے تھے کچھ بیٹھے تھے مینے اپنا ہاتھ اپنے والد کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور مین لوگون کو چیرتا ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اور مینے اپنا ہاتھ آپکی جوتی اور پیر کے درمیان مین رکھدیا آپنے فرمایا کہ (کیا) رافع (تم ہو) ابتک مجھے اپنے ہاتھ مین آپکے پیرون کی ٹھنڈک محسوس ہو رہی ہو (یعنی وہ کیفیت ابتک میرے پیش نظر ہی) ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی قطان نے مشمعل یعنی ابن عمرو اسیدی سے انھون نے عمرو بن سلیم مزنی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے رافع بن عمرو مزنی کو یہ کہتے ہوے سنا کہ مینے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور مین اسوقت مین بچہ تھا کہ آپ فرماتے تھے عجوہ اور شجرہ جنت کے درختون مین سے ہین اس حدیث کو ابن مہدی اور عبد الصمد نے مشمعل سے اسی طرح روایت کیا ہی مگر عبد الصمد نے اپنی حدیث مین کہا ہو کہ عجوہ اور صخرہ یا عجوہ اور شجرہ جنت کے درختون مین سے ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر - انکا شمار اہل شام مین ہی - ابراہیم بن عیلہ نے ابو الزاہریہ یعنی جدیر بن کعب سے انھون نے رافع بن عمیر سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے داؤد علیہ السلام کو حکم دیا کہ میرے لیے زمین مین ایک گھر بناؤ مگر داؤد قبل اس گھر کے جسکا حکم انھین دیا گیا تھا ایک گھر اپنے لیے بنالیا پس اللہ نے انپر وحی بھیجی کہ اے داؤد تمنے اپنا گھر میرے گھر سے پہلے بنالیا حضرت داؤد نے کہا ہان اے میرے پروردگار تو نے ایسا ہی فرمایا تھا اُس قصہ مین جو تو نے ایک بادشاہ کا ذکر کیا تھا بعد اُسکے انھون نے مسجد کی تعمیر شروع کی جب قنات کی دیوار پوری ہوچکی تو دو تہائی اُسکی گرگئین انھون نے اللہ عزوجل سے اسکی شکایت کی اللہ نے فرمایا یہ نہین ہوسکتا کہ تم میرا گھر بناؤ حضرت داؤد نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار یہ کیون اللہ نے فرمایا اس لیے کہ تمھارے ہاتھ سے خون بہت ہوے ہین حضرت داؤد نے کہا کہ اے میرے پروردگار کیا وہ خون تیری محبت مین اور تیری مرضی کے موافق نہین ہے اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہان مگر وہ (مقتولین) بھی میرے بندے ہین اور مجھے اُنپر بھی رحم آتا ہی پس یہ بات حضرت داؤد علیہ السلام پر بہت شاق گذری پس اللہ نے انپر وحی بھیجی کہ تم رنجیدہ نہو مین اس گھر کی عمارت تمھارے بیٹے سلیمان کے ہاتھ پر پوری کرونگا جب داؤد علیہ السلام کی وفات ہوگئی تو سلیمان علیہ السلام نے اس گھر کی تعمیر شروع کی جب اُسکی عمارت تمام ہوگئی تو انھون نے قربانیان کین اور تمام بنی اسرائیل کو جمع کیا اللہ نے انپر وحی بھیجی کہ مین تمھاری خوشی اپنے گھر کے بننے سے دیکھ رہا ہون پس اب تم مجھسے (جو چاہو) مانگو مین تمھین دونگا سلیمان علیہ السلام نے کہا مین تجھسے تین باتین مانگتا ہون ایسا حکم (مجھے سکھادے) جو تیرے حکم کے موافق ہوا کرے اور ایسی سلطنت (مجھے دے) جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے اور جو شخص اس گھر مین صرف نماز پڑھنے کے لیے آئے وہ اپنے گناہون سے اس طرح نکل جائے جیسے اُس دن تھا جبکہ اسکی مان نے اُسکو جنا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو باتین تو انکو دیدی گئین اور مین امید کرتا ہون کہ تیسری بات بھی انکی منظور ہوئی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیرہ - اور بعض لوگ انکو رافع بن عمرو بھی کہتے ہین یہ رافع بیٹے ہین ابو رافع طائی کے ابن کلبی نے انکا نسب بیان

کیا ہو اور کہا ہو کہ رافع بن عمیرہ بن جابر بن حارثہ بن عمرو - عمرو کا نام عدرجان بن مخضب بن حرمز بن لبید بن سنبس بن معاویہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طی طائی سنبسی - کنیت انکی ابو الحسن جب حضرت خالد بن ولید عراق سے شام گئے تھے تو انکے راہبر یہی تھے خشکی مین انکو پانچ دن مین یہ مسافت قطع کرادی تھی انھین کے حق مین یہ اشعار کہے تھے

اشعار

لله در رافع انی اہتدی ۔۔۔ فوز من قراقر الی السری[۵۱]

خمسا اذا ما سارہا الجیش بکی ۔۔۔ ما سارہا من قبلہ انس یری

قبیلۂ طی کے لوگون نے کہا ہے کہ یہی ہین جنسے بھیڑیے نے گفتگو کی تھی - یہ زمانہ جاہلیت مین ٹھگ تھے بھیڑیے نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی ہدایت کی تھی ابن اسحاق نے کہا ہو کہ رافع بن عمیرہ طائی کی نسبت قبیلۂ طی کے لوگون کا قول ہو کہ یہی ہین جنسے بھیڑیے نے گفتگو کی تھی یہ اپنی بکریان چرا رہے تھے بھیڑیے نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہدایت کی رافع نے اسکے متعلق یہ اشعار کہے تھے

اشعار

رعیت الضان احمیہا بکلبی[۵۲] ۔۔۔ من اللصت الخفی وکل ذئب

ولما ان سمعت الذئب نادی ۔۔۔ یبشرنی باحمد من قریب

سعیت الیہ قد شمرت ثوبی ۔۔۔ علی الساقین قاصدہ الرکیب

فالفیت النبی یقول قولا ۔۔۔ صدوقا لیس بالقول الکذوب

فبشرنی بقول الحق حتے ۔۔۔ تبینت الشریعۃ للمنیب

وابصرت الضیاء یضیئ حولی ۔۔۔ امامی ان سعیت ومن جنوبی

یہ رافع غزوۂ ذات السلاسل مین شریک تھے اور اسمین حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ رہے اور انکا قصہ مشہور ہو سنہ ۲۳ھ مین حضرت عمر بن خطاب سے پہلے انکی وفات ہوئی - انسے طارق بن شہاب نے اور شعبی نے روایت کی ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عنترہ - ابو موسی نے کہا ہو کہ ابو عبد اللہ یعنے ابن مندہ نے انکا تذکرہ تاریخ مین لکھا ہو اور معرفۃ الصحابہ مین نہین لکھا ہے

---

[۵۱] ترجمہ اللہ رافع کو ثواب دے کہ انھون نے کس طرح رہبری کی ۔ قراقر سے سری تک لیگئے ۔ پانچ دن مین کہ اگر اس راہ سے لشکر جاتے تو رونے لگے ۔ انسے پہلے کوئی آدمی اس راہ سے نہین گیا ۔ ۱۲

[۵۲] ترجمہ مین اپنی بکریان چراسکتا تھا کتے کے ذریعہ سے انکی حفاظت کرتا تھا ہر ٹھگ اور بھیڑیے سے ۔ جب مینے بھیڑیے کو سنا کہ اس نے آواز دی ۔ اور مجھے احمد کی بشارت سنائی کہ وہ یہان سے قریب ہین ۔ پس مین آپ کے پاس بڑی مستعدی سے سوار ہو کر گیا ۔ مینے نبی کو اس حال مین پایا کہ وہ بہت سچی بات کہتے ہین جو جھوٹی نہین ہوتی ۔ مجھے انھون نے سچی بشارت دی ۔ یہانتک کہ اس طلبگار پر شریعت کھل گئی ۔ اور مینے روشنی کو اپنے گرد دیکھا ۔ اور جب مین چلتا ہون تو میرے آگے اور میرے پہلو مین ہوتی ہے ۔ ۱۲

مین کہتا ہون شاید ابن مندہ نے انکا تذکرہ رافع بن عنجرہ کے تذکرہ مین لکہا ہی کیونکہ انہون نے رافع بن عنجرہ کے تذکرہ مین کہا ہی کہ بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام رافع بن عنترہ ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عنجرہ بعض لوگ انکو عنجدہ کہتے ہین۔ انصاری ہین اوسی ہین بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف ابن مالک بن اوس سے ہین۔ بدر مین اور احد مین اور خندق مین شریک تھے۔ عنجرہ انکی والدہ کا نام تہا یہ ابن ہشام اور ابن اسحاق کا قول ہی اور انکے والد کا نام عبد الحارث ہی اور ابو معشر نے کہا ہی کہ انکا نام عامر بن عنجدہ ہی اور بعض لوگ کہتے ہین رافع بن عنترہ ابن اسحاق نے انکا نام اسی طرح لکہا ہی اور کہا ہی کہ انہون نے کوئی اولاد نہین چہوڑی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکہا ہی۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

غزیہ بن عمرو کے غلام تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکہا ہی۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

قرظی۔ عبد الملک بن عمیر نے رافع قرظی سے جو بنی زنباع شاخ بنی قریظہ کے ایک شخص تھے روایت کی ہی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اور حضرت نے انہین ایک تحریر بھی لکہدی تھی کہ انکو کوئی شخص ضرر نہ پہونچانے سوا اسکے کہ یہ خود اپنے آپکو ضرر پہونچالین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکہا ہی۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی زرقی کنیت انکی ابو مالک ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ کنیت انکی ابو رفاعہ ہی۔ سردار تھے عقبی ہین یعنے بیعت عقبہ اولی و ثانیہ مین شریک تھے بدری ہین بنی زریق کے سردار تھے۔ موسی بن عقبہ نے کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے مگر ابن اسحاق نے شرکائے بدر مین انکو ذکر نہین کیا ہان انکے دونون بیٹون رفاعہ اور خلاد کو ذکر کیا ہی لیکن وہ دونوں بدری نہ تھے اور سعد بن عبد الحمید بن جعفر نے کہا ہی کہ رافع بن مالک چہہ[1] سردارون مین بھی تھے اور بارہ مین بھی تھے اور ستر مین بھی تھے احد کے دن شہید ہوئے اور ابو عمر نے کہا ہی کہ چہہ سردار تو سب کے سب قتل کر دیے گئے تھے۔ یہ رافع اور معاذ بن عفرا قبیلۂ خزرج مین سب سے پہلے اسلام لائے تھے یہ ابو نعیم کا قول ہی اور انہون نے کہا ہی کہ ابن اسحاق نے

---

[1] مطلب یہ ہی کہ تین مرتبہ جسقدر انصار بیعت کو آئے یہ ان سب مین سے تھے ۱۲

بیان کیا ہی کہ رافع سب سے پہلے شخص ہین جو سورۂ یوسف لے کے مدینہ آئے تھے۔ انسے انکے بیٹے رفاعہ بن رافع نے روایت کی ہو کہ جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انھون نے پوچھا کہ یارسول اللہ آپ لوگون مین اہل بدر کا کیا مرتبہ ہی حضرت نے فرمایا وہ ہماری امت کے بزرگ لوگون مین ہین جبریل نے کہا اسی طرح جو فرشتے بدر مین شریک تھے (انکا مرتبہ ہم مین ہی) ہمین ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے شیوخ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قبیلۂ خزرج کے چھہ انصار سے مکہ مین ملاقات ہوئی اور وہ لوگ آپکے ہمراہ بیٹھے تو آپنے انھین اللہ عزوجل کی طرف بلایا اور انپر اسلام کو پیش کیا اور انھین قرآن پڑھکے سنایا اور انھین نصیحت کی وہ کہتے تھے کہ ان لوگون مین زریق بن عامر کے خاندان سے رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو ابن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن ثعلبہ بھی تھے جب یہ لوگ مدینہ مین لوٹ کر آئے تو انھون نے اپنی قوم سے اسلام کا ذکر کیا اور انھین اسلام کی ترغیب دی پس اسلام انمین شائع ہوا کوئی گھر انصار کے گھرون مین سے ایسا نہ تھا جسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہوتا ہو یہانتک کہ آیندہ سال موسم حج مین انصار مین سے بارہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام عقبہ مین (اسی کا نام عقبۂ اولی ہی) ملے اور انھون نے آپسے عورتون کی ایسی[1] بیعت کی یہ واقعہ فرضیت جہاد سے پہلے کا ہی اسکے بعد عقبۂ ثانیہ ہوا اسمین ستر انصار تھے ان سب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حبش اور روم (غرض تمام کفار) سے جہاد کرنے پر بیعت کی حضرت نے ان سب لوگون سے اپنے پروردگار کے عہد لیے اور انسے وعدہ کیا کہ اگر وہ ان عہدون کو پورا کرینگے تو انھین جنت ملے گی ان لوگون کے سردار رافع بن مالک تھے بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر گئے تھے اور آپکے ساتھ مکہ مین رہتے تھے جب سورۂ طہ نازل ہوئی تو اسکو انھون نے لکھا اور اسکو لیکر مدینہ آئے اور بنی زریق کو پڑھکر سنایا یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو کہ رافع غزوۂ بدر مین شریک تھے اور ابو عمر نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو کہ رافع غزوۂ بدر مین شریک تھے اور ابو عمر نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو کہ وہ غزوۂ بدر مین نہ تھے اسمین شک نہین کہ ابو عمر نے بواسطہ مغازی بکائی یا سلمہ بن فضل کے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو اور ان دونون کی روایت مین ابن اسحاق نے انکا ذکر شرکائے بدر مین نہین کیا اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو۔ ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے خبر دی کہ انصار کے خاندان بنی عجلان بن عمرو

[1] یعنی بیعت مین عورتون سے جو اقرار لیے جاتے ہین کہ شرک نکرنا زنا نکرنا وغیرہ وغیرہ اسی قسم کے اقرار انسے بھی لیے گئے ۱۲

ابن عامر بن زریق سے رافع بن مالک بن عجلان غزوہ بدر میں شریک تھے اور انکے علاوہ اور لوگون کا بھی ذکر کیا ہو واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ رفاعہ بن رافع کے والد ہین۔ کنیت انکی ابو مالک ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے ابوحفص بن شاہین سے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہو اور انھون نے سعید بن عبدالحمید بن جعفر انصاری سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رافع بن مالک ان چھ سردارون مین بھی تھے اور بارہ سردارون مین بھی تھے اور ستر سردارون مین سے بھی تھے یہ بھی اور معاذ بن عفراء بھی اور محمد بن یزید نے اپنے راویون سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ رافع بن مالک بارہ سردارون مین سے تھے اور اُن ستر آدمیون مین سے بھی تھے جو بیعت عقبہ مین شریک ہوے تھے غزوہ بدر مین شریک نہ تھے ہان انکے دونون بیٹے رفاعہ اور خلاد شریک تھے۔ ابوجعفر نے اپنی سند سے محمد بن سعد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رافع بن مالک زرقی جنکی کنیت ابو مالک ہو عقبی تھے سردار تھے احد کے دن شہید ہوے انسے کوئی روایت محفوظ نہین۔ مین کہتا ہون کہ ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو یہ رافع بن مالک وہی ہین جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا مین نہین جانتا کہ ابن مندہ پر یہ بات کیونکر مشتبہ ہوئی شاید انھون نے اس تذکرہ مین دیکھا کہ وہ بدر مین شریک نہ تھے انھون نے انکو دو سمجھ لیا ہو علما نے اس قسم کی باتون مین بہت اختلاف کیا ہو بلکہ ایک ہی شخص کے بارے مین ایک ہی عالم سے مختلف اقوال منقول ہین منجملہ انکے رافع بن مالک کی بھی یہی حالت ہو بعض راوی ابن اسحاق سے نقل کرتے ہین کہ بدر مین شریک تھے اور بعض نے نہین نقل کیا اور جسقدر باتین ابوموسی نے اس تذکرہ مین لکھی ہین کہ چھ سردارون مین ہین اور بارہ سردارون مین ہین اور ستر سردارون مین ہین اور یہ کہ یہ زرقی ہین اور نقیب ہین یہ سب باتین پہلے تذکرہ مین گذر چکین اور یہ دونون ایک ہین اسمین کچھ شبہ نہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن معلی بن لوذان بن حارثہ بن عدی بن زید بن ثعلبہ بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم ابن خزرج ابوعمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ہشام کلبی نے کہا ہو کہ لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی ابن مالک بن زید مناہ بن حبیب۔ پھر دونون اس بات پر متفق ہین کہ یہ بدر مین شریک تھے اور اسی دن شہید ہوے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے قتل کیا تھا اور موسی بن عقبہ نے کہا ہو کہ رافع بن معلی اور انکے بھائی ہلال بن معلی بدر مین شریک تھے یہ ابوعمر کا قول ہو اور ابونعیم نے کہا ہو کہ ابن اسحاق نے اور عروہ نے شہداے بدر کے نامون مین رافع بن معلی بن لوذان انصار کے خاندان بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے لکھا ہو اور ابن شہاب زہری نے

شہدائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی زریق سے رافع بن معلی کا نام لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انکا نام ابوسعید بن معلی ہے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۂ فاتحہ کی بابت روایت کی ہے کہ ایسی سورت نہ توراۃ میں نازل ہوئی اور نہ انجیل میں ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ قول وہم ہے یہ رافع ابوسعید نہیں ہیں۔ ابوسعید سے عبید بن حنین نے روایت کی ہے ان دونوں میں بڑا فرق ہے ابوسعید بن معلی کا نام حارث بن نفیع ہے خلیفہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے ابو عمر کا کلام ختم ہوگیا۔ اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ نہیں کیا جو بدر میں شہید ہوئے اور ابن شہاب نے جو کہا ہے کہ انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی زریق رافع بن معلی بدر میں شہید ہوئے تھے اسمیں اعتراض ہے کیونکہ بنی زریق خزرج کی شاخ ہے بالاتفاق اوس کی شاخ نہیں ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے مگر ابو موسی نے انکی نسبت کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ بنی عبد بن حارثہ سے ہیں جو شخص اس بات کو دیکھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ اختلاف ہے حالانکہ اختلاف نہیں ہے کیونکہ زریق بیٹے ہیں عبد حارثہ کے ہاں اگر وہ کہتے کہ بنی حبیب بن عبد حارثہ سے تو بہتر ہوتا جیسا کہ پہلے نسب میں گذر چکا واللہ اعلم۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن معلی کنیت انکی ابوسعید۔ انصاری ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام حارث ہے ہمنے انکا تذکرہ حاء حطی کی ردیف میں کیا ہے ان سے انکے بیٹے سعید اور عبید بن حنین نے روایت کی ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکے اور انکے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اِنَّ الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطان الایہ انھوں نے اپنی سند سے ابو صالح سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے یہ آیت حضرت عثمان رض اور ابو حذیفہ بن عتبہ اور رافع بن معلی انصاری اور خارجہ بن زید کے حق میں نازل ہوئی ہے یہ لوگ میدان جنگ سے ہٹ گئے تھے اور حفص بن عاصم نے ابوسعید بن معلی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر میری طرف ہوا میں نماز پڑھ رہا تھا حضرت نے مجھے بلایا جب میں نماز پڑھ چکا تو گیا حضرت نے فرمایا تم فوراً کیوں نہ آئے کیا تمنے نہیں سنا کہ اللہ فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے انکا تذکرہ کنیت کے باب میں اور حارث کے نام میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح نام انکا حارث ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن مکیث بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی حدیبیہ میں شریک تھے

ترجمہ بیشک تم میں جو لوگ جنگ کے دن ہٹ گئے تھے انکو شیطان نے ہٹا دیا تھا اس آیت میں واقعہ احد کیطرف اشارہ ہے کہ اسمیں بعض صحابہ سے لغزش ہوگئی تھی مگر اللہ جل شانہ نے انھیں قرآن میں معافی کا پروانہ بھی دیدیا ہے ۱۲ اللہ اور رسول کی بات مانو جب وہ تمکو ایسی بات کے لیے بلائیں جسمیں تمھاری زندگی ہے ۱۲

یہ بھائی ہیں جندب بن مکیث کے - حجاز میں رہتے تھے - ہمیں ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معمر نے عثمان بن زفر سے انھوں نے رافع بن مکیث کے کسی بیٹے سے انھوں نے رافع بن مکیث سے روایت کر کے خبر دی اور وہ حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش خلقی باعث برکت ہے اور کج اخلاقی سبب نحوست ہے اس حدیث کو عبد الرزاق نے اور ابن مبارک نے اور ہشام بن یوسف نے اور عبد المجید بن ابی داؤد نے معمر سے انھوں نے عثمان ابن زفر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اسکو بقیہ نے عثمان بن زفر جہنی سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھسے محمد ابن خالد بن رافع بن مکیث نے اپنے چچا بلال بن رافع سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رافع قبیلۂ جہینہ سے تھے حدیبیہ میں شریک تھے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن زید بن لبید بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار - احد میں شریک تھے انکی کوئی اولاد نہ تھی - اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید ثقفی - انکا شمار اہل بصرہ میں ہے - ابو بکر ہذلی نے حسن بن ابی الحسن بصری سے انھوں نے رافع سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان سرخ رنگ کو دوست رکھتا ہے پس تم سرخ رنگ کے استعمال سے بچو اور ایسے لباس سے بچو جو دکھاوے کا ہو - اس حدیث کو قتادہ نے حسن سے انھوں نے عبد الرحمن بن یزید بن رافع سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن سکن بن کرز بن زعورا بن عبد الاشہل انصاری اوسی ثم الاشہلی - بدر میں شریک تھے - یہ ابن کلبی کا قول ہے رافع بن زید کے بیان میں انکا تذکرہ اس سے زیادہ ہو چکا ہے -

باب الراء والباء

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

اسود - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے - رنگ انکا سیاہ تھا - کبھی کبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دربانی

کیا کرتے تھے یہی تھے جنھون نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے آپکے پاس جانے کی اجازت مانگی تھی جبکہ آپنے اپنی بی بیون سے علحدہ ہوکر بالاخانہ مین اقامت فرمائی تھی بلال اور سلمہ بن اکوع نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام تھے انکا نام رباح تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

بنی جحجبا کے غلام تھے۔ احد مین شریک تھے۔ عروہ نے اور ابن شہاب نے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ مین انکو حارث بن مالک کا غلام سمجھتا ہون۔ جنکا ذکر آگے آئیگا۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

حارث بن مالک انصاری کے غلام تھے جنگ یمامہ مین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بعض لوگ انکو ابن ربیعہ بھی کہتے ہین مگر ربیع زیادہ مشہور ہے ربیع بیٹے تھے صیفی بن رباح بن حارث بن مخاشن ابن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم۔ بھائی تھے حنظلہ بن ربیع کاتب اسیدی کے یہ اہل مدینہ مین سے ہین بصرہ مین رہتے تھے آپ انکے بیٹے کے بیٹے مرقع بن صیفی بن رباح نے روایت کی ہے یہی ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ یا رسول اللہ یہود و نصاری کے یہان ایک دن (جسمین وہ خوشی کرتے ہین ہے) کاش ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر ہو جاتا پس سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ ہمین ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابی جرادہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفتح عبداللہ بن اسمعیل بن احمد بن ابی عیسی الحلبی الحلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن علی بن محمد بن احمد فقیہ معروف با بن طیوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبداللہ بن حصین بن عبدالرحمن صابونی نے شہر حلب مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالرحمن ابن ابی الزناد نے اپنے والد ابی الزناد سے انھون نے مرقع سے انھون نے اپنے دادا رباح بن ربیع سے جو حنظلہ کاتب کے بھائی تھے نقل کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد مین تشریف لے گئے تھے اور مقدمہ لشکر مین خالد ابن ولید تھے وہ کہتے تھے کہ رباح کا اور نیز اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک عورت پر ہوا جسکو مقدمہ لشکر مین سے کسی نے قتل کیا تھا یہ لوگ کھڑے ہوکر اسے دیکھنے لگے اور اسکے حسن سے تعجب کرتے تھے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تشریف لائے تو یہ لوگ ہٹ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یہ عورت تو لڑتی نہ تھی (پھر کیون قتل کی گئی) بعد اسکے آپنے لوگون کی طرف دیکھا اور ایک شخص سے فرمایا کہ خالد بن ولید سے جا کر کہدے کہ عورتون اور بچون اور بوڑھون کو ہرگز قتل نکرین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

حضرت ام سلمہ کے غلام تھے - ابن عباس کے غلام کریب نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی تھین ہمارا ایک غلام تھا جسکا نام رباح تھا اُسنے (ایک مرتبہ) سجدہ مین پھونکا تو اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے رباح کیا تمھین معلوم نہین کہ جس نے پھونکا اُس نے گویا کلام کیا اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے ابو حمزہ سے انھون نے ابو صالح سے انھون نے ام سلمہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے غلام سے جنکا نام رباح تھا فرمایا تھا کہ اے رباح سجدے مین اپنے چہرہ کو خاک آلود رہنے دو (خاک کو صاف نکرو) اور اس حدیث کو احمد بن ابی طیبہ نے عنیسہ بن ازہر سے انھون نے سلمہ بن اکوع سے روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبدہ - انسے انکے بیٹے عبدہ نے روایت کی ہی - انکا نسب نہین بیان کیا گیا - یہ اہل شام مین سے ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہی اور انکی کوئی حدیث نہین لکھی اور مینے بعض نسخون مین اس سے زیادہ دیکھا ہی - ابن مندہ نے کہا ہی کہ ہمین حسن بن ابی الحسن عسکری نے مصر مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن ابراہیم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ادریس بن یونس بن راشد نے عبد الکریم بن مالک جزری سے انھون نے عبدہ بن رباح سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص لوگون سے ملنے کے لیے دربان مقرر کریگا اسکے اور آگ کے درمیان مین حجاب نہوگا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

ابن قصیر لخمی - بنی قشیب کے خاندان سے ہین مصری ہین - موسی بن علی بن رباح کے دادا ہین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر حضرت ابو بکر کے زمانے مین ایمان لائے جب حاطب بن ابی بلتعہ حضرت ابو بکر کی طرف سے مقوقس کے پاس قاصد بن کے گئے تھے وہ انھین کے یہان مقام برکوت مین جو مصر کا ایک قریہ تھا فروکش ہوے تھے - موسی بن علی بن رباح نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمھارے یہان کیا پیدا ہوا انھون نے کہا کہ عنقریب ہونے چاہتا ہی یا لڑکا یا لڑکی

حضرت نے فرمایا (اچھا بتاؤ) وہ کسکے مشابہ ہوگا انھون نے کہا یا اپنی مان کے یا اپنے باپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کہو نطفہ جب رحم مین قرار پاتا ہی تو اللہ تمام ان لوگون کی صورتین جو اسکے اور آدم کے درمیان مین ہین حاضر کردیجاتی ہین کیا تمنے اس آیت کو نہین پڑھا فی ای صورۃ ما شاء رکبک[۱] اور موسی نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب مصر فتح ہوجائیگا پس تم وہان کے منافع حاصل کرنا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

ابن معترف اور طبری نے کہا ہو کہ یہ رباح بیٹے ہین عمرو بن معترف بن حجوان بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک ابن نضر بن کنانہ کے قرشی ہین فہری ہین بعض لوگون کا قول ہو کہ معترف کا نام وہیب تھا۔ رباح صحابی تھے فتح مکہ کے دن اسلام لائے عبد الرحمن بن عوف کے ساتھ تجارت مین شریک رہتے تھے۔ عبداللہ بن رباح فقیہ مشہور کے والد ہین غنا[۲] نصب[۳] انکو مہارت تھی کسی سفر مین عبد الرحمن کے ساتھ تھے انھون نے بلند آواز سے گانا شروع کیا تو عبد الرحمن نے کہا کہ یہ کیا ہے رباح نے کہا اسمین کچھ حرج نہین اس سے ہم اپنا دل بہلاتے ہین اور راستہ کٹ جاتا ہو عبد الرحمن[۴] نے کہا اگر تمکو یہی منظور ہو تو ضرار بن خطاب کے اشعار پڑھو پس انھون نے ضرار کے اشعار پڑھنا شروع کیے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ضرار بن خطاب بنی محارب بن فہر مین سے ایک شخص تھے۔

(سیدنا) ربتس (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن حصن بن خرشہ بن حیہ بن عمرو بن مالک بن امان بن عمرو بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طی طائی ثعلی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے آئے تھے۔ طبری نے کہا ہو کہ قبیلہ طی سے جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے آئے تھے انہین سے ربتس بن عامر بن حصن بن خرشہ بھی تھے انکو حضرت نے ایک تحریر لکھدی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربعی (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو اور کہا ہو کہ انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا یہ صحابہ سے روایت کرتے ہین

(سیدنا) ربعی (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن زید بن حارثہ بن جابر بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن

---

[۱] ترجمہ جس صورت مین چاہا اللہ نے اس نطفہ کو مخلوق کیا ۱۲ [۲] نصب ایک قسم کے گانے کا نام ہو ۱۲ [۳] حضرت عبد الرحمن بن عوف عشرہ مبشرہ مین سے ہین اور جلیل القدر صحابی ہین گانے پر انکا متعجب ہونا اسپر دلیل ہو کہ صحابہ اسکو ناجائز جانتے تھے ۱۲

ہیم بن ذہل بن ہنی بن بلی بلوی ۔ بنی عمرو بن عوف انصاری کے حلیف تھے ۔ بدر مین شریک تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ربعی بیٹے ہین ابو رافع کے یہ ابو عمر کا اور ابن کلبی کا قول ہے ۔ اور ابونعیم اور ابو موسی نے کہا ہے کہ ربعی بیٹے ہین رافع انصاری کے بدری ہین اور ان دونون نے کہا ہے کہ محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع نے اُن لوگون کے نام مین جو حضرت علی کے ہمراہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سے شریک تھے ربعی بن رافع کا نام بھی روایت کیا ہے ۔ کہ وہ بنی عمرو بن عوف سے ہین بدری ہین مطلب یہ ہے کہ بنی عمرو بن عوف سے انکی حلف ہے ورنہ خاندان کے اعتبار سے تو یہ بلوی ہین ۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) ربعی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ربعی ۔ بدری ہین ۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ بیٹے ہین رافع انصاری کے ۔ انھون نے اپنی سند سے ابن شہاب سے اُن لوگون کے نام بن جو اوس کی شاخ بنی عجلان سے بدر مین شریک تھے ربعی بن رافع کا نام روایت کیا ہے ۔ اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو اوس کے خاندان بنی عجلان سے بدر مین شریک تھے ربعی بن رافع ابن حارث بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان کا نام روایت کیا ہے ۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے ۔

مین کہتا ہون کہ ابونعیم نے اور انکی تبعیت مین ابو موسی نے اس تذکرہ کو اور اس سے پہلے والے تذکرہ کو لکھا ہے اور ان دونون نے پہلے نام کا نسب نہین بیان کیا بلکہ یہ کہدیا ہے کہ وہ ربعی بیٹے ہین رافع کے اور عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت نقل کی ہے کہ وہ حضرت علی کے ہمراہ شریک تھے اور ان دونون نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ بدری ہین اگر وہ دونون نامون کا نسب بیان کر دیتے تو معلوم ہو جاتا کہ وہ دونون ایک ہین اور یہ کہ ربعی کے والد کا نام رافع ہے جسکا ذکر پہلے نام مین ہوا انھون نے پہلے نام مین تو باپ کا نام لکھا ہے اور دوسرے نام مین صرف کنیت لکھی ہے اگر دونون تذکرون کو ملا کے ایک کر دیتے تو بہتر ہوتا اور جس شخص کو وہ نسب معلوم ہو جائیگا جو ہمنے پہلے تذکرہ مین ابو عمرو بن کلبی سے نقل کیا ہے وہ سمجھ لیگا کہ یہ دونون ایک ہین اور وہ بدری ہین ۔

(سیدنا) ربعی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ۔ انصاری ۔ بدر مین شریک تھے اور عبید اللہ بن ابی رافع نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ربعی بن عمرو بدری شریک تھے ۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہے ۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

انصاری زرقی ہیں ہمین یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی

وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر نے عبد الملک بن عمیر سے انھوں نے ربیع انصاری سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبر انصاری کے بھتیجے کی عیادت کو تشریف لے گئے انکے گھر والے انکے لیے روہے تھے انکے چچا کے بیٹے نے کہا کہ روئے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ند و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک یہ زندہ ہین عورتون کو رونے دو ہان جب انتقال ہو جائے اسوقت چپ ہو جائین ۔ اور موسی بن عبد الملک بن عمیر نے اپنے والد سے روایت کی ہو اور کہا ہو کہ بنی زریق کے ایک شخص سے روایت ہو اور انکا نام نہین بتایا اور اس حدیث کو داؤد طائی نے عبد الملک سے انھون نے جبر بن عتیک سے اسی طرح روایت کیا ہو ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

انصاری ۔ انسے انکی بیٹی ام سعد نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کج خلقی موجب نحوست ہو اور عورتون کی اطاعت موجب ندامت ہو اور خوش خلقی موجب برکت ہو ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو ۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوذان بن غنم بن عوف بن خزرج ۔ جنگ بدر مین شریک تھے ۔ یہ موسی بن عقبہ کا قول ہو انھون نے ابن شہاب سے نقل کیا ہو ۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو ۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

جرمی ۔ کنیت انکی ابو سوادہ ۔ سلمہ بن رجاء نے سلم بن عبد الرحمن جرمی سے انھون نے سوادہ بن ربیع سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین اور میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے حضرت نے ہمین کچھ اونٹ دیے جانیکا حکم دیا اور (میرے والد سے) فرمایا کہ تم اپنے بیٹون سے کہو کہ اپنے ناخون ترشوا ڈالا کرین تاکہ جب مویشیون کا دودھ دوہین تو انکے تھن زخمی نہون ۔ اس حدیث کو کئی آدمیون نے سلم بن عبد الرحمن سے روایت کیا ہو اور سوا سلمہ بن رجاء کے کسی نے نہین کہا کہ مین اور میرے والد دونون گئے تھے ۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو ۔ بعض لوگون نے ان ربیع کا تذکرہ ابو سوادہ کے نام مین لکھا ہو وہ یہی ہین ۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن عوف بن قتال بن انف الناقہ ۔ انکا نام جعفر بن قریع بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم ہو شاعر تھے اور بڑے نامور شاعرون مین سے تھے ۔ کنیت انکی ابو یزید ہو ۔ یہی ہین جنکو لوگ مخبل سعدی کہتے ہین ۔

ابو علی یعنی زکریا ابن ہارون بن زکریا ہجری نے اپنے نوادر مین بیان کیا ہو کہ یہ صحابی ہین اور انھون نے ہجرت بھی کی تھی انکا خیال ہو کہ یہ بنی شماس بن لدی بن انف الناقہ سے ہین - اور ابن درید نے کہا ہو کہ مخیل کا نام ربیعہ ہو واللہ اعلم انکا تذکرہ انہین سے کسی نے نہین لکھا -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد بن ربیع حارثی - بنی حارث بن کعب سے ہین - انکا نسب ابو عمر نے اسی طرح بیان کیا ہو اور اور لوگون نے کہا ہو کہ یہ ربیع بیٹے ہین زیاد بن انس بن دیان کے - انکا نام یزید بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک بن ربیعہ ابن کعب بن حارث بن کعب حارثی یہ نسب ابو فراس نے بیان کیا ہو - اس نسب کی بنا پر یہ عبد الحجر بن عبد المدان کے چچا کے بیٹے ہونگے اور انکا نام عمرو بن دیان ہوگا دیان کا نام یزید ہوگا اور حارث بیٹے ہونگے کعب بن مذحج کے - ربیع صحابی ہین - یہ وہی ہین کہ جب حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے کوئی ایسا شخص بتاؤ کہ جب وہ قوم پر حاکم بنایا جائے تو اس طرح رہے کہ گویا وہ حاکم نہین ہو اور جب وہ قوم پر حاکم نہو تو اسی طرح رہے کہ گویا وہ اس طرح حاکم ہو لوگون نے کہا کہ ہم ربیع بن زیاد حارثی کے سوا اور کسی کو ایسا نہین جانتے حضرت عمر نے کہا ہان تم سچ کہتے ہو - بہت نیک اور متواضع تھے انکو حضرت ابو موسی نے جنگ مناذر وا قع ۱۷ھ ہجری مین اپنا خلیفہ بنایا تھا اُس جنگ کو انھون نے لڑکر فتح کیا اور کافرون کو قتل کیا اور قید کیا انکے بھائی مہاجر بن زیاد اسی جنگ مین شہید ہوے - حضرت معاویہ نے انکو سجستان کا حاکم بنایا اللہ نے انکو ترک پر غالب کیا اور یہ وہان حاکم رہے یہانتک کہ مغیرہ بن شعبہ کی وفات ہوئی پس حضرت معاویہ نے زیاد بن ابیہ کو کوفہ اور بصرہ کا حاکم بنایا اور ربیع بن زیاد حارثی کو وہان سے معزول کر دیا اور خراسان کا حاکم بنایا انھون نے بلخ مین جہاد کیا یہ زیاد کو خط نہ لکھتے تھے مگر کسی ضرورت سے خواہ کسی منفعت کے لیے یا دفع مضرت کے لیے جب یہ کسی جہاد مین ہوتے تھے تو انکی سواری اُنکے پاس والے کی سواری سے آگے نہ رہتی تھی اور نہ انکا گھٹنا کسی کے گھٹنے سے مس کرتا تھا - مطرف بن شخیر نے اور حفصہ بنت سیرین نے انسے اور انھون نے ابی بن کعب سے اور کعب احبار سے روایت کی ہو انکی کوئی مسند حدیث معلوم نہین حسن بصری انکے منشی تھے - ابن حبیب نے کہا ہو کہ زیاد بن ابیہ نے ان ربیع بن زیاد کو لکھا تھا کہ امیر المومنین معاویہ کی تحریر آئی ہو وہ تمکو حکم دیتے ہین کہ سونے چاندی کو مال غنیمت مین سے علیحدہ کر لو اور اسکے سوا اور چیزون کو تقسیم کر دیا کرو حضرت ربیع نے جواب لکھا کہ مجھے خدا کا حکم امیر المومنین کے حکم سے پہلے مل چکا ہو (لہذا مین امیر المومنین کا حکم نہین مانتا) اور انھون نے لوگون مین اعلان کر دیا کر اپنی غنیمتین لے لو پھر انھون نے خمس نکال لیا اور باقی تمام مسلمانون پر تقسیم کر دیا اور اللہ تعالی سے دعا کی کہ انکو موت نصیب کرے

پس ایک ہفتہ بھی نہین گذرا کہ انکی وفات ہوگئی - اوپر بیان ہوچکا ہو کہ یہ قول حکم بن عمرو غفاری کا ہو اور ربیع بن زیاد کا تو یہ واقعہ ہو کہ جب انکو حجر بن عدی کے قتل ہونیکی خبر ملی تو انھون نے کہا کہ ای اللہ اگر ربیع کے لیے تیرے یہان کچھ بھلائی ہو تو اُسے اٹھالے پس یہ اپنے مقام سے اُٹھنے نہین پائے کہ انکی وفات ہوگئی - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد - اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام ربیعہ بن زید ہو اور بعض لوگ ابن یزید کہتے ہین سلمی ہین - انسے ابو کرز و برہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا اس حال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے جا رہے تھے کہ آپنے ایک قریشی جوان کو دیکھا کہ وہ سب سے علیحدہ ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ فلان شخص نہین ہین لوگون نے کہا ہان آپنے فرمایا تو انکو بلاؤ (چنانچہ وہ بلالے گئے) تو انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وجہ ہو کہ تم راہ سے علیحدہ ہو انھون نے کہا مین غبار سے بچتا ہون آپنے فرمایا تو تم علیحدہ مت رہو قسم اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہو کہ یہ غبار جنت[1] کا ہو - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو اور ابو موسی نے کہا ہو کہ ابن مندہ نے ربیعہ کے نام مین انکا ذکر لکھا ہو -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حارث بن عروہ بن عبد رزاح بن ظفر انصاری اوسی ثم الظفری - احد مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن قارب عبسی - عبید اللہ بن قاسم بن حاتم بن عقبہ بن عبد الرحمن بن مالک بن عنبسہ بن عبد اللہ بن ربیع بن قارب نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنے دادا کے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ انکے والد ربیع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام ربیع رکھا اور انکو ایک چادر دی اور ایک اونٹنی سواری کے لیے دی - انکا تذکرہ ابو علی غسانی نے کیا ہو -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب انصاری - یہ وہم ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن یساف - بھائی ہین حارث بن نعمان بن یساف انصاری کے - احد مین شریک تھے - انکا تذکرہ اشیری نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو -

---

[1] یعنے یہ غبار چونکہ راہ جہاد کا ہو لہذا پسندیدہ خدا ہو اور موجب حصول جنت ہو ۱۲

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

بن عباد بن ہارد- یہ ربیعہ اخرم ثقفی ہیں- ابومعشر نے یزید بن رومان سے اور محمد بن کعب قرظی اور مقبری سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے اور نیز اور سندوں سے وفود کے ذکر میں روایت کی ہو کہ وہ لوگ کہتے تھے قبیلہ ثقیف کے وفد میں بنی مالک بن حارث میں سے ایک شخص تھے جنکا نام ربیعہ اخرم تھا انکو جذام تھا لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کے بیعت کرتے جب ربیعہ کے بیعت کرنیکی نوبت آئی تو حضرت نے انسے فرمایا کہ ہمنے تمسے بیعت کر لی[1] پس یہ لوٹ آئے اور بنی مالک کہتے ہیں کہ ربیعہ کو جذام نہ تھا بلکہ زمانہ جاہلیت میں انکی انگلیاں کٹ گئی تھیں- انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو-

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اکثم بن سخبرہ بن عمرو بن بکیر بن عامر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی- بنی امیہ کے حلیف تھے- ابونعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابوعمر نے بھی ایسا ہی نسب لکھا ہو مگر انہوں نے کہا ہو کہ (انکے دادا کے والد کا نام) عمرو ابن لکیز بن عامر (ہو) کئی صحیح نسخوں میں میںنے ایسا ہی دیکھا ہو- کنیت انکی ابویزید بہت پستہ قامت اور کم رو تھے- بدر میں شریک تھے- یہ ابن اسحاق کا اور موسی بن عقبہ کا قول ہو تیس برس کی عمر میں احد میں شریک ہوے تھے اور خندق اور حدیبیہ میں بھی شریک تھے- خیبر میں شریک تھے انکو حارث یہودی نے نطاۃ میں جو خیبر کے قلعوں میں سے ایک قلعہ (کا نام) ہو ابن اسحاق کہتے ہیں قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ کے ان بارہ آدمیوں میں تھے جو بدر میں شریک تھے- ہمیں ابوحفص عمر بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہبۃ اللہ بن محمد بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابویحیی زعفرانی یعنی جعفر بن محمد بن حسن رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن علی بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن ربیعہ قریشی نے یحیی بن سعید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ربیعہ بن اکثم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرض میں مسواک کیا کرتے تھے اور پانی چوس کر پیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طرح بہت خوش گوار اور خوش مزہ ہوتا ہو ابوعمر نے کہا ہو کہ اس قول پر کوئی اعتبار نہیں کیونکہ سعید بن مسیب کے نیچے جسقدر راوی ہیں وہ سب غیر معتبر ہیں اور ضعیف ہیں اور سعید بن مسیب نے ربیعہ کو نہ دیکھا نہ انکا زمانہ پایا کیونکہ سعید بن مسیب حضرت عمر کے زمانے میں پیدا ہوے تھے اور ربیعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں شہید ہو گئے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو-

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن خلف جمحی- انکی حدیث یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہو وہ کہتے ہیں عبید اللہ بن احمد بن

[1] یہ پرہیز انکا محض امت کی تعلیم کیلیے تھا کہ کسی کو لوگوں کیساتھ اختلاط کرنیسے وہ ضرور بچا رہے تاکہ وہ خیال کریگا کہ مرض کے اختلاط کے باعث سے پیدا ہو گیا ہو حالانکہ حضرت نے اسکی نفی فرمائی ہو

علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے یحیی بن عباد ابن عبد اللہ بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنے والد عباد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ربیعہ بن امیہ بن خلف جمحی وہی شخص ہین جو عرفہ (نوین ذی حجہ) کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی گردن کے نیچے کھڑے ہوکر بلند آواز سے چلاتے تھے یہ بلند آواز تھے لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا تھا کہ چلا کے کہو اے لوگو یہ کون مہینا ہے چنانچہ انھون نے چلا کے کہا لوگون نے جواب دیا ہان (ہم جانتے ہین) یہ ماہ حرام ہے حضرت نے فرمایا (اب یہ چلا کے کہو کہ) پس اللہ نے تمپر تمھارے خون اور تمھارے مال قیامت تک اسی طرح حرام ہین جس طرح اس مہینے مین اور اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث - کنیت انکی ابو اروی - دوسی ہین - بعض لوگ انکا نام عابد بن حارث کہتے ہین - طبرانی نے تو انکو اسی باب مین ذکر کیا ہے - ابو عمر اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہے مگر ابو عمر نے انکا نسب نہین بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ ربیعہ دوسی جو اپنی کنیت سے مشہور ہین اکابر صحابہ مین سے ہین انسے ابو واقد لیثی نے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے روایت کی ہے کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالی انکا ذکر ہوگا -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی کنیت انکی ابو اروی - یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے انکی والدہ غزہ بنت قیس بن طریف ہین - طریف حارث بن فہر کے بیٹے تھے یہ ربیعہ ابو سفیان بن حارث کے بھائی تھے اور اپنے چچا عباس بن عبد المطلب سے کئی برس بڑے تھے یہ وہی ہین جنکی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ آگاہ رہو زمانۂ جاہلیت مین جسقدر خون ہوے یا جو فخر و غرور کی باتین تھین وہ سب میرے قدم کے نیچے ہین (یعنے مین انکو معاف کرتا ہون) اور سب سے پہلا خون جسکو مین معاف کرتا ہون ربیعہ بن حارث کا خون ہے اسکا سبب یہ تھا کہ زمانۂ جاہلیت مین ربیعہ کا ایک بیٹا آدم قتل کردیا گیا تھا یہ قول زبیر کا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکا نام تمام تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خون کا قصاص اسلام مین ناجائز کردیا اور ربیعہ کا اسمین کوئی حق نہین قائم کیا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ربیعہ کے اس بیٹے کا نام جو کہ مقتول ہوا ایاس تھا اور جس شخص نے اسکا نام آدم بتایا ہے اس نے غلطی کی ہے یہی ہین جنکی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ربیعہ کیا اچھا آدمی ہے کاش وہ اپنے بال کترواد یتا اور اپنا لباس اونچا کردیتا - اس حدیث کو سہل بن حنظلیہ خریم بن فاتک اسدی کے تذکرہ مین روایت کرتے ہین - یہ ربیعہ تجارت مین

حضرت عثمان کے شریک تھے - انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے غنیمت سے سو وسق دیے تھے - انھوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں منجملہ انکے ایک یہ ہے کہ صدقہ لوگوں کا میل ہے - انسے انکے بیٹے عبد المطلب نے
روایت کی ہے ربیعہ کی وفات ۲۳ھ میں بعہد خلافت عمر بن خطاب مدینہ میں ہوئی - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو موسی نے انکا
تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ پورا لکھا ہے پھر استدراک کرنے میں کیا فائدہ تھا

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیش قبیلۂ احمس سے ہیں - یہ حضرت جریر کی طرف سے قاصد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذی الخلصہ
کے گرا دینے کی خبر لے کے آئے تھے - انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے جریر کی طرف سے جو شخص قاصد بن کے آئے تھے
انکے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض لوگ انکو حصین بن ربیعہ طائی کہتے ہیں اور بعض لوگ ابو ارطاۃ - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خرشہ بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری - فتح مکہ کے
اسلام لائے تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خویلد بن سلمہ بن ہلال بن عائذ بن کلب بن عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار -
بزرگ آدمی تھے - انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رفیع بن اہبان بن ثعلبہ بن ضبیعہ بن ربیعہ بن یربوع بن سمال بن عوف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم - انکو
لوگ ابن الدغنہ کہتے تھے دغنہ انکی والدہ کا نام تھا اسی نام سے یہ مشہور ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکا نام لدغہ تھا حنین
میں شریک ہوئے اور بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ آئے - یہ ابو عمر کا قول ہے
درید بن صمہ کے قاتل یہی ہیں - ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے
نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مشرکوں کو جب حنین کے دن ہزیمت ہوئی اسوقت ربیعہ بن رفیع بن دہبان سلمی نے
درید بن صمہ کو پایا پس اسکے اونٹ کی نکیل پکڑ لی وہ انکو عورت سمجھتا تھا اسوجہ سے کہ یہ اسوقت پوشیدہ لباس میں تھے پھر
انھوں نے اسکے اونٹ کو بٹھلایا تو معلوم ہوا کہ وہ بہت بوڑھا ہے کہ اسکو نو عمر لوگ پہچان نہیں سکتے - درید نے انسے پوچھا
کہ تم کیا چاہتے ہو ربیعہ نے کہا میں تجھے قتل کرونگا درید نے پوچھا کہ تم کون ہو انھوں نے کہا میں ربیعہ بن رفیع سلمی ہوں

بعد اسکے انھون نے اپنی تلوار سے اُسکو مارا مگر وہ کارگر نہوئی تو درید نے کہا کہ تیری ماں نے تجھے بہت بڑے ہتھیار دیے میری یہ تلوار پیچھے سے نکال لے اور اس سے مجھے مار اور ہڈیون سے اوپر اور دماغ سے نیچے مارین لوگون کو اسی طرح قتل کیا کرتا تھا اور جب تو اپنی ماں کے پاس جانا تو اس سے بیان کر دینا کہ مینے درید بن صمّہ کو قتل کیا ہی کیونکہ خدا کی قسم بہت دن ایسے آئے ہین کہ تیرے خاندان کی عورتین اسکے بارے مین ممانعت کرتی تھین پھر انھون نے اسکو قتل کر دیا۔ بنی سلیم کہتے تھے کہ ربیعہ کہتے تھے جب مینے اسکو قتل کیا تو اسکا بدن کھل گیا دیکھا تو اُسکے سرین اور دونون رانین کاغذ کی طرح چکنی ہو رہی تھین انپر بال نہ تھے۔ یہ کیفیت گھوڑے کی سواری کے باعث سے پیدا ہوئی تھی پھر جب ربیعہ اپنی ماں کے پاس لوٹ کر آئے اور انسے درید کے قتل کی خبر بیان کی تو انھون نے کہا درید نے تمھاری ماؤن کو تین مرتبہ آزاد کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور ابو موسی نے انکا تذکرہ نہین لکھا شاید انھون نے انکو ربیعہ بن رفیع عنبری سمجھا جنکا تذکرہ ابن مندہ لکھ چکے ہین یا انکو اس تذکرہ پر واقفیت نہین ہوئی۔ ابو عمر نے انکا نسب ثعلبہ تک پہونچایا ہی اور باقی نسب ابن کلبی اور حبیب سے نقل منقول ہی مگر ان دونون نے کہا ہی کہ یہ ربیع بیٹے ہین ربیعہ بن رفیع بن اہبان کے یہ وہی ہین جنھون نے درید بن صمہ کو قتل کیا تھا اور عنبری ایک دوسرے شخص ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ آئے تھے۔ ابو عمر نے انکی والدہ کا نام دغنہ کہا ہی اور اور لوگ لدغہ کہتے ہین ابن ہشام نے بھی ایسا ہی کہا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رفیع عنبری۔ حضرت عائشہ کی حدیث مین انکا ذکر ہی کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ میرے اوپر اولاد اسمعیل مین سے ایک غلام کا آزاد کرنا واجب ہی حضرت نے فرمایا بنی عمرو کے قیدی میرے پاس آئینگے ہین تم کو انھین مین سے ایک شخص دیدونگا تم اُسے آزاد کر دینا چنانچہ جب وہ قیدی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آ گئے جنمین ربیعہ بن رفیع اور سبرہ بن عمرو بھی تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔ اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہی اور کہا ہی کہ انکا نام ربیعہ بن رفیع ہی انکا ذکر اعور بن بشامہ کی حدیث مین ہی۔ اگر ابو موسی یہ نہ کہتے کہ انکا ذکر اعور بن بشامہ کی حدیث مین ہی تو یہ گمان ہوتا کہ انھون نے ربیعہ سلمی کا ذکر لکھا ہی کیونکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ نہین لکھا اور نہ ابو نعیم نے لکھا ہی ان دونون نے انھین ربیعہ عنبری کا ذکر لکھا ہی پس ابو موسی نے وہ تذکرہ چھوڑ دیا جسکا ذکر کرنا چاہیے تھا اور وہ تذکرہ لکھا جسکو نہ لکھنا چاہیے تھا۔ انکا نسب انمین سے کسی نے نہین بیان کیا جس سے ان ربیعہ اور ربیعہ سلمی کے درمیان مین فرق معلوم ہو جاتا اور ہم انکا نسب ذکر کرتے ہین۔ یہ ربیعہ بیٹے ہین رفیع بن سلمہ بن

محلم بن صلاۃ بن عُبیدہ بن عدی بن جندب بن عنبر کے۔ انکو ابن حبیب نے اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہی اور ان دونوں نے کہا ہو کہ ربیعہ بھی ان لوگوں میں سے ایک تھے جو حجروں کے پیچھے سے آواز دیا کرتے تھے۔ ابن حبیب اور ابن کلبی نے انکے والد کا نام رقیع قاف کے ساتھ لکھا ہی اور کہا ہو کہ وہ پانی جو مکہ اور بصرہ کے راستہ میں ہی انھیں کی طرف منسوب کرکے رقیعی کہا جاتا ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رواد عنسی۔ عبد العزیز بن ابی بکر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ ربیعہ بن رواد عنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے آپ طعام شب نوش فرما رہے تھے حضرت نے انھیں بھی کھانے کے لیے بلایا چنانچہ انھوں نے بھی کھایا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو انھوں نے کلمہ طیبہ پڑھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رغبت سے پڑھتے ہو یا خوف سے ربیعہ نے کہا رغبت تو خدا کی قسم آپکے اختیار میں نہیں ہو رہ گیا خوف تو (اسکی بھی کوئی وجہ نہیں ہو کیونکہ) خدا کی قسم ہم ایسے شہر میں رہتے ہیں جہاں آپکا لشکر نہیں پہونچ سکتا بلکہ مجھے خوف (آخرت) دلایا گیا لہذا میں خائف ہوگیا اور مجھسے کہا گیا کہ ایمان لا میں ایمان لے آیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ عنس میں بہت خوش بیان لوگ ہوتے ہیں پھر انھوں نے وہاں قیام کیا اور بار بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آمد و رفت رکھتے جب یہ رخصت ہونے لگے تو انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمکو (اثناء راہ میں) اپنے آخری وقت کا کچھ علم ہو جائے تو کسی گانوں والوں کے پاس چلے جانا چنانچہ انکو کچھ آثار معلوم ہوئے تو یہ ایک گانوں والوں کے پاس چلے گئے وہیں انھوں نے وفات پائی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن روح عنسی مدنی۔ انسے محمد بن عمرو بن حزم نے اسی طرح روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی میرا خیال یہ ہو کہ یہ وہ نہیں ہیں جنکا ذکر گذر چکا کیونکہ انسے محمد مدنی نے روایت کی ہو اور پہلے ربیعہ اپنے ملک یمن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں چلے گئے تھے اور اثناء راہ میں انکی وفات ہوگئی تھی واللہ اعلم۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد۔ اور بعض لوگ انکو ابن ابی یزید سلمی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام ربیع ہو انھوں نے روایت کی ہو کہ خدا کی راہ کا غبار جنت کی ناک ... [illegible] ... میں گفتگو ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہی۔

سلہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ ازواج مطہرات کے حجروں میں ہوتے تھے حجروں کے پیچھے سے پکارا کرتے تھے (ہمارے) نکلو ... [illegible] ... تو وہی باہر تشریف لاتے چونکہ یہ ایک قسم کی بے ادبی تھی لہذا اللہ تعالی نے منع فرمایا ... [illegible] ... نازل فرمائی۔ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرہم لا یعقلون یعنی بیشک جو لوگ (اے نبی) آپکو حجروں کے پیچھے سے آواز دیتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ۱۲

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد اسلمی۔ کنیت انکی ابو فراس۔ یہ بخاری کا قول ہی۔ اور انھون نے کہا ہی کہ مین انکو صحابی سمجھتا ہون حجازی ہین۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سکین کنیت انکی ابو رویحہ قرعی۔ انکا شمار اہل فلسطین مین ہی انسے انکے بیٹے عبد الجبار نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپنے مجھے ایک سفید جھنڈا باندھ دیا تھا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل بن حسنہ۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ فتح مصر مین شریک تھے۔ انسے انکے بیٹے جعفر نے روایت کی ہی۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ یہ مجھسے ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہی۔ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ قائم کر کے لکھا ہی کہ انکا ذکر مجمل نے ابو سعید بن یونس سے روایت کیا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ انسے انکے بیٹے جعفر نے روایت کی ہی پس انھون نے ابن مندہ کے کلام کا بغیر کسی زیادتی کمی کے اعادہ کر لیا ہی اور نہ اسمین کوئی غلطی نکالی ہی حالانکہ وہ ابن مندہ کے ساتھ اکثر ایسا کیا کرتے ہین۔ مین نہین سمجھتا کہ یہ کیون آیا اسوجہ سے کہ انکی نقل پر ابو نعیم کو اعتماد نہین یا اور کسی سبب سے حالانکہ ابن مندہ ایک معتبر حافظ (حدیث) ہین ابو نعیم نے بھی اپنی کتابون مین کئی جگہ انکا معتبر اور حافظ ہونا بیان کیا ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ ربیعہ نے مصر مین کچھ زمین لے لی تھی اور عمرو بن عاص کیطرفسے یکیون کے حاکم تھے

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن بجاد۔ انکا شمار اہل فلسطین مین ہی۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ ربیعہ بن عامر بن ہادی ازدی جنکو لوگ اسدی بھی کہتے ہین اور بعض لوگ انکو دیلی کہتے ہین یعنے ربیعہ بن عباد کے خاندان سے ہہین عبد الوہاب ابن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن مبارک نے یحیی بن حسان سے جو بیت المقدس کے رہنے والے اور ایک بڑی عمر کے شیخ تھے نہایت اچھی سمجھ کے آدمی تھے انھون نے ربیعہ بن عامر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یاذوالجلال والاکرام کا ورد رکھا کرو

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبّاد۔ اور بعض لوگ کہتے ہین خود انھین کا نام عباد ہی اور بعض لوگ کہتے ہین عبّاد بتشدید مگر عین کا کسرہ زیادہ مشہور ہی یہ بنی دیل بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ سے ہین مدنی ہین۔ انسے ابن منکدر نے اور ابو الزناد نے اور زید بن

اسلم نے روایت کی ہی - ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مصعب بن عبداللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبدالعزیز یعنی ابن محمد بن ابی عبید نے ابن ابی ذئب سے انھون نے سعید بن خالد قارظی سے انھون نے ربیعہ بن عباد دیلی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے ابولہب کو عکاظ (نام بازار مدینہ) مین دیکھا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے یہ کہتا ہوا چلا جارہا تھا کہ ای لوگو یہ شخص گمراہ ہو گیا ہی کہین تمکو تمھارے باپ دادا کے معبودون سے گمراہ نکردے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے بھاگتے تھے وہ آپکے پیچھے دوڑتا تھا ہم سب لوگ ابولہب کے ساتھ ہوتے تھے ہم اُسوقت '' بچے تھے گویا مین اب بھی اُس واقعہ کو دیکھ رہا ہون ایک شخص تھے جو پھرپھر کے دیکھتے جاتے تھے انکے گیسو دراز تھے سب لوگون سے زیادہ گورے اور سب سے زیادہ جمیل تھے مینے کہا کہ یہ کون ہین لوگون نے کہا محمد بن عبداللہ مینے کہا وہ کون شخص ہی جوانکو پتھر ماررہا ہی لوگون نے کہا اُنکا چچا ابولہب - ربیعہ نے بڑی عمر پائی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے عباد کے تلفظ مین تین قسم کے اقوال لکھے ہین اور ابو عمر نے صرف بکسر عین وتخفیف اور بفتح عین وتشدید بار لکھا ہی اور ابن ماکولا نے توکسرہ کے سوا کچھ نہین لکھا اور کہا ہی کہ مدینہ مین بعہد ولید بن عبدالملک انکی وفات ہوئی -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن نوفل بن اسعد بن ناشب بن سید بن رزام بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث ابن غطفان غطفانی ذبیانی - یہی ہین جو خالد بن ولید کو قتال مرتدین کے زمانے مین بعہد خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غطفان مین لے گئے تھے - یہ ابن کلبی کا قول ہی -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ہدیر بن عبدالعزی بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی تیمی - لوگ کہتے ہین کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پیدا ہو چکے تھے انھون نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی - انکا شمار تابعین کے اعلی طبقہ مین ہی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن ربیعہ تیمی - انکا شمار اہل کوفہ مین ہی - انکی حدیث عثمان بن حکیم نے ربیعہ بن عثمان سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام منی مین مسجد خیف مین نماز پڑھائی بعد اسکے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ اُس مرد کو تر و تازہ رکھے جو میری بات کو سنکر یاد رکھے اور انکو ان لوگون تک

پہونچا دے جنہون نے نہین سنا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ مختار بن ابی عبید بن مسعود کے چچا ہین انکے اور حبیب اور مسعود اور عبد یالیل کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی وان تبتم فلکم رؤس اموالکم انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن یسار بن عوف بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان جہنی۔ بنی نجار کے حلیف تھے غسانی نے انکا ذکر ابن کلبی سے اسی طرح نقل کیا ہے مگر مجھے جہانتک یاد ہے وہ ربیعہ ہین شاید یہ انکے بھائی ہون واللہ اعلم

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدان کندی۔ بعض لوگ انکو حضرمی کہتے ہین۔ انہین نے امرء القیس سے انکی زمین کی بابت جھگڑا کیا تھا۔ علقمہ بن وائل نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہون نے کہا امرء القیس نے اور ربیعہ بن عبدان نے باہم ایک زمین کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کیا تھا اسکے بعد انہون نے پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے عبدان بفتح عین و سکون با سے تحتانیہ ہے اور عبد الغنی نے کہا ہے کہ یہ لفظ عبدان ہے بکسر عین و با موحدہ۔ ان لوگون نے انکا نسب نہین بیان کیا یہ ربیعہ بیٹے ہین عبدان بن ذی العرف بن وائل بن ذی طوات حضرمی کے فتح مصر مین شریک تھے صحابی ہین یہ ابو یونس کا قول ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الغاز۔ بعض لوگ انکو ربیعہ بن عمرو کہتے ہین مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے یہ جرشی ہین شمار انکا اہل شام مین ہے۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے۔ دادا ہین ہشام بن الغاز بن ربیعہ کے۔ حضرت معاویہ کے زمانے مین لوگون کو فتوی دیا کرتے تھے فقیہ تھے انسے عطیہ بن قیس نے اور حارث بن یزید نے اور علی بن رباح نے اور بشیر بن کعب نے اور انکے بیٹے الغاز بن ربیعہ نے روایت کی ہے۔ ابن لہیعہ نے حارث بن یزید سے انہون نے ربیعہ جرشی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شریعت پر) مستقیم رہو کیا اچھی بات ہے اگر تم مستقیم رہو اور وضو کی حفاظت رکھو اور تمہارے اعمال مین سب سے بہتر عمل نماز ہے مرج راہط کے واقعہ مین مقتول ہوئے یہ مروان بن حکم اور ضحاک بن قیس فہری کے درمیان مین سفیر تھے۔ ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ربیعہ بن عمرو جرشی کو بعض لوگ صحابی کہتے ہین مگر وہ صحابی نہین ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فراس۔ ان سے زیاد بن نعیم نے روایت کی ہے انکا شمار اہل مصر میں ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ہیں انکی حدیث ابن لہیعہ سے مروی ہے انھوں نے بکر بن سوادہ سے انھوں نے زیاد بن نعیم سے انھوں نے ربیعہ بن فراس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (آیندہ زمانے میں) ایک قبیلہ جائیگا اور اس مکان میں پہونچیگا جسکی اہل عجم تعظیم کرتے ہیں پھر وہ اسکا مال لے لینگے اسکے بعد اہل افریقہ تمپر تاخت کرینگے یہانتک کہ انکی تلواریں نیل میں اتریںگی (یعنے مصر پر وہ تاخت کرینگے) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضل بن حبیب بن زید بن تمیم انصاری۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ یہ عروہ کا قول ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ بنی واقم ابن عوف سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

قرشی۔ انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انکی حدیث عطا بن سائب نے ابن ربیعہ سے انھوں نے اپنے والد سے جو قریش کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں مشرکوں کے ساتھ کھڑا ہوا دیکھا تھا پھر اسلام کے بعد بھی میں نے آپکو عرفات میں اسی مقام پر کھڑا ہوا دیکھا اللہ تعالے نے آپ کو یہ توفیق دی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس عدوانی۔ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے انکا تذکرہ ان صحابہ میں کیا ہے جو حضرت علی کے ہمراہ شریک تھے۔ یہ عدوان بن عمرو بن قیس غیلان کے خاندان سے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن مالک بن یعمر کنیت انکی ابو فراس اسلمی ہیں۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور حنظلہ بن عمرو اسلمی نے اور ابو عمران جونی نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو اسحاق ابراہیم بن محمد نے اور اسمعیل بن عبید اللہ اور عبید اللہ بن علی نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نضر بن شمیل نے اور وہب بن جریر نے اور ابو عامر عقدی نے اور عبد الصمد بن عبد الوارث نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمسے ہشام دستوائی نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ابو سلمہ سے انھون نے ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین شب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر رہا کرتا تھا اور آپکو وضو کیلیے پانی دیا کرتا تھا مین آپکو بہت دیر تک سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا سنتا تھا پھر بہت دیر تک الحمد للہ رب العالمین کہتا ہوا سنتا تھا۔ انھین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ جنت مین آپ مجھے اپنے ساتھ رکھیے گا اور حضرت نے انسے فرمایا تھا کہ اس بات مین کثرت سجود کے ساتھ تم میری مدد کرو۔ اہل صُفّہ مین سے تھے سفر اور حضر مین حضرت کے ہمراہ رہتے تھے بہت قدیم الصحبت ہین۔ آپکے بعد بھی انکی عمر بہت ہوئی یہانتک کہ واقعہ حرہ کے بعد ۶۳ھ مین انھون نے وفات پائی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

کلابی۔ انکی حدیث ابو مسلم کجی نے سلیمان بن داؤد سے انھون نے سعید بن جثیم ہلالی سے انھون نے ربعیہ بنت عیاض کلابیہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مجھسے ربیعہ کلابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے وضو کیا اور پورا وضو کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سنن کشی مین ایسا ہی لکھا ہے۔ اس حدیث کو یحیی حمانی نے سعید سے انھون نے ربعیہ بنت عیاض کلابیہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی تھین میرے دادا عبیدہ بن عمرو کلابی نے مجھسے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے وضو کیا۔ اس حدیث کو کئی راویون نے سعید سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لقیط۔ ابو الحسن عسکری نے انکو افراد مین ذکر کیا ہے۔ لیث بن سعید نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ربیعہ بن لقیط سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب حاکم روم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا تو اسنے حضرت سے ایک گھوڑا مانگا آپنے اُسے دیدیا تو کچھ لوگون نے کہا کہ خدا کا دشمن اور آپکا دشمن (آپنے اُسے کیون دیا) حضرت نے فرمایا عنقریب اُسے مرد مسلم لیگا چنانچہ مینے جنگ واثن کے دن اُسے غنیمت مین لے لیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ربیعہ بن حوالہ وغیرہ سے روایت کرتے ہین۔ انکا صحابی ہونا معلوم نہین۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لہیعہ حضرمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حضرموت کے وفد کے ساتھ آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے انکے بیٹے فہد نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور اپنے مال کی زکاۃ آپکو دی

آپنے مجھے ایک تحریر لکھدی (جسکا عنوان یہ تھا) بسم اللہ الرحمن الرحیم لربیعۃ بن لهیعۃ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ کنیت انکی ابو اسید۔ انصاری ساعدی۔ ابن اسحاق نے محمد بن خالد انصاری سے انھوں نے ابو اسید سے جنکا نام ربیعہ بن مالک تھا روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بقیع غرقد (جنۃ البقیع) میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا پیر پھیلائے ہوئے بیٹھا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اویس (نامی بھیڑیا) ہے کچھ کھانیکو مانگتا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو آپکی رائے ہو آپنے فرمایا پورے گلہ سے دس لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ بہت ہے پس اس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تو اسے چھین لیا کر۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث میں انکا نام ربیعہ بتایا گیا ہے مگر مشہور نام انکا مالک بن ربیعہ ہے۔ لوگوں نے انکا تذکرہ میم کی ردیف میں کیا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ حبیب کے بھائی ہیں اسید بن ابی ایاس کے نام میں انکا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ اسیطرح لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقاص۔ انکی حدیث میں اعتراض ہے۔ انکی حدیث حسن نے ابان سے انھوں نے انس بن مالک سے انھوں نے ربیعہ بن وقاص سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا تین مقامات ایسے ہیں کہ انہیں دعا رد نہیں ہوتی جو شخص جنگل میں ہو جہاں اسکو کوئی نہ[1] دیکھتا ہو وہاں وہ کھڑا ہو کے نماز پڑھنے لگے تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میں اپنے اس بندے کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس بات کا یقین رکھتا ہے کہ اُسکا کوئی پروردگار ہے پس دیکھو یہ[2] کیا مانگتا ہے فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تیری رضامندی اور تیری مغفرت مانگتا ہے اللہ فرماتا ہے گواہ رہو میں نے اسے بخشدیا اور[1] وہ شخص جسکے ساتھ ایک گروہ ہو اور اسکے ساتھ والے (میدان جنگ میں اُسے تنہا چھوڑ کر) بھاگ جائیں اور وہ اپنی جگہ پر قائم رہے تو اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ دیکھو میرا بندہ کیا مانگتا ہے فرشتے کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار یہ شخص اپنی جان تیرے لیے دیتا ہے تیری رضامندی چاہتا ہے اللہ فرماتا ہے کہ گواہ رہو میں نے اسے بخشدیا اور[1] وہ شخص جو آخر شب میں اُٹھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اللہ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ گواہ رہو میں نے اسے بخشدیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] اس سے اور نیز بہت سی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ خلوت کی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے ۱۲

[2] اللہ عزوجل جب کسی سے کوئی بات پوچھے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ معاذ اللہ وہ اس بات سے ناواقف ہے ۱۲

باب الراء والجیم

(سیدنا) رجاء (رضی اللہ عنہ)

ابن جلاس - صحابہ کے بعض تذکرہ نویسون نے انکا ذکر کیا ہو - انکی حدیث عبد الرحمن بن عمرو بن جبلہ نے ام بلج سے انھون نے ام جلاس سے انھون نے اپنے والد رجاء بن جلاس سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپکے بعد خلیفہ کون ہوگا آپنے فرمایا ابوبکر - یہ سند ضعیف ہو ایسی سندون کا اعتبار نہین کیا جاتا - انکا تذکرہ ابو عمر نے یہان لکھا ہو اور انھون نے دوبارہ اس حدیث کو زید بن جلاس سے روایت کیا ہو ان دونون مین سے ایک وہم ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) رجاء (رضی اللہ عنہ)

غنوی ہی صحابی ہین بصرہ مین رہتے تھے جنگ جمل مین انکا ہاتھ زخمی ہوگیا تھا انسے سلامہ بنت جعد نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ اپنی کتاب کے حافظ ہونے کی نعمت عطا کرے اور وہ یہ سمجھے کہ اس سے زیادہ کسی کو نعمت دی گئی ہو اسنے سب سے بڑی نعمت کی تحقیر کی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انکی حدیث صحیح نہین - انسے روایت کرنے والا سلامہ کو بتایا جاتا ہو مگر ابن مندہ اور ابو عمر نے ساکنہ کو بتایا ہو اور ان دونون نے یہ حدیث روایت کی ہو کہ جو شخص قرآن کے ذریعہ سے شفا نہ طلب کرے اللہ اسکو شفا نہ دے اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ رجاء ایک عورت تھین صحابیہ تھین۔

(سیدنا) رجاء (رضی اللہ عنہ)

کنیت ابو یزید - انسے انکے بیٹے یزید بن رجاء نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو تھوڑی سی فقہ[1] بہت سی عبادت سے افضل ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

باب الراء والحاء والخاء

(سیدنا) رُحْضَہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خربہ غفاری - ایماء کے والد ہین اور خفاف بن ایماء کے دادا ہین - ہمنے ان دونون کو ذکر کیا ہو - مقام غیقہ مین جو بنی غفار کی زمین ہین ہو رہتے تھے - بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ بھی صحابی ہین اور انکے بیٹے اور پوتے خفاف بن ایماء بن رحضہ بھی

[1] فقہ سے مراد دین کی سمجھ اور قوت اجتہادیہ ہے کہ کتاب وسنت کے معانی سمجھ سکے اور انسے مسائل نکال سکے ۱۲

صحابی ہین - انکا تذکرہ غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو -

(سیدنا) رُحَیل (رضی اللہ عنہ)

جعفی - زہیر بن معاویہ کے خاندان سے ہین - انکی حدیث ابوجعفر نے اور حارث بن مسلم نے جو زہیر کے چچا کے بیٹے ہین مروی ہو وہ کہتے تھے کہ رحیل جعفی اور سوید جعفی مسلمان ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے یہ اسوقت پہونچے جب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرکے مٹی ہاتھون سے ہاتھ جھاڑ رہے تھے - یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہو اور ابوعمر نے کہا ہو کہ رحیل کی حدیث زہیر بن معاویہ نے اسعر بن رحیل سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو اور اس حدیث کو زہیر بن معاویہ نے اپنے والد سے انھون نے اسعر سے بھی روایت کیا ہو - اور انھون نے کہا ہو کہ سوید حضرت عمرؓ کے یہان آکے رہے تھے اور رحیل حضرت بلال کے یہان -

(سیدنا) رُخَیلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج خزرجی بیاضی - بدر مین شریک تھے - یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہو انکا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہو اور ابوعمر نے اتنی روایت زیادہ کی ہو کہ ابن اسحاق نے انکا نام رجیلہ جیم کے ساتھ کہا ہو اور ابن اسحاق نے رحیلہ حاے مہملہ کے ساتھ کہا ہو اور ابن عقبہ نے کہا ہو کہ رخیلہ خاے منقوطہ کے ساتھ ہو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے بھی اسی طرح نقل کیا ہو اور دارقطنی نے بھی ایسا ہی لکھا ہو اور ابونعیم نے جیم کی ردیف مین انکا نام جبلہ بن خالد بن ثعلبہ انصاری بیاضی لکھا ہو وہ یہی ہین ہمنے ان دونون کو بیان کر دیا اور اصل حال بھی بتادیا والحمد للہ رب العالمین -

باب الراء والدال

(سیدنا) ردیح (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب بن شعثم بن قرط بن مناف بن حارث تمیمی عنبری - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے - انکے بیٹے عبداللہ بن ردیح نے اپنے والد ردیح سے انھون نے اپنے والد ذویب سے روایت کی ہو کہ حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ مین اولاد اسمٰعیل مین سے ایک غلام کو آزاد کرنا چاہتی ہون پس جب قبیلہ عنبر کی قے آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان مین سے چار غلامون کو لے لو چنانچہ انھون نے میرے دادا ردیح اور میرے چچا سمرہ کو اور میرے چچازاد بھائی رجی اللہ میرے ماموں ذویب کو لے لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے سرون پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ یہ لوگ

اولاد اسمعیل علیہ السلام سے ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

باب الراء والزاے وسین

(سیدنا) رزین (رضی اللہ عنہ)

ابن انس سلمی۔ انکا شمار بصرہ کے اعراب مین ہو۔ ہمین ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابووائل یعنی خالد بن محمد بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین فہد بن عوف نے بنی عامر کے مکان مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نائل بن مطرف بن رزین بن انس سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے میرے دادا رزین بن انس سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب اللہ عزوجل نے اسلام کو غالب کر دیا تو ہمارا ایک کنوان تھا ہمین خوف ہوا کہ کہین ہمارے آس پاس والے اسپر قبضہ نکرلین پس مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارا ایک کنوان ہی اور مجھے اس بات کا خوف ہو کہ آس پاس کے لوگ کہین اسپر بجبر قبضہ نکرلین تو آپنے مجھے ایک تحریر لکھدی جسکا مضمون یہ تھا من محمد رسول اللہ اما بعد فان لھم بئرھم ان کان صادقا ولھم دارھم ان کان صادقا[۱] یہ کہتے تھے کہ پھر ہمنے مدینہ کے جس قاضی کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا اُسنے یہی فیصلہ کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) رزین (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن سلمہ بن ربیعہ بن حارث بن سعد بن عوف بن یزید بن بکیر بن عمیرہ بن علی بن جسر بن محارب بن خصفہ بن قیس غیلان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے گئے تھے۔ انکی حدیث دارقطنی نے بیان کی ہی۔

(سیدنا) رسیم (رضی اللہ عنہ)

ہجری اور بعض لوگ انکو عبدی کہتے ہین۔ یہ عبدی ہین اہل ہجر مین سے۔ یحیی بن غسان تیمی نے ابن رسیم سے انھون نے اپنے والد سے جو اہل ہجر مین سے ایک شخص تھے اور فقیہ تھے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایک وفد کے ہمراہ کچھ صدقہ لے کے گئے تھے حضرت نے ان لوگون کو ان[۲] ظروف مین نبیذ کے استعمال سے منع فرمایا پس یہ لوگ جب اپنے ملک مین لوٹ کر گئے انکا ملک تہامہ کی سرزمین مین تھا گرم ملک تھا وہان کی آب و ہوا انکو ناموافق ہوئی پس یہ دوسرے سال آپکے پاس لوٹ کر آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ آپنے ہمین ان ظروف کے استعمال سے

---

[۱] ترجمہ محمد رسول اللہ کی طرف سے (یہ خط ہی) اما بعد یہ لوگ اپنے کنوین کے مالک ہین بشرطیکہ یہ سچے ہون اور وہ لوگ اپنے گھر کے مالک ہین بشرطیکہ یہ سچے ہون ۱۲

[۲] یہ ظروف وہی ہین نقیر اور دبا اور حنتم جنکا ذکر متعدد مقامات مین اوپر ہو چکا ہی چونکہ اسمین شراب بنائی جاتی تھی اس سبب سے حضرت نے انکے استعمال سے منع فرمایا تھا ۱۲

منع فرمایا تھا لہذا ہمنے انکو ترک کر دیا مگر یہ بات ہمپر بہت شاق گذری آپنے فرمایا کہ اچھا جاؤ اور یہ جس چیز مین چاہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ محمد بن نقطہ کا قول ہو کہ رسیم مین رے مضموم اور سین مفتوح ہو انھون نے ابو نعیم کے خط سے اسیطرح نقل کیا ہو اور امیر ابو نصر نے کہا ہو کہ رسیم بفتح را و کسر سین وسکون یار ہی۔ یہ رسیم صحابی ہین انسے انکے بیٹے نے ایک حدیث روایت کی ہو اسکو یحیی بن غسان تیمی نے ابن رسیم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو اور انھون نے کہا ہی کہ دار قطنی نے کہا ہو کہ انسے عطار بن سائب نے روایت کی ہو مگر عطار کی حدیث مجھے نہین ملی اور مین امید کرتا ہون کہ یہ وہم نہو گا حالانکہ انھون نے بیان کیا ہو کہ اسمین وہم ہو گیا ہو۔

باب الراء والشین

(سیدنا) رشدان (رضی اللہ عنہ)

جہنی۔ انکا نام زمانۂ جاہلیت مین غیان تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام رشدان رکھا ابو نعیم نے انکے تذکرہ مین کہا ہو کہ بعض متاخرین نے ایک حدیث ابن ابی اویس سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے وہب بن عمرو بن مسلم بن سعد بن وہب جہنی سے نقل کی ہو کہ انکے والد نے انکے دادا سے نقل کرکے انھین خبر دی کہ زمانہ جاہلیت مین انکا نام غیان تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام غیان رکھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ اور ابو عمر نے کہا ہو کہ رشدان ایک مجہول شخص ہین بعض لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو مین کہتا ہون کہ انکا ذکر کرنا بالکل بے اصل ہو اور ابو نعیم اور ابو عمر کا قول اسپر دلالت کرتا ہو۔ مین خیال کرتا ہون کہ بعض راویون سے اسمین وہم ہو گیا ہو۔ قبیلۂ جہینہ کی صحیح خبر یہ ہو کہ انکے وفد جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تو انمین سے بعض لوگ غیان بن قیس بن جہینہ کے قبیلہ سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو انھون نے کہا بنی غیان آپنے فرمایا نہین تم بنی رشدان ہو بس یہی نام انکے خاندان کا مشہور ہو گیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) رشید (رضی اللہ عنہ)

ہجری۔ بعض لوگ انکو فارسی کہتے ہین۔ انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی معاویہ سے تھے ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہین۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ احد مین شریک تھے حضرت نے انکی کنیت ابو عبد اللہ رکھی تھی واقدی نے غزوۂ احد کے بیان مین لکھا ہو کہ رشید بنی معاویۂ فارسی کے غلام تھے مشرکین مین سے بنی کنانہ کے خاندان کے ایک شخص سے جو لوہے مین غرق تھا انھون نے مقابلہ کیا وہ (بطور رجز کے) کہہ رہا تھا کہ مین

عویف کا بیٹا ہون (پہلے) اس مشرک کے مقابلہ مین سعد مولی حاطب گئے اس مشرک نے انکو ایک ہاتھ ایسا مارا کہ اُنکے دو ٹکڑے کر دیے پس رشید اُسکے سامنے گئے اور انھون نے اُسکے شانے پر تلوار ماری انکی تلوار نے زرہ کو کاٹکر اُسکے جسم کے دو ٹکڑے کر دیے اور رشید یہ کہتے تھے کہ اس (میرے بے پناہ حملہ) کو لے اور مین غلام فارسی ہون اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھ رہے تھے اور سن رہے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے یہ کیون نہ کہا کہ مین غلام انصاری ہون اُسکے بعد رشید کا بھائی (جو مشرک تھا) کتے کی طرح دوڑتا ہوا آیا ابن عویف کہتے تھے کہ رشید نے اُسکے سر پر تلوار ماری اُسکے سر پر خود تھا انکی تلوار نے اسکا خود پھاڑ ڈالا اور یہ کہنے لگے کہ اسکو لے اور مین غلام انصاری ہون پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ اے ابو عبد اللہ تمنے بہت اچھا کہا پس اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کنیت ابو عبد اللہ رکھی انکی کوئی اولاد نہ تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رشید (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ کنیت ابو عمیرہ سعدی تمیمی۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہے۔ ہمین ابو الفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسید بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معروف بن واصل نے حفصہ بنت طلق سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتی تھین ابو عمیرہ یعنے رشید بن مالک کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک شخص ایک طبق چھوہارے کا آپکے پاس لایا آپنے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے ہدیہ یا صدقہ اُس شخص نے کہا صدقہ آپنے فرمایا تو اسکو ان لوگون کے سامنے رکھدے رشید کہتے تھے کہ حضرت حسن (ابن فاطمہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اُس زمانے مین کم سن تھے انھون نے ایک چھوہارا لیکر اپنے منھ مین رکھ لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھ لیا پس آپنے اُنکے منھ مین اُنگلی ڈالکر چھوہارے کو نکالکر پھینکدیا بعد اُسکے فرمایا کہ ہم آل محمد صدقہ نہین کھاتے۔ اس حدیث کو ابن نمیر نے اور عبد الصمد بن نعمان نے اور عبد اللہ بن رجاء نے اور عمرو بن مرزوق وغیرہم نے معروف بن واصل سے اسیطرح روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو عمر نے انکو تمیمی قرار دیا ہے اور ابن ماکولا نے مزنی قرار دیا ہے اور ابو احمد عسکری نے انکو اسدی لکھا ہے قبیلہ اسد بن خزیمہ سے اور کہا ہے کہ یہ معروف بن واصل کے دادا ہین۔

باب الراء مع العین

(سیدنا) رعیہ (رضی اللہ عنہ)

سحیمی۔ طبرانی نے کہا ہے کہ یہ جہنی ہین انھون نے تصحیف کر دی صحیح لفظ سحیمی ہے۔ بعض لوگ انکو عرنی کہتے ہین۔ یہ [illegible] کے قبیلہ سے

ہین جو عزیمہ کی ایک شاخ ہو۔ بعض لوگ انکو ربعی بھی کہتے ہین یہ کچھ بھی نہین ہو۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر خط لکھکر بھیجا تھا انھون نے اس ٹکڑے کو اپنے ڈول مین پیوند لگا لیا تھا انکی بیٹی نے انسے کہا مین سمجھتی ہون کہ تمپر کوئی مصیبت آنی چاہتی ہو تمنے سردار عرب کے خط کو لیکر اپنے ڈول مین پیوند لگا یا انکی بیٹی کا نکاح بنی ہلال کے قبیلہ مین ہوا تھا وہ اسلام لے آئی تھین۔ (تھوڑے دنون کے بعد) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوارون کو قبیلہ سیحمہ کی طرف بھیجا اُن سوارون نے انکی اولاد کو اور اُنکے مال کو لے لیا اور یہ تنہا بچکر برہنہ نکل گئے پھر یہ بھی مسلمان ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور کہا کہ (یا رسول اللہ اب مین مسلمان ہو گیا ہون لہذا) میرے گھر والے اور میرا مال اور میری اولاد (جو) لوٹ کر لائی گئی ہین (مجھے واپس دی جائین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال تو تقسیم ہو چکا اگر تقسیم ہونے سے پہلے تم پہونچ جاتے تو تمھین اسکے حقدار تھے ہان تمھاری اولاد تو اے بلال انکو ساتھ لے جاؤ اور انکی اولاد انکے حوالہ کر دو چنانچہ حضرت بلال انکو ساتھ لے گئے اور انکے بیٹے سے پوچھا کہ تم انکو پہچانتے ہو اُسنے کہا ہان بس حضرت بلال نے انکا لڑکا انکے حوالے کر دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

باب الراء والفاء

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس۔ انصاری ثم من بنی زعورا ابن عبد الاشہل۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو اور اسکو عروہ بن زبیر سے روایت کیا ہو۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

بدری۔ ہمین عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن جعفر مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن علی بن خلاد نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے انھون نے رفاعہ بدری سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اور ہم اُنکے پاس تھے کہ ایک شخص آیا شاید وہ بدوی تھا وہ مسجد مین داخل ہوا اور اُسنے نماز پڑھی اور بہت جلد نماز پڑھلی پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور آپکو سلام کیا آپنے فرمایا وعلیک (السلام) اپنی نماز کا اعادہ کرو اسلیے کہ تم نے (درحقیقت) نماز نہین پڑھی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ رفاعہ رافع زرقی کے بیٹے ہین بدری ہین مگر یہ کسی لوگون نے انکا ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن تابوت انصاری۔ داود بن ابی ہند نے قیس بن جتر سے روایت کی ہے کہ (زمانۂ جاہلیت سے یہ دستور چلا آتا تھا کہ) لوگ جب احرام باندھ چکتے تھے تو کسی باغ میں اسکے دروازہ کی طرف سے جاتے تھے نہ کسی مکان میں (بلکہ پیچھے سے دیوار پر چڑھ کے کودتے تھے) پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ایک مکان میں تشریف لے گئے رفاعہ بن تابوت نامی ایک انصاری تھے وہ دیوار پر چڑھکر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر جب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے دروازے سے باہر نکلے تو یہ بھی دروازے سے نکل آئے تو لوگون نے کہا کہ یارسول اللہ یہ شخص بدکار ہو گھر کے دروازے سے نکل آیا حالانکہ یہ احرام باندھے ہوے ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے کہا کہ کس چیز نے تمھین اس بات پر آمادہ کیا انھون نے کہا کہ یارسولخدا آپ اسی طرح نکلے لہٰذا مین بھی ان کے ساتھ نکلا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تو قریشی ہون رفاعہ نے کہا دین تو ہمارا اور آپکا ایک ہے یہ کہتے تھے کہ پھر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظہورہا الایہ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ قیس بن جبیر نے ایسا ہی بیان کیا اور یہ بھی کہا ہے کہ مین نہین جانتا انکا نام قیس بن جتر ہے یا قیس بن جبیر

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم۔ یہ بنی عفراء مین سے ایک شخص ہین موافق قول ابن اسحاق کے بدر مین شریک تھے مگر واقدی نے کہا ہے کہ یہ ہمارے نزدیک ثابت نہین ہے اور انکے بنی عفراء مین سے ہونیکا بھی انکار کیا ہے اور اور لوگون نے بھی انکے بنی عفراء سے ہونے اور نیز بدری ہونے سے انکار کیا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن عفراء۔ معاذ بن عفراء انصاری کے بھتیجے ہین۔ انکی حدیث انکے بیٹے معاذ سے مروی ہے اسکو زید بن حباب نے ہشام بن ہارون سے انھون نے رفاعہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابو زید نے یعنے سعید بن ربیع نے شعبہ سے انھون نے حصین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہا ایک شخص نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکا نام رفاعہ تھا نماز پڑھی انھون نے تکبیر تحریمہ کے بعد یہ دعا پڑھی اللّٰہم لک الحمد کلہ ولک الخلق کلہ والیک یرجع الامر کلہ علانیتہ وسرہ اس حدیث کو ابن عدی نے شعبہ سے موقوفاً روایت کیا ہے اور اسکو غندر نے شعبہ سے انھون نے حصین سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا مینے عبداللہ بن شداد بن ہاد سے سنا وہ کہتے تھے کہ انھون نے ایک شخص کو اصحاب

۱؎ ترجمہ یہ کوئی نیکی کی بات نہین ہے کہ تم گھرون مین انکی چھتون کے اوپر سے آؤ ۱۲

۲؎ اے اللہ ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لیے ہے اور تمام مخلوق تیری ہی ہے اور سب کام آشکارا ہون یا پنہاں تیری ہی طرف لوٹتے ہین ۱۲

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکا نام رفاعہ بن رافع تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو اسی طرح کہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور ان لوگوں نے انکا نام رفاعہ بن رافع کے علاوہ اور کچھ نہیں بتایا پس میں نہیں جانتا کہ یہ کیونکر معلوم ہوا کہ یہ عفراء کے پوتے ہیں کیونکہ صحابہ میں رفاعہ بن رافع کے علاوہ اور لوگ بھی ہیں واللہ اعلم۔ یہ حدیث رفاعہ بن رافع بن مالک زرقی سے منقول ہے بخاری نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو اسی سند کے ساتھ عبداللہ بن شداد سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رفاعہ بن رافع انصاری کو دیکھا وہ بدر میں شریک تھے اور اہل بدر میں رفاعہ بن رافع بن عفراء کوئی شخص نہیں ہے اور یہ قول کہ انکی حدیث انکے بیٹے معاذ روایت کرتے ہیں اسی کی تائید کرتا ہے کہ یہ زرقی ہیں کیونکہ معاذ رفاعہ زرقی ہی کے بیٹے کا نام ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ انصاری خزرجی زرقی۔ کنیت انکی ابو معاذ ہے انکی والدہ ام مالک بنت ابی بن سلول تھیں جو بہن تھیں عبداللہ بن ابی سردار منافقین کی۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ اُن لوگوں میں ہیں جو بدر اور احد اور خندق اور بیعۃ الرضوان اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور اُنکے بھائی خلاد اور مالک بھی بدر میں شریک تھے ہم سے ابوالفضل عبداللہ بن ابی نصر طوسی نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل ابن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن خلاد نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے چچا رفاعہ ابن رافع سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تھے اور ہم لوگ آپکے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا شاید وہ بدوی تھا اُسنے نماز پڑھی اور بہت جلد پڑھ لی پھر نماز ختم کرنے کے بعد اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی الغرض اُسنے دو یا تین مرتبہ کیا ہر مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا تھا اور آپ فرماتے تھے جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی اس شخص نے کہا آپ مجھے دکھا دیجیے یا (یہ کہا کہ) مجھے تعلیم کر دیجیے کیونکہ میں ایک بشر ہوں بشر سے خطا و صواب دونوں ہوتے ہیں آپنے فرمایا ہاں جب تم نماز کا ارادہ کرو تو وضو کرو جس طرح کہ اللہ نے تمکو حکم دیا ہے پھر شہادتین پڑھ کر کھڑے ہو جاؤ اور تکبیر تحریمہ کہو (کر ہاتھ باندھو) پھر اگر تمھارے پاس قرآن ہو تو اُسکو پڑھو ورنہ اللہ کی حمد و ثنا اور اُسکی تکبیر و تہلیل کرو اور اُسکے بعد رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ بعد اُسکے سجدہ کرو پھر بیٹھ جاؤ اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر کھڑے ہو جب تم ایسا کرو گے تو تمہاری نماز [illegible]

پوری بھی ہو جائیگی اور اگر اسمیں سے کوئی بات کم کردوگے تو تمہاری نماز ناقص ہو جائیگی پس یہ حکم صحابہ کو بہت آسان معلوم ہوا اور ہمیں ابو الفرج محمد بن عبد الرحمن واسطی اور مسمار بن ابی بکر اور محمد بن محمد بن سرایا اور ابو عبد اللہ حسین بن فنا خسرو تکریتی نے اپنی سند سے امام محمد بن اسمعیل بخاری تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر نے یحیی بن سعید سے انھوں نے معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا انکے والد اہل بدر میں سے تھے وہ کہتے تھے کہ جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انھوں نے کہا کہ آپ اہل بدر کو اپنے میں کیسا سمجھتے ہیں حضرت نے فرمایا بزرگ ترین اہل اسلام ہیں یا اور کوئی لفظ اسی قسم کی فرمائی حضرت جبریل نے کہا اسی طرح جو فرشتے بدر میں شریک تھے (انکو ہم لوگ افضل سمجھتے ہیں) رفاعہ جنگ جمل میں حضرت علی مرتضی کے ہمراہ تھے اور جنگ صفین میں بھی۔ شعبی نے کہا ہے کہ جب طلحہ اور زبیر بصرہ کی طرف گئے تو ام فضل بنت حارث یعنی زوجہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم نے حضرت علی کو انکی خبر لکھ کے بھیجی حضرت علی نے فرمایا بڑے تعجب کی بات ہے لوگون نے عثمان پر حملہ کیا اور انکو قتل کردیا اور انھوں نے مجھسے بغیر جبر کے بیعت کی اور طلحہ اور زبیر نے بھی بیعت کی اب وہ لشکر لے کے عراق کی طرف گئے پس (حضرت علی مرتضی سے مخاطب ہوکر) رفاعہ بن رافع زرقی نے کہا کہ جب اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اُٹھایا تو ہم سمجھے تھے کہ ہم لوگ (یعنے انصار) اس امر (خلافت) کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور ہمارا مرتبہ دین میں بڑا تھا مگر تمنے (اے مہاجرین) کہا کہ ہم مہاجرین اولین ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور عزیز ہیں ہم تمھیں اللہ کی یاد دلاتے ہیں کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی میں ہم سے مزاحمت نکرو پس معاملہ خلافت ہمنے تمھارے لیے چھوڑ دیا اور تم اس سے خوب واقف ہو اور اسکی وجہ کچھ اور نتھی سوا اسکے کہ ہمنے دیکھا حق پر عمل ہو رہا ہے اور کتاب اللہ کی پیروی کی جاتی ہے اور سنت رسول قائم ہے تو ہم راضی ہوگئے اور ہمکو اسکے سوا اور کیا چاہیے تھا اب ہمنے آپ سے بیعت کی اور ہمنے رجوع نہیں کیا اب آپ سے ان لوگون نے مخالفت کی ہے جنسے آپ بہتر ہیں اور بہ نسبت انکے زیادہ پسندیدہ ہیں پس آپ ہمیں اپنے حکم سے مطلع فرمایئے اسی اثنا میں حجاج بن غزیہ انصاری آئے اور انھوں نے کہا کہ اے امیر المومنین اس معاملہ کا تدارک اس سے پہلے کرنا چاہیے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے میری جان کو (کبھی) چین نہ نصیب ہو اگر میں موت کا خوف کرون اے گروہ انصار امیر المومنین کی بھی مدد کرو جس طرح تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی[1] واللہ آخر کو اول سے نسبت ہوتی ہے ہان مگر اول بہت افضل تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

---

[1] یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے میں بہ نسبت امیر المومنین کی مدد کرنے کے زیادہ ثواب تھا ۱۲

میں کہتا ہون کہ ابو موسی نے اس حدیث کو رفاعہ بدری کے تذکرہ میں لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ رفاعہ بیٹے ہین رافع زرقی کے پھر دوبارہ انکا تذکرہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی صرف فرق یہ ہو کہ اس تذکرہ مین راوی نے انکا نسب نہین بیان کیا اس سے یہ اور ہو جائینگے حدیث ایک سند ایک۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زنبر صحابی ہین - یہ ابن ماکولا کا قول ہو - زبر زے اور نون اور بائے موحدہ کے ساتھ ہو اور اسکے آخر مین رے ہی

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن سواد بن کعب - انکا نام ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہو انصاری ہین اوسی ہین ظفری ہین قتادہ بن نعمان بن زید کے چچا ہین - یہی ہین جنکے ہتھیار اور کھانے کی چیزین بنی ابیرق نے چورائی تھین ہمین اسمعیل بن عبد اللہ بن علی وغیرہ نے خبر دی یہ لوگ اپنی سند سے محمد بن عیسی ترمذی سے نقل کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمسے حسن بن احمد بن ابی شعیب یعنی ابو مسلم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن مسلمہ حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ ہم مین تھے جنکو بنی اُبیرق کہتے تھے ان لوگون کا نام بشر اور بشیر تھا بشیر ایک منافق شخص تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو مین اشعار کہا کرتا تھا اور وہ اشعار کسی عرب کو دیتا تھا جب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن شعرون کو سنتے تھے تو کہتے تھے کہ خدا کی قسم یہ اشعار سوا اس خبیث کے اور کوئی نہین کہتا - یہ لوگ (یعنی بشر اور بشیر اور مبشر) بہت محتاج اور فاقہ مست لوگ تھے زمانہ جاہلیت مین بھی اور زمانہ اسلام مین بھی - مدینہ مین لوگون کی غذا چھوہارے اور جو تھی اور جب کسی کے پاس کچھ مال زیادہ ہوتا اور شام کی طرف سے کچھ پہاڑی لوگ (گیہون وغیرہ لیکر) آجاتے تھے تو وہ انسے غلہ مول لے لیتا تھا اسکو خاص اپنے لیے رکھتا تھا اور گھر والون کے لیے وہی چھوہارے اور جو تھے (اسی دستور کے موافق) وہ پہاڑی لوگ جو آئے تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک بوجھ گیہون انسے مول لیے اور انکو اپنے بالاخانہ میں رکھ لیا اُنکے بالاخانہ مین کچھ ہتھیار بھی تھے پس رات کے وقت کچھ لوگون نے چھاپہ مارا اور بالاخانہ مین نقب دیکر ہتھیار اور گیہون نکال لیے جب صبح ہوئی تو میرے چچا رفاعہ میرے پاس آئے اور انھون نے کہا کہ اے میرے بھتیجے آج شب کو ہمپر چھاپہ مارا ہمارے بالاخانہ مین نقب لگائی گئی اور ہمارا غلہ اور ہمارے ہتھیار اٹھ گئے پس ہم لوگون نے گھرون کو ڈھونڈھا کچھ لوگون نے ہمسے کہا کہ ہمنے بنی ابیرق کو دیکھا کہ انھون نے آج شب کو آگ روشن کی تھی اور ہم سمجھتے ہین کہ انھون نے تمہارے ہی یہان سے کچھ غلہ لاکر پکایا تھا قتادہ کہتے ہین پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضور مین گیا اور مینے کہا کہ ہم مین سے کچھ لوگون نے جو ظالم لوگ ہین میرے چچا رفاعہ بن زید کے مکان پر چھاپہ مارا انکے بالاخانہ مین نقب لگائی اور انکے ہتھیار اور انکا غلہ لے لیا پس اب خواہش یہ ہی کہ وہ ہمارے ہتھیار ہمکو واپس کردین رہگیا غلہ اسکی ہمکو حاجت نہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مین اسکے لیے کہونگا جب بنی ابیرق نے اس معاملہ کو سنا تو وہ اپنون مین سے ایک شخص کے پاس جسکا نام اسیر بن عروہ تھا گئے اور اُس سے سب واقعہ بیان کیا اُس محلہ کے بہت لوگ جمع ہوے اور ان سب نے کہا کہ یارسول اللہ قتادہ بن نعمان اور اُنکے چچا ہم مین سے کچھ لوگون کو جو اہل اسلام ہین چوری کی تہمت لگاتے ہین قتادہ کہتے ہین کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا تو آپنے فرمایا کہ تمنے ایسے لوگون کو جنکے اسلام اور نیکبختی کے حالات مجھسے بیان کیے گئے ہین چوری کی تہمت لگائی ہی قتادہ کہتے ہین پس مین لوٹ آیا اور مین اس بات کو دوست رکھتا تھا کہ کاش مین اپنا کچھ مال (اپنے چچا کو) دیدیتا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو نہ کہتا پھر مینے اپنے چچا سے اسکو بیان کیا تو انھون نے کہا اللہ سے مدد کی امید ہی اسکے بعد اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے نبی ہمنے سچائی کے ساتھ کتاب تمپر نازل کی ہی تاکہ لوگون کے درمیان مین اسکے موافق فیصلہ کرو جو اللہ نے تمھین دکھایا ہی اور خیانت کرنے والون (یعنے بنی ابیرق) کے حمایتی نہ بنو (اور جو کچھ تمنے قتادہ بن نعمان کو کہا اسکی بابت) اللہ سے استغفار کرو۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن وہب جذامی ثم الضبیبی۔ بنی ضبیب سے ہین۔ بعض اہل حدیث ایسا ہی کہتے ہین مگر علماے نسب کہتے ہین کہ ضبیبی سے مراد ضبیبہ بن جذام کی اولاد ہی۔ صلح حدیبیہ کے زمانے مین خیبر سے پہلے اپنی قوم کے کچھ لوگون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے اور اسلام لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو انکی قوم پر سردار کیا تھا ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر انکی قوم کو لکھدی تھی (جسکا مضمون یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا الکتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرفاعۃ بن زید انی بعثتہ الی قومہ عامۃ ومن دخل فیہم یدعوہم الی اللہ والی رسولہ فمن اقبل ففی حزب اللہ ومن ادبر فلہ امان شہرین جب رفاعہ اپنی قوم کے پاس (اس تحریر کو لیکر) گئے تو انسب نے مانا اور اسلام لے آئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سموال۔ اور بعض لوگ کہتے ہین رفاعہ بن رفاعہ قرظی۔ خاندان بنی قریظہ سے ہین صفیہ بنت حیی بن اخطب

سلہ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے جو رفاعہ بن زید کو دی جاتی ہی مین نے انکو انکی تمام قوم کیطرف اور نیز ان لوگون کیطرف جو انکی قوم مین شامل ہوگئے ہین بھیجا ہی تاکہ یہ انکو اللہ اور اسکے رسول کیطرف بلائین جو شخص انکی بات مان لے وہ اللہ کے گروہ سے ہی اور جو نہ مانے انکو دو مہینے کی مہلت ہی ۱۲

ام المومنین کے ماموں ہیں کیونکہ انکی والدہ ہُرہ بنت سموال تھیں - یہی ہیں جنھوں نے اپنی بی بی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تین طلاقیں دی تھیں پھر عبد الرحمن بن زبیر نے انسے نکاح کیا اور قبل دخول کے انکو طلاق دیدی پھر انھوں نے رفاعہ کے پاس جانیکا ارادہ کیا تو متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسے پوچھا اور انھوں نے بیان کیا کہ عبد الرحمن نے انکو مس نہیں کیا حضرت نے فرمایا تو پھر تم رفاعہ کے پاس نہیں جا سکتی ہو جب تک کہ تم کسی اور شخص سے نکاح کرکے اس) کا مزہ نہ چکھو - عورت کا نام تمیمہ بنت وہب تھا قعنبی نے انکا نام یہی بتایا ہے اور بعض لوگ انکا نام کچھ اور کہتے ہیں - ابو عمر اور ابن مندہ نے رفاعہ سے اسی تذکرہ میں نقل کیا ہے کہ یہ آیت ولقد وصلنا لہم القول لعلہم یذکرون[1] میرے اور میرے دس ساتھیوں کے حق میں نازل ہوئی تھی مگر ابو نعیم نے اس حدیث کو ایک دوسرے تذکرہ میں لکھا ہے یہ رفاعہ بیٹے ہیں قریظہ کے - انکا تذکرہ انشاء اللہ آئیگا - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المنذر بن رفاعہ بن دینار - انصاری عقبی بدری - ابو نعیم نے اور ابو موسی نے اپنی سند سے عروہ سے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان بنی ظفر سے بیعت عقبہ میں شریک تھے رفاعہ بن عبد المنذر بن رفاعہ بن دینار بن زید ابن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کا نام روایت کیا ہے یہ بدر میں شریک تھے اور ابو نعیم اور ابو موسی نے ابن شہاب سے بھی ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان اوس کی قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی شاخ بنی امیہ بن زید سے بدر میں شریک تھے رفاعہ بن عبد المنذر کا نام بھی لکھا ہے - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ ابو نعیم نے ایک مستقل تذکرہ میں ابو لبابہ سے انکا ذکر لکھا ہے اور ابو زکریا یعنے ابن مندہ نے بھی انکی پیروی کی ہے ان دونوں میں فرق صرف اسی سے پایا گیا ہے کہ ابو لبابہ کی نسبت کہا گیا ہے کہ وہ بدر میں شریک نہ تھے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی طرف روانہ ہوئے تو آپنے اثنائے راہ سے انکو واپس کر دیا تھا اور مدینہ پر انکو حاکم کر دیا تھا مگر مال غنیمت میں آپنے انکا حصہ لگا دیا تھا - وہی شخص ہیں جنکا ذکر اس تذکرہ میں ہوا عروہ بن زبیر نے اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے شاید ابو لبابہ کو شریک بدر کہتے ہیں وہ اسوجہ سے کہ جب انکو بدر کی غنیمت میں حصہ اور انکی شرکت کا ثواب ملا تو مثل ان لوگوں کے ہوگئے جو بدر میں شریک تھے واللہ اعلم -

میں کہتا ہوں کہ حق ابو موسی کی طرف ہے یہ دونوں شخص ایک ہی ہیں موافق قول اس شخص کے جو ابو لبابہ کا نام رافع کہتا ہے اور سیاق نسب بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ابو لبابہ کا نام رفاعہ بن عبد المنذر بن زنبر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک

[1] ترجمہ ہم نے ان لوگوں کیلئے ملی ہوئی باتیں بیان کی ہیں تاکہ نصیحت پائیں ۱۲

ابن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہی وہ نسب ہی جسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ مین بیان کیا ہی صرف یہ فرق ہی کہ انھون نے زنبر کی لفظ کو جو اس نسب مین واقع ہی تصحیف کر کے دینار لکھدیا ہی یہ غلطی اس وجہ سے ہوئی کہ بعضے لوگ دینار کو بغیر الف کے (اس طرح دینر) لکھتے ہین پس یہ نسب صحیح ہی اور یہ دونون ایک ہین - ان دونون تذکرون مین کوئی اختلاف نسب نہین ہی سوا اس ایک لفظ کے اور نیز ابونعیم نے عروہ سے شرکاے بدر کے نامون مین بنی ظفر کے خاندان سے رفاعہ بن عبد المنذر کا نام لکھا ہی اور انھون نے بھی ویسا ہی نسب بیان کیا ہی جیسا ہم پہلے ذکر کر چکے اُس نسب مین ظفر نامی کوئی شخص نہین ہی ظفر کا ذکر کرنا اُنکا وہم ہی - اور ابوموسی نے ابولبابہ کا نام رفاعہ بیان کیا ہی - اور ابن کلبی نے رفاعہ ابن عبد المنذر بن زنبر کو ابولبابہ کا بھائی قرار دیا ہی اور بشر بن عبد المنذر کا بھی بھائی لکھا ہی اور یہ لکھا ہی کہ رفاعہ اور بشر دونون بدر مین شریک تھے اور دونون نے جنگ کی تھی رفاعہ تو بچ گئے اور بشر بدر مین شہید ہو گئے اور انھون نے لکھا ہی کہ ابولبابہ کا نام بشیر تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اثنا ے راہ سے مدینہ کا حاکم بنا کے واپس کر دیا تھا اس سے اُن لوگون کے قول کی تائید ہوتی ہی جو رفاعہ اور ابولبابہ کو دو شخص کہتے ہین رفاعہ تو خود بدر مین شریک تھے اور انکے بھائی ابولبابہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی غنیمت اور اسکے ثواب مین شریک کر لیا تھا لہذا وہ بھی مثل اُن لوگون کے ہو گئے جو بدر مین شریک تھے - میرے نزدیک کلبی کا قول بہت عمدہ ہی اُس سے تمام اقوال مختلفہ مین توافق ہو جاتا ہی اور اسمین شک نہین کہ ابونعیم نے اپنا قول طبرانی سے نقل کیا اور طبرانی ایک امام عالم مضبوط علم والے تھے اور عروہ اور ابن شہاب کا یہ کہنا کہ یہ بدر مین شریک تھے مجاز ہوگا نہ حقیقت انھون نے صرف اسوجہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مال غنیمت اور ثواب مین شریک کر لیا تھا ابن اسحاق کے کلام سے بھی ابن کلبی کی موافقت ظاہر ہوتی ہی کیونکہ انھون نے اُن انصار کے نام مین جو بدر مین شریک تھے لکھا ہی کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف کے خاندان سے بشر بن عبد المنذر اور رفاعہ بن عبد المنذر تھے رفاعہ کی کوئی اولاد نہ تھی اور عبید بن ابی عبید بھی تھے پھر انھون نے لکھا ہی کہ لوگ کہتے ہین کہ ابولبابہ بن عبد المنذر اور حارث بن حاطب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ سے واپس کر دیا تھا اس عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ کلبی کی طرح انھون نے ابولبابہ کو رفاعہ کے علاوہ لکھا ہی یہ روایت یونس کی تھی اور ابن ہشام نے بھی ابن اسحاق سے بشر اور رفاعہ اور ابولبابہ کا ذکر اسی طرح [illegible] اور انھون نے اور لوگون کا نام بھی ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ سب نو آدمی تھے اور یہ سب لوگ بشر اور رفاعہ اور ابولبابہ کے ہمراہ تھے یہ قول بھی کلبی کے موافق ہی اس سے ظاہر ہو گیا کہ حق وہی ہی جو ابونعیم کہتے ہین مگر جو لوگ ابولبابہ ہی کا نام رفاعہ کہتے ہین انکے قول کی بنا پر ابونعیم کا قول حق نہوگا مگر یہ لوگ بہت کم ہین - انکا تذکرہ بشیر کے نام مین ہو چکا ہی اور کنیت کے باب مین بھی انشاء اللہ آئیگا

الحاصل دینار کا نام انکے نسب مین غلط ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المنذر بن زنبر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ کنیت انکی ابولبابہ انصاری ہین اوسی ہین۔ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہین انکے نام مین اختلاف ہی بعض لوگ کہتے ہین رافع اور بعض لوگ کہتے ہین بشیر ہم انکا تذکرہ ب کی ردیف مین کرچکے ہین اس سے پہلے والے تذکرہ مین اسکی بحث ہوچکی ہی ہم انشاء اللہ کنیت کے باب مین بھی انکا ذکر کرینگے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر کی طرف گئے تھے آپنے انکو مقام روحا سے انکو مدینہ کا حاکم بناکے واپس کردیا اور انکو بدر کی غنیمت اور ثواب مین شریک کرلیا تھا انسے ابن عمر اور عبد الرحمن بن یزید اور ابوبکر بن عمرو بن حزم اور سعید بن مسیب اور سلیمان اغر اور عبد الرحمن بن کعب بن مالک وغیرہم نے روایت کی ہے یہ وہی ہین جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی طرف بھیجا تھا جبکہ آپنے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تھا۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے محمد بن اسحاق تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد اسحاق بن یسار نے معبد بن کعب ابن مالک سلمی سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ بنی قریظہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس ابولبابہ بن عبد المنذر کو بھیج دیجیے [یہ لوگ قبیلہ اوس کے حلیف تھے] تاکہ ہم انسے اپنے معاملہ مین مشورہ کرلین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بھیجدیا چنانچہ یہ جب وہان پہونچے اور ان لوگون نے انکو دیکھا تو مرد بھی انکی طرف اٹھکے آئے اور عورتین اور بچے بھی روتے ہوے آئے انکو ان لوگون پر رحم آگیا ان لوگون نے کہا کہ اے ابولبابہ کیا تم یہ مناسب سمجھتے ہو کہ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم پر (قلعہ سے) اتر آئین انھون نے (زبان سے تو) کہا کہ ہان اور ہاتھ اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا یعنے قتل کردیے جاؤگے ابولبابہ کہتے تھے کہ خدا کی قسم میرے پیر تھرتھرانے لگے جب مجھے معلوم ہوا کہ مینے اللہ اور اسکے رسول کی خیانت کی پھر ابولبابہ بالا بالا چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہین آئے یہانتک کہ انھون نے اپنے کو مسجد اقدس کے ایک ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ مین یہان سے نہ چھوٹونگا تاوقتیکہ میری اس خطا کو نہ معاف فرمادے اور انھون نے اللہ سے عہد کیا کہ بنی قریظہ کے پاس اب کبھی نہ جائینگے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے حال کی خبر ہوئی اور انکے جانے مین دیر ہوئی تو آپنے فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس چلے آتے تو مین انکے لیے استغفار کرتا مگر اب انھون نے ایسا کیا (یعنے مسجد کے ستون سے اپنے کو باندھ دیا ہی) تو مین انکو ہرگز نہ کھولونگا تاوقتیکہ اللہ انکی توبہ نہ قبول کرے ابن اسحاق کہتے تھے کہ مجھسے یزید بن عبد اللہ بن قسیط نے بیان کیا کہ ابولبابہ کی توبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اسوقت آپ حضرت ام سلمہ کے مکان مین تھے حضرت ام سلمہ

کہتی ہیں میںنے صبح کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوے دیکھا تو میںنے پوچھا کہ آپ کیون مسکراتے ہیں خدا آپکو مسکراتا ہوا رکھے آپنے فرمایا ابولبابہ کی توبہ قبول ہو گئی پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح کے لیے تشریف لے گئے تو آپنے انکو کھول دیا - مسجد میں انکے بندھنے کا ایک سبب اور بھی کنیت کے باب میں آئیگا کیونکہ اسمین لوگون کا اختلاف ہے - ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ابولبابہ نے کوئی اولاد نہین چھوڑی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرابہ - اور بعض لوگ عرادہ کہتے ہین - جہنی ہین اور بعض لوگ عذری کہتے ہین - کنیت انکی ابوخزامہ - انسے عطاء بن یسار مدنی نے روایت کی ہے انکا شمار اہل حجاز میں ہے ہلال بن ابی میمونہ نے عطاء بن یسار سے انھون نے رفاعہ بن عرابہ جہنی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ جب تہائی شب گذر جاتی ہے تو اللہ عزوجل آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے وہ کون ہے جو مجھسے دعا کرے تاکہ میں قبول کرون وہ کون ہے جو مجھسے مانگے میں اُسکو دون وہ کون ہے جو مجھسے استغفار کرے میں اُسکو بخشدون صبح تک یہی کیفیت رہتی ہے ہمین عبداللہ بن احمد بن ابی نصر خطیب نے اپنی سند سے ابو داؤد یعنے سلیمان بن داؤد طیالسی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے ہشام دستوائی نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ہلال بن ابی میمونہ سے انھون نے عطاء بن یسار سے انھون نے رفاعہ بن عرابہ جہنی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے یہانتک کہ جب مقام کدید یا قدید میں پہونچے تو کچھ لوگون نے (پہلے سے پہلے) اپنے گھر پہونچنے کی آپ سے اجازت طلب کی آپنے انکو اجازت دیدی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو جہنی - بدر میں اور احد میں شریک تھے - یہ ابومعشر کا قول ہے کسی نے انکی موافقت نہین کی اور ابن اسحاق اور واقدی اور تمام اہل سیر نے کہا ہے کہ انکا نام ودیعہ بن عمرو بن یسار بن عوفی بن جراد بن طحیل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ ہے جہنی ہین - انصار کے خاندان بنی نجار کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک تھے - انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی سالمی، بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوے کنیت انکی ابوالولید ہے مگر مشہور ابن ابی الولید کے ساتھ ہین اپنے

کہ انکے دادا زید بن عمرو کی کنیت بھی ابو الولید تھی یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ رفاعہ بن عمرو بن نوفل بن عبد اللہ ابن سنان احد کے دن شہید ہوئے بیعت عقبہ میں اور غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ قول موسی بن عقبہ سے مروی ہے انھون نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے اور انھون نے اپنی سند سے عروہ بن زبیر سے اُن لوگون کے نام مین جو بدر مین اور بیعت عقبہ مین شریک تھے رفاعہ بن عمرو بن قیس بن ثعلبہ بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کا نام بھی روایت کیا ہے یہ ہجرت کر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے۔ ابن مندہ نے انکا نسب نہین بیان کیا انھون نے مختصر ذکر انکا لکھا ہے اور کہا ہے کہ رفاعہ بن عمرو انصاری احد کے دن شہید ہوئے یہ ابن اسحاق سے مروی ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرظہ۔ قرظی۔ ہمین حافظ ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن زیدہ نے خبر دی نیز ابو موسی کہتے تھے کہ ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ بن زیدہ نے طبرانی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسود بن عامر شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے عمرو بن دینار سے انھون نے یحیی بن جعدہ سے روایت کر کے خبر دی کہ رفاعہ قرظی اور حضرمی کی روایت مین ہے کہ رفاعہ بن قرظہ نے کہا یہ آیت دس آدمیون کے حق مین نازل ہوئی تھی کہ انہین سے ایک مین بھی ہون ولقد وصلنا لہم القول لعلہم یتذکرون انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو موسی نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے رفاعہ بن سموال کے نام مین انکا ذکر لکھا ہے اور طبرانی نے دونون کے درمیان مین فرق کیا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مبشر بن حارث انصاری ظفری۔ احد مین اپنے والد مبشر کے ساتھ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسروح۔ اور بعض لوگ انکو رفاعہ بن مشمرخ کہتے ہین۔ اسدی ہین قبیلۂ بنی اسد بن خزیمہ سے بنی عبد شمس کے

۱۵ ترجمہ ہمنے ان لوگون کے لیے متصل باتین بیان کی ہین تاکہ یہ نصیحت حاصل کرین ۱۲

حلیف تھے خیبر کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقش۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن قیس مگر زیادہ مشہور وقش ہے ابن زغبہ بن زعورا ابن عبد الاشہل انصاری اشہلی۔ اور کے دن شہید ہوئے بہت بوڑھے تھے۔ ثابت ابن وقش کے بھائی تھے دونوں احد میں شہید ہوئے تھے رفاعہ کو خالد بن ولید نے قتل کیا تھا اس وقت خالد بن ولید مسلمان نہ تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ انکے بھائی ثابت بن وقش کے نام میں کیا ہے مگر استدراک کی کوئی وجہ نہیں اسلیے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ انکے بھائی کے تذکرہ سے علیحدہ کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ہمیں عبید اللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے اُن انصار کے نام میں جو احد کے دن شہید ہوئے رفاعہ بن وقش کا نام روایت کیا ہے اور انکو انکے بھائی ثابت کے بعد ذکر کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن عتیک۔ بکیر بن معروف نے مقاتل بن حیان سے اللہ تعالی کے قول فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ[1] کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ یہ آیت عائشہ بنت عبد الرحمن بن عتیک نضیری کے حق میں نازل ہوئی تھی وہ رفاعہ بن وہب بن عتیک کے نکاح میں تھیں یہ انکے چچا کے بیٹے بھی تھے رفاعہ نے عائشہ کو طلاق بائن (یعنی مغلظہ) دی تھی عائشہ نے انکے بعد عبد الرحمن بن زبیر قرظی سے نکاح کیا جب عبد الرحمن نے انکو طلاق دی تو یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئیں اور کہا کہ یا نبی اللہ میرے شوہر نے مجھے قبل اسکے کہ وہ مجھے ہاتھ لگائیں طلاق دیدی ہے پس اب میں اپنے چچا کے بیٹے یعنی اپنے پہلے شوہر کے پاس پھر جانا چاہتی ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ دوسرا شوہر تم سے ہمبستر نہو تھوڑے دنوں کے بعد پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں اور انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے دوسرے شوہر نے مجھ سے ہمبستری کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے پہلے قول کی تکذیب کر دی لہذا اب میں تمہاری آخری بات کی بھی تصدیق نکرونگا پھر عائشہ نے کچھ دنوں توقف کیا یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی پس وہ حضرت ابوبکر کے پاس گئیں اور انسے کہا کہ یا خلیفہ رسول اللہ میں اپنے پہلے شوہر کے پاس پھر جانا چاہتی ہوں کیونکہ دوسرے شوہر نے مجھ سے ہمبستری کی تھی حضرت ابوبکر نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب انھوں نے تم سے کہا تھا اور اُس وقت بھی موجود تھا جب تم دوبارہ اُنکے پاس گئی تھیں

[1] ترجمہ پھر اگر اسکو طلاق دے تو وہ عورت بعد اسکے اس طلاق دینے والے کے لیے حلال نہیں ہو سکتی یہانتک کہ کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کرے ۱۲

اور مجھے معلوم ہی جو کچھ انھون نے تمسے فرمایا تھا لہذا تم اپنے پہلے شوہر کے پاس نہین جاسکتی ہو پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو وہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس گئین حضرت عمر نے فرمایا کہ اب تم میرے پاس آؤگی تو مین تمھین سنگسار کردونگا ۔ انھین عائشہ کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ یعنی فیجا معھا انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ اس قصہ کو ابو عبد اللہ یعنے ابن مندہ نے رفاعہ بن سموال کے نام مین لکھا ہو اور ابن شاہین نے ان دونون کے درمیان مین فرق کیا ہو مگر ظاہر یہ ہو کہ یہ دونون ایک ہین اور اس عورت کا نام بعض لوگ کہتے ہین تمیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہین سہیمہ بعض لوگ کہتے ہین امیمہ یا رمیصا یا غمیصا یا عائشہ واللہ اعلم ۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یثربی ۔ کنیت ابو رمثہ ۔ تیمی ہین ۔ قبیلہ تیم الرباب سے تھین ۔ یہ ابو نعیم کا قول ہو اور ابو عمر اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ تمیمی ہین یعنے قبیلہ تیم الرباب سے تھین ۔ یہ ابو نعیم کا قول ہو اور ابو عمر اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ تمیمی ہین یعنی قبیلہ تمیم سے ۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہو اور بعض لوگ ابو رمثہ کا نام حبیب کہتے ہین ۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہو ۔ یہ احمد بن حنبل کا قول ہو اور یحیی بن معین نے کہا ہو کہ انکا نام یثربی بن عوف ہو اور بعض لوگ خشخاش کہتے ہین ۔ عبید اللہ بن ایاد بن لقیط نے اپنے والد سے انھون نے ابو رمثہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین اپنے والد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا جب ہم لوگ آپکے پاس پہونچے تو آپنے میرے والد سے فرمایا کہ یہ تمھارا بیٹا ہو میرے والد نے کہا ہان قسم رب کعبہ کی مین اسکی شہادت دیتا ہون پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے [illegible] اپنے والد کے ساتھ میرے مشابہ ہونے کے سبب سے اور میرے والد کے قسم کھانے کی وجہ سے پھر آپنے فرمایا آگاہ ہو اسکا گناہ تمھارے ذمہ نہ رکھا جائیگا اور نہ تمھارا گناہ اسکے ذمہ رکھا جائیگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا تزر وازرۃ وزر اخری پھر میرے والد نے ایک مسن کا سا داغ آپکے دونون شانون کے درمیان مین دیکھا تو میرے والد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین طبیب ہون کیا مین اسکا علاج نکر دون حضرت نے فرمایا کہ طبیب وہی ہو جس نے اسکو قائم کیا ہو (یہ داغ نہ تھا بلکہ مہر نبوت تھی) اس حدیث کو عبد الملک بن عمیر شیبانی نے اور ثوری نے اور مسعودی نے اور علی بن [illegible] نے ایاد بن لقیط سے روایت کیا ہو ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو ۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ۔ یہ اصحاب شجرہ سے تھے ۔ عبد الکریم یعنے ابو امیہ نے [illegible] رفاعہ سے انھون [illegible]

سلہ صفحہ گذشتہ مین اس آیت کا ترجمہ ہو چکا ہو [illegible]

والد سے روایت کی ہے وہ اصحاب شجرہ سے تھے کہ انھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو تکبیر پڑھتے اور تین بار فرماتے ہلال خیر و رشد آمنت بخالقک[1] انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ابو نعیم نے رفاعہ ابن رافع کے تذکرہ میں انکا حال لکھا ہے مگر رفاعہ بن رافع کا کوئی بیٹا ابو عبیدہ نام ہم نہیں جانتے ہاں انکا ایک بیٹا عبید بن رفاعہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ اور ہیں واللہ اعلم۔

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو امیر ابو نصر نے یحیی بن ابی کثیر سے انھوں نے عبد الرحمن بن خضیر ہنالی سے انھوں نے عمرو بن دینار سے انھوں نے عبید بن رفاعہ سے انھوں نے اپنے والد سے جو اصحاب شجرہ میں سے تھے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے اللھم اہلہ علینا بالامن والایمان[2]۔ محمد بن ابراہیم شافعی نے کدیمی سے انھوں نے یحیی سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ اسکو احمد بن محمد بن زیاد قطان نے کدیمی سے روایت کیا ہے اور انھوں نے (بجائے عبد الرحمن بن خضیر کے) عبد الرحمن بن حصین کہا ہے اور نیز ابن مالک قطیعی نے جو اسکو کدیمی سے روایت کیا ہے تو انھوں نے حصین لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحیح خضیر ہے یہ روایت بھی ابو نعیم کے قول کی تائید کرتی ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان سے ابو سلمہ نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) حکم دیا تھا کہ میں لوگوں میں یہ اعلان کر دوں کہ کوئی شخص مُقَیَّر (نامی ظرف) میں نبیذ نہ بنائے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے۔

(سیدنا) رُفَیْع (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو العالیہ رباحی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام زیاد بن فیروز تھا بنی ریاح کے غلام تھے۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے۔ ابو خلدہ بن خالد بن دینار نے کہا ہے کہ میں نے ابو العالیہ رباحی سے پوچھا کہ کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انھوں نے کہا نہیں میں آپکی وفات کے دو برس بعد یا تین برس بعد گیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم کا یہ کہنا کہ ابو العالیہ کا نام زیاد ہے وہم ہے زیاد بن فیروز ایک دوسرے شخص ہیں یہ دونوں کبار تابعین میں ہیں کنیت انکی بھی ابو العالیہ ہے اور نام انکا براء ہے وہ ابو العالیہ رباحی کے علاوہ ہیں۔ واللہ اعلم

[1] ترجمہ نیکی اور بھلائی کا چاند ہو (اے چاند) میں تیرے خالق پر ایمان لایا ۱۲ [2] ترجمہ اے اللہ اس چاند کو سلامتی اور ایمان کے ساتھ ہمارے اوپر طلوع کرا ۱۲

باب الراء مع القاف

(سیدنا) رقاد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ عقیلی - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا - یعلی ابن اشدق نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو دیکھا جنمین سے ایک رقاد بن ربیعہ تھے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے سو بکریون میں ایک بکری (زکوۃ کی) لیتے تھے اگر اس سے بھی زیادہ ہوتین تو دو بکریان اور انھون نے اونٹ کا بھی ذکر کیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) رقیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیبہ - یا عقیبہ بن رقیبہ - اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہو - یہ ایک مجہول شخص ہین - یزید بن حبیبہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رقیبہ بن عقیبہ یا عقیبہ بن رقیبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین رجب کے آخری تاریخ مین رخصت ہونیکو گئے حضرت نے پوچھا کہان جاتے ہو انھون نے کہا سفر کا ارادہ رکھتا ہون آپنے فرمایا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمھاری تجارت کا نفع جاتا رہے اور تم نقصان اٹھاؤ تمھاری تجارت کی برکت بھی جاتی رہے - انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین یہ نہین چاہتا آپنے فرمایا تو ابھی ٹھیرو یہانتک کہ چاند نکل آئے اور دوشنبہ کے دن یا پنجشنبہ کے دن سفر کرنا اور صبح کے وقت تاریکی مین کوچ کر دیا کرنا کیونکہ اسوقت اللہ کی طرف سے مسافرون پر کچھ فرشتے موکل ہوتے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا

(سیدنا) رقیم (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن ثعلبہ بن زید بن لوذان بن معاویہ - کینت انکی ابو ثابت انصاری ہین اوسی ہین ابو نعیم اور ابن مندہ نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابن کلبی اور ابن حبیب نے کہا ہو کہ یہ رقیم بیٹے ہین ثابت بن ثعلبہ بن اکال بن حارث ابن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے انصاری ہین اوسی ہین ثم المعاوی - یہ نعمان بن اکال کے قبیلہ سے ہین انکو ابو سفیان بن حرب نے قید کیا تھا یہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے جارہے تھے پھر ابو سفیان نے اسکے عوض مین بیٹے اپنے عمرو بن ابی سفیان کو لیا - یہ رقیم غزوۂ طائف مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہوئے یہ ابن اسحاق اور عروہ اور ابن شہاب کا قول ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

---

سلہ بکریون کیلئے زکوۃ کا نصاب چالیس ہو یعنے چالیس بکرے مین ایک بکری زکوۃ کی دینا پڑتی ہو یہی زکوۃ سو تک رہتی ہے ۱۲

سلہ معلوم ہوا کہ شروع ماہ مین دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن سفر کرنا بہتر ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اور دن منحوس ہین ۱۲

(سیدنا) رکانہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو محمد ہے۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ ابن ابی داؤد نے انکے اور پہلے رکانہ کے درمیان مین فرق کیا ہو اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ مین ان دونون کو ایک سمجھتا ہون اور انھون نے اپنی سند سے جعفر بن محمد بن رکانہ سے انھون نے اپنے والد رکانہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی کی تو آپنے مجھے گرادیا۔ ابونعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے ان دونون رکانہ کے درمیان مین فرق کیا ہو مگر مین ان دونون کو ایک سمجھتا ہون اسمین ابن مندہ پر اعتراض نہین ہو سکتا کیونکہ ابن مندہ نے فرق کا قول ابن ابی داؤد کی طرف منسوب کیا ہو اور خود کہدیا ہو کہ مین ان دونون کو ایک سمجھتا ہون پھر انپر کیا اعتراض ہو سکتا ہو انکا تذکرہ ابن مندہ و ابونعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) رکب (رضی اللہ عنہ)

مصری۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا یہ ایک مجہول شخص ہین۔ انکا صحابی ہونا معلوم نہین یہ ابن مندہ کا قول ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ کندی ہین انکی ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو مگر صحابہ مین یہ مشہور نہین ہین لیکن لوگون نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہو۔ انسے نصیح عنسی نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے خوشخبری ہو اُس شخص کو جو بغیر کسی بات کی کمی کے فروتنی کرے اور بغیر غریبی کے اپنے کو کم درجہ سمجھے اور جو مال اُسنے جمع کیا ہو اُسکو خرچ کردے مگر نہ کسی گناہ کے کام مین اور غریبون اور مسکین لوگون پر رحم کرے اور اہل فقہ[۵۱] و حکمت سے ملے خوشخبری ہو اُس شخص کو جسکی کمائی پاک ہو اور اُسکی خصلت عمدہ ہو اور لوگون کو اپنے شر سے محفوظ رکھے خوشخبری ہو اُس شخص کو جو اپنے علم پر عمل کرے اور حاجت سے زیادہ جسقدر مال ہو اُسکو خرچ کردے اور ضرورت سے زیادہ بات نکرے ہمین ابو یاسر عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی علی بن محمد بن حسین بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد احمد بن علی بن حسن دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی ابو القاسم ابن حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو صفوان بردعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مہدی بن حفص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن عیاش نے مطعم ابن مقدام سے انھون نے عنبسہ بن سعید کلاعی سے انھون نے نصیح عنسی سے انھون نے رکب مصری سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشخبری ہو اُس شخص کو جو اپنا حاجت سے زیادہ مال خرچ کردے اور ضرورت سے زیادہ بات نکرے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

---

[۵۱] اہل فقہ سے وہ لوگ مراد ہین جو احکام شرعیہ کتاب و سنت سے اخذ کرسکتے ہون اور اہل حکمت سے اشارہ ارباب باطن کی طرف نکلتا ہو ۱۲

باب الراء والواو

(سیدنا) روح (رضی اللہ عنہ)

ابن زنباع بن روح بن سلامہ بن حداد بن حدیدہ بن امیہ بن امرء القیس بن حمانہ بن وائل بن مالک بن زید مناہ بن افصی بن سعد بن ہدیل بن ایاس بن حرام بن جذام کنیت انکی ابوزرعہ جذامی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہی کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین البتہ اسکے والد زنباع نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی ابوعمر نے کہا ہی کہ احمد بن زہیر نے بیان کیا ہی کہ جن لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی انہین قبیلۂ جذام سے روح بن زنباع اور روح کے ایک غلام بھی ہین جنکا نام حبیب ہی۔ احمد بن زہیر نے روح کی کوئی حدیث نہین ذکر کی وہ صرف یہ روایت کرتے ہین کہ انکے والد زنباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے روح کا صحابی ہونا ثابت نہین اور مسلم بن حجاج نے اسماء وکنی مین لکھا ہی کہ ابوزرعہ یعنی روح بن زنباع جذامی صحابی ہین۔ اور ابن ابی حاتم اور انکے والد نے انکو تابعین مین ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ انھون نے عبادہ بن صامت سے روایت کی ہی۔ ان سے شرحبیل ابن مسلم نے اور یحیی بن ابی عمرو شیبانی نے اور عبادہ بن نسی نے روایت کی ہی ابوعمر نے کہا ہی کہ مین انکو صحابی نہین سمجھتا اور انکی روایت بھی صرف صحابہ سے ہی منجملہ انکے تمیم داری اور عبادہ بن صامت ہین انھون نے تمیم سے ایک حدیث فی سبیل اللہ گھوڑون کی تیار کرنے مین روایت کی ہی جسنے اس حدیث کو تمیم کے تذکرہ مین لکھا ہی۔ یہ روح عبد الملک ابن مروان (بادشاہ شام) کے یہان بہت مقرب تھے عبد الملک کہتے تھے کہ روح مین اہل شام کی عبادت اور اہل عراق کی عقلمندی اور اہل حجاز کی فقہ جمع ہی۔ روایت ہی کہ روح کا ایک کھیت ولید بن عبد الملک کے کھیت کے پاس تھا انکے مختارون نے ولید کے مختارون کی شکایت انسے کی روح نے وہ شکایت ولید سے ظاہر کی ولید نے کچھ توجہ نکی تو روح نے عبد الملک بن مروان سے اس شکایت کو ولید کے سامنے بیان کیا عبد الملک نے کہا کہ ای ولید یہ شکایت کیسی ہی ولید نے کہا یا امیر المومنین یہ شخص جھوٹ بولتا ہی روح نے کہا واللہ میرا مخالف زیادہ جھوٹ بولنے والا ہی ولید نے کہا تمہارے خیالات بہت تیز ہو رہے ہین روح نے کہا ہان سب سے پہلی تیزی تو صفین[1] مین ظاہر ہوئی اور آخری تیزی مرج راہط مین ظاہر ہوئی یہ کہکر غصہ کی حالت مین روح وہان سے اٹھ آئے پھر عبد الملک نے ولید سے کہا کہ مین تجھکو اپنے حق کا واسطہ دلاتا ہون جو تجھپر ہی کہ تو روح کے پاس جا

[1] صفین اس لڑائی کا نام ہی جو مفسدون نے حضرت علی مرتضی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان مین کرا دی تھی ۱۲

اور انکو راضی کرلے اور اپنا کھیت انکو دیدے چنانچہ ولید روح سے ملنے گیا، روح کو اطلاع دی گئی کہ ولی عہد تمسے ملنے آیا ہی تو وہ پیشوائی کے لیے باہر آئے پھر ولید نے اپنا کھیت انکو دیدیا روح نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ ایمان یمن مین ہی قبیلۂ جذام کے پہاڑون تک۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) روح (رضی اللہ عنہ)

ابن سیار یا سیار بن روح۔ مسلم بن زیاد قریشی نے روایت کی ہو کہ مینے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے چار شخصون کو دیکھا ہی انس بن مالک کو اور فضالہ بن عبید کو اور روح بن سیار یا سیار بن روح کو اور ابو المنیب کو یہ سب لوگ عمامہ باندھتے تھے اور اسکا شملہ پیچھے چھوڑ دیتے تھے اور انکے کپڑے ٹخنون تک رہتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) روہان (رضی اللہ عنہ)

رومی۔ انھین کا لقب سفینہ ہی۔ حضرت ام سلمہ کے غلام تھے مگر آزادی کا حق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا تھا، بلخ کے قیدیون مین انکے نام مین اختلاف کیا گیا ہی بعض لوگ روہان کہتے ہین بعض اور کچھ کہتے ہین سفینہ کے نام مین انکا ذکر آئیگا۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ بلخ کے قیدیون مین تھے اور روم کی طرف انکو نسبت دی ہو مگر روم اور بلخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مفتوح نہوے تھے پھر وہان سے قیدی کس طرح آتے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رُدمان (رضی اللہ عنہ)

ابن لعجہ۔ ابو موسی نے کہا ہی کہ ابن شاہین نے انکو ذکر کیا ہو اور انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے حمید بن رومان بن لعجہ بن زید بن عمیرہ بن معبد جذامی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رفاعہ بن زید جذامی کا وفد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا تو آپنے انکو ایک تحریر لکھدی تھی (جسکی عبارت یہ تھی) بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رفاعۃ بن زید الی بعثتہ الی قومہ یدعوہم الی اللہ عز وجل والی رسولہ فمن اقبل فمن حزب اللہ ومن ادبر فلہ امان شہرین[1] ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابو عبد اللہ نے رفاعہ بن زید کے تذکرہ مین اسکے خلاف لکھا ہو۔

(سیدنا) رویبہ (رضی اللہ عنہ)

عمارہ بن رویبہ کے والد ہین۔ رقبہ بن مصقلہ نے عبد الملک بن عمیر سے انھون نے عمارہ بن رویبہ سے انھون نے

[1] ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ تحریر ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رفاعہ بن زید کے نام مین انکو انکی قوم پر مامور کرتا ہون تاکہ وہ انکو اللہ عز وجل اور اسکے رسول کی طرف بلائین جو شخص انکا کہنا مان لے وہ اللہ کے گروہ سے ہو اور جو نہ مانے انکو دو ماہ کے لیے امان دیا جاتا ہی ۱۲

اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو وہ شخص آگ مین ہرگز داخل نہوگا جو قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب آفتاب کے نماز پڑھتا ہو[۱]۔ اور خالد طحان نے عاصم احول سے انھون نے عمارہ بن رویبہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی انگلی سے اس طرح دعا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ دونون حدیثین بذریعہ عمارہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین انکے والد کا اسمین کچھ ذکر نہین ہو۔

(سیدنا) رُومہ (رضی اللہ عنہ)

غفاری ہین۔ رومہ نامی کنوین کے مالک یہی تھے۔ عبد الرحمن محاربی نے ابو مسعود سے انھون نے ابو سلمہ سے انھون نے بشیر بن بشیر اسلمی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا جب مہاجرین مدینہ مین آئے تو وہان کا پانی انکو موافق نہ آیا بنی غفار کے ایک شخص کے پاس ایک چشمہ تھا جسکا نام رُومہ تھا وہ اس پانی کی ایک مشک ایک مد کو بیچتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ اس چشمہ کو میرے ہاتھ بعوض ایک نہر جنت کے فروخت کردو اُس شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ سوا اسکے میری اور میرے عیال کی اور کوئی معاش نہین ہو مین اسکو نہین بیچ سکتا اسکی یہ گفتگو حضرت عثمان بن عفان نے سنی تو انھون نے پینتیس ہزار درم مین اُس کنوین کو مول لے لیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور کہا کہ یارسول اللہ اگر مین اس کنوین کو مول لے لوں تو کیا آپ مجھے بھی وہ عوض دینگے جو آپنے رومہ کو دینے کہا تھا یعنی ایک نہر جنت حضرت نے فرمایا ہان تو عثمان نے عرض کیا مینے اسے مول لے لیا اور اسکو مسلمانون کے لیے وقف کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رُویفع (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن سکن بن عدی بن حارثہ۔ بنی مالک بن نجار سے ہین انکا شمار اہل مصر مین ہو لیث بن سعد نے کہا ہو کہ ۴۶ھ مین حضرت معاویہ نے رویفع بن ثابت کو طرابلس کا جو مغرب کی طرف ایک شہر ہو حاکم بنایا تھا انھون نے وہان سے ۴۷ھ مین افریقیہ مین جہاد کیا انسے حنش صنعانی نے اور وفا بن شریح نے اور شیبم بن بیتان اور شیبان بن قتبانی نے روایت کی ہو ابو مرزوق یعنی ربیعہ بن ابی سلیم نے جو عبد الرحمن بن حسان تجیبی کے غلام تھے روایت کی ہو کہ انھون نے حنش صنعانی سے انھون نے رویفع بن ثابت سے اُس جہاد مین جو انھون نے مغربی جہاد سے پہلے کیا تھا یہ سنا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر مین فرمایا تھا کہ مجھے یہ خبر ملی ہو کہ تم لوگ ایک مثقال یا دو ثلث

[۱] چونکہ ان دونون وقتون یعنی فجر وعصر کی نماز ذرا دشوار ہو اسوجہ سے کہ فجر کیوقت آدمی نیند مین مغلوب ہوتا ہو اور عصر کیوقت دنیا کے کاروبار ہوتے ہین اسلیے ان دونون وقتون کی تخصیص فرمائی

مثقال کے عوض میں خرید لیتے ہو ایک مثقال ایک ہی مثقال کے عوض میں خریدنی چاہیے دونون کا وزن برابر ہونا چاہیے ہمین یعیش بن صدقہ یعنے ابوالقاسم فقیہ نے اپنی سند سے ابو عبدالرحمن یعنے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن وہب نے حیوۃ بن شریح سے نقل کرکے خبر دی اور ایک دوسرے شخص نے انسے پہلے عیاش بن عباس سے نقل کرکے خبر دی کہ شییم بن بیتان نے انسے بیان کیا کہ انھون نے رویفع بن ثابت کو یہ کہتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے رویفع بن ثابت شاید تمھاری زندگی میرے بعد تک رہے تو تم لوگون سے بیان کر دینا کہ جو شخص اپنی داڑھی مین گرہ دے یا تانت لٹکائے یا کسی جانور کی لید یا ہڈی سے استنجا کرے تو محمد اس سے بری ہین ؛ ہمین عبیداللہ بن احمد بن علی یعنی ابوجعفر نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے یزید بن ابی حبیب نے ابو مرزوق سے جو تجیب کے غلام تھے حنش صنعانی سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمنے رویفع بن ثابت کے ہمراہ مغرب مین جہاد کیا انھون نے ایک گاؤن کو فتح کیا جسکا نام جربہ تھا وہان وہ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوے اور انھون نے کہا مین تمھارے سامنے وہی باتین بیان کرونگا جو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہو آپنے غزوۂ خیبر مین ہمسے فرمایا کہ جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسکو جائز نہین ہو کہ اپنا پانی دوسرے کی کھیتی مین ڈالے یعنی مال غنیمت کی حاملہ عورتون سے ہمبستری نکرے اور جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسکو جائز نہین ہو کہ اگر قیدیون مین سے کوئی غیر باکرہ عورت اسکو ملے اور وہ صفائی رحم کے دریافت کیے[^1] بغیر اس سے ہمبستری کرے اور جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسکو جائز نہین کہ مال غنیمت کی کسی چیز کو قبل تقسیم کے بیچ ڈالے اور جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسکو جائز نہین کہ مال غنیمت کے کسی جانور پر سواری کرے یہانتک کہ جب وہ دبلا ہو جاے تو اسکو واپس کر دے اور کسی شخص کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو جائز نہین کہ مال غنیمت کے کسی کپڑے کو پہنے یہانتک کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو اسکو واپس کر دے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ انکی وفات شام مین ہوئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین برقہ مین ہوئی انکی قبر وہین ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رُوَیفع (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی اور کہا ہو کہ مین انکی کوئی روایت نہین جانتا اور ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ ابو رویفع کی مدینہ مین کچھ اولاد تھی مگر وہ سب گذر گئے اور انکی نسل باقی نہین رہی۔

[^1]: رحم کی صفائی دریافت کرنے کا مطلب یہ ہو کہ یہ معلوم کرلے کہ یہ عورت حاملہ تو نہین ہو حاملہ نہونیکا علم حیض آنے سے ہو جاتا ہو ۱۲

(سیدنا) ریاب (رضی اللہ عنہ)

مزنی ۔ معاویہ بن قرہ کے دادا ہین ۔ فضل بن طلحہ نے معاویہ بن قرہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین اپنے والد کے ہمراہ تھا جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے آپکی چادر اتری ہوئی تھی پس انھون نے اپنا ہاتھ آپکے پہلو مین داخل کیا اور مہر نبوت پر رکھدیا ۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ قرہ کے والد کے نام مین اختلاف ہی بعض لوگ ایاس کہتے ہین اور بعض لوگ اغر کہتے ہین بعض لوگ کچھ اور کہتے ہین اور رباب (خود انکا نام تھا بلکہ وہ) انکے اجداد مین سے تھے واللہ اعلم ۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی ۔

مین کہتا ہون کہ ایاس بن رباب کے نام مین ابو نعیم کا اعتراض ابن مندہ پر بیان ہو چکا ہی ابو نعیم نے ایاس کے بیٹے قرہ کو صحابی قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ یہ قرہ بیٹے ہین ایاس بن ہلال بن رباب کے پس ایاس بن رباب کے نام مین انھون نے ایاس کو صحابی نہین کہا بلکہ انکے بیٹے قرہ کو صحابی کہا اور یہان ایاس کے دادا رباب کو صحابی کہدیا یہ نہایت تعجب کی بات ہی اور میرا خیال یہ ہی کہ ان دونون تذکرون مین یعنے ایاس بن رباب کے تذکرہ مین اور رباب کے تذکرہ مین صحابی کوئی نہین ہی واللہ اعلم ۔ ابو موسی نے بھی اسپر تنبیہ نہین کی ۔ ایاس کے نام مین ہم انکا نسب لکھ چکے ہین لہذا اب پھر اسکو ذکر کر کے طول نہ دینگے واللہ اعلم ۔

(سیدنا) ریاب (رضی اللہ عنہ)

نام انکا حذیفہ بن ریاب بن حارث بن امیہ بن زید ۔ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ بیر معونہ مین شہید ہوئے اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہی ۔

(سیدنا) ریاب (رضی اللہ عنہ)

ابن حشم بن سعید بن سہم قریشی سہمی ۔ انکا ذکر اس حدیث مین ہی جو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی ۔ انکا نام کتاب استیعاب کے بعض نسخون مین الحاق کر دیا گیا ہی ۔

حرف الزاے ۔ باب الزاے والالف

(سیدنا) زارع (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر عبدی ۔ قبیلۂ عبد القیس سے ہین ۔ کنیت انکی ابو الوازع ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام زارع بن زارع ہی مگر پہلا ہی قول صحیح ہی انکا ایک بیٹا تھا جسکا نام وازع تھا اسی وجہ سے انکی کنیت ابو الوازع ہوئی ۔ ابو داؤد طیالسی نے

مطر بن اعنق سے انھون نے ام ابان بنت وازع بن زارع سے روایت کی ہو کہ انکے دادا اشج عصری کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اُنکے ساتھ انکا ایک بیٹا یا انکی بہن کا بیٹا بھی تھا جو مجنون تھا جب یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچے تو انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے ہمراہ ایک میرا بیٹا ہو یا دیہ کہا کہ میری بہن کا بیٹا ہو وہ مجنون ہو مین اُسے آپکے پاس لایا ہون تاکہ آپ اُسکے لیے دعا کرین آپنے فرمایا اسکو میرے پاس لے آؤ چنانچہ وہ اُسکو آپکے پاس لے آئے آپنے اُسکے لیے دعا فرمائی اور وہ اچھا ہوگیا تمام وفد مین اس سے بہتر کوئی سمجھدار نہ تھا ام ابان نے ایک حدیث بھی اس سے روایت کی ہو جسکا سیاق بہت عمدہ ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) زاہر (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن حجاج بن قیس بن عبد بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی اسلمی کنیت انکی انکی ابو مجزاۃ۔ یہ اُن لوگون مین تھے جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی اور کوفہ مین رہتے تھے واقدی نے کہا ہو کہ یہ عمرو بن حمق خزاعی کے اصحاب مین سے تھے۔ ہمین مسمار بن عمر و بن عویس نیار نے اور محمد بن محمد بن سرایا وغیرہما نے اپنی سند سے ابو عبد اللہ یعنی محمد بن اسمٰعیل سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسرائیل نے مجزاۃ بن زاہر اسلمی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی وہ اُن لوگون مین تھے جو بیعۃ الرضوان مین شریک تھے وہ کہتے تھے کہ مین دیگ کے نیچے آگ روشن کر رہا تھا اس دیگ مین گدھے کا گوشت تھا کہ یکایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگون کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہین۔ انکی ایک حدیث عاشورا کے روزہ کے متعلق بھی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) زاہر (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام اشجعی۔ یہ بدر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمین ابو موسی یعنی محمد بن ابی بکر مدینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسحاق بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرزاق نے معمر سے انھون نے ثابت سے انھون نے انس سے نیز سلیمان کہتے تھے کہ ہمسے علی بن عبد العزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فیاض نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین رافع بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے اپنے والد سے سنا وہ سالم سے نیز وہ قبیلہ اشجع کے ایک شخص سے زاہر بن حرام اسے روایت کرتے تھے زاہر بدوی تھے اور یہ دیہات سے تحفہ

جنگل کے تحفے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا کرتے تھے اور جب جانے لگتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انھین شہر کے تحفے دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ زاہر ہمارے لیے بدوی ہین اور ہم انکے لیے شہری ہین وہ یہ بھی کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسے محبت رکھتے تھے زاہر ایک بدصورت آدمی تھے ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لے گئے وہ اپنا کچھ مال بازار مین بیچ رہے تھے آپنے پیچھے سے آکر انکو لپٹا لیا اور انھون نے آپکو دیکھا نہ تھا تو وہ کہنے لگے کہ مجھے چھوڑ دے یہ کون ہی پھر جب انھون نے پھر کر دیکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا تو وہ خود بھی اپنی پیٹھ آپکے سینہ اطہر سے ملانے کی کوشش کرنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مزاحاً) فرمایا کہ اس غلام کو مجھسے کون مول لیتا ہی زاہر نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر آپ مجھے بیچین گے تو واللہ مجھے بہت کم قیمت پائینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم خدا کے نزدیک بہت گران قیمت ہو۔ یہ عبارت عبد الرزاق کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) زائدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حوالہ اور بعض لوگ انکو بریدہ بن حوالہ عنزی کہتے ہین۔ انسے عبد اللہ بن شقیق نے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

باب الزاے والباء

(سیدنا) زبان (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو زبار کہتے ہین۔ بیٹے ہین قیسور کے اور بعض لوگ کہتے ہین قسور کلفی کے بیٹے ہین۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انھون نے یحیی بن عروہ بن زبیر سے انھون نے اپنے والد زبان سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوقت دیکھا جب آپ وادی شوحط مین فروکش تھے انھون نے ایک حدیث روایت کی ہی جسکے الفاظ بہت غریب (یعنے اجنبی) ہین اور سند بھی اسکی ضعیف ہی ابراہیم کے پیچھے اور کوئی راوی ایسا نہین ہی جو حجت ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ابن ماکولا نے کہا ہی کہ عبد الغنی اور یحیی بن علی حضرمی نے انکا تذکرہ زبار کے نام مین کیا ہی اور دارقطنی نے کہا ہی کہ انکے نام کے آخر مین نون ہی۔

(سیدنا) زبرقان (رضی اللہ عنہ)

ابن اسلم۔ خاندان ذی لعوہ سے ہین۔ ابو وائل یعنے شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہی کہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما (میدان کربلا مین) جنگ کیلیے باہر تشریف لائے تو آواز دی کہ ہل من مبارز پس ایک شخص خاندان ذی لعوہ سے مقابلہ مین گئے جنکا نام زبرقان بن اسلم تھا زبرقان بڑے جنگجو تھے انھون نے پوچھا کہ تو کون ہے

مخاطب نے کہا میں حسین بن علی ہوں زبرقان نے کہا اے میرے بیٹے تم لوٹ جاؤ اسلیے کہ خدا کی قسم میں نے (ایک مرتبہ)
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ قبا کی طرف سے ایک سرخ اونٹنی پر سوار چلے آرہے تھے اور تم انکے آگے بیٹھے
ہوئے تھے پس میں نہیں چاہتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں ملوں کہ تمہارا خون میرے اوپر ہو
پس حضرت حسین بن علی بھی لوٹ گئے اور زبرقان بھی لوٹ آئے اور زبرقان اسوقت اپنے چند اشعار پڑھ رہے تھے
انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہیں۔

(سیدنا) زبرقان (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن امرء القیس بن خلف بن بہدلہ بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم تمیمی سعدی کنیت انکی ابو عیاش ہے
اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو سدرہ اور نام انکا حصین ہے حصین کے نام میں انکا ذکر ہو چکا ہے انکو زبرقان انکے حسن کی وجہ سے
کہتے ہیں زبرقان (اصل میں) چاند کو کہتے ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ زبرقان انکو اس سبب سے کہا گیا کہ انھوں نے
(ایک مرتبہ) ایک عمامہ زعفران میں رنگا ہوا باندھا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام قمر تھا واللہ اعلم۔ بصرہ میں رہتے تھے
زمانہ جاہلیت میں بھی سردار تھے اور زمانہ اسلام میں بھی باعظمت تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بنی تمیم کے
وفد کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے۔ اس وفد میں قیس بن عاصم منقری اور عمرو بن اہتم اور عطارد بن حاجب وغیرہم تھے یہ سب
لوگ اسلام لائے ان سب لوگوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جوائز (یعنے انعام) بھی دیے اور اچھے جوائز دیے
یہ ۹ سنہ ہجری کا واقعہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن اہتم سے زبرقان بن بدر کا حال پوچھا تو انھوں نے کہا انکی بات
مانی جاتی ہے لڑائی میں یہ بہت سخت ہیں اپنے ماتحتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ زبرقان نے کہا واللہ یا رسول اللہ پھر انھوں نے کہا
وہ کہا اور یہ جانتے ہیں کہ جو کچھ انھوں نے کہا اس سے میں افضل ہوں عمرو نے کہا یا رسول اللہ تم بے مروت ہو تنگدل ہو باپ تمہارا احمق
تھا ماموں تمہارا بخیل تھا پھر عمرو نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے یہ دونوں باتیں سچ کہیں جب انھوں نے مجھے خوش کیا تو میں نے وہ بات
بیان کی جو اچھی سے اچھی انکی جانتا تھا اور جب انھوں نے مجھے ناخوش کیا تو میں نے وہ بات بیان کی جو بری سے بری
انکی جانتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیان سحر ہوتا ہے زبرقان کو لوگ قمر نجد بھی کہتے تھے بوجہ انکے
حسین ہونے کے جب یہ مکہ میں جاتے تھے تو بوجہ اپنے حسن کے (نظر لگ جانے کے اندیشہ سے) نقاب ڈالکر جاتے تھے
انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم بنی عوف کے صدقات کا متولی کیا تھا چنانچہ زمانہ ردت[۱] میں حضرت
ابوبکر کو یہ صدقات دیتے رہے لہذا حضرت ابوبکر نے بھی انکو اسی عہدہ پر قائم رکھا کیونکہ انکو اسلام پر انکی ثابت قدمی اور

---

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگ مرتد ہو گئے تھے زکوۃ کی فرضیت سے انکار کرتے تھے اسی زمانہ کو زمانہ ردت کہتے ہیں ۱۲

ادا سے صدقات میں انکی امانت زمانہ ردت میں معلوم ہوچکی تھی حضرت عمر بن خطاب نے بھی انکو بدستور قائم رکھا ایک شخص نے قبیلۂ نمر بن قاسط سے زبرقان کی مدح میں یہ اشعار کہے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اشعار حطیہ کے ہیں اشعار

تقول خلیلتی لما التقینا ستدرکنا بنو القوم الہجان ستدرکنا بنو القمر بن بدر سراج اللیل للشمس الحصان
فقلت ادعی وادعوان اندی لصوت ان ینادی داعیان فمن یک سائلا عنی فانی انا النمری جار الزبرقان

زبرقان حضرت عمر کے پاس اپنی قوم کے صدقات لیے ہوئے آرہے تھے راستہ میں حطیہ انکو ملے اور انکے ساتھ انکی بی بی اور انکی اولاد بھی تھی قحط کیوجہ سے وہ عراق بھاگے جارہے تھے وہان قحط نہ تھا پس زبرقان نے انسے کہا کہ تم اپنے وطن کو نہ چھوڑو اور ایک مکان انکو دیا کہ اسمین تم میرے مہمان ہو کے ٹھیرو یہانتک کہ مین لوٹ کے آجاؤن پھر حطیہ نے انکی ہجو مین یہ شعر کہا ۵

دع المکارم لا ترحل لبغیتہا واقعد فانک انت الطاعم الکاسی

زبرقان نے حضرت عمرؓ سے انکی شکایت کی حضرت عمرؓ نے حسان بن ثابت سے دریافت کیا کہ یہ شعر ہجو ہی یا نہین حسان بن ثابت نے اسکے ہجو ہونیکا حکم کردیا پس حضرت عمر نے حطیہ کو ایک تہ خانہ مین بند کردیا یہانتک کہ عبدالرحمن بن عوف اور زبیر نے انکی سفارش کی لہذا حضرت عمر نے انکو بعد اس عہد لینے کے کہ اب کسی کی ہجو نکرنا تہ خانہ سے باہر نکالا اور انکی بہت تہدید کی کہ اب ایسا نکرنا یہ قصہ بہت طویل ہی۔ زبرقان بھی شعر کہتے تھے انکے اشعار مین سے چند شعر یہ ہین اشعار

نحن الملوک فلا حی یقاومنا فینا العلاء وفینا تنصب البیع ونحن نطعمہم فی القحط ما اکلوا من العبیط اذا لم یونس القزع
وننحر الکوم عبطا فی ارومتنا للنازلین اذا ما انزلوا شبعوا تلک المکارم حزناہا مقارعۃ اذا الکرام علی امثالہا اقترعوا

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) زبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن عمرو بن سوار بن نابی بن عبدہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم تمیمی عنبری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۵ ترجمہ میری تہوریہ کہتی تھی جب ہم میدان جنگ مین گئے۔ کہ عنقریب نامور قوم کی اولاد ہمکو پالین گے۔ قمر بن بدر کی اولاد ہمکو پاجائیگی جو رات کا چراغ ہین اور آفتاب کو بھی لجا دیتے ہین۔ پس مین نے کہا کہ تو بھی دعا کر اور مین بھی دعا کرون۔ بیشک وہ دعا زیادہ سنی جاتی ہی جو دو آدمی کرین۔ پس جو کوئی مجھے پوچھے تو مین بتاتا ہون کہ مین نمری ہون زبرقان کا پڑوسی۔ ۱۲ ۵ ترجمہ مکارم کو چھوڑ دے انکی تلاش مین سفر نکر اور بیٹھ رہ کیونکہ تو کھانے والا اور پہننے والا ہی ۱۲ ۵ ترجمہ ہم لوگ بادشاہ ہین کوئی قبیلہ ہماری برابری نہین کرسکتا۔ ہمین مین بلندی ہی اور ہمین مین عبادتخانے ہین۔ ہم زمانہ قحط مین لوگون کو کھانا کھلاتے ہین جسقدر وہ کھا سکین۔ ہم عمدہ گوشت کھلاتے ہین جبکہ ابر کی ٹکڑی بھی نہین ملتی۔ ہم صحیح وتندرست اونٹون کو اپنے مطبخ مین ذبح کرتے ہین۔ مہمانون کے لیے تاکہ وہ جسوقت آوین سیر ہوجاوین۔ یہ بزرگیان ہمنے قرعہ ڈالکر حاصل کی ہین۔ جب بزرگون نے اس قسم کی باتون پر قرعہ ڈالا تھا ۱۲

کے حضور مین وفد بن کے گئے تھے آپنے انکے سر پر اور منھ پر اور سینہ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ بھی اُن لڑکون مین سے تھے جنکو حضرت عائشہ نے آزاد کیا تھا طائف اور بصرہ کے درمیانی جنگل مین لوگون کی گذرگاہ پر مقیم تھے۔ ہمین ابو احمد یعنے عبد الوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عمار بن شعیث بن عبد اللہ بن زبیب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زبیب سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی عنبر کی طرف بھیجا چنانچہ اس لشکر کے لوگون نے بنی عنبر کو مقام رکبہ مین جو طائف کی طرف ہو گرفتار کیا اور انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے زبیب کہتے تھے کہ مین اپنے ایک اونٹ پر سوار ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور ان قیدیون سے پہلے پہونچ گیا اور مینے جاکر عرض کیا کہ السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکا لشکر ہمارے پاس گیا اور اُسنے ہمارے لوگون کو گرفتار کر لیا حالانکہ ہم اسلام لاچکے تھے اور ہمنے اپنے جانورون کے کان بھی کاٹ دیئے تھے[1] پھر جب بنی عنبر کے لوگ آئے تو مجھسے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمھارے پاس کوئی گواہی ہو کہ تم قبل گرفتار کیے جانے کے اسلام لاچکے تھے مینے عرض کیا ہان ہو آپنے پوچھا کون گواہ ہو مینے کہا سمرہ جو قبیلہ بلعنبر کا ایک شخص ہو اور ایک دوسرا شخص جسکا نام زبیب نے بتایا ہو اس شخص نے تو گواہی دیدی مگر سمرہ نے گواہی دینے سے انکار کر دیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ ایک شخص نے تمھاری طرف سے گواہی دی لہذا گواہی کے ساتھ تمسے حلف بھی لیا جائیگا پس مینے اللہ کی قسم کھائی کہ ہم لوگ فلان فلان دن اسلام لاچکے تھے اور ہمنے جانورون کے کان بھی کاٹ دیے تھے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے اصحاب سے) فرمایا کہ جاؤ اور انکے آدھے مال لے لو اور انکی اولاد کو غلامی کا طعنہ نہ دینا اور (ہمسے) فرمایا کہ اگر اللہ تعالے بُرے کام کو ناپسند نہ رکھتا تو ہم تمھارے مال مین سے ایک بالشت بھی کم نہ کرتے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) زہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ کلابی۔ بنی کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہین ابو عمر نے کہا ہو مین نہین جانتا کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو مگر انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو نصر احمد بن عمر معروف بہ غازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد اللہ بن جعفر ابن درستویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یعقوب بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین صفوان بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسید کلابی نے خبر دی کہ انھون نے علاء بن زہیر کو اپنے والد سے

[1] شروع زمانے مین اتقیا کے لیے یہ علامت مقرر کی گئی تھی کہ جو لوگ مسلمان ہو جائین وہ اپنے جانورون کے کان کاٹ دین ۱۲

نقل کرتے ہوے سنا وہ کہتے تھے مینے وہ زمانہ بھی دیکھا کہ اہل فارس روم پر غالب آئے پھر وہ زمانہ بھی دیکھا کہ اہل روم فارس پر غالب آئے پھر وہ زمانہ بھی دیکھا کہ فارس پر اہل اسلام کو فتح ہوئی یہ سب واقعات پندرہ برس کے درمیان مین ہو گئے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ابو موسی نے کہا ہی کہ یعقوب بن سفیان نے انکا ذکر ان لوگون مین کیا ہی جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی اور نام انکا زبیر کلابی لکھا ہی اور نسب انکا نہین بیان کیا -

(سیدنا) زبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبیدہ اسدی - اسد بن خزیمہ کے خاندان سے ہین مہاجرین اولین مین سے ہین - ہمین ابو جعفر یعنے عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا پھر مہاجرین مدینہ مین یکے بعد دیگرے آئے بنی غنم بن دودان بن اسد بھی اہل اسلام تھے یہ لوگ مدینہ مین مع اپنے بال بچون کے ہجرت کر آئے تھے ابن اسحاق نے ان لوگون مین سے چند آدمیون کا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ (انھین مین سے ہین) زبیر بن عبیدہ اور تمام بن عبیدہ ابو عمر نے کہا ہی کہ جو لوگ مدینہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی آپکے بعد معاً) ہجرت کر کے آئے تھے وہ زبیر بن عبیدہ اور انکے دونون بھائی تمام اور سخبرہ تھے مگر تے کی ردیف مین انھون نے ان تمام کا نام نہین لکھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) زبیر (رضی اللہ عنہ)

حواری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی اسدی کنیت ابو عبد اللہ انکی والدہ صفیہ بنت عبد المطلب ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھین لہذا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی ہوے اور ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہوے انکی والدہ انکو ابو الطاہر کہا کرتی تھین یہ کنیت زبیر بن عبد المطلب کی تھی مگر انھون نے خود اپنی کنیت ابو عبد اللہ رکھی تھی کیونکہ انکے بیٹے کا نام عبد اللہ تھا یہی کنیت انکی مشہور ہوئی - پندرہ برس کی عمر مین اسلام لائے یہ ہشام بن عروہ کا قول ہی اور عروہ نے بیان کیا ہی کہ زبیر بارہ برس کی عمر مین اسلام لائے اسکو اسود نے عروہ سے روایت کیا ہی اور ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہی کہ زبیر سولہ برس کی عمر مین اسلام لائے اور بعض لوگون کا قول ہی کہ آٹھ برس کی عمر مین اسلام لائے - انکا اسلام حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اسلام کے تھوڑے ہی دنون بعد ہوا ہی یہ اسلام مین چوتھے یا پانچوین شخص تھے انھون نے

حبش کی طرف بھی ہجرت کی اور مدینہ کی طرف بھی ہجرت کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عبد اللہ بن مسعود کے درمیان مواخات کرائی تھی جبکہ آپنے مکہ میں باہم مہاجرین میں مواخات کرائی تھی پھر جب یہ مدینہ میں آسکے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین وانصار کے درمیان میں مواخات کرائی تو انکے اور سلمہ بن سلامہ بن وقش کے درمیان میں مواخات کرادی۔ ہمین ابو یاسر عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین زکریا بن عدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے مروان سے نقل کرکے خبر دی میرا خیال ہی کہ مروان ہملوگون پر جھوٹ نہ جوڑیگا وہ کہتا تھا کہ نکسیر والے سال میں حضرت عثمان کی بھی نکسیر ٹوٹی یہانتک کہ وہ حج میں شریک نہین ہوسکے اور انھون نے (اپنا آخری وقت سمجھ کے) وصیت بھی کردی اسی حال میں ایک قریشی شخص آیا اور اسنے کہا کہ کسی کو خلیفہ بنادیجیے حضرت عثمان نے کہا کیا لوگ کہتے ہین اسنے کہا ہان حضرت عثمان نے کہا کسکو خلیفہ بناؤن تو وہ شخص چپ ہوگیا پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اسنے بھی ایسا ہی کہا حضرت عثمان نے اسکو بھی یہی جواب دیا مروان کہتا تھا پھر حضرت عثمان نے کہا کہ کیا زبیر بن عوام کو خلیفہ بناؤن اس شخص نے کہا ہان حضرت عثمان نے کہا آگاہ رہو قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہی کہ زبیر سب سے زیادہ نیک ہین جہانتک مین جانتا ہون اور سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھے۔ ہمین ابو الفدا یعنے اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدہ نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد اللہ بن زبیر سے انھون نے زبیر سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ قریظہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ان باپ دونون کو میرے لیے جمع کردیا تھا یعنے آپنے فرمایا تھا میرے ماں باپ تمپر فدا ہوجائین نیز وہ کہتے تھے کہ ہمین ابو عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معاویہ بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زائدہ نے عاصم سے انھون نے زر سے انھون نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے کچھ حواری ہوا کرتے ہین اور میرے حواری زبیر بن عوام ہین حضرت جابر سے بھی ایسا ہی مروی ہی ابو نعیم نے کہا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن انکو حواری فرمایا تھا جب آپنے فرمایا کہ کفار کی خبر میرے پاس کون لائیگا زبیر نے کہا مین آپنے تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا اور تینون مرتبہ زبیر نے کہا کہ مین نیز وہ کہتے تھے کہ ہمین ابو عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن زید نے صخر بن جویریہ سے انھون نے ہشام بن

عروہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ جمل کی صبح کو اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت کی اسوقت انھوں نے یہ بھی کہا کہ میرے جسم میں کوئی عضو ایسا نہیں ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ زخمی نہوا ہو یہانتک کہ شرمگاہ بھی حضرت زبیر سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے اللہ عزوجل کی راہ میں تلوار کھینچی اسکا واقعہ یوں ہے کہ مسلمان جس زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ میں رہتے تھے (اس زمانے میں ایک مرتبہ) یہ خبر اڑی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نے پکڑ لیا پس زبیر اپنی تلوار لیکے لوگوں کے مجمع کو چیرتے ہوئے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی بلندی پر بیٹھے ہوئے تھے آپنے پوچھا کہ ای زبیر تمھارا کیا حال ہے (ننگی تلوار لیے ہوئے کیوں آرہے ہو) انھوں نے عرض کیا کہ مجھے یہ خبر ملی کہ آپ گرفتار کر لیے گئے (لہذا زمام صبر میرے ہاتھ سے نکل گئی) پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انپر صلوۃ پڑھی اور انکے لیے اور انکی تلوار کے لیے دعا کی۔ حضرت ابن عمر نے ایک مرتبہ ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں حواری کا بیٹا ہوں تو فرمایا کہ اگر تو زبیر کا بیٹا ہے تو سچا ہے ورنہ نہیں۔ حضرت زبیر بدر میں شریک تھے اسی دن وہ ایک زرد رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اُسی کو اپنے منہ پر بطور نقاب کے ڈالے ہوئے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ فرشتے اسدن زبیر ہی کی ہیئت میں اُترے تھے حضرت زبیر تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے احد میں خندق میں حدیبیہ میں خیبر میں فتح مکہ میں غزوہ طائف میں۔ اور فتح مصر میں بھی شریک تھے۔ حضرت عمر نے انکو بھی اُن چھ اصحاب میں بیان کیا جنکو انھوں نے اپنے بعد خلافت کے لیے منتخب کیا تھا اور کہا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش گئے حضرت زبیر اُن دس آدمیوں میں ہیں جنکے لیے جنت کی شہادت وارد ہوئی ہے ہمیں ابو البرکات حسن بن محمد بن حسین بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشائر یعنے محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو قلابہ یعنی عبد الملک بن محمد رقاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن زکریا نے نضر یعنے ابو عمر خزاز سے انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) کوہ حرا (پر چڑھے) جب (وہ نہایت شوق میں بحالت وجد) ہلنے لگا (تو آپ) فرمانے لگے کہ ای حرا ٹھیر جا تجھپر نبی اور صدیق اور شہید کھڑے ہیں اور اسوقت اُسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن اور سعد اور سعید بن زید تھے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے

۴؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے بہت خوش ہوتے تو فرماتے کہ اللھم صل علی فلان یعنی اے اللہ فلان شخص پر رحمت نازل فرما ۱۲

میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے انھون نے یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے انھون نے عبد اللہ بن زبیر بن عوام سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم تو زبیر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمسے کس نعمت کا سوال ہوگا ہم تو چھوہارے اور پانی کے سوا کوئی نعمت جانتے ہی نہین آپ نے فرمایا عنقریب یہ نعمت دنیا تمھین ملیگی لوگون نے بیان کیا ہی کہ حضرت زبیر کے ہزار غلام تھے جو مزدوری کر کر کے انکو روپیہ دیتے تھے مگر وہ ایک درہم بھی اسمین سے اپنے گھر مین نہ لیجاتے تھے سب خیرات کر دیتے تھے حضرت حسان نے انکی تعریف مین ایک قصیدہ کہا ہی اور انکو تمام لوگون پر فضیلت دی ہی وہ قصیدہ یہ ہی قصیدہ [١]

اقام علی عہد النبی وہدیہ — حواریہ والقول بالفعل یعدل — اقام علی منہاجہ وطریقہ

یوالی ولی الحق والحق اعدل — ہو الفارس المشہور والبطل الذی — یصول اذا ما کان یوم محجل

وان امرأ کانت صفیۃ امہ — ومن اسد فی بیتہا لمرفل — لہ من رسول اللہ قربی قریبۃ

ومن نصرۃ الاسلام مجد موثل — فکم کربۃ ذب الزبیر بسیفہ — عن المصطفی واللہ یعطی فیجزل

اذا کشفت عن ساقہا الحرب حشہا — بابیض سباق الی الموت یرفل — فما مثلہ فیہم ولا کان قبلہ

ولیس یکون الدہر ما دام یذبل

ہشام بن عروہ نے بیان کیا ہی کہ سات آدمیون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے حضرت زبیر کو وصی بنایا تھا یعنی حضرت عثمان اور عبد الرحمن بن عوف اور مقداد اور ابن مسعود وغیرہم نے حضرت زبیر نے ان صحابہ کے مال کو انکی اولاد کے لیے محفوظ رکھا اور اپنے مال سے انکے مصارف پورے کرتے رہے حضرت زبیر حضرت علی سے لڑنے کے لیے جنگ جمل مین شریک ہوئے تھے پھر حضرت علی نے انکو آواز دی اور انکو علیحدہ بلا کر لے گئے اور کہا کہ کیا تمکو یاد ہی کہ ہم اور تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت میری طرف دیکھکر مسکرائے اور مین بھی مسکرایا تو تمنے کہا کہ ابن ابی طالب اپنا ناز [illegible]

[١] ترجمہ نبی کے عہد اور انکی روش پر قائم رہے ؛ انکے حواری (یعنی زبیر) اور قول فعل ہی سے سچا [illegible] جاتا ہی ؛ وہ نبی کی راہ اور انکے طریقہ پر قائم رہے ؛ اہل حق سے محبت کرتے رہے اور حق بہت عمدہ چیز ہی ؛ وہ ایسے مشہور سوار اور [illegible] ہین کہ [illegible] دن وہ حملہ کرتے تھے جب لوگ پیچھے پھرتے تھے ؛ اور بیشک وہ وہ ہی کہ انکی ماں صفیہ تھین ؛ اور وہ شیر [illegible] رسول خدا سے انکو بہت قریب کی رشتہ داری تھی ؛ اور اسلام کی مدد کرکے انھون نے ایک بڑی عزت حاصل کی تھی ؛ [illegible] مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے زبیر نے بذریعہ اپنی تلوار کی دفع کیا اور اللہ بڑا صاحب بخشش ہی ؛ جب لڑائی اپنی آگ روشن کرتی تھی تو وہ [illegible] پس انکا مثل نہ انمین اسوقت تھا اور نہ انسے پہلے ہوا اور نہ اب قیامت تک ہوگا ؛ ۱۲

تم چھوڑ دیتے حضرت نے فرمایا وہ مذاق نہین کرتے بلکہ تم اُنسے جنگ کروگے اور تم (اُسوقت) انپر ظلم کر رہے ہوگے حضرت زبیر کو یہ حدیث یاد آگئی اور وہ جنگ سے واپس ہوگئے (اثنا سے راہ مین مقام) وادی سباع مین اُترے اور نماز

ملہ اصل واقعہ جنگ جمل کا جسکو علما سے اہل سنت نے بتصریح صحت نقل کیا اسطرح ہی کہ حضرت عثمان کی شہادت سے مدینہ منورہ مین ایک سخت فتنہ و فساد برپا ہوگیا تھا بلوائیون کا زور حد سے گزر چکا تھا حضرت علی مرتضی خلیفہ بنائے گئے تھے لیکن ہنوز ان بلوائیون پر انکو پورا تسلط نہونے پایا تھا طلحہ اور زبیر شہادت ذی النورین کی نسبت متاسف تھے اکثر کہا کرتے تھے کہ یہ بڑا ظلم ہوا بلوائیون نے خلیفہ رسول اللہ کو بے گناہ قتل کر دیا یہ امر بلوائیون کو ناگوار اور نہایت ناگوار گزرتا تھا انھون نے طلحہ اور زبیر کو بھی قتل کی دھمکی دی یہ دونون وہان سے اپنی جان بچا کر مکہ معظمہ چلے گئے اس سال حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ حج کے لیے تشریف لے گئی تھین اور ابھی تک مکہ مین مقیم تھین یہ سب واقعات انکی غیبت مین ہوے تھے طلحہ اور زبیر نے یہ سارا قصہ حضرت صدیقہ سے بیان کیا اور مدینہ کی بے امنی اور بلوائیون کی فتنہ انگیزی عن وعن انکو کہہ سنائی اور انکو اس بات پر آمادہ کیا کہ امن قائم کرنے اور اس فتنہ کے فرو کرنے کی کوشش کیجائے حضرت عائشہ نے پہلے تو اس جھگڑے سے اپنے آپکو بچانا چاہا مگر بالآخر وہ بھی راضی ہوگئین اور اسوقت یہی مصلحت معلوم ہوا کہ عرب سے باہر کسی امن کی جگہ مین قیام کیا جائے تاکہ امیر المومنین علی مرتضی کو کسی طرح وہان سے علحدہ کرکے اپنے گروہ مین شامل کر لیا جائے بعد اسکے بلوائیون کی سرکوبی قرار واقعی کردیجائے اور اس آگے بڑھنے والے فساد کا بیچ مار دیا جائے چنانچہ یہ سب لوگ بصرہ چلے گئے مسلمانون کی ایک بڑی جماعت ام المومنین کے ساتھ ہوگئی یہ قصہ حضرت علی مرتضی سے بہت کچھ بڑھا کر اور نہایت رنگ آمیزی کے ساتھ بیان کیا گیا مفسدون نے اپنی شرارت مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا اور افسوس کہ وہ کامیاب بھی ہوگئے حضرت علی مرتضی کو یقین ہوگیا کہ طلحہ اور زبیر نے میرے خلاف سازش کی ہی مجھسے لڑنے کے لیے بصرہ مین لشکر جمع کیا ہی اس خیال پر انھین بھی فکر ہوا کہ اپنی حفاظت کرین اور دشمن کے مدافعت مین کوشش کرین چنانچہ انھین مفسدون کے بھڑکانے سے حضرت امیر المومنین نے بصرہ کی طرف لشکر کشی کی حسنین اور عبد اللہ بن جعفر اور ابن عباس اس لشکر کشی سے راضی نہ تھے بصرہ کے قریب پہونچکر حضرت مرتضی نے حضرت قعقاع صحابی کو ام المومنین اور طلحہ و زبیر کے پاس بھیجا کہ آپ لوگ کس ارادہ سے یہان جمع ہوے ہین ان لوگون نے صاف کہدیا کہ ہمکو حضرت علی مرتضی سے کچھ مخالفت نہین ہی نہ ہم انکی خلافت مین دست اندازی کرنا چاہتے بلکہ ہمارا مقصود صرف یہ ہی کہ فتنہ رفع ہو جائے اور اسکی صورت یہی سوچی ہی کہ قاتلان عثمان سے قصاص لے لیا جائے قعقاع نے کہا کہ جب تک تم علی مرتضی کیساتھ متفق نہو جاؤ یہ مقصود حاصل نہین ہوسکتا انھون نے کہا ہمین منظور ہی قعقاع یہ صلح کا مژدہ لیکر جناب امیر المومنین کے پاس گئے مفسدون کی جان نکلگئی کہ یہ کیا غضب ہوتا ہی ہمارا سب کیا دھرا اسوقت برباد ہوا جاتا ہی اور امن قائم ہوجانے پر ہماری جان بچتی نظر نہین آتی لہذا انھون نے یہ تدبیر کی کہ شب کے وقت سے اطلاع امیر المومنین کے لڑائی شروع کردیجائے اسکا جواب ام المومنین کے لشکر سے بھی دیا جائیگا اُسوقت ہم امیر المومنین کو اطلاع کرینگے کہ دیکھیے اُسطرف سے جنگ شروع ہوگئی اب ہم بھی لڑتے ہین اُدھر ام المومنین سمجھین گی کہ علی کیطرف سے بدعہدی ہوئی چنانچہ انھون نے ایسا ہی کیا اور انکا کام چند روز کے لیے بن گیا اسی جنگ کا نام جنگ جمل ہی جنگ جمل کی وجہ تسمیہ یہ بیان کیجاتی ہی کہ ام المومنین اس جنگ مین جمل یعنی اونٹ پر سوار ہوکر میدان جنگ مین تشریف لائی تھین اس جنگ مین طرفین کے تیرہ ہزار مقتول ہوے جن مین امیر المومنین کیطرف کے صرف ایک ہزار تھے طلحہ اور زبیر بھی شہید ہوے ۱۲

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ایک شخص کو بدر کے دن پکڑ کر قتل کرایا بعد اسکے فرمایا کہ آج کے بعد قریش کا کوئی آدمی پکڑ کر قتل نکیا جائے ابو حاتم نے کہا کہ یہ زہیر ابو مالک کے بیٹے ہیں - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

باب الزاء والخاء والراء

(سیدنا زخی (رضی اللہ عنہ)

عنبری قرط بن مناف بن حارث بن جندب بن عنبر تمیمی عنبری کی اولاد سے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی اور انکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا - عبد اللہ بن رومیح بن ذوئب بن شعثم بن قرط بن مناف عنبری نے اپنے والد سے انھوں نے رومیح سے انھوں نے اپنے والد ذوئب سے روایت کی ہی کہ حضرت عائشہ نے کہا یا نبی اللہ میں اولاد اسمعیل سے ایک غلام آزاد کرنے کے لیے چاہتی ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اچھا منتظر رہو یہانتک کہ قبیلہ عنبر کا مال غنیمت آئے تو تم اسمیں سے چار غلام لے لینا چنانچہ جب وہ مال غنیمت آیا تو حضرت عائشہ نے میرے دادا رومیح اور میرے چچا سمرہ اور میرے پرنانا زخی کو لے لیا اور میرے ماموں زبیب کو بھی لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ انکے سروں پر پھیرا اور انکے لیے برکت کی دعا مانگی اور فرمایا اے عائشہ یہ لوگ اولاد اسمعیل سے ہیں - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) زر (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیش بن حباشہ بن اوس اسدی - قبیلہ اسد بن خزیمہ سے ہیں کنیت انکی ابو مریم ہی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو مطرف انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں تابعین کے اعلی طبقہ میں ہیں حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت ابن مسعود سے روایت کی ہی اور ان سے شعبی اور نخعی نے روایت کی ہی بڑے فاضل اور قرآن کے عالم تھے سنہ ۸۲ھ میں انکی وفات ہوئی جبکہ انکی عمر ایک سو بیس برس کی تھی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) زر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن کلیب فقیمی - طبری نے کہا ہی کہ یہ صحابی ہیں اور مہاجرین میں سے ہیں خوزستان کی فتح میں یہ سرداران لشکر سے اس لشکر کے بھی سردار تھے جس نے قلعہ ابو کا محاصرہ کیا تھا اور اسکو صلحاً فتح کیا تھا -

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوفی نخعی - صحابی ہیں حضرت عثمان کی خلافت میں وفات پائی - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی -